بہارستان

ترجمہ و شرح اردو

گلستان

سعدیؒ

مصنف: شیخ مُصلح الدین سعدی

شارح: مولانا ظہیر احمد صاحب

مکتبۂ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

بہارستان

ترجمہ و شرح اُردو

گُلستان

مکمل

مصنف: شیخ مُصلح الدّین سعدی

شارح: مولانا ظہیر احمد

مکتبۂ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

MAKTABA-E-REHMANIA

اِقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب: .... **بہارستان** ترجمہ وشرح اردو **گلستان**

شارح: .... مولانا ظہیر احمد

ناشر: .... مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع: .... خضر جاوید پرنٹرز لاہور

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کرسکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح واصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہوسکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

فہرست عنوانات

بسم الله الرحمن الرحيم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمدٍ و اٰلہ و صحبہ اجمعین امابعد !

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہر طرح کے انسان پیدا فرمائے ہیں اور کتنے ہی افراد ایسے ہیں جنہوں نے اپنے اچھے اور عمدہ کارناموں سے دنیا میں شہرت حاصل کی ہے۔ لیکن ایسے خوش قسمت افراد بہت کم ہیں جن کے یادگار کارنامے لوگوں کو ہمیشہ فیض پہنچاتے رہے ہیں۔ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ ان بافیض بزرگوں میں ہیں، جنہوں نے اپنی زندگی میں ایسے متعدد نمایاں کارنامے انجام دیے ہیں جن سے دنیا ہمیشہ فیض یاب ہوتی رہی ہے اور ان شاء اللہ ہوتی رہے گی۔

نام ونسب اور بچپن:

شیخ کا اسم گرامی شرف الدین ہے۔ لقب مصلح اور...... سعدی تخلص ہے شیخ کی سوانح لکھنے والوں نے پیدائش کا سال ۵۸۹ھ لکھا ہے لیکن یہ درست نہیں ہے، نہ معلوم یہ سن کس طرح مشہور ہوا۔ وفات ۶۹۱ھ ہوئی۔ شیخ کی عمر ایک سو سے کافی زیادہ ہوئی ہے۔ شیخ کی سوانح لکھنے والوں نے لکھا ہے کہ شیخ نے اپنی عمر میں چار کام کیے ہیں۔ تقریباً تیس سال تک تعلیم حاصل کی ہے اور تیس سال سیر وسیاحت میں گذارے ہیں۔ تیس سال تصانیف کی ہیں اور تیس سال ہی سے تقریباً زیادہ بقیہ زندگی گوشہ نشینی کے ساتھ بسر کی ہے، غرض شیخ نے اپنی عمر عزیز اچھے کاموں میں صرف کی ہے۔

شیخ کے والد عبداللہ شیرازی شیراز کے حکمران سعد زنگی کے یہاں ملازم تھے اور چونکہ شیخ کو بچپن ہی سے ادب اور شعر کا ذوق تھا اس لیے بچپن ہی میں حاکم وقت کی مناسبت سے آپ نے سعدی تخلص تجویز فرمالیا تھا۔ شیخ کے والد عبداللہ شیرازی ایک باخدا، متقی، اور بزرگ آدمی تھے۔ اسی لیے بچپن ہی میں شیخ کو نماز و روزہ اور زندگی کے دوسرے آسان اور اہم مسائل یاد کرائے گئے۔ جس کے نتیجہ میں شیخ کو بچپن ہی سے عبادت وریاضت اور تلاوت قرآن مجید کا خاص ذوق پیدا ہو گیا تھا۔

شیخ نے بوستان میں لکھا ہے کہ والد بزرگوار کی تربیت اور ان کی تادیبانہ سرزنش نے نیک صلاحیتوں کو اجاگر کرنے میں بڑا کام کیا ہے۔ شیخ نے لکھا ہے:

بخردی بخورد از بزرگان قفا
خدادادش اندر بزرگی صفا

لیکن افسوس کہ والد محترم کی تادیب وتربیت کا سایہ شیخ کے سر پر تادیر قائم نہ رہا اور بچپن ہی میں شیخ کو یتیم کر گئے۔ اس کے بعد شیخ کی والدہ نے تربیت وتعلیم کا کام انجام دیا۔ شیخ کے بعض مضامین سے معلوم ہوتا ہے کہ جوانی تک ان کی والدہ حیات رہیں۔

تعلیم و تصوف:

شیخ نے چونکہ والد محترم کے مربیانہ آغوش اور شیراز جیسے گہوارۂ علم شہر میں آنکھ کھولی تھی اس لیے علم و عرفان کے حصول کی تگ و دو آپ کے لیے ایک طبعی چیز ہو گئی۔ شیراز حکمران کے عدل و انصاف کے باوصف مختلف وجوہ کی بنا پر پُرسکون ماحول سے مرحوم تھا۔ اس لیے شیخ نے وہاں سے سفر ہی کرنا مناسب سمجھا اور تمام اسلامی ممالک کو چھوڑ کر مدرسہ نظامیہ بغداد کا رخ کیا، یوں بھی اہل شیراز کو بغداد کے اس عظیم الشان مدرسہ سے شغف تھا، کیونکہ ابواسحاق شیرازی اس مدرسہ کے سب سے پہلے متولی رہے تھے۔ جب نظام الملک طوسی نے ۴۵۹ ہجری میں یہ مدرسہ قائم کیا تو فرائض تولیت شیخ ابواسحاق شیرازی ہی کے سپرد فرمائے تھے۔ اسی لیے جب شیخ وہاں پہنچے تو ان کا مدرسہ کی جانب سے کچھ وظیفہ بھی مقرر ہو گیا۔ شیخ کے اساتذہ میں سے سب سے زیادہ جلیل القدر علامہ ابوالفرج عبدالرحمٰن بن جوزی ہیں۔ یہ اپنے وقت کے امام علم و فن ہیں۔ ان کی بے شمار اور عظیم الشان کتابیں ہیں۔

شیخ نے علامہ ابن الجوزیؒ سے اس وقت اور اپنی طبیعت و افتاد کے مطابق علوم کی تحصیل کی شیخ کی سوانح لکھنے والوں کا خیال ہے، کہ آپ نے فلسفہ اور دوسرے معقولات کی طرف توجہ نہیں دی بلکہ بیشتر وقت حدیث و تفسیر اور ادب، وعظ، تصوف وغیرہ کی تحصیل میں صرف کیا لیکن شیخ معقولات اور علوم حکمت سے بے بہرہ نہ تھے۔ بلکہ اس سلسلہ میں بھی انہیں ایک امتیاز حاصل تھا۔ شام یا عراق کے کسی شہر میں کسی موقع پر قاضی شہر کی مجلس میں شیخ تشریف لے گئے۔ شیخ کو شکستہ حالی کی وجہ سے بہت پیچھے جگہ ملی۔ کسی مسئلہ پر بحث ہو رہی تھی۔ جب شیخ نے دیکھا کہ مسئلہ اُلجھتا ہی جا رہا ہے اور بڑے بڑے اہل علم گتھیوں کو سلجھانے کی بجائے الجھانے کا کام کر رہے ہیں تو دُور سے باآواز بلند گفتگو کی اجازت چاہی اور پھر مسئلہ کو خوبی کے ساتھ واضح کر دیا۔ چاروں طرف سے تحسین کی صدائیں بلند ہوئیں اور قاضی نے اپنی جگہ شیخ کے لیے چھوڑ دی اور عمامہ شیخ کو پیش کیا۔ شیخ نے فرمایا کہ غرور و تکبر کا یہ اوزار مجھ سے دُور ہی رہنے دو اور کچھ ملامت کے دوسرے الفاظ بھی استعمال کئے۔

اسی طرح تصوف کے مقامات و مراحل کے طے کرنے میں شیخ شہاب الدین سُہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا سہارا لیا۔ ایک بار دریائی سفر میں بھی شیخ حضرت سہروردی کے رفیق رہے ہیں۔

شیخ بچپن ہی سے ایک خوش بیان مقرر تھے۔ اس لیے بعض رفقاء درس ان سے جلتے تھے۔ شیخ نے اپنے استاد سے شکایت کی تو استاد نے نصیحت فرما دی کہ وہ بُرا کام کرتے ہیں لیکن تم تو غیبت کے ساتھ گناہ میں شریک مت ہو۔

چونکہ شیخ کو بچپن ہی سے فقر اور درویشی سے خاص تعلق تھا اس لیے وہ سماع کی مجلسوں میں شریک ہوتے تھے۔ اساتذہ اور بالخصوص علامہ ابن جوزی نے اس فعل سے روکنا بھی چاہا، لیکن شیخ اس سلسلہ میں معذور تھے۔ اتفاقاً ایک بدآواز قوال سے سابقہ ہوا اور کچھ مجبوری بھی اس طرح کی لاحق ہوئی کہ شیخ کو رات بھر وہاں بیٹھنا پڑا۔ صبح کو شیخ نے عمامہ اور ایک دینار قوال کی نذر کیا اور اس کی بدآوازی کی وجہ سے اتنے متنفر ہوئے کہ آئندہ کے لیے توبہ کر لی اور بطور لطیفہ ارشاد فرمایا کہ قوال بڑا باکرامت بزرگ ہے کہ تمام اساتذہ کی نصیحت جہاں کارگر نہ ہوئی وہاں اس کی آواز نے کام دیا۔

ایام طالب علمی میں اسلامی سلطنت:

جس زمانہ میں شیخ مدرسہ نظامیہ میں تعلیم پاتے تھے اس وقت گو خلافتِ عباسیہ ختم ہوگئی تھی لیکن اس سلسلہ کی آخری کڑی جس کے جلال سے بڑے بڑے سلاطین زمن لرزہ براندام تھے۔ معتصم باللہ مسند خلافت پر متمکن تھا، چونکہ معتصم ظلم وعدوان کے باوجود اسلامی اقدار اور سلطنتِ اسلامیہ کا آخری تاجدار تھا۔ اس لیے شیخ نے اس کا دردناک مرثیہ لکھا ہے۔ کچھ لوگ اس جابر شہنشاہ کے مرثیہ لکھنے پر شیخ کو مطعون بھی کرتے ہیں، لیکن اصل یہ ہے کہ وہ مرثیہ خلیفۂ وقت کا نہیں بلکہ اسلام کا ہے

سیر وسیاحت:

جب اسلامی سلطنت کا بغداد سے زوال دیکھ لیا اور ہلاکو خاں کی بربریت اور ظلم نے بغداد کی پُرسکون فضا کو مکدر کر دیا تو شیخ نے سیر وسیاحت کی ٹھانی، گویا صحیفہ کتب کے بعد صحیفۂ کائنات کی سیاحت کا شغف دامن گیر ہوا۔ چناں چہ شیخ برسوں ایشیا اور افریقہ کے مختلف ممالک میں سیاحت فرماتے رہے۔ ایک انگریز سوانح نگار لکھتا ہے "ابن بطوطہ کے علاوہ اور کوئی مشرقی سیاح ایسا نہیں ملتا جو شیخ سعدی سے سیر وسیاحت میں آگے ہو"۔

یوں تو سوانح نگار حضرات نے شیخ کی سیر وسیاحت کے بارے میں بڑے بڑے عجیب بیانات دیے ہیں، لیکن گلستان اور بوستان سے جس قدر معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مشرق میں خراسان اور تاتار تک شیخ نے سیاحت فرمائی ہے اور بلخ کاشغر میں اقامت بھی رہی ہے۔ جنوب میں سومنات تک شیخ پہنچے ہیں اور یہاں اقامت بھی فرمائی ہے۔ پھر مغربی ہندوستان کی سیاحت کے بعد آپ بحری راستہ سے عرب کے لیے روانہ ہوگئے ہیں۔ شمال ومغرب میں عراق، آذربائیجان، عرب، شام، فلسطین اور ایشیائے کوچک سے بارہا گذرے ہیں اور اصفہان، تبریز، بصرہ، کوفہ، واسط، بیت المقدس، طرابلس الشرق، دمشق، دیار بکر اور اقصائے روم کے شہروں اور دیہاتوں میں ایک مدت تک شیخ کا آنا جانا رہا ہے، عرب اور افریقہ میں تو شیخ کئی بار پہنچے ہیں۔ ہندوستان سے واپسی میں آپ صنعا بھی تشریف لے گئے ہیں۔ اسکندریہ، مصر کے بھی متعدد واقعات ان کی کتابوں میں ملتے ہیں۔

دریائی اسفار میں خلیج فارس، بحر عمان، بحر ہند، بحیرۂ عرب، بحیرۂ قلزم اور بحیرہ روم میں بارہا آمد ورفت رہی ہے۔ حج کے لیے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد اسفار کیے ہیں۔

بوستان میں لکھتے ہیں کہ صحرائے فید میں نیند کے غلبہ سے میں ایک مرتبہ راستہ ہی میں سو گیا۔ ایک شتر سوار نے مجھے اونٹ کی نکیل مار کر اٹھایا اور کہا کہ مرنے کی تمنا میں اس قدر غفلت سے سو رہے ہو، تمھیں گھنٹی کی آواز بھی نہیں آتی؟

سفر کی مشکلات:

ایام سیاحت میں شیخ نے بڑی بڑی مصیبتیں جھیلی ہیں۔ ایک مرتبہ شیخ اہل دمشق سے ناراض ہو کر فلسطین کے صحرات میں چلے گئے اور وہیں رہنے لگے۔ وہاں عیسائیوں نے شیخ کو گرفتار کر لیا۔ اس وقت وہاں کے حفاظتی انتظامات کے سلسلہ میں خندق کی کھدائی کا کام ہو رہا تھا، چنانچہ شیخ کو بھی اس کام کے لیے ہدایت کی گئی اور یہودی قیدیوں کے ساتھ شیخ بھی کھدائی کا کام کرنے لگے۔ ایک مدت کے بعد حلب کا ایک معزز انسان ادھر سے گزرا۔ وہ شیخ کے مرتبہ سے واقف تھا۔ اس نے شیخ سے پوچھا تو شیخ نے

فرمایا، کہ انقلاب ہے، جو شخص اپنوں سے پناہ مانگتا تھا آج غیروں کے پنجہ ظلم و تشدد کا شکار ہے۔ چنانچہ رئیس حلب نے شیخ کے عوض ان کمبخت عیسائیوں کو دس دینار دیئے اور انہیں چھڑالایا اور اپنی لڑکی سے شیخ کا نکاح کر دیا۔

بیوی بہت سخت مزاج نکلی۔ ایک مرتبہ اس نے شیخ کو باپ کی اس خدمت کا طعنہ دیا اور کہا کہ آپ کو میرا باپ دس دینار میں خرید کر لایا تھا۔ شیخ نے بڑا ظرافت آمیز جواب دیا کہ ہاں دس میں خریدا تھا اور سو دینار میں آپ کے ہاتھ بیچ دیا ہے۔

نفحات الانس میں لکھا ہے کہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ ایک مدت تک بیت المقدس اور شام کے شہروں میں سقائی فرماتے رہے۔ یہ غالباً اسی دَور کی سختیوں کا ذکر ہے جب کہ یہودیوں نے گرفتار کر لیا تھا۔ غرض سیاحت کے دوران شیخ کو اس قسم کی سختیوں اور صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

کہیں کہیں شیخ نے ان واقعات کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ گلستاں میں لکھتے ہیں کہ میں نے زمانہ کی سختی اور آسمان کی گردش کا شکوہ کبھی نہیں کیا، لیکن ایک موقع پر استقلال اور صبر کا دامن میرے ہاتھ سے چھوڑ گیا۔ نہ میرے پیروں میں جوتے تھے اور نہ میری جیب میں اتنی گنجائش تھی۔ غمگین اور تنگ دل ہو کر کوفہ کی جامع مسجد میں بیٹھ گیا۔ وہاں ایک ایسا شخص نظر پڑا جس کے پیر ہی سرے سے نہ تھے۔ ایسی حالت دیکھ کر میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ ننگے ہی سہی پیر تو ہیں۔

سختی اور اس قسم کی صعوبتوں کے علاوہ سفر میں کبھی کبھی افلاس اور غربت کی تکلیف سے بھی شیخ کا سابقہ رہا ہے۔ اسکندریہ میں شیخ مقیم تھے۔ قحط سالی ہو گئی، درویشوں پر اس کا بہت بُرا اثر پڑا۔ اس دور میں ایک ہیجڑا بڑا مالدار تھا۔ اس کے یہاں سے غریبوں اور پردیسوں کو کھانا یا نقدی ملتی تھی۔ کچھ درویشوں نے اس کے یہاں چلنے کے بارے میں کہا۔ شیخ نے اس سے انکار کیا اور ارشاد فرمایا کہ شیر بھوکا تو مر سکتا ہے لیکن کتے کا جھوٹا کھا کر ذلت کی زندگی نہیں گذار سکتا۔

معلوم ہوتا ہے کہ شیخ صبر و قناعت اور شکر الٰہی کے پیکر تھے۔ مصائب و آلام کو وہ انعام خداوندی شمار فرماتے تھے۔ اور اس سلسلہ میں اپنی غیرت اور دینی حمیت کو کسی صورت قربان کرنے کے لیے آمادگی کا تصور بھی ان کے لیے دشوار تھا۔ ہندوستان میں شیخ نے سومنات کا مندر بھی دیکھا ہے اور بوستاں میں شیخ نے سومنات آنے اور وہاں مقیم رہنے کا واقعہ بھی نظم کیا ہے، لیکن نظم کی ردیف و قافیہ کی پابندی سے واقعہ کی اصل صورت نمایاں نہیں ہو سکی ہے۔

وطن کو واپس ہونا:

مدت دراز تک شیخ سیر و سیاحت میں رہے۔ سعد زنگی کے عہد حکومت میں جب کہ شیراز کی حالت نہایت ابتر تھی شیخ بغداد کے مدرسہ نظامیہ کے لیے عازم سفر ہوئے تھے اور پھر تعلیم کے بعد اطراف عالم کی سیاحت کے لیے نکل کھڑے ہوئے اور وطن واپس نہیں آئے۔ سعد زنگی کے بعد جب ان کا بیٹا قتلغ خان ابوبکر مسند آرائے سلطنت ہوا تو اس نے چند ہی دنوں میں قلمرو کی حالت تبدیل کر دی۔ پورا ملک خوشحال ہو گیا۔ مساجد اور مدارس کی طرف پوری پوری توجہ دی۔ جب دُور دُور تک اس کے عدل و انصاف اور کرم گستری کی شہرت پہنچ گئی تو شیخ کو وطن واپسی کا خیال ہوا اور شیخ شام سے عراق ہوتے ہوئے، اصفہان میں ٹھہرتے ہوئے شیراز پہنچے، لیکن ان تمام خوبیوں کے باوجود بادشاہ میں ایک عیب یہ تھا کہ وہ علماء کی قدر نہ کرتا تھا۔ بلکہ ذہن میں علماء سے

کہیں زیادہ درویش صفت لوگوں کی قدر و قیمت تھی۔
بادشاہ کا یہ رویہ دیکھ کر مختلف تاجرانہ ذہن رکھنے والوں نے یہی پیشہ اختیار کر لیا تھا۔ اس لیے شیخ نے علم وفضیلت کا لباس اتار دیا اور درویشانہ زندگی اختیار کی اور اس درویشانہ لباس میں اصلاحی کارنامے انجام دیے ہیں۔
گلستاں اور بوستاں میں جگہ جگہ ایسی حکایتیں ملتی ہیں جن سے شیخ نے اصلاحی کام لینا چاہا ہے۔ کہیں وہ ظاہر دار درویشوں کی مذمت و منقبت بیان کرتے ہیں اور کہیں ناعاقبت اندیش سلاطین کو نصیحت فرماتے ہیں۔ متعدد مقامات پر پہلے تھوڑی سی مدح فرمانے کے بعد وعظ ونصیحت کا دفتر کھول دیتے ہیں۔ اس وعظ وتذکیر کے لیے شیخ نے کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں۔
علی بن احمد جنہوں نے شیخ کی کلیات جمع کی ہیں اور ایسے مواقع پر لکھا ہے کہ ہمارے زمانہ کے علماء ومشائخ ایسی نصیحت ایک سبزی فروش اور قصاب کو بھی نہیں کر سکتے۔ اس لیے شیخ کا سلاطین وقت کو دوبدو اور تصانیف میں اس قسم کی نصیحت کرنا شیخ کی جرأت مندی اور حق پسندی اور اعلائے کلمۃ الحق کا بین ثبوت ہے۔ اسی لیے شیخ نے گلستان میں لکھا ہے کہ "بادشاہوں کو نصیحت وہی شخص کر سکتا ہے جسے نہ اپنے سر کا خوف ہو اور نہ زر کی اُمید"۔

زندگی میں شہرت:

شیخ کی زبان و بیان اور قوتِ گویائی پر طالب علمانہ دور ہی سے لوگوں کی نگاہیں اٹھ رہی تھیں۔ چنانچہ جب شیخ نے تالیف کی زندگی میں قدم رکھا تو اس سلاست، زور بیان، شستگی، برجستگی اور قوت تعبیر کا چرچا شیخ کی زندگی ہی میں دُور دُور تک پہنچ گیا تھا، شیخ ایک زمانہ میں کاشغر پہنچے، یہ وہ زمانہ تھا جب چنگیز خان نے چند دنوں کے لیے سلطان محمد خوارزم سے صلح کر لی تھی۔ شیخ جامع مسجد میں پہنچے تو ایک لڑکا ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا یاد کر رہا تھا اور اس کے ہاتھ میں مقدمۂ زمخشری تھا۔ شیخ نے اس لڑکے سے کہا کہ خوارزم وخطا میں صلح ہو گئی، لیکن زید وعمرو کی زد وکوب کا سلسلہ بند نہیں ہوا، طالب علم اس ظرافت پر ہنس پڑا اور وطن دریافت کیا۔ شیخ نے فرمایا: "خاک پاک شیراز"۔ شیراز کا نام سنتے ہی اس نے شیخ سعدی کا شعر سننے کی فرمائش کی۔ شیخ نے برجستہ دو عربی شعر سنائے اور اس نے تامل کے بعد فارسی کی فرمائش کی شیخ نے برجستہ دو شعر وہ بھی سنائے جن میں سے ایک یہ ہے:

اے دلِ عشاق بدامِ توصید
ما بتو مشغول و تو با عمرو زید

ظرافت سے قطع نظر دیکھنے کی بات یہ ہے کہ شیراز اور کاشغر کے درمیان ڈیڑھ ہزار میل سے زیادہ کی مسافت ہے لیکن شیخ کی جادو بیانی اور سحر گفتاری کا شہرہ وہاں اس درجہ پہنچ چکا ہے کہ مدارس کے کمسن طلباء بھی اس سے ناآشنا نہیں ہیں۔
اس طرح دور دراز کے ممالک کے سلاطین کی دعوت بھی شیخ کو پہنچی لیکن بڑھاپے کے عذر سے شیخ وہاں تشریف نہ لے جا سکے اور ایسے متعدد واقعات ہیں۔ تبریز کے حمام میں "ہمام تبریزی" نام کے مشہور شاعر سے بہت دیر مباحثہ رہا اور جب تک اسے معلوم نہ ہوا کہ شیخ سعدی یہی ہیں برابر نوک جھونک جاری رہی اور جب علم ہو گیا کہ یہی سعدی ہیں تو معذرت کرنے لگا۔

یہی وجہ ہے کہ زندگی میں اور وفات کے بعد شیخ کو غزل کا پیمبر قرار دیا گیا ہے۔ شیخ کے بارے میں بڑے لوگوں کی نہایت عمدہ رائیں ہیں جن کا یہ موقع نہیں ہے۔

تصانیف:

شیخ کی تمام نظم ونثر، فارسی وعربی کی تالیفات جو زندگی میں اور وفات کے بعد مرتب کی گئی ہیں تقریباً بارہ ہیں۔ لیکن ان میں گلستاں اور بوستاں کو سب سے زیادہ علمی مقام اور عالمگیر شہرت حاصل ہے اور ان دونوں میں بھی گلستاں بوستاں سے کئی اعتبار سے فوقیت رکھتی ہے، کیونکہ فارسی نظم میں اور بھی کئی کتابیں ایسی ملیں گی جو حسنِ ادا اور شہرت میں بوستان کا مقابلہ کرسکتی ہیں۔ لیکن نثر میں اور وہ بھی وعظ ونصیحت جیسے خشک موضوع پر کوئی کتاب ایسی نظر نہیں آتی جو گلستان کے پایہ کی ہو۔

تقریباً سات سو برس سے ان کتابوں کی تعلیم ہندوستان، پاکستان، ایران، افغانستان، ترکستان وغیرہ میں جاری ہے۔ بچپن اور بڑھاپے دونوں میں انسان کو ان سے برابر کا شغف رہتا ہے۔ علماء ومشائخ، وزراء وسلاطین، ادیب وشاعر، درویش اور فقیر سب ہی کے لیے اس میں اپنے اپنے مذاق کا پورا پورا مواد موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ابتداء سے لے کر آج تک ہزاروں قلمی نسخے لکھے گئے، کروڑوں مرتبہ چھپی اور صرف مشرق ہی نے نہیں بلکہ مغرب نے بھی ان کی عظمت وعزت کے سامنے سر جھکایا۔

اس کی عزت وعظمت کا اندازہ لگانے کے لیے یہ جان لینا ضروری ہے کہ گلستان کو جس قدر دوسری زبانوں میں منتقل کیا گیا ہے اتنا فارسی کی اور کسی کتاب کو نہیں کیا گیا۔ یہ کام شیخ کے آخری زمانہ میں شروع ہو گیا تھا اور آج تک جاری ہے، عبداللہ شیرازی نے شیخ کی زندگی ہی میں مختلف مقامات کا عربی میں ترجمہ کیا اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ مشرق کی طرح مغرب کے ممالک میں بھی شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے مدح خوان، ان کی کتابوں کے قدردان اور ان کے اصلاحی کارناموں سے اچھا اثر لینے والے بڑھی تعداد میں موجود ہیں۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

(حیاتِ سعدی)

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

منت خدائے را عزّوجل کہ طاعتش موجب قربت است وبشکر اندرش مزید نعمت۔ ہر نفسے کہ فرومی رود ممدّ حیات است وچوں برمے آید مفرّح ذات پس در ہر نفسے دو نعمت موجود است و بر ہر نعمتے شکرے واجب۔

حلّ الفاظ: **منت:** احسان رکھنا۔ **عزّوجل:** بزرگ و برتر۔ **طاعت:** بندگی۔ **موجب:** سبب۔ **قربت:** قرب ونزدیکی۔ **مزید نعمت:** نعمت کی زیادتی۔ **نفس:** سانس۔ **فرومے رود:** نیچے جاتا ہے۔ **ممدّ حیات:** زندگی کا بڑھانے والا اور مددگار۔ **مفرح:** فرحت دینے والا۔ **برمے آید:** باہر آتا ہے۔

ترجمہ: اس خدائے بزرگ و برتر کا احسان ہے (وہی احسان کے لائق ہے) کہ جس کی بندگی نزدیکی کو واجب کرنے والی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی بندگی اس کی نزدیکی کا سبب ہے اور اس کا شکر ادا کرنے میں نعمت کی زیادتی ہے جو سانس، کہ اندر جاتا ہے زندگی کا بڑھانے والا ہے یعنی مددگار ہے اور جب وہ باہر آتا ہے ذات کو یعنی روح کو فرحت بخشنے والا ہے۔ پس ہر سانس میں دو نعمتیں موجود ہیں۔ اور اس کی ہر نعمت پر ایک شکر واجب ہے۔

از دست و زباں کہ برآید	بیت	کز عہدۂ شکرش بدر آید

اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ

بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش	قطعہ	عذر بدرگاہ خدا آورد
ورنہ سزا وار خداوندیش		کس نتواند کہ بجا آورد

حلّ الفاظ: **کہ:** کدام۔ **عہدہ:** ذمہ داری۔ **اِعْمَلُوْا:** عمل کرو۔ **اٰلِ دَاوٗدَ:** داؤد علیہ السلام کی اولاد۔ **ہماں:** وہی۔ **تقصیر:** کوتاہی۔ **سزاوار:** لائق۔

ترجمہ: کس کے ہاتھ اور زبان سے یہ کام پورا ہووے کہ اس کے شکر کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوسکے یعنی یہ بات ناممکن ہے، کہ بندہ پر اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا جتنا شکر واجب ہے وہ ادا کرسکے۔ اس لیے کہ حق تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے اے آلِ داؤد (علیہ السلام) تم شکر کیا کرو، کیونکہ میرے بندوں میں شکر ادا کرنے والے کم ہیں۔ وہی بندہ بہتر ہے جو کہ اپنی کوتاہی کا عذر

خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں لاوے ورنہ اس کی خداوندی کے لائق کوئی شخص بھی شکر نہیں بجالاسکتا ہے۔

بارانِ رحمت بے حسابش ہمہ را رسیدہ و خوانِ نعمت بے دریغش ہمہ جا کشیدہ۔ پردہ ناموسِ بندگان بگناہِ فاحش ندرد و وظیفہ روزی بخطائے منکر نبرد

حلِّ الفاظ: **باران رحمت:** رحمت کی بارش۔ **بے حساب:** بے شمار۔ **ناموس:** عزت۔ **بندگان:** جمع بندہ کی۔ **وظیفہ:** روزی مقررہ۔ **خطائے منکر:** بڑی خطا۔ **بے دریغ:** بے افسوس و بغیر محروم کئے ہوئے۔

ترجمہ: اس کی رحمت کی بارش بے حساب سب کو پہنچی ہوئی اور اس کی نعمت کا خوان بے دریغ (بے افسوس و بے محروم کئے ہوئے) سب جگہ بچھا ہوا۔ بندوں کی عزت کا پردہ بڑے سے بڑے گناہ پر چاک نہیں کرتا ہے اور مقررہ روزی کسی بڑی سے بڑی خطا پر بند نہیں کرتا ہے۔

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب	قطعہ	گبر و ترسا وظیفہ خورداری
دوستاں راکجا کنی محروم		تو کہ بادشمناں نظر داری

حلِّ الفاظ: **کریم:** بزرگ اور بخشنے والا۔ **گبر:** آگ کا پوجنے والا۔ **ترسا:** عیسائی۔

ترجمہ: اے وہ کریم کہ تو اپنے غیب کے خزانہ سے آگ کی پوجا کرنے والوں اور عیسائیوں (تین خدا ماننے والوں) کو وظیفہ خوار (روزی کھانے والا) رکھتا ہے یعنی برابر مقررہ روزی دیتا ہے، اپنے دوستوں کو کب محروم کرے گا۔ جبکہ تو دشمنوں پر بھی نظر کرم رکھتا ہے۔

فراش بادِ صبا را گفتہ تا فرشِ زمردیں بگسترد و دایۂ ابر بہاری را فرمودہ تا بناتِ نبات را در مہدِ زمین بپرورد و درختاں را بخلعت نوروزی قبائے استبرق در برگرفتہ و اطفالِ شاخ را بقدوم موسم ربیع کلاہِ شگوفہ بر سر نہادہ عصارۂ نحلے بقدرتِ او شہد فائق شدہ وتخم خرمائے بتربیتِ او نخلِ باسق گشتہ۔

حلِّ الفاظ: **فراش:** فرش بچھانے والا۔ **بادِ صبا:** پروا ہوا۔ **فرشِ زمردیں:** سبز رنگ کا فرش یعنی گھاس کا فرش۔ **بنت:** ایک بیٹی۔ **بنات:** اس کی جمع ہے بیٹیاں۔ **دایہ:** پالنے والی۔ **نبات:** گھاس۔ **نوروز:** موسم بہار کا پہلا دن۔ **خلعت نوروزی:** وہ جوڑا جو نوروز کے دن (ایرانیوں کی عید کا دن) بادشاہوں کی طرف سے انعام دیا جاتا تھا۔ **قبائے سبز:** سبز دیبا کپڑے کی ایک قسم ہے۔ **اطفال:** جمع طفل کی، بچے۔ **عصارہ:** کسی چیز کا نچوڑا ہوا۔ **نحل:** شہد کی مکھی۔ **نخل:** کھجور کا درخت۔ **فائق:** اعلیٰ۔ **باسق:** بڑھنے والا، تناور۔ **مہد:** گہوارہ، پالنا۔

ترجمہ: بادِ صبا کے فراش کو حکم ہوا تو اس نے سبز رنگ کی گھاس کا فرش بچھا دیا۔ ابر بہار کی دایہ یعنی ابر بہار کو فرمان ہوا تو اس نے گھاس کی بیٹیوں یعنی گھاس کو زمین کے گہوارہ میں پالا۔ درختوں کو موسم بہار آتے ہی نوروز کے قیمتی جوڑے سے خلعت پہنائی اور

موسم بہار کی آمد کی خوشی میں شاخوں کے سروں پر غنچہ کی ٹوپیاں رکھیں۔ مکھیوں کے منہ کا نچوڑا ہوا رس اُس کی قدرت سے اعلیٰ درجہ کا شہد بن گیا۔ اور چھوہارے کی گٹھلی اس کی تربیت سے تناور درخت ہو گئی۔

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند	قطعہ	تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار		شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

حلِ الفاظ: ابر: بادل۔ مہ: چاند۔ **خورشید:** سورج۔ **سرگشتہ:** پریشان۔ **فلک:** آسمان۔

ترجمہ: ہوا، بادل، چاند اور سورج اور آسمان سب تیرے کام میں ہیں تاکہ تو روٹی ہاتھ میں لائے اور اس کو غفلت کے ساتھ نہ کھائے۔ یعنی سب تیرے لیے پریشان اور تیرے لیے فرماں بردار ہیں۔ انصاف کی شرط نہ ہو یعنی انصاف کی بات نہ ہو کہ تو خدا کی فرمانبرداری نہ کرے۔

در خبر است از سرورِ کائنات، مفخرِ موجودات، رحمتِ عالمیان و صفوتِ آدمیاں۔ تتمۂ دورِ زماں

حلِ الفاظ: خبر: حدیث۔ **سرور کائنات:** جہاں کے سردار۔ **مفخرِ موجودات:** موجودات کے لیے باعثِ فخر۔ **رحمتِ عالمیاں:** عالموں کے لیے رحمت۔ **صفوتِ آدمیاں:** آدمیوں کے برگزیدہ۔ **تتمۂ دورِ زماں:** زمانہ کے دور کے پورا کرنے والے۔

ترجمہ: حضرت محمد ﷺ نے جو کائنات کے سردار مخلوق کے لیے باعث فخر اور عالموں کے لیے رحمت اور تمام انسانوں میں برگزیدہ ہستی ہیں اور زمانہ کے دور کو اپنی ذات بابرکات سے پورا کرنے والے ہیں۔ ایسی ذاتِ گرامی نے حدیث شریف میں فرمایا ہے جن کے یہ اوصاف ہیں۔

شَفِيْعٌ مُطَاعٌ نَبِيٌّ كَرِيْمٌ	بیت	قَسِيْمٌ جَسِيْمٌ نَسِيْمٌ وَسِيْمٌ

حلِ الفاظ: شفیع: سفارش کرنے والے۔ **مطاع:** اطاعت کئے جانے والے۔ **نبی:** خبر دینے والے۔ **قسیم:** تقسیم کرنے والے۔ **جسیم:** جسم متناسب الاعضاء والے۔ **نسیم:** خوشبو والے۔ **وسیم:** خوبصورت۔

ترجمہ: گنہگاروں کی سفارش کرنے والے۔ تابعداری کئے جانے والے۔ نبی بزرگ علوم کے تقسیم کرنے والے متناسب الاعضاء والے، خوشبوں والے اور خوبصورت ہیں۔

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ	بیت	كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ		صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ آلِهٖ

حلِ الفاظ: بَلَغَ: صیغہ ماضی مطلق معروف بمعنی پہنچے۔ **اَلْعُلٰی:** بلندیاں۔ **دُجٰی:** تاریکی۔ **کَشَفَ:** کھلا یعنی دور کیا۔ **خِصَال:** عادتیں، جمع خصلت۔

ترجمہ: بلندیوں پر پہنچے اپنے کمال کی وجہ سے اور کفر کی اندھیریوں کو دور کیا اپنے جمال سے۔ آپ کی تمام عادتیں اچھی

ہوئیں۔ درود بھیجوان پر اور ان کی آل پر۔

چہ غم دیوار امت را کہ دارد چوں تو پشتیبان	بیت	چہ باک از موجِ بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان

حلِ الفاظ: **پشتیبان:** جو ستون سہارے کے لیے ہو۔ **نوح:** علیہ السلام پیغمبر تھے جن کو آدم ثانی کہتے ہیں، طوفان کے وقت انہوں نے کشتی بنائی تھی، وہ اور اس کے بیٹھنے والے سب طوفان سے بچے رہے۔ **باک:** ڈر۔ **دیوارِ امت:** سے مراد امت محمدیہ ہے۔ **کشتیبان:** محافظ کشتی اور کشتی کا چلانے والا۔

ترجمہ: امت کی دیوار یعنی اس امت کو کیا غم ہے کہ تجھ جیسا سہارا رکھتی ہو۔ اور سمندر کی موجوں سے اس کشتی کو کیا ڈر جس کا محافظ اور ملاح نوح علیہ السلام جیسا ہو۔

کہ یکے از بندگانِ گنہگار پریشان روزگار دست انابت بامید اجابت بدرگاہ خداوند جل وعلا بروارد ایزد تعالیٰ درو نظر نکند بازش بخواند بار دیگر اعراض فرماید بازش بتضرع و زاری بخواند حق سبحانہ وتعالیٰ گوید یَا مَلٰٓئِكَتِيْ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ عَبْدِيْ وَ لَيْسَ لَهٗ غَيْرِيْ دعوتش را اجابت کردم وامیدش برآوردم کہ از بسیاری دعا وگریہ بندہ ہمی شرم دارم۔

حلِ الفاظ: **اجابت:** قبولیت۔ **بندگان:** جمع بندہ۔ **دعوتش:** اس کی دعا۔ **انابت:** اللہ کی طرف رجوع کرنا۔ **تضرع وزاری:** عاجزی کرنا رونا۔ **یَا مَلٰٓئِكَتِيْ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ عَبْدِيْ وَ لَيْسَ لَهٗ غَيْرِيْ:** اے فرشتو مجھ کو شرم آئی اپنے بندہ سے اور حال یہ کہ اس کا میرے سوا کوئی دوسرا نہیں۔ **امیدش برآوردم:** اس کی امید پوری کردی میں نے۔

ترجمہ: حدیث میں آیا ہے کہ اس کے خطاوار اور زمانہ سے پریشان بندوں میں سے جب کوئی بندہ قبولیت کی امید کے ساتھ خدائے بزرگ کی درگاہ میں ہاتھ اٹھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف توجہ نہیں فرماتا۔ پھر وہ عرض کرتا ہے دوسری مرتبہ بھی اللہ تعالیٰ توجہ نہیں فرماتا۔ بندہ پھر عاجزی اور روتے ہوئے اس کو پکارتا ہے تو حق تعالیٰ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اے فرشتو! مجھے اس بندہ سے شرم آگئی، کیونکہ میرے سوا اس کا کوئی نہیں ہے۔ میں نے اس کی دعا قبول کی۔ اور اس کی امید پوری کردی اس لیے کہ بندہ کی دعا کی زیادتی اور رونے سے مجھے شرم آتی ہے۔

کرم بیں و لطفِ خداوندگار	بیت	گنہ بندہ کردست و او شرمسار

حلِ الفاظ: **کرم:** بخشش۔ **لطف:** پاکیزگی، مہربانی۔ **شرمسار:** شرمیلا، شرم والا۔

ترجمہ مع مطلب: خدا تعالیٰ کی مہربانی اور اُس کا کرم دیکھ کہ گناہ بندہ نے کیا ہے۔ یعنی بندہ گناہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے شرم کرتا ہے۔

عاکفانِ کعبۂ جلالش بتقصیر عبادت معترف اند کہ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ وواصفان حلیۂ جمالش بتحیر منسوب کہ مَا

عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ.

حلِ الفاظ: عاکفان: جمع عاکف، گوشہ میں بیٹھنے والے۔ **کعبہ جلالش:** اس کی بزرگی کا کعبہ۔ **معترف:** اقرار کرنے والا۔ **واصفان:** بیان کرنے والے۔ **مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ:** ہم نے نہیں پہچانا تجھ کو جیسا کہ تیرے پہچاننے کا حق تھا۔ **حلیہ:** صفت وصورت۔ **تحیّر:** حیرت۔ **منسوب:** نسبت کئے گئے۔

ترجمہ مع مطلب: اس کی بزرگی کے کعبہ میں بیٹھنے والے اپنی عبادت کی کوتاہی کا اقرار کرنے والے ہیں جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے عبادت نہیں کی جیسا تیری عبادت کرنے کا حق تھا۔ جب سرکار دو عالم ﷺ نے ایسا فرمایا تو بھلا دوسرے کسی کی کیا طاقت ہے کہ اس کی بندگی اور عبادت کا حق پورا پورا ادا کر سکے۔ اس کے حلیہ جمال کی کیفیت بیان کرنے والے حیرت کی طرف منسوب کئے گئے (حیرت زدہ ہیں تجلیاتِ جلال اور جمال سے) اس لیے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اے خدا نہیں پہچانا ہم نے تجھ کو جیسا کہ حق تیرے پہچاننے کا تھا۔

گر کسے وصفِ او زمن پرسد	قطعہ	بے دل از بے نشاں چہ گوید باز
عاشقاں کشتگانِ معشوق اند		برنیاید زکشتگاں آواز

حلِ الفاظ: وصفِ اُو: اس کا یعنی خدا کا وصف۔ **بے دل:** عاشق۔ **بے نشان:** سے مراد اللہ کی ذات ہے۔

ترجمہ مع مطلب: اگر کوئی اس کا وصف مجھ سے دریافت کرے عاشق بیدل بھلا اس بے نشان ذات کا کیا وصف بیان کر سکتا ہے؟ اس لیے کہ تمام عشاق معشوقوں کے قتل کئے ہوئے ہیں یعنی اپنے محبوبوں پر مٹے ہوئے ہیں۔ قتل کئے ہوؤں یعنی مٹے ہوؤں سے آواز نہیں نکلتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس کے چاہنے والوں اس کی ذات وصفات میں فانی ہیں۔ انہیں اپنا بھی پورا ہوش نہیں ہوتا۔ ایسی ربودگی کی حالت میں وہ منہ سے کیا نکال سکتے ہیں؟

یکے از صاحبدلاں بجیب مراقبہ فرو بردہ بود و در بحر مکاشفہ مستغرق شدہ حالے کہ ازاں معاملت باز آمد یکے از محباں گفت ازیں بوستان کہ بودی چہ تحفہ کرامت کردی اصحاب را گفت بخاطر داشتم کہ چوں بدرختِ گل برسم دامنے پر کنم ہدیہ اصحاب راچوں برسیدم بوئے گلم چناں مست کرد کہ دامنم از دست برفت۔

حلِ الفاظ: صاحبدلاں: جمع صاحبدل، اللہ والے۔ **مراقبہ:** کسی چیز کی نگرانی کرنا، مراد یکسوئی کی وہ حالت جس میں قلب کی نگرانی کی جائے۔ **مکاشفہ:** اسرار الٰہی کا کھلنا۔ **مستغرق:** ڈوبا ہوا۔ **محبان:** جمع محبّ کی، دوستان۔ **بوستان:** چمن۔ **بخاطر داشتم:** ارادہ کیا تھا میں نے۔ **جیب:** گریبان۔ **کرامت:** بزرگی۔

ترجمہ مع مطلب: ایک اللہ والوں میں سے مراقبہ میں سر جھکائے ہوئے تھے اور مکاشفہ کے دریا میں ڈوبے ہوئے پھر جب

اپنے حال سے ہوش میں آئے ان کے دوستوں میں سے ایک نے کہا جس چمن میں آپ تھے وہاں سے دوستوں کے لیے کیا تحفہ بزرگی کا لائے اس بزرگ نے جواب دیا ارادہ تھا کہ جب پھول کے درخت کے قریب پہنچوں دوستوں کے لیے دامن بھر لوں۔ لیکن جب میں قریب پہنچا تو بوئے گل نے ایسا مست کر دیا کہ دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا یعنی مجھ پر محویت طاری ہوگئی۔

کاں سوختہ راجاں شد و آواز نیامد	قطعہ	اے مرغِ سحر عشق ز پروانہ یاموز
کاں را کہ خبر شد خبرش باز نیامد		ایں مدعیان در طلبش بے خبر انند

حلِ الفاظ: اے: حرف ندا۔ **مرغ سحر:** منادی مراد بلبل ہے یا صبح کے وقت بولنے والا مرغ، یا عابد سحر خیز۔ **مدعیان:** جمع مدعی کی، دعویٰ کرنے والا، مراد مدعیانِ محبت وعشق۔ **سوختہ:** جلا ہوا۔

ترجمہ مع مطلب: اے مرغِ سحر اگر عشق سیکھنا ہے پروانہ سے سیکھ کہ اُس سوختہ کی جان چلی گئی اور آواز نہ آئی یعنی اس نے آہ تک نہ کی، یہ محبت کا دعویٰ کرنے والے اس کی طلب میں بے خبر ہیں، یعنی اسرارِ محبت وعشق سے ناآشنا ہیں۔ ان کو کہ کچھ خبر ہو گئی پھر ان کی خبر نہ آئی۔ یعنی جو لوگ کہ اسرار محبت ومعرفت پر اطلاع پاتے ہیں۔ ان کو تو اپنی ہستی کی بھی خبر نہیں رہتی۔ کیا خاک بیان کر سکیں گے۔

و زہر چہ گفتہ اند وشنیدیم و خواندہ ایم	قطعہ	اے برتر از خیال و قیاس وگمان و وہم
ماہمچناں در اولِ وصف تو ماندہ ایم		دفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر

حلِ الفاظ: **برتر:** بلند وبالا۔ **خیال:** تصور۔ **قیاس:** اندازہ۔ **گمان:** شک۔ **وہم:** بلاارادہ کی طرف دل کا متوجہ ہونا۔ **پایاں:** تمام۔

ترجمہ مع مطلب: اے وہ کہ تو اونچا ہے ہمارے خیال، اندازہ، گمان اور وہم سے اور جو کچھ لوگوں نے کہا ہے اور ہم نے سنا ہے اور پڑھا ہے تو اس سے بھی وراء الوراء ہے یعنی اے خدا تیری ذات ایسی عالی ہے، کہ ہمارے خیال وقیاس وگمان و وہم میں نہیں آ سکتی۔

شعر

تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا　　　بس جان گیا تیری پہچان یہی ہے

زندگی کا دفتر تمام ہو گیا اور عمر اپنے آخری دور میں پہنچ گئی، مگر ہم ویسے کے ویسے ہی تیرے پہلے وصف میں رہ گئے ہیں یعنی تیرا پہلا وصف بھی پورا بیان نہیں کر سکے۔

ذکر محامد بادشاہِ اسلام اتابک ابوبکر بن سعد زنگی نور اللہ تربتہٗ

ذکر جمیل سعدی کہ در افواہ عوام افتادہ است وصیت سخنش کہ در بسیط زمین رفتہ وقصب الجیب حدیثش کہ ہمچو شکر میخورند و

رقعۂ منشآتش کہ ہچو کاغذ زری برند بر کمال فضل و بلاغت او حمل نتواں کرد۔

حلِّ الفاظ: **محامد:** جمع محمدۃ کی، تعریفیں۔ **اتابک:** نگہبان، معمل۔ **نور اللہ تربتہٗ:** اللہ اس کی قبر کو نور سے بھرے۔ **ذکرِ جمیل:** اچھا ذکر۔ **سعدی:** تخلص ہے حضرت مصلح الدین شیرازی کا، اپنے زمانہ کے بادشاہ سعد بن زنگی سے لگاؤ کی بنا پر اپنا تخلص سعدی رکھا۔ **صیت:** شہرت، آوازہ۔ **افواہ:** جمع فوہ منہ کو کہتے ہیں۔ **بسیطِ زمین:** روئے زمین۔ **قصب الجیب:** نیشکر یعنی گنا۔ **رقعہ:** پرچہ۔ **منشآت:** مسودات مراد تصانیف۔

ترجمہ مع مطلب: سعدی کا ذکر خیر جو عوام کے منہ میں پڑا ہوا ہے یعنی عوام میں پھیلا ہوا ہے اور اس کے کلام کی جو شہرت کل روئے زمین پر پہنچی ہوئی ہے اور لوگ اس کے کلام کے گنے کو شکر کی طرح کھاتے ہیں یعنی مزے لے لے کر پڑھتے ہیں اور اس کی انشاء مسودات کے پرچوں کو ورق طلا کی طرح قیمتی سمجھ کر دُور دُور لے جاتے ہیں۔ یہ کچھ اس کی بزرگی اور بلاغت کے کمال کی وجہ سے نہیں۔

بلکہ خداوندِ جہاں و قطبِ دائرہ زمان و قائم مقام سلیمان ناصرِ اہلِ ایمان اتابک اعظم مظفر الدنیا والدین ابوبکر بن سعد زنگی ظِلُّ اللہِ تَعَالٰی فِیْ اَرْضِہٖ رَبِّ اَرْضَ عَنْہُ وَ اَرْضِہٖ بعین عنایت نظر کردہ است و تحسین بلیغ فرمودہ و ارادتِ صادق نمودہ لاجرم کافۂ انام خاصہ و عوام بہ محبت او گرائیدہ اند کہ اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ۔

حلِّ الفاظ: **قطب:** میخ آہنی نام ستارہ۔ **ناصر:** مددگار۔ **ارض عنہ:** اس سے راضی ہو جا۔ **تحسین بلیغ:** بہت تعریف۔ **کافہ:** تمام۔ **انام:** خلقت۔ **ملوک:** جمع ملک بادشاہاں۔ **ارادتِ صادق:** سچا اعتقاد۔ **و ارضہ:** اور اس کو خوش رکھ۔ **خواص:** جمع خاص۔ **عوام:** جمع عام کی۔ **اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ:** لوگ اپنے بادشاہوں کے دین (طریقہ) پر ہوتے ہیں۔ **مظفر الدنیا والدین:** دین اور دنیا میں کامیابی پانے والے۔

ترجمہ مع مطلب: بلکہ دنیا کے مالک زمانہ کے دائرہ کے قطب سلیمان و جاہ۔ ایمان والوں کے مددگار، اتابک اعظم، دین و دنیا میں کامیاب ہونے والے سعد زنگی کے بیٹے ابوبکر نے، خدا اسے خوش رکھے اور اس سے راضی ہو جائے سعدی پر نظر عنایت فرمائی اس کی تعریف و تحسین کی اور سچی عقیدت کا اظہار فرمایا اسی وجہ سے عوام اور خواص اس سے (سعدی سے) محبت کرنے لگے اس لیے کہ آدمی بادشاہ کے دین (طریقہ) پر ہوتے ہیں۔

زانکہ کہ ترا بر من مسکین نظر است	رباعی	آثارم از آفتاب مشہور تر است
گر خود ہمہ عیب ہا بدیں بندہ در است		ہر عیب کہ سلطان بہ پسندد ہنر است

حلِّ الفاظ: **زانکہ:** اس وقت سے۔ **آثار:** جمع اثر نشان، مراد یہاں سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہے۔ **مسکین:** وہ جس کے پاس کچھ نہ

ہو، مراد غریب ہے۔

ترجمہ مع مطلب: اس وقت سے کہ تیری کرم کی نظر مجھ مسکین پر ہے میرا کلام سورج سے زیادہ مشہور ہے اگرچہ تمام عیب اس بندہ میں ہیں، جو عیب کہ بادشاہ پسند کرے وہ ہنر ہو جاتا ہے۔

	قطعہ	
گلے خوشبوئے در حمام روزے		رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری		کہ از بوئے دل آویز تو مستم
بگفتا من گلے ناچیز بودم		و لیکن مدتے با گل نشستم
جمالِ ہمنشیں در من اثر کرد		وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

حلِ الفاظ: **گلے خوشبو:** خوشبودار مٹی جو حمام میں سر دھونے کے لیے رکھی جاتی ہے یا عطر کھینچنے والے دیگ کے منہ پر لگا دیتے ہیں۔ **مشک:** ایک خوشبودار شے ہے جو دوا میں بھی استعمال کی جاتی ہے، ہرن کی ناف سے نکلتی ہے۔ **عبیر:** مرکب خوشبو ہے جو صندل، گلاب، مشک، زعفران سے بنتی ہے۔ **بدستم رسید:** مجھ کو پہنچی، مجھ کو ملی۔

ترجمہ مع مطلب: ایک دن حمام میں خوشبودار مٹی ایک محبوب کے ہاتھ سے مجھ کو ملی۔ میں نے اس مٹی سے کہا تو مشک ہے یا عبیر کہ میں تو تیری پیاری خوشبو سے مست ہوں؟ اس نے جواب دیا کہ میں تو ناچیز مٹی تھی۔ لیکن ایک مدت تک پھول کی ہم نشین رہی ہوں۔ میرے ہم نشین کے جمال نے مجھ پر اثر کیا۔ ورنہ میں وہی حقیر مٹی ہوں کہ تھی۔ من۔ یعنی جو خاک (مٹی) پہلے تھی وہی اب بھی ہوں، پھول کی صحبت کا اثر مجھ پر یہ ہوا کہ مجھ میں یہ مست خوشبو پیدا ہوگئی۔ اس قطعہ سے حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ مراد ہے کہ میری شہرت کا سبب بادشاہ کی توجہ اور ہم نشینی ہے، میرے کمالات نہیں۔

اَللّٰھُمَّ مَتِّعِ الْمُسْلِمِیْنَ بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ وَ ضَاعِفْ ثَوَابَ جَمِیْلِہٖ وَ حَسَنَاتِہٖ وَ ارْفَعْ دَرَجَ اَوِدَّائِہٖ وَ وُلَاتِہٖ وَ دَمِّرْ عَلٰی اَعْدَائِہٖ وَ شُنَاتِہٖ بِمَا تُلِیَ فِی الْقُرْاٰنِ مِنْ اٰیَاتِہٖ وَ اٰمِنْ بَلَدَہٗ یَا رَبِّ وَاحْفَظْ وَلَدَہٗ۔

حلِ الفاظ: **اَللّٰھُمَّ:** اے اللہ۔ **مَتِّعِ الْمُسْلِمِیْنَ بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ:** مسلمانوں کو فائدہ پہنچا اس کی عمر کی درازی سے۔ **ضَاعِفْ:** دوگناہ کر۔ **ثواب:** اجر۔ **جمیل وحسنات:** نیکیاں، خوبیاں۔ **دَرَجَ:** جمع درجہ کی۔ **اوِدّاء:** دوستوں۔ **ولادت:** جمع والی کی، حاکماں۔ **دمّر:** ہلاک کر، امر کا صیغہ ہے۔ **اعداء:** جمع عدو، دشمنوں۔ **شنات:** دشمنی رکھنے والے۔ **بَلَد:** شہر۔ **وَلَد:** بیٹا۔

ترجمہ مع مطلب: اے اللہ اس بادشاہ کی زندگی کی درازی سے مسلمانوں کو نفع پہنچا اور اس کی نیکیوں اور خوبیوں کا بدلہ دوگنا عطا فرما، اس کے دوستوں اور والیوں کے (حاکموں کے) مراتب بلند فرما، اس کے بدخواہوں اور دشمنوں کو ہلاک فرما، قرآن مجید کی ان آیتوں کی برکت سے جن کی تلاوت کی جاتی ہے۔ اے رب مامون (امن میں) کردے اس کے شہر کو اور اس کے بیٹے کی

حفاظت فرما۔

وَ اَیَّدَہُ الْمَوْلٰی بِاَلْوِیَۃِ النَّصْرِ وَحُسْنُ نَبَاتِ الْاَرْضِ مِنْ کَرَمِ الْبَذْرِ	قطعہ	لَقَدْ سَعِدَ الدُّنْیَا بِہٖ دَامَ سَعْدُہٗ کَذٰلِکَ تَنْشَأُ لِیْنَۃٌ ھُوَ عِرْقُھَا

حلِ الفاظ: قَدْ: تحقیق۔ دَامَ: ہمیشہ رہے۔ سَعِدَ: نیک بختی۔ اَیَّدَہُ الْمَوْلٰی: اللہ اس کی تائید کرے۔ اَلْوِیَۃِ: جھنڈے۔ النَّصْرِ: مدد۔ لِیْنَۃٌ: شاخ۔ عِرْقُ: جڑ۔ اَلْبَذْرِ: بیج۔

ترجمہ مع مطلب: تحقیق دنیا نیک بخت ہوگئی اُس کے سبب سے (بادشاہ کے سبب سے) ہمیشہ رہے اس کی نیک بختی۔ مولیٰ (اللہ تعالیٰ) اُس کی مدد فرمائے فتح مندی کے جھنڈوں سے، ایسے ہی بڑھے گی وہ شاخ جس کی جڑ ابوبکر ہے (مراد صاحبزادہ ہے (ابوبکر کا) زمین کی پیداوار کی خوبی بیج کی عمدگی پر ہے۔

ایزد تعالیٰ و تقدس خطۂ پاک شیراز را بہ ہیبتِ حاکمانِ عادل و بہ ہمتِ عالمانِ عامل تا زمانِ قیامت در امانِ سلامت نگہدارد۔

حلِ الفاظ: خطۂ پاک: پاک حصہ زمین۔ شیراز: ملک ایران کا مشہور شہر ہے۔ عادل: انصاف کرنے والے۔ عالمانِ عامل: عالم علم پر عمل کرنے والے۔ ہمت: دعا، توجہ۔

ترجمہ مع مطلب: اللہ پاک و برتر شیراز پاک کی سرزمین کو منصف حکام کی ہیبت اور باعمل عالموں کی ہمت (توجہ) سے سلامت و پُرامن رکھے۔

تا بر سرش بود چو تو اے سایۂ خدا مانند آستان درت مامنِ رضا بر ما و بر خدائے جہاں آفریں جزا چندانکہ خاک رابود و باد رابقا	قطعہ	اقلیم پارس راغم از آسیب دہر نیست امروز کس نشان ندہد در بسیط خاک بر تست پاس خاطر بیچارگان و شکر یا رب! ز بادِ فتنہ نگہدار خاک پارس

حلِ الفاظ: اقلیم: زمین کا چوتھائی حصہ خشکی پر مشتمل ہے اور تین چوتھائی سمندر ہے خشکی کے حصہ کو رُبع مسکون کہتے ہیں، اس کے سات حصے کئے گئے ہیں، ہر حصہ کو اقلیم کہا جاتا ہے۔ پارس: ملک ایران۔ سایۂ خدا: سے مراد بادشاہ ہے۔ آسیب: صدمہ۔ دہر: زمانہ۔ آستان: چوکھٹ۔ بسیط خاک: روئے زمین۔ مامنِ رضا: جائے پناہ و خوشی۔ جزا: بدلہ۔

ترجمہ مع مطلب: ایران کی ولایت کو زمانہ کے فتنوں سے خوف نہیں ہے جب تک کہ اس کے سر پر تجھ جیسا سایہ خدا ہو، آج کوئی روئے زمین پر نشان نہیں دے سکتا کہ تیرے دروازہ کی چوکھٹ کے مانند کوئی جگہ خوشی و پناہ کی ہے۔ تیرے اوپر (بادشاہ مخاطب ہے) عاجزوں کے دل کا لحاظ اور شکر واجب ہے ہم پر۔ اور دنیا کے پیدا کرنے والے خدا پر اس کی جزا۔ اے رب فتنہ کی ہوا سے (فتنوں سے) ایران کی سرزمین کو محفوظ رکھ جب تک ہوا و مٹی کو دنیا میں بقا ہو، یعنی جب تک دنیا قائم رہے۔

در سبب تالیف کتاب

یک شب تاملِ ایام گذشتہ می کردم و بر عمرِ تلف کردہ تاسف می خوردم و سنگلاخۂ دل را بالماس آبدیدہ می سفتم و ایں بیتہا مناسب حالِ خود می گفتم

حلِ الفاظ: **تالیف:** جمع کرنا۔ **تلف:** ضائع۔ **تاسف:** افسوس۔ **سنگلاخ:** وہ زمین جہاں پتھر بکثرت ہوں، مراد سنگلاخہ دل سے دل ہے۔ **الماس:** ہیرا۔ **آب دیدہ:** آنسو۔ **بیتہا:** جمع بیت کی، اشعار۔

ترجمہ: ایک رات عمر کے گذرے ہوئے ایام میں غور کر رہا تھا اور برباد کی ہوئی عمر پر افسوس کر رہا تھا اور دل کی پتھریلی سرزمین کو میں آنسوؤں کے ہیروں سے چیرتا تھا اور یہ اشعار اپنے حال کے مناسب پڑھتا تھا۔

ہر دم از عمر مے رود نفسے	مثنوی	چوں نگہ میکنم نماند بسے
خجل آنکس کرفت و کارنساخت		کوسِ رحلت زوند و بار نساخت
اے کہ پنجاہ رفت و در خوابی		مگر ایں پنج روز دریابی
خواب نوشین بامداد رحیل		بازوارد پیادہ راز سبیل

حلِ الفاظ: **ہردم:** ہر سانس، ہر زمانہ۔ **پنجاہ:** پچاس۔ **پنج روز:** پانچ دن، مراد تھوڑی عمر باقی۔ **کوسِ رحلت:** کوچ کا نقارہ۔ **خواب نوشین:** میٹھی نیند۔ **بامداد رحیل:** کوچ کی صبح۔ **کارنساخت:** سامان درست نہیں کیا۔ **پیادہ:** پیدل چلنے والا۔

ترجمہ مع مطلب: ہر وقت عمر کا ایک سانس جا رہا ہے (کم ہو رہا ہے) غور کرتا ہوں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ بہت عمر باقی نہیں رہی ہے اے وہ (اے سعدی) کہ تیری عمر کے پچاس سال خوابِ غفلت میں گذر گئے، شاید ان پانچ دن کو پالے تو یعنی ان میں کچھ بندگی کر لے تو۔ شرمندہ ہوا وہ شخص کہ دنیا سے گیا اور اس نے کچھ نہ کیا، مراد یہ ہے کہ نیک اعمال نہ کئے، کوچ کا نقارہ بجا دیا گیا۔ اور اس نے سامان بھی درست نہیں کیا۔ میٹھی نیند کوچ کی رات میں پیدل چلنے والے کو راستہ چلنے سے روک دیتی ہے۔

ہر کہ آمد عمارتِ نو ساخت	مثنوی	رفت و منزل بدیگرے پرداخت
یار ناپائیدار دوست مدار		دوستی رانشاید ایں غدار
وآں دگر پخت ہمچنیں ہوسے		ویں عمارت بسر نبرد کسے
مادۂ عیشِ آدمی شکم است		تابتدریج میرود چہ غم است

حلِ الفاظ: **ہر کہ آمد عمارت نو ساخت:** جو کہ آیا اُس نے نئی عمارت تیار کی۔ **منزل بدیگرے پرداخت:** منزل دوسرے کے لیے خالی کر دی۔ **ہوس:** لالچ۔ **سر نبرد:** سر پر نہ لے گیا۔ **یار ناپائیدار:** سے مراد دنیا ہے۔ **غدار:** دھوکہ باز۔ **مادۂ عیش:** زندگی

کا مدار۔ **بتدریج:** آہستہ۔ **منزل:** اترنے کی جگہ۔ **ہوس:** لالچ، آرزو۔

ترجمہ مع مطلب: جو کہ یہاں آیا اس نے ایک نئی عمارت بنائی۔ گیا اور منزل یعنی عمارت دوسرے کے لیے خالی کر گیا۔ اُس دوسرے آنے والے نے بھی ایسے ہی ہوس کی اور اس عمارت کو کوئی سر پر نہ لے گیا۔ دنیا کو دوست مت رکھ۔ ایسی غدار (دھوکہ باز) دنیا دوستی کے لائق نہ ہووے۔ آدمی کے عیش و آرام کا مدار پیٹ پر ہے یعنی پیٹ بھرنے پر ہے تو وہ اگر تھوڑا تھوڑا کر کے بتدریج ہوتا رہے کیا غم ہے یعنی پیٹ کے معاملہ میں اعتدال مناسب ہے۔

گر بہ بندو چنانکہ نکشاید	مثنوی	گر دل از عمر برکند شاید
چار طبع مخالف و سرکش		چند روزے بوند باہم خوش
ورکشاید چنانکہ نتواں بست		گو بشو از حیات دنیا دست
گر یکے زیں چہار شد غالب		جان شیریں برآید از قالب

حل الفاظ: **گر بہ بندو:** اگر قبض ہو جائے۔ **ور کشاید:** اگر دست آنے لگیں۔ **چار طبع مخالف:** اربع عناصر جو ایک دوسرے کے مخالف ہیں آگ، مٹی، پانی، ہوا۔ **جانِ شیریں از قالب برآید:** پیاری جان جسم سے نکل جائے۔

ترجمہ مع مطلب: اگر قبض ہو جائے اور پیٹ میں ایسا بند پڑ جائے کہ نہ کھلے۔ ایسی حالت میں اگر انسان زندگی سے نا اُمید ہو جائے لائق ہووے۔ اور اگر دست جاری ہو جائیں ایسے کہ بند نہ ہو سکیں، تو چاہیے کہ ہاتھ جان سے دھو لیوے، یعنی زندگی سے نا اُمید ہو جائے۔ اربعہ عناصر جو ایک دوسرے کے مخالف ہیں چند دنوں کے لیے۔ آپس میں اللہ کی قدرت سے متفق ہو گئے ہیں۔ اگر ان چاروں میں سے کوئی ایک دوسرے پر غالب ہو جائے گا۔ پیار جان جسم سے نکل جائے گی۔

لا جرم مرد عارف کامل	رباعی	نہ نہد برحیات دنیا دل
نیک و بد چوں ہمی بباید مرد		خنک آنکس کہ گوئے نیکی بُرد
برگِ عیشی بگورِ خویش فرست		کس نیارد زپس تو پیش فرست

حل الفاظ: **لاجرم:** بالضرور، یقیناً۔ **خنک:** خوش۔ **گوئے نیکی بُرد:** نیکی میں سبقت لے گیا۔ **برگ:** ساز و سامان۔ **گور:** قبر۔

ترجمہ مع مطلب: اسی لیے مرد خدا شناس کامل یقیناً دنیا کی چند دن کی زندگی پر دل نہیں رکھتا ہے یعنی دل نہیں لگاتا۔ جب کہ اچھے اور بُرے سب آدمیوں کو مرنا ضروری ہے۔ اچھا وہ شخص ہے جو کہ نیکی کی گیند لے گیا۔ یعنی چند روزہ زندگی میں نیک اعمال میں سبقت لے گیا۔ عیش کا سامان (اعمال صالحہ) اپنی قبر میں بھیج۔ تیرے مرنے کے بعد کوئی وارث تجھ کو فائدہ نہیں پہنچائے گا۔

عمر برف ست و آفتاب تموز	مثنوی	اندکے ماند و خواجہ غرہ ہنوز
ہر کہ مزروع خورد بخوید		وقت خرمنش خوشہ باید چید
اے تہی دست رفتہ در بازار		ترا سمت پُر نیاوری دستار
پند سعدی بگوشِ دل بشنو		رہ چنیں ست مرد باش وبرو

حلِ الفاظ: تموز: شدید گرمی کا مہینہ ہے، ملک ایران میں لفظ تموز رومی زبان کا لفظ ہے، ۱۵ تاریخ اساڑھ سے ۱۵ ساون تک رہتا ہے۔ تہی دست: خالی ہاتھ یعنی فقیر۔ خوید: خوشہ گندم یا جو کچے۔ خرمن: کھلیان۔ مزروع: بویا ہوا کھیت۔ غرّہ: گھمنڈ۔ دستار: پگڑی۔

ترجمہ مع مطلب: عمر برف ہے (برف کے مشابہ ہے) اور شدید گرمی کے مہینہ کی دھوپ ہے تھوڑے دنوں ہی رہے گی۔ اس پر اے خواجہ! تجھ کو ابھی تک گھمنڈ ہے۔ اے خالی ہاتھ بازار میں گئے ہوئے میں ڈرتا ہوں کہ تو دستار بھر کر نہ لاوے گا یعنی خالی ہاتھ آوے گا۔ جس نے کہ اپنی کھیتی کے کچے خوشے کھا لیے وہ کھیتی کاٹنے کے وقت فقیروں کی طرح بالیں چنتا پھرے گا۔ سعدی کی نصیحت ہوش کے کانوں سے سُن (توجہ سے سن) راہ یہ ہی ہے۔ مرد بن اور چل۔

بعد از تاملِ مصلحت آں دیدم کہ در نشیمن عزلت نشینم و دامنِ صحبت فراہم چینم و دفتر از گفتار ہائے پریشان بشویم و من بعد پریشان نگویم۔

حلِ الفاظ: تامل: سوچنا۔ نشیمن: گھونسلا، گھر۔ دامنِ صحبت فراہم چنیم: صحبت کا دامن سمیٹ لوں۔

ترجمہ مع مطلب: غور و فکر کے بعد میں نے اسی میں مصلحت دیکھی کہ گوشہ تنہائی میں بیٹھ جاؤں اور صحبت کا دامن سمیٹ لوں یعنی سب سے ملنا جلنا چھوڑ دوں اور دفتر (مراد نامہ اعمال) کو فضول گوئی سے توبہ کر کے دھوڈالوں اور اس کے بعد فضول کلام نہ کروں۔

زباں بریدہ بکنجے نشستہ صم و بکم	بیت	بہ از کسے کہ نباشد زبانش اندر حکم

حلِ الفاظ: زباں بریدہ: زبان کاٹ کر۔ صم و بکم: بہرہ، گونگا۔

ترجمہ: زبان بند کر کے ایک کونہ میں گونگا بہرہ ہو کر بیٹھنا بہتر ہے اس شخص کے لیے جس کی زبان اس کے قبضہ میں نہ ہو۔

تا یکے از دوستاں کہ در کجاوہ ہمنشین من بودے و در حجرہ جلیس برسمِ قدیم از در درآمد چنداں کہ نشاطِ ملاعبت کرد و بساطِ مداعبت گسترد جوابش نگفتم و سر از زانوئے تعبد برنگرفتم رنجیدہ نگہ کرد و گفت۔

حلِ الفاظ: کجاوہ: محمل۔ ہم جلیس: ہم نشین۔ ملاعبت: کھیل۔ مداعبت: دل لگی۔ تعبد: عبادت کرنا۔

ترجمہ مع مطلب: یہاں تک کہ میرا ایک دوست جو سفر میں میرے ساتھ کجاوہ نشین اور حجرہ میں میرا ہم نشین رہتا تھا، پرانی رسم کے موافق دروازہ سے داخل ہوا اور اس نے بہت کھیل کود اور دل لگی کی باتیں کیں، میں نے اس کا جواب نہیں دیا اور عبادت کے زانو سے سر نہیں اٹھایا یعنی برابر یادِ الٰہی میں مصروف رہا، اس نے رنجیدہ ہو کر مجھ کو دیکھا اور کہا۔

کنونت کہ امکان گفتار ہست کہ فردا چو پیکِ اجل در رسد	قطعہ	بگو اے برادر بلطف و خوشی بحکم ضرورت زباں درکشی

حلِ الفاظ: کنوں: مخفف اکنوں کا بمعنے اب۔ امکان گفتار: بولنے کی طاقت۔ پیکِ اجل: موت کا قاصد۔ بحکم ضرورت: مجبوراً۔

ترجمہ مع مطلب: اب کہ تجھ کو بولنے کی طاقت ہے، اے بھائی لطف اور خوشی سے باتیں کر۔ کل جب موت کا قاصد پہنچے گا تو مجبوراً زبان بند کرے گا۔

کسے از متعلقانِ منش بر حسب واقعہ مطلع گردانید کہ فلاں عزم کردہ است و نیت جزم بقیّتِ عمر معتکف نشیند و خاموشی گزیند تو نیز اگر توانی سرِ خویش گیر و مجانبت پیش۔

حل الفاظ: کسے از متعلقانِ من: میرے متعلقین میں سے ایک۔ **منش**: کا شین برائے مفعولیت۔ **عزم**: ارادہ۔ **نیت جزم**: پختہ نیت۔ **مجانبت**: علیحدگی۔

ترجمہ مع مطلب: میرے متعلقین میں سے ایک نے اس کو واقعہ پر مطلع کر دیا کہ فلاں (سعدی) نے ارادہ اور پختہ نیت کی ہے کہ باقی عمر گوشہ میں بیٹھ کر (برائے عبادت) خاموشی اختیار کرے گا، تجھ سے بھی اگر ہو سکے اپنا خیال پکڑ (یعنی سعدی کی طرح معتکف ہو کر ایک کونہ میں بیٹھ جا۔ یا ملنے کا خیال چھوڑ دے) اور دوری اختیار کر۔

گفتا بعزّتِ عظیم و صحبتِ قدیم کہ دم برنیارم و قدم برندارم مگر آنگہ کہ سخن گفتہ شود بعادتِ مالوف و طریقِ معروف کہ آزردنِ دلِ دوستاں جہل ست و کفارتِ یمین سہل۔ خلافِ راہِ صواب است و عکسِ رائے اولی الالباب ذوالفقارِ علی در نیام و زبانِ سعدی در کام۔

حل الفاظ: **بعزّتِ عظیم**: خدا کی بزرگی کی قسم۔ **صحبتِ قدیم**: پرانی صحبت۔ **دم برنیارم**: سانس نہ لوں گا نہ ٹلوں گا۔ **کفارتِ قسم سہل**: قسم کا کفارہ دینا آسان۔ **راہِ صواب**: ٹھیک راہ۔ **اولی الالباب**: عقل والے۔ **ذوالفقارِ علی در نیام**: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلوار میان میں۔ **در کام**: تالو میں۔

ترجمہ مع مطلب: اس نے جواب دیا مجھے خدا کی بزرگی اور صحبتِ قدیم کی قسم ہے میں نہ ٹلوں گا اور نہ قدم اٹھاؤں گا اس جگہ سے جب تک سعدی اپنی قدیم عادت اور پہلے طریقہ کے موافق مجھ سے بات چیت نہ کریں اس لیے کہ دوستوں کا دل دکھانا نادانی ہے۔ اور قسم کا کفارہ دینا آسان۔ یہ بات کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلوار نیام میں اور سعدی کی زبان تالوں میں رہے۔ راہِ راست اور عقلمندوں کی رائے کے خلاف ہے۔

زباں دردہانِ خرد مند چیست چو در بستہ باشد چہ داند کسے	قطعہ	کلیدِ درِ گنج صاحب ہنر کہ جوہر فروش است یا پیلہ ور

حل الفاظ: **کلید**: چابی۔ **درِ گنج صاحب ہنر**: ہنر والے کے خزانہ کا دروازہ۔ **جوہر فروش**: موتی فروخت کرنے والا۔ **پیلہ ور**: بساطی۔

ترجمہ مع مطلب: عقلمند کے منہ میں زبان کیا ہے، مراد کیا چیز ہے؟ خود ہی جواب دیتا ہے کہ صاحب ہنر کے خزانہ کی چابی

ہے۔ جب دروازہ بند ہو کوئی کیا جانے کہ یہ شخص (دوکاندار) موتی بیچنے والا ہے یا بساطی ریشم بیچنے والا ہے۔

اگرچہ پیشِ خردمند خامشی ادب ست	قطعه	بوقت مصلحت آں بہ کہ در سخن کوشی
دو چیز طیرۂ عقل ست دم فروبستن		بوقتِ گفتن و گفتن بوقتِ خاموشی

حلِ الفاظ: دم فروبستن: چپ رہنا۔ طیرہ: عیب۔

ترجمہ مع مطلب: اگرچہ عقلمند کے نزدیک چپ رہنا ادب ہے۔ لیکن مصلحت کے وقت یہی بہتر ہے کہ کلام کرے تو دو چیزیں عقل کی خرابی کی دلیل ہیں بولنے کے وقت (جہاں بولنے کا موقع ہو) خاموش (چپ) رہنا اور خاموش رہنے کے وقت بولنا۔

فی الجملہ زبان از مکالمتِ او درکشیدن قوت نداشتم و رُوئے از محادثت بگردانیدن مروّت نداشتم کہ یار موافق بود و محبِّ صادق

حلِ الفاظ: فی الجملہ: خلاصہ کلام۔ مکالمت: آپس میں باتیں کرنا۔ محادثت: باتیں کرنا۔ زبان درکشیدن: خاموش رہنا۔ قوت: طاقت۔

ترجمہ مع مطلب: خلاصہ کلام یہ ہے کہ میں نے اپنے میں چپ رہنے کی قوت نہ دیکھی اور نہ اس دوست کی باتوں سے منہ پھیرنے کی۔ اس لیے کہ وہ میرا سچا اور مخلص دوست تھا۔

چو جنگ آوری با کسے برستیز	بیت	کہ ازوے گزیرت بود یا گریز

بحکم ضرورت سخن گفتم و تفرّج کناں بیروں رفتم در فصل ربیعے کہ صولت بَرد آرمیدہ بود و اوانِ دولت وَرد رسیدہ

حلِ الفاظ: گزیر: چارہ، علاج۔ ناگزیر: ضروری، گریز، بھاگنا۔ تفرج: سیر۔ صولت: دبدبہ۔ برد: سردی۔ اوان: زمانہ۔ ورد: گلاب۔ موسم ربیع: موسم بہار۔

ترجمہ: جب تو کسی کے ساتھ لڑائی کرے تو اس سے لڑ جس سے تجھے چارہ کار یا گریز کی گنجائش ہو۔ مجبوراً اس دوست سے باتیں کیں اور اُس کے ساتھ سیر و تفریح کرتے ہوئے باہر نکلا۔ یہ بہار کا موسم تھا۔ سردی کی شدت کم ہو چلی تھی اور گلاب کے پھولوں کی دولت کا زمانہ آ گیا تھا۔

اوّلِ اُردیے بہشت ماہِ جلالی	قطعه	بلبل گوینده بر منابر قضبان
بر گلِ سُرخ از نم افتاده لآلی		ہمچو عرق بر عذارِ شاہدِ غضبان

حلِ الفاظ: اردی بہشت: ایک مہینہ کا نام ہے جس میں سرزمینِ ایران پھولوں کی کثرت سے مانند جنت ہو جاتی ہے۔ ماہ جلالی: سے مراد سن جلالی ہے جو جلال الدین سلجوقی کی طرف منسوب ہے۔ منابر: جمع منبر۔ قضبان: شاخ۔ لالی: جمع لولو موتی۔ گل سرخ: گلاب کے سرخ پھول۔ ازنم: شبنم سے۔ عرق: پسینہ۔ عذار: رخسارہ۔ شاہد: معشوق۔

ترجمہ مع مطلب: ماہِ جلالی اُردی بہشت کی ابتدا تھی۔ بلبلیں شاخوں پر بولنے والی تھیں یعنی چہچہا رہی تھیں۔ گلاب کے سرخ پھولوں پر شبنم کے موتی پڑے ہوئے ایسے معلوم ہوتے تھے گویا کہ غضبناک معشوق کے رخساروں پر پسینہ ہے۔

شب را بوستان یا یکے از دوستان اتفاقِ مبیت افتاد موضعے خوش وخرم و درختانِ دل کش و درہم گفتی کہ خردۂ مینا بر خاکش ریختہ وعقدِ ثریا از تاکش آویختہ۔

حلِ الفاظ: **مبیت**: رات گذارنا۔ **درہم**: گنجان۔ **خردۂ مینا**: سبز شیشے کے ٹکڑے، مراد سبزہ زار۔ **عقد ثریا**: پروین جو چھ ستارے ہیں، مراد انگور کے خوشے۔ **تاک**: انگور۔

ترجمہ مع مطلب: شب میں دوستوں میں سے ایک کے باغ میں اس دوست کے ساتھ رات گذارنے کا اتفاق ہوا وہ جگہ بہت خوب تھی۔ اس کے درخت سرسبز اور گنجان تھے تو کہے گا کہ اس کی خاک پر سبز شیشہ کے ٹکڑوں کی ریزش ہوئی ہے اور ایسا معلوم ہوتا کہ انگور کی بیلوں میں ثریا ستاروں کی لڑیاں لٹکا دی گئی ہیں، مراد یہ ہے کہ زمین پر سبزہ لہلہا رہا تھا اور انگور کے خوشے انگور کے درختوں میں چمک رہے تھے۔

رَوْضَۃٌ مَّاءُ نَهْرِهَا سَلْسَالٌ	قطعہ	دَوْحَۃٌ سَجْعُ طَيْرِهَا مَوْزُوْنٌ
آں پر از لالہ ہائے رنگا رنگ		ویں پر از میوہ ہائے گونا گوں
باد در سایہ درختانش		گسترانید فرشِ بو قلموں

حلِ الفاظ: **سلسال**: ٹھنڈا، میٹھا۔ **دوحۃ**: بڑا درخت۔ **سجع طیرہا موزون**: اس کے پرندوں کی آواز موزون ہے۔ **میوہ ہائے گوں ناگوں**: قسم قسم کے میوے۔ **بوقلموں**: فرشِ منقش۔

ترجمہ: ایسا باغ جس کی نہر کا پانی خوشگوار تھا اور اُس کے درخت اور ان کی چڑیوں کے راگ موزوں تھے۔ وہ باغ رنگا رنگ کے گل لالہ سے بھرا ہوا اور یہ درخت قسم قسم کے میووں سے لدے ہوئے تھے اور ہوا نے اس کے درختوں کے سایہ میں منقش فرش بچھا دیا تھا یعنی رنگ برنگ کے پتوں کا بچھونا بچھا رکھا تھا۔

بامداداں کہ خاطر باز آمدن بر رائے نشستن غالب آمد دیدمش دامنے گل و ریحان و سنبل و ضمیراں فراہم آوردہ وآہنگِ رجوع کردہ گفتم گل بوستاں را چنانکہ دانی بقائے وعہدِ گلستان را وفائے نباشد وحکیماں گفتہ اند ہرچہ نپاید دل بستگی را نشاید۔

حلِ الفاظ: **بامداداں**: صبح کا وقت۔ **ریحان**: نازبو، ایک خوشبودار گھاس ہوتی ہے۔ **گل**: گلاب۔ **سنبل**: بالچھڑ۔ **آہنگ**: ارادہ۔ **ضمیراں**: پھول کی ایک قسم ہے۔ **آہنگ رجوع**: لوٹنے کا ارادہ۔ **دل بستگی**: جی لگانا۔

ترجمہ مع مطلب: صبح کے وقت جب واپس ہونے کی رائے نے وہاں ٹھہرنے پر ترجیح پائی میں نے دیکھا اپنے دوست کو کہ وہ گلاب اور ریحان اور سنبل اور ضمیراں سے دامن بھرے ہوئے لوٹنے کا ارادہ کر رہا ہے، میں نے کہا تو جانتا ہے کہ چمن کے پھولوں کو بقا موسم بہار کو وفا نہیں ہے اور عقل مندوں نے کہا ہے جو شے ناپائیدار ہے وہ جی لگانے کے لائق نہیں ہے۔

گفت طریق چیست گفتم برائے نزہت ناظراں وفسحتِ حاضراں کتابِ گلستان توانم تصنیف کردن کہ بادِ خزاں را بر ورق او

دستِ تطاول نباشد و گردش زماں عیش ربیعش را بہ طیشِ خریف مبدّل نکند۔

حلّ الفاظ: **نزہت:** تری و تازگی۔ **فسحت:** کشادگی۔ **گلستاں:** پھول کی جگہ۔ **تطاول:** دست درازی۔ **عیش:** زندگانی۔ **طیش:** تندی و تیزی۔ **خریف:** موسم خزاں۔

ترجمہ: اس دوست نے کہا پھر دل بہلانے کا طریقہ کیا ہو؟ میں نے کہا ناظرین کی تازگی طبع اور حاضرین یعنی دوستوں کی کشادگی بصر کے لیے ایک کتاب گلستاں تصنیف کر سکتا ہوں کہ خزاں کی ہوا کو اُس کے اوراق پر دست درازی نہ ہوگی اور زمانہ کی گردش اُس کی بہار کی عیش کو خزاں کی تکلیف اور شدت سے نہ بدل سکے گی۔

بچہ کار آیدت زگل طبقے	قطعہ	از گلستانِ من ببرورقے
گل ہمیں پنجروزشش باشد		ویں گلستاں ہمیشہ خوش باشد

حلّ الفاظ: **طبقِ گل:** پھولوں کا طباق یا ٹوکری۔ **پنجروزشش:** سے مراد قلیل مدت ہے۔

ترجمہ: پھولوں سے بھری طباق تیرے کیا کام آئے گی۔ میری گلستان کا ایک ورق لے جا۔ پھول یہ ہی پانچ چھ دن رہیں گے پھر مُرجھا جاویں گے اور یہ چمن ہمیشہ سرسبز و شاداب رہے گا۔

حالے کہ من ایں حکایت بگفتم دامنِ گل بریخت و دردامنم آویخت کہ اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَ وَفٰی فصلے دو ہماں روز اتفاقِ بیاض افتادہ در حُسنِ معاشرت و آدابِ محاورت در لباسے کہ متکلماں را بکار آید و مترسلاں را بلاغت افزاید فی الجملہ ہنوز از گلستاں بقیتے ماندہ بود کہ کتاب گلستاں تمام شد۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَاَحْکَمُ بِالصَّوَابِ۔

حلّ الفاظ: **دردامنم آویخت:** مجھے چمٹ گیا، میرا دامن تھام لیا۔ **الکریم اذا وعد وفی:** شریف آدمی نے جب وعدہ کرلیا پورا کرے گا۔ **فصلے دو:** کتاب کی دو فصلیں۔ **درحسنِ معاشرت:** اچھی زندگی بسر کرنے میں۔ **آدابِ محاورت:** بات چیت کے آداب میں۔ **متکلمین:** کلام کرنے والے۔ **مترسلین:** انشاء پرداز۔ **واللہ اعلم واحکم بالصواب:** اور اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے اور زیادہ حکم کرنے والا ہے درستی کا۔

ترجمہ مع مطلب: جس وقت میں نے یہ گفتگو کی اس دوست نے فوراً پھولوں کا دامن چھوڑ دیا یعنی سب پھول گرا دیے اور میرا دامن پکڑ لیا کہ شریف آدمی نے جب وعدہ کیا پورا کیا، یعنی شریف آدمی جب وعدہ کر لیتا ہے پورا کرتا ہے۔ اتفاق سے اُسی دن گلستاں کی دو فصلوں کے صاف کرنے کا اتفاق ہوا۔ (میں نے مسودہ سے دو فصلیں نظر ثانی کر کے صاف کرلیں) پہلی فصل حُسنِ معاشرت میں، دوسری بات چیت کرنے کے آداب میں۔ ایسے طریقہ سے کہ یہ فصلیں اہلِ سخن کے کام آئیں اور انشاء پردازوں کی بلاغت (مقتضائے حال کے موافق کلام کرنے کی قوت) بڑھا دیں۔ حاصل کلام ابھی تک موسم بہار ختم نہ ہوا تھا کہ کتاب گلستاں (کی تصنیف) پوری ہوگئی اور اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جاننے والا اور زیادہ حکم کرنے والا ہے درستی کا۔

ذکر پادشاہزادۂ جہاں سعد بن ابی بکر بن سعد نور اللہ قبرہٗ

وتمام آنگہ شود بحقیقت کہ پسندیدہ آید در بارگاہِ جہاں پناہ سایہ کردگار پرتوِ لطف پروردگار و ذخرِ زمان و کہفِ اماں اَلْمُؤَیَّدُ مِنَ السَّمَآءِ الْمَنْصُوْرُ عَلَی الْاَعْدَآءِ عَضُدُ الدَّوْلَۃِ الْقَاھِرَۃِ سِرَاجُ الْمِلَّۃِ الْبَاھِرَۃِ جَمَالُ الْاَنَامِ مَفْخَرُ الْاِسْلَامِ سَعْدُ بْنُ الْاَتَابَکِ الْاَعْظَمِ شَھَنْشَاہُ الْمُعَظَّمِ مَالِکُ رِقَابِ الْاُمَمِ مَوْلٰی مُلُوْکِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ سُلْطَانُ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَارِثُ مُلْکِ سُلَیْمَانَ مُظَفَّرُ الدِّیْنِ اَبُوْبَکْرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زَنْگِیْ اَدَامَ اللّٰہُ اِقْبَالَھُمَا وَضَاعَفَ اِجْلَالَھُمَا وَ جَعَلَ اِلٰی کُلِّ خَیْرٍ مَاٰلَھُمَا بکرشمۂ لطفِ خداوندی مطالعہ فرماید۔

حَلِّ الفاظ: جہاں پناہ سایہ کردگار: ایسا بادشاہ جو دنیا کی پناہ اللہ کا سایہ ہے۔ **پرتو:** سایہ۔ **ذخرِ زمان:** زمانہ کا ذخیرہ۔ **کہفِ اماں:** امن کی جگہ۔ **المؤید من السماء:** جس کو آسمان کی تائید حاصل ہو۔ **المنصور علی الاعداء:** دشمنوں پر فتح پایا ہوا۔ **عضد الدولۃ القاہرہ:** بڑی سلطنت کی قوتِ بازو۔ **سراج الملۃ الباہرہ:** روشن ملت (اسلام) کا چراغ۔ **جمال الانام:** مخلوق کی زینت۔ **مفخر الاسلام:** اسلام کے لیے باعثِ فخر۔ **اتابکِ اعظم:** بڑا اتالیق۔ **شہنشاہِ معظم:** بڑا بادشاہ۔ **مولیٰ ملوک عرب وعجم:** عجم وعرب کے بادشاہوں کا آقا۔ **سلطان البر و البحر:** تری اور خشکی کا بادشاہ۔ **وارثِ ملک سلیمان:** سلیمان علیہ السلام کے ملک کا وارث۔ **مالک رقاب امم:** امتوں کی گردنوں کا مالک۔ **مظفر فالدین والدنیا:** دنیا اور دین میں کامیاب۔ **ادام اللہ اقبالھما:** اللہ تعالیٰ ان دونوں کے اقبال کو ہمیشہ رکھے۔ **ضاعف جلالھما:** دونوں کی بزرگی کو دوگنا کر دے۔ **وجعل الی کل خیر ماٰلھما:** ہر بھلائی کی طرف ان کو رجوع کرے۔ **مطالعہ:** کسی چیز کا دیکھنا پڑھنا۔

ترجمہ مع مطلب: شاہزادہ عالم سعد کا ذکر جو بیٹا ہے ابوبکر کا اور ابوبکر بیٹا ہے سعد کا۔ خدا اس کی قبر کو نور سے بھر دے۔ گلستان پوری ہوگئی لیکن حقیقت میں اُس وقت پوری ہوگی (مقبول ہوگی) جب کہ وہ شاہزادہ عالم سعد بن ابی بکر کی بارگاہ میں پسند آجائے۔ وہ شاہ کہ دنیا کی پناہ، اللہ کا سایہ، الطافِ خداوندی کا عکس، زمانہ کا ذخیرہ اور پناہ کی جگہ، مؤید من اللہ، دشمنوں پر فتح مند، بڑی سلطنت کا قوتِ بازو، ملتِ اسلامیہ کا روشن چراغ، مخلوق کی زینت، اہلِ اسلام کے لیے باعثِ فخر، معلم اعظم، بڑا بادشاہ، امت کی گردنوں کا مالک، عرب وعجم کے بادشاہوں کا آقا، خشکی اور تری کا مالک، حضرت سلیمان علیہ السلام کے ملک کا وارث، دنیا اور دین میں کامیابی حاصل کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے اقبال کو ہمیشہ باقی رکھے اور ان کی عظمت کو دوگنا کرے۔ اور ہر بھلائی کی طرف اُن کا انجام کر دے ایسا بادشاہ جن کی ہم نے یہ تعریفیں کی ہیں، اگر وہ لطفِ خداوندی کے کرشمہ سے اس کتاب کا مطالعہ فرمالے تب سمجھوں گا کہ کتاب پوری ہوگی۔

گر التفات خداوندیش بیارآید	قطعہ	نگارخانۂ چینی ونقش اژرنگیست
اُمید ہست کہ روئے ملال درنکشد		ازیں سخن کہ گلستاں نہ جائے دل تنگیست
علی الخصوص کہ دیباچۂ ہمایونش		بنام سعدِ ابوبکر سعد بن زنگیست

حلِ الفاظ: **التفات**: توجہ۔ **نگارخانہ**: نقاش خانہ۔ **نقش اژرنگیست**: اژرنگ کا بنا ہوا نقش ہے۔ **اژرنگ**: مشہور نقاش ہوا ہے۔ **دیباچہ**: کتاب کا ابتدائی حصہ۔ **دل تنگی**: دل کا تنگ ہونا۔ **ہمایوں**: مبارک۔ **ملال**: اکتانا۔

ترجمہ مع مطلب: اے بادشاہ اگر آپ کا الطاف خداوندی اس کتاب کو آراستہ کر دے تو پھر یہ کتاب چینی نقاش خانہ اور اژرنگ کا بنایا ہوا نقش ہے (چینیوں کی نقاشی اور مانی اژرنگ کی نقاشی، صورت گری بہت مشہور ہے) مجھے امید ہے کہ میرے اس کلام (مراد گلستان ہے) کے مطالعہ سے شاہ نہ اکتائیں گے اس لیے کہ چمن افسردگی اور ملال کی جگہ نہیں ہے۔ خاص کر وہ مبارک دیباچہ جو سعد بن ابوبکر بن سعد کے نام پر ہے یعنی سعد کی طرف منسوب ہے۔

ذکر امیر کبیر فخر الدین ابی بکر بن ابی نصر اطال اللہ عمرہٗ

ترجمہ: امیر کبیر فخر الدین ابوبکر کا ذکر جو بیٹا ہے ابوالنصر کا اللہ تعالیٰ اُس کی عمر دراز کرے۔

دیگر عروسِ فکر من از بے جمالی سر بر نیارد و دیدۂ یاس از پشت پائے خجالت بر ندارد و در زمرۂ صاحب نظراں متجلّی نشود مگر آنگہ کہ متحلّی گردد بزیور قبول

حلِ الفاظ: **عروس**: دلہن۔ **بکر**: دوشیزہ۔ **دیدۂ یاس**: ناامیدی کی آنکھ۔ **بے جمالی**: بے حسن ہونا۔ **خجالت**: شرمندگی۔ **سر بر نیارد**: سر نہیں اٹھا سکتی۔ **زمرہ**: گروہ۔ **متجلّی**: روشن۔ **متحلّی**: سجی ہوئی۔

ترجمہ مع مطلب: اسی طرح میری فکر کی دلہن خوبصورت نہ ہونے کی وجہ سے سر نہیں اٹھا سکتی ہے۔ اور ناامیدی کی آنکھ شرمندگی کے پاؤں کی پشت سے نہیں اُٹھتی ہے اور صاحب نظر افراد کی جماعت میں اپنے روشن چہرہ کے ساتھ ظاہر نہیں ہو سکتی، مگر اس وقت کہ امیر کبیر فخر الدین کے زیور قبولیت سے آراستہ ہو جائے۔ یعنی اگر امیر فخر الدین کی نظر میں پسند آ جائے تب منہ دکھلانے کے قابل ہو گی۔

امیر کبیر عالم عادل مظفر و منصور ظہیر سریر سلطنت مشیر تدبیر مملکت کَهْفُ الْفُقَرَا مَلَاذُ الْغُرَبَا مُرَبِّی الْفُضَلَاء مُحِبُّ الْاَتْقِیَاء اِفْتِخَارُ اٰلِ پَارَس یَمِیْنُ الْمُلْکِ مَلِکُ الْخَوَاصِّ بَارِبَك فَخْرُ الدَّوْلَةِ وَالدِّیْنِ غِیَاثُ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ عُمْدَةُ الْمُلُوْكِ وَالسَّلَاطِیْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ نَصْرٍ اَطَالَ اللّٰهُ عُمْرَهٗ وَ اَجَلَّ قَدْرَهٗ وَ شَرَحَ

صَدْرَہٗ وَ ضَاعَفَ اَجْرَہٗ۔ کہ ممدوح کابر آفاق است و مجموع مکارم اخلاق۔

حلِّ الفاظ: **مظفر:** کامیاب۔ **منصور:** مدد کیا گیا۔ **ظہیر:** مددگار۔ **ملاذ:** جائے پناہ۔ **غرباء:** جمع غریب اجنبی و مسافر۔ **فضلاء:** جمع فاضل کی۔ **مربی:** پالنے والا۔ **محب الاتقیاء:** پرہیزگاروں کا دوست رکھنے والا۔ **یمین الملک:** ملک کا دست راست۔ **باربک:** لفظ ترکی لقب ہے۔ **غیاث:** مددگار۔ **عمدۃ الملوک:** بادشاہوں کا قابل معتمد علیہ۔ **اجل قدرہ:** اس کا رتبہ زیادہ ہو۔ **شرح صدرہ:** اس کا سینہ کھول دے، دعا ہے کہ کھل جائے۔ **ممدوح اکابر آفاق:** عالم کے بزرگوں کا تعریف کیا ہوا۔ **مجموع مکارمِ اخلاق:** اخلاق حسنہ کا مجموعہ۔

ترجمہ مع مطلب: امیر کبیر فخر الدین صاحب علم، انصاف کرنے والا فتح مند۔ تائید کیا گیا، تخت سلطنت کا مددگار، تدبیر حکومت میں مُشیر (مشورہ دینے والا) فقیروں کا ٹھکانا، غریبوں کی جائے پناہ، فاضلوں کا مربی، پرہیزگاروں کا دوست رکھنے والا، ایرانیوں کے لیے باعثِ فخر، ملک کا دست راست، خواص کا سردار، دین و دولت کے لیے باعث فخر، اسلام اور مسلمانوں کا فریاد رس، بادشاہوں کا معتمد علیہ۔ اس سے میری مراد ابوبکر بن ابی النصر کا بیٹا فخر الدین ہے، اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے اور اس کا رتبہ عالی کرے، اُس کے سینہ کو کھول دے اُس کی نیکیوں کے اجر کو دوگنا کر دے کہ وہ زمانہ کے بزرگوں کا ممدوح اور اخلاقِ کریمانہ کا مجموعہ ہے۔

ہر کہ در سایۂ عنایت اوست	شعر	گنہش طاعتست و دشمن دوست

ترجمہ مع مطلب: جو شخص اس امیر کی عنایت کے سایہ میں ہے اس کے گناہ بندگی ہیں اور اس کے دشمن دوست ہیں۔ یعنی اس کی برائی بھلائی سمجھی جائے گی اور اس کا دشمن بھی دوستی کے اظہار پر مجبور ہوگا۔

بر ہر یک از سائرِ بندگاں و حواشی خدمتے معین ست کہ اگر در ادائے برخے ازاں تہاون و تکاسل روا دارند در معرضِ خطاب آیند و در محلِ عتاب۔

حلِّ الفاظ: **بندگاں:** جمع بندہ غلاموں۔ **حواشی:** حاشیہ نشین، خدمتگار۔ **برخے:** تھوڑی کچھ۔ **تہاون تکاسل:** سستی کاہلی۔ **معرضِ خطاب:** جائے باز پرس۔ **محل عتاب:** غصہ کا محل۔

ترجمہ: بادشاہ کے غلاموں اور خدمت گاروں، حاشیہ نشینوں میں سے ہر ایک کے ذمہ کوئی نہ کوئی خدمت مقرر ہے۔ اگر اس خدمت کے ادا کرنے میں تھوڑی سی سستی اور کاہلی کریں موجب باز پرس و محل عتاب ہوتے ہیں۔

مگر براں طائفۂ درویشاں کہ شکرِ نعمتِ بزرگاں بر ایشاں واجب و ذکر جمیل و دعائے خیر و ادائے چنیں خدمت در حدِ غیبت اولیٰ ترست کہ در حضور ایں بہ تصنع نزدیک ست و آں از تکلف دور و باجابت مقرون۔

حلِ الفاظ: **طائفہ درویشاں:** فقیروں کی جماعت۔ **ذکرِ جمیل:** ذکر نیک۔ **در حد غیبت اولی تر است:** پیٹھ پیچھے زیادہ بہتر ہے۔ **تصنع:** بناوٹ۔ **درحضور:** سامنے۔ **باجابت مقرون:** قبولیت سے نزدیک۔

ترجمہ مع مطلب: مگر درویشوں کی جماعت کہ ان پر بھی سرداروں کی نعمت کا شکران کا ذکر جمیل اور دعائے خیر واجب ہے اور ایسی خدمت کا ادا کرنا پیٹھ پیچھے زیادہ بہتر ہے علانیہ ادا کرنا بناوٹ سے زیادہ نزدیک ہے اور وہ (پیٹھ پیچھے کی دعا) تکلف سے دُور اور قبولیت سے قریب ہوتی ہے۔

	قطعہ	
پشت دوتائے فلک راست شد از خرمی		تا چو تو فرزند زاد مادرِ ایام را
حکمت محض ست گر لطف جہاں آفریں		خاص کند بندہ مصلحتِ عام را
دولتِ جاوید یافت ہر کہ نکو نام زیست		کز عقبش ذکرِ خیر زندہ کند نام را
وصفِ ترا گر کند ورنکند اہل فضل		حاجتِ مشاطہ نیست روئے دلآرام را

حلِ الفاظ: **پشت دوتائے فلک:** آسمان کی ٹیڑھی کمر۔ **راست شد:** سیدھی ہوگئی۔ **از خرمی:** خوشی سے۔ **دولتِ جاوید:** دائمی دولت۔ **حاجتِ مشاطہ:** سنگار کرانے والی کی ضرورت۔ **روئے دلآرام:** معشوق کا چہرہ۔

ترجمہ مع مطلب: (۱) آسمان کی ٹیڑھی کمر خوشی سے سیدھی ہوگئی، جب کہ زمانہ کی ماں نے (زمانہ نے) تجھ جیسا بیٹا جنا۔ (۲) حکمت خداوندی ہے، اگر اس کا لطف عوام کی بھلائی کے لیے کسی بندہ کو خاص کرلے چن لے۔ (۳) جس نے نیک نامی کی زندگی بسر کی دائمی دولت پائی کہ اُس کے بعد بھی اُس کا ذکر خیر اُس کے نام کو زندہ رکھے گا۔ (۴) اے ممدوح اہلِ علم اگر تیری تعریف کریں یا نہ کریں (تیرے لیے مساوی ہے) اس لیے کہ تیری ذات معشوق کا چہرہ ہے۔ اور حسین چہرہ کو سنگار کرنے والی کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ذکر تقصیرِ خدمت و موجب اختیار عُزلت

ترجمہ: خدمت کی کوتاہی اور گوشہ نشینی اختیار کرنے کے سبب میں۔

تقصیر و تقاعدے کہ در مواظبت خدمتِ بارگاہِ خداوندی می رود بنا بر آنست کہ طائفہ از حکمائے ہندوستان در فضائلِ بزرجمہر سخن می گفتند بآخر جزیں عیبش ندانستند کہ در سخن گفتن بطی ست یعنی درنگ بسیار ہمی کند و مستمع را بسے منتظر باید بود تا وے تقریر سخنے کند بزرجمہر بشنید و گفت اندیشہ کردن کہ چہ گویم بہ از پشیمانی خوردن کہ چرا گفتم۔

حلِ الفاظ: **تقصیر:** کوتاہی۔ **تقاعد:** کام سے بیٹھ رہنا۔ **مواظبت:** ہمیشہ کام میں لگا رہنا۔ **بطی:** سست۔ **درنگ:** دیر، تاخیر۔ **مستمع:** سننے والا۔ **بزرجمہر:** نوشیروانِ عادل کا وزیر تھا۔

ترجمہ مع مطلب: جو سستی اور کوتاہی کہ خداوندی بارگاہ کی حاضری کی پابندی میں ہوتی ہے۔ اُس کا سبب یہ مثال ہے کہ ہندوستان کے حکما بزرجمہر کے فضائل میں گفتگو کر رہے تھے، آخر اس عیب کے سوا اُن کی سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ وہ بات کرنے میں سست ہے یعنی آہستہ ٹھہر ٹھہر کر کلام کرتا ہے اور سننے والے کو بہت دیر انتظار کرنا پڑتا ہے کہ وہ کب اور کس طرح کلام پورا کرتا ہے۔ بزرجمہر نے یہ بات سنی اور کہا یہ سوچنا کہ کیا کہوں بہتر ہے اس شرمندگی سے کہ کیوں کہا۔

نظم

سخن دانِ پروردہ پیر کہن	بیندیشد آنگہ بگوید سخن
مزن بے تأمل بگفتار دم	نکو گوئی گر دیر گوئی چہ غم
بیندیش وآنگہ بر آور نفس	وزاں پیش بس کن کہ گویند بس
بہ نطق آدمی بہتر ست از دواب	دواب از تو بہ گر نگوئی صواب

حل الفاظ: سخندان: تعلیم یافتہ، سمجھدار۔ **دواب:** چوپائے۔ **صواب:** درست۔ **نفس برآوردن:** کلام کرنا۔ **نطق:** قوتِ گویائی۔

ترجمہ مع مطلب: (۱) تعلیم یافتہ سمجھدار بوڑھا اُس وقت کلام کرتا ہے جب کہ پہلے سوچ لیتا ہے۔ (۲) بے سوچے کلام مت کر۔ اگر تو عمدہ بات کہے اور دیر میں کہے کیا غم ہے۔ (۳) پہلے سوچ لے پھر اس کے بعد کلام کر اور کلام اس سے پہلے ختم کر لے کہ لوگ کہہ دیں بس خاموش رہو یعنی سوچ لینے کے بعد کلام کرو اور اتنا لمبا کلام نہ کرو کہ لوگ گھبرا جائیں۔ (۴) گویائی کی وجہ سے (مراد اس سے قوت ناطقہ جس کے ذریعہ سے سوچ سمجھ کر بولا جاتا ہے) آدمی چوپاؤں سے بہتر ہے اگر تو سوچ سمجھ کر کلام ٹھیک نہ کرے تجھ سے چوپائے بہتر ہیں۔

کیف در نظر اعیانِ حضرت خداوندی عَزَّ نَصْرُہٗ کہ مجمع اہلِ دل ست و مرکز علمائے متبحر اگر در سیاقتِ سخن دلیری کنم شوخی کردہ باشم و بضاعت مزجات بحضرتِ عزیز آوردہ و شبہ در بازار جوہریاں جوئے نیارد و چراغ پیش آفتاب پرتوے ندارد و منارۂ بلند بر دامن کوہِ الوند پست نماید۔

حل الفاظ: کیف: چگونہ۔ **اعیان:** خواص بڑے لوگ۔ **متبحر:** علم کی گہرائیوں میں جانے والے مراد بڑے علماء۔ **سیاقت:** چلانا۔ **بضاعت مزجاۃ:** تھوڑی پونجی۔ **عزیز:** لقب ہے مصر کے وزیر کا۔ **کوہ الوند:** ہمدان شہر کا مشہور اونچا پہاڑ۔ **شبہ:** پوتھ، کانچ کے موتی۔

ترجمہ مع مطلب: خاص کر خداوندی بارگاہ کے خواص کی نظر میں یعنی ان کے سامنے (غالب رہے ان کی نصرت) کہ وہ بارگاہ اہل دل کا مجمع اور علماء کبار کا مرکز ہے اگر کلام کرنے میں دلیری کروں گا شوخی ہوگی اور مشابہ ہوگا قلیل پونجی لے جانے کے عزیز مصر کی بارگاہ میں اور مشابہ ہوگا پوتھ لے جانے (کانچ کے چھوٹے موتی) جوہری بازار میں کچھ قدر و منزلت نہ رکھے گا، کہ آفتاب کے سامنے چراغ روشنی نہیں رکھتا ہے، اونچے سے اونچا مینار الوند پہاڑ کی اونچائی کے سامنے نیچا نظر آتا ہے۔

ہر کہ گردن بدعویٰ افرازد	مثنوی	خویشتن راگردن اندازد
سعدی افتادہ است و آزادہ		کس نیاید بجنگ افتادہ
اول اندیشہ وانگہے گفتار		پائے پیش آمدست و پس دیوار
نخل بندم ولے نہ دربستاں		شاہدم من ولے نہ درکنعاں

حلِ الفاظ: **مثنوی:** اشعار کی قسم ہے، جن کے پہلے اور دوسرے مصرعہ کا قافیہ یکساں ہوتا ہے۔ **افتاد:** عاجز۔ **آزاد:** بے تعلق دنیا سے۔ **نخل بندم:** میں پودے لگانے والا ہوں یعنی مالی ہوں۔ **شاہدم:** معشوق ہوں۔ **ولے نہ درکنعاں:** لیکن کنعان میں نہیں اس لیے کہ وہاں یوسف علیہ السلام ہوئے ہیں، حسن یوسف مشہور ہے۔

ترجمہ مع مطلب: (۱) جو کوئی دعویٰ کے ساتھ گردن بلند کرتا ہے اپنے آپ کو گردن کے بل ڈالتا ہے یعنی ذلیل ہوتا ہے۔ (۲) سعدی عاجز اور مرد آزاد ہے عاجز سے لڑنے کے لیے کوئی نہیں آتا ہے۔ (۳) پہلے سوچ لینا چاہئے پھر بات کرنی چاہئے اس لیے کہ پہلے دیوار کی نیو بھری جاتی ہے پھر دیوار بنائی جاتی ہے۔ (۴) میں مالی ہوں لیکن چمکن میں نہیں، معشوق ہوں مگر کنعان میں نہیں (کنعان نام شہر کا)۔

لقمان راگفتند حکمت از کہ آموختی گفت از نابینایاں کہ تاجائے نہ بنیند پائے نہ نہند قَدِّمِ الْخُرُوْجَ قَبْلَ الْوُلُوْجِ مصرعہ مردیت بیاز مای وانگہ زن کن۔

حلِ الفاظ: **قَدِّمِ الْخُرُوْجَ قَبْلَ الْوُلُوْجِ:** داخل ہونے سے پہلے نکلنے کو مقدم کرلیں پہلے نکلنے کا راستہ سوچ لے۔ **مردیت بیاز مائے آنگہ زن کن:** اپنی قوت مردی کو آزمالو پھر شادی کرو۔

ترجمہ: لوگوں نے لقمان حکیم سے کہا تو نے حکمت کس سے سیکھی لقمان نے جواب دیا اندھوں سے کہ وہ جب تک جگہ نہیں ٹٹول لیتے پاؤں نہیں رکھتے۔ داخل ہونے سے پہلے نکلنے کو مقدم کر۔ اپنی قوت مردی کا جائزہ لے لے، پھر شادی کر۔

گرچہ شاطر بود خروس بجنگ	قطعہ	چہ زند پیش بازروئیں چنگ
گربہ شیر ست در گرفتن موش		لیک موش ست در مصاف پلنگ

حلِ الفاظ: **شاطر:** چالاک۔ **خروس:** مرغا۔ **بازروئیں چنگ:** وہ باز جس کے پنجوں پر تانبے کے خار چڑھا دیئے گئے ہوں۔ **مصاف:** میدانِ جنگ۔ **پلنگ:** تیندوا۔

ترجمہ مع مطلب: (۱) مرغ لڑائی میں چالاک ہوتا ہے لیکن باز کے سامنے کیا کرسکتا ہے؟ باز بھی وہ جس کے پنجوں پر تانبے کے خار چڑھائے گئے ہوں۔ (۲) بلی چوہے کے پکڑنے میں شیر کی مثل دلیر ہے لیکن تیندوے کی لڑائی میں مثل چوہے کے بزدل ہے۔

اما باعتماد وسعتِ اخلاقِ بزرگاں کہ چشم از عوائب زیر دستاں بپوشند و در افشائے جرائم کہتراں نکوشند کلمۂ چند بطریقِ اختصار از نوادر و امثال و شعر و حکایات در سیرِ ملوک ماضی رحمہم اللہ دریں کتاب درج کردیم و برخے از عمرِ گراں مایہ برو خرج موجبِ تصنیف کتاب ایں بود وَ باللہ التوفیق۔

حلِ الفاظ: **عوائب:** جمع عیب، برائیاں۔ **افشاء:** پھیلانا۔ **جرائم:** جمع جریمہ، خطائیں۔ **نوادر:** جمع نادر، عجیب۔ **سیر:** جمع سیرت، عادتوں۔ **حکایات:** قصے۔ **طور:** طریقہ۔ **گرانمایہ:** قیمتی۔

ترجمہ: لیکن بڑوں کی وسعت اخلاق کے بھروسہ پر کہ وہ ماتحتوں کے عیوب سے چشم پوشی کرتے ہیں اور چھوٹوں کے گناہ ظاہر کرنے میں کوشش نہیں کرتے۔ ہم نے چند کلمے اختصار کے طریقہ پر اس کتاب میں درج کر دیے کہ وہ مشتمل ہیں عجائبات اور مثالوں اور اشعار اور گزرے ہوئے بادشاہوں کی سیرت کے قصوں پر۔ اللہ تعالیٰ ان بادشاہوں پر رحم فرمائے اور اس کے لیے میں نے اپنی قیمتی عمر کا کچھ حصہ صرف کیا ہے، کتاب کی تصنیف کا یہ سبب تھا جو ہم نے بیان کیا اور توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

	قطعہ	
بماند سالہا ایں نظم و ترتیب		زماہر ذرہ خاک افتادہ جائے
غرض نقشیست کزما یاد ماند		کہ ہستی رانمی بینم بقائے
مگر صاحب دلے روزے برحمت		کند درکار درویشاں دعائے

حلِ الفاظ: **نظم:** موتی لڑی میں پرونا، کلام کو وزن اور ترتیب دینا۔ **ترتیب:** ہر چیز کو اپنے محل میں رکھنا۔

ترجمہ: (۱) یہ نظم و ترتیب سالہا سال باقی رہے گی اور ہماری خاک کا ہر ذرہ منتشر ہو جائے گا۔ (۲) غرضیکہ یہ ایک ایسا نقش ہے جس سے ہماری یاد باقی رہے گی کہ میں زندگی کو بقا نہیں دیکھتا ہوں۔ (۳) شاید کہ اس پر کسی اللہ والے کی نظر پڑ جائے اور وہ ہمارے لیے رحمت سے دعائے خیر کر دے۔

اعمالِ نظر در ترتیب کتاب و تہذیب ابواب ایجازِ سخن را مصلحت دید تا مر ایں روضۂ رعنا و حدیقۂ غلبا را چوں بہشت بہ ہشت باب اتفاق افتاد ازیں سبب مختصر آمد تا بہ ملامت نہ انجامد۔ وَاللہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآبُ۔

حلِ الفاظ: **امعان:** غور و فکر۔ **ایجاز:** اختصار۔ **تہذیب:** پاک کرنا۔ **رعنا:** خوبصورت۔ **غنا و غلبا:** گھنا باغیچہ۔ **چوں بہشت:** جنت کی طرح۔ **بہشت باب:** آٹھ باب میں۔ **واللہ اعلم بالصواب:** خدا ہی زیادہ جاننے والا ہے درستی کو۔ **والیہ المرجع والمآب:** اسی کی طرف لوٹنے کی جگہ اور ٹھکانا ہے۔ **بہ ہشت باب:** آٹھ بابوں پر جنت کے آٹھ باب ہیں۔ **باب:** دروازہ۔

ترجمہ: گہری نظر نے کتاب کی ترتیب اور ابواب کی تہذیب اور اختصار کلام میں اس بات کی اجازت دے دی کہ اس پھلے پھولے باغ اور گھنے باغیچہ کو جنت کی طرح آٹھ بابوں پر تقسیم کر دوں، اسی سبب سے مختصر کیا، تاکہ دیکھنے والے اکتا نہ جائیں اور

اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے درستی کا اور وہی ذات سب کا مرجع اور ٹھکانا ہے۔

باب اوّل	در سیرت پادشاہاں	پہلا باب بادشاہوں کی سیرت میں
باب دوم	در اخلاق درویشاں	دوسرا باب درویشوں کے اخلاق میں
باب سوم	در فضیلت قناعت	تیسرا باب قناعت کی بڑائی میں
باب چھارم	در فوائد خاموشی	چوتھا باب خاموشی (چپ رہنے) کے فائدوں میں
باب پنجم	در عشق و جوانی	پانچواں باب عشق اور جوانی کے بیان میں
باب ششم	در ضعفِ پیری	چھٹا باب بڑھاپے کی کمزوری میں
باب هفتم	در تاثیر تربیت	ساتواں باب تربیت کی تاثیر میں
باب هشتم	در آداب صحبت	آٹھواں باب ہم نشینی کے آداب میں

مثنوی

دراں مدت کہ مارا وقت خوش بود	زہجرت شش صد و پنجاہ و شش بود
مراد ما نصیحت بود و گفتیم	حوالت با خدا کردیم و رفتیم

حلِ الفاظ: **ماراوقت خوش بود:** کتاب پورا ہونے کی وجہ سے خوشی کا وقت تھا۔ **نصیحت:** نصیحت کرنا، خیر خواہی کرنا۔

ترجمہ: (۱) ان دنوں میں کہ ہم کو کتاب پورا ہونے سے خوش وقتی حاصل ہوئی تھی سنہ ہجری سے چھ سو چھپن تھا۔ یعنی ۶۵۶ ہجری تھا۔ (۲) ہماری مراد نصیحت کرنا تھی۔ سو ہم نے کر دی۔ ہم نے خدا کے حوالہ کر دیا اس تصنیف کو اور دنیا سے چلے گئے۔

باب اوّل

درسیرتِ پادشاہاں

پہلا باب بادشاہوں کی سیرت کے بیان میں

حکایت (۱) پادشاہے راشنیدم کہ بکشتنِ اسیرے اشارہ کرد بیچارہ دراں حالت نومیدی بزبانے کہ داشت ملک رادشنام دادن گرفت وسقط گفتن کہ گفتہ اند ہر کہ دست از جان بشوید ہر چہ دردل آرد بگوید۔

حلِ الفاظ: حکایت: کہانی، قصہ۔ **پادشاہے:** ایک بادشاہ۔ **اسیرے:** ایک قیدی۔ **بزبانے کہ داشت:** جوزبان وہ بولتا تھا۔ **دشنام:** مرکب ہے، دُش اور نام سے، دُش معنی برا، گالی مراد ہے۔ **سقط:** بیہودہ باتیں۔ **دست از جان بشوید:** زندگی سے نا امید ہو جائے۔

ترجمہ مع مطلب: ایک بادشاہ کو سنا میں نے کہ اس نے ایک قیدی کے مار ڈالنے کا اشارہ کیا۔ بیچارہ نے اس نا امیدی کی حالت میں جوزبان کہ وہ رکھتا تھا۔ (عربی، ہندی، اردو، فارسی وغیرہ میں سے) اسی زبان میں گالیاں دینی شروع کر دیں۔ اور بُرا بھلا کہنا شروع کیا۔ اس لیے کہ عقلمندوں نے کہا ہے جو کہ زندگی سے نا امید ہو جائے گا۔ جو کچھ دل میں آئے گا کہہ دے گا۔

وقتِ ضرورت چونماند گریز	بیت	دست بگیرد سرِ شمشیر تیز!

حلِ الفاظ: گریز: بھاگنا۔ **سرِ شمشیرِ تیز:** تیز تلوار کا سرا۔

ترجمہ مع مطلب: ضرورت کے وقت اگر راستہ بھاگنے کا نہ رہے ہاتھ تیز تلوار کے سرے کو پکڑ لیتا ہے۔ ہاتھ کٹ جانے کا خوف نہیں کرتا۔ مطلب یہ ہے کہ مایوسی کے وقت خوف دل سے نکل جاتا ہے دوسرا مطلب یہ ہے کہ تلوار کا قبضہ پکڑ لیتا ہے اور جنگ پر آمادہ ہو جاتا ہے۔

اِذَا یَئِسَ الْاِنْسَانُ طَالَ لِسَانُهٗ	شعر	كَسِنَّوْرٍ مَغْلُوْبٍ يَصُوْلُ عَلَى الْكَلْبِ

حلِ الفاظ: **اذا:** حرف شرط۔ **یئس:** ماضی معروف از مصدر یاس نا امید ہونا۔ **انسان:** فاعل ہے یئس کا۔ **طال:** ماضی معروف طول مصدر کے معنی دراز ہونا۔ **سِنَّوْرٌ:** بلی۔ **یصول:** مضارع معروف باب نصر مصدر اسی کا صول ہے، حملہ کرنا۔ **علیٰ:** حرف جر۔ **کلب:** کتا، جمع اس کی کلاب۔

ترجمہ: جب نا امید ہوتا ہے انسان اس کی زبان بھی دراز ہو جاتی ہے جیسے کہ عاجز بلی کتے پر حملہ کر دیتی ہے۔

ملک پرسید کہ چہ می گوید یکے از وزرائے نیک محضر گفت اے خداوندا! ہمی گوید۔ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ

النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔ مَلک را رحمت آمد۔

حلّ الفاظ: **وزراء**: جمع وزیر۔ **محضر**: بارگاہ۔ **نیک محضر**: نیک عادت، نیک باطن۔ **کاظمین**: جمع کاظم کی اسم فاعل غصہ کھانے والے۔ **غیظ**: غصہ۔ **العافین**: جمع عافی، معاف کرنے والا۔ **عَن**: حرف جر۔ **النّاس**: آدمی۔ **واللہ یحب المحسنین**: اللہ مبتدا، یحب فعل مضارع ضمیر مستتر اس میں فاعل۔ محسنین مفعول۔

ترجمہ مع مطلب: نیک باطن (نیک عادت) وزیروں میں سے ایک نے کہا یہ کہتا ہے، کہ آپ غصہ کے کھانے والے (تحمل کرنے والے) اور لوگوں سے درگزر کرنے والے (معاف کرنے والے) ہیں اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ بادشاہ کو اس پر رحم آیا۔

واز سرِ خون اور درگذشت۔ وزیرِ دیگر کہ ضد او بود گفت ابنائے جنس ما را نشاید در حضرتِ پادشاہان جز براستی سخن گفتن ایں مَلک را دشنام داد و ناسزا گفت مَلک روی ازیں سخن درہم کشید و گفت آں دروغ کہ وے گفت پسندیدہ تر آمد مرا ازیں راست کہ تو گفتی کہ روئے آں در مصلحتے بود و بنائے ایں بر خبثے۔ وخردمنداں گفتہ اند دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔

حلّ الفاظ: **از سرخون او درگذشت**: قتل کرنے کا خیال چھوڑ دیا۔ **ابنائے جنس**: ہم جنس، ہم پیشہ، مراد وزراء۔ **ضد او بود**: اس کا مخالف ومقابل تھا، یا اس کا عکس تھا یعنی بد باطن تھا۔ **حضرت**: بارگاہ، درگاہ۔ **روئے درہم کشیدن**: اعراض کرنا، منہ پھیر لینا۔ **مصلحت**: بھلائی، صلاح کار۔ **خبث**: گندگی، برائی۔

ترجمہ: اور اس کے خون کے خیال سے درگزر کی۔ دوسرا وزیر جو اس کا مخالف تھا یا برعکس تھا یعنی بد باطن تھا۔ اس نے کہا ہمارے ہم پیشہ لوگ یعنی وزیروں کو بادشاہوں کی درگاہ میں سچائی کے خلاف بات نہیں کہنی چاہیے اس نے بادشاہ کو گالیاں دیں اور نا مناسب باتیں کہیں۔ بادشاہ نے اس بات سے چہرہ پھیر لیا۔ یعنی ناراض ہو گیا اور کہا وہ جھوٹ کہ اس نے بولا مجھ کو زیادہ پسند آیا، اس سچ سے کہ تو نے کہا۔ اس لیے کہ اس کا روئے سخن بھلائی میں تھا۔ اور اس سچائی کی بنیاد گندگی اور برائی پر ہے۔ عقلندوں نے کہا ہے۔ جھوٹ مصلحت کا ملا ہوا فتنہ اٹھانے والی سچائی سے بہتر ہے۔

ہر کہ شاہ آں کند کہ او گوید	قطعہ	حیف باشد کہ جز نکو گوید

حلّ الفاظ: **حیف**: افسوس، ظلم۔ **نکو**: اچھی بات۔

ترجمہ: جو شخص کہ بادشاہ وہ کرے کہ وہ کہے یعنی اس کے کہنے پر چلتا ہو۔ پھر بھی بھلی بات نہ کہے بڑا ظلم ہے۔

لطیفہ۔ برطاق ایوانِ فریدوں نوشتہ بود۔

جہان اے برادر نماند بکس	مثنوی	دل اندر جہان آفریں بندو بس
مکن تکیہ بر مُلکِ دنیا و پشت		کہ بسیار کس چوں تو پروردو کشت
چوں آہنگِ رفتن کند جانِ پاک		چہ برتخت مُردن چہ برروئے خاک

حلِ الفاظ: طاق: محراب۔ **ایوان:** محل۔ **فریدوں:** نام بادشاہ کا۔ **آہنگ:** ارادہ۔ **چہ برتخت مردن چہ برروئے خاک:** تخت شاہی پر مرنا اور زمین پر مرنا برابر ہے۔

ترجمہ: فریدوں کے محل کے محراب پر لکھا ہوا تھا۔ (۱) اے بھائی دنیا کسی کے پاس نہیں رہتی ہے۔ دل کو دنیا کے پیدا کرنے والے میں لگا۔ اور بس (۲) دنیا کے ملک پر اعتماد اور بھروسہ مت کر اس لیے کہ دنیا نے تجھ جیسے بہت سے پالے اور مار ڈالے۔ (۳) جب پاک روح جانے کا ارادہ کرے۔ تخت شاہی پر مرنا اور مٹی پر مرنا برابر ہے۔

فائدہ: نمبر ۱: بادشاہوں کو عفو وتحمل سے کام لینا چاہیے۔ نمبر ۲: دنیا کی چندروزہ زندگی پر بھروسہ نہ کرنا چاہیے۔

حکایت (۲) یکے از مُلوکِ خراسان سلطان محمود سبکتگین رابخواب دید کہ جملہ وجودِ او ریختہ بود و خاک شدہ مگر چشمانش کہ ہمچناں در چشمخانہ ہمی گردید و نظری کرد۔ سائر حکما از تاویلِ آں فرو ماندند مگر درویشے کہ بجا آورد و گفت ہنوز نگران ست کہ ملکش بادگران ست۔

حلِ الفاظ: **ملوک:** جمع ملک، بادشاہوں۔ **سلطان محمود:** شاہ غزنین کا نام کہ اس نے ہندوستان پر سترہ حملے کئے تھے۔ **سبکتگین:** سلطان محمود غزنوی کے باپ کا نام ہے۔ **چشمخانہ:** آنکھ کا حلقہ۔ **سائر:** تمام۔

ترجمہ: خراسان کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے سبکتگین کے بیٹے سلطان محمود کو خواب میں دیکھا کہ اس کا پورا جسم بکھر کر خاک ہو گیا ہے، مگر اس کی آنکھیں اسی طرح آنکھ کے حلقہ میں گردش کر رہی ہیں اور دیکھ رہی ہیں۔ سارے دانا اس کی تعبیر سے عاجز رہ گئے۔ مگر ایک درویش تعبیر کی خدمت بجا لایا اور اس نے کہا کہ اس کی آنکھیں اب تک یہ دیکھنے والی ہیں کہ اس کا ملک دوسروں کے پاس ہے۔

بس نامور بزیر زمیں دفن کردہ اند	قطعہ	کز ہستیش بر روئے زمین بر نشاں نہ ماند
آں پیر لاشہ را کہ سپردند زیر خاک		خاکش چناں بخورد کزو استخواں نماند
زندہ است نامِ فرخ نوشیرواں بعدل		گرچہ بسے گزشت کہ نوشیرواں نماند
خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر		زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

حلِ الفاظ: **نامور:** مشہور۔ **بزیر زمین:** زمین کے نیچے۔ **ہستی:** انانیت، ذات۔ **پیر لاشہ:** بوڑھی لاش، شاید کہ مراد سلطان محمود کی لاش ہو۔ **غنیمت:** وہ مال جو کافروں سے چھین لیا جائے عرف میں مراد وہ چیز ہے جو مفت ملے اور قیمتی ہو۔

ترجمہ: (۱) بہت سے نامور زمین کے نیچے دفن کردیئے گئے ہیں، کہ ان کے وجود (زندگی) کا روئے زمین پر ایک نشان باقی نہیں رہا۔ (۲) ان کی بوڑھی (زبوں) لاش کو جب کہ سپرد خاک کردیا یعنی مٹی میں ملا دیا۔ مٹی نے اس کو ایسا کھالیا کہ اس لاش سے ہڈی تک نہ رہی۔ (۳) نوشیرواں کا مبارک نام انصاف کی وجہ سے اب تک زندہ ہے اگرچہ بہت زمانہ گزر گیا کہ وہ نہیں رہا۔ (۴) اے شخص! نیکی اور عمر کو غنیمت شمار کر اس سے پہلے کہ لوگ کہیں کہ فلاں نہیں رہا یعنی مر گیا۔

فائدہ: دنیا کی چند روزہ زندگی میں بھلائی اور خیر کے کام کر لینے چاہئیں ورنہ موت آدمی کے وجود اور اعمال کے سلسلہ کو منقطع کر دیتی ہے۔

حکایت (۳) **ملک زادہ راشنیدم کہ کوتاہ بود وحقیر و دیگر برادرانش بلند وخوبروی بارے پدر بکراہت واستحقار روے نظر ہمی کرد پسر بفراست و استبصار دریافت وگفت اے پدر کوتاہ خردمند بہ کہ نادان بلند۔ نہ ہرچہ بقامت کہتر بہ قیمت بہتر۔ فقرہ۔ اَلشَّاۃُ نَظِیْفَۃٌ وَالْفِیْلُ جِیْفَۃٌ۔**

حلِ الفاظ: **کوتاہ:** چھوٹے قد کا۔ **بلند وخوبرو:** لمبے اور خوبصورت۔ **استحقار:** حقیر سمجھنا۔ **بارے:** ایک بار۔ **کراہت:** ناپسندیدگی۔ **استبصار:** توانائی۔ **شاۃ:** بکری۔ **فیل:** ہاتھی۔ **کہتر:** زیادہ چھوٹا۔ **مہتر:** زیادہ بڑا۔ **جیفہ:** مُردار۔ **نظیف:** پاک۔

ترجمہ: ایک شہزادہ کو میں نے سنا کہ وہ چھوٹے قد کا اور حقیر صورت تھا۔ اور دوسرے بھائی اس کے لمبے اور خوبصورت تھے۔ ایک مرتبہ باپ کراہت اور حقارت سے اس کو دیکھتا تھا۔ بیٹے نے اپنی دانائی اور بصیرت سے تاڑ لیا۔ اور کہا اے باپ! چھوٹے قد کا عقل مند بہتر ہے لمبے بیوقوف سے۔ ایسا نہیں ہے جو چیز قد میں بڑی ہو قیمت میں بھی بہتر ہو۔ یعنی یہ ضروری نہیں۔

فقرہ: بکری پاک ہے (حلال ہے) اور ہاتھی مردار ہے (حرام ہے)۔

اَقَلُّ جِبَالِ الْاَرْضِ طُوْرٌ وَّ اِنَّہٗ	شعر	لَاَعْظَمُ عِنْدَاللّٰہِ قَدْرًا وَّ مَنْزِلًا

حلِ الفاظ: **اقل:** بہت چھوٹا۔ **جبال:** جمع جبل پہاڑ۔ **ارض:** زمین۔ **طور:** ملک شام کا مشہور پہاڑ ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تجلی ہوئی تھی۔ **اعظم:** زیادہ بزرگ۔ **عنداللہ:** اللہ کے نزدیک۔ **قدر:** مرتبہ۔

ترجمہ: زمین کے پہاڑوں میں بہت چھوٹا پہاڑ طور ہے اور تحقیق وہ زیادہ بڑا ہے اللہ کے نزدیک مرتبہ اور عزت میں۔

آں شنیدی کہ لاغر دانا	قطعہ	گفت بارے بابلۂ فربہ
اسپ تازی اگر ضعیف بوَد		ہمچناں از طویلۂ خر بہ

حلِ الفاظ: **اسپ تازی:** عربی گھوڑا۔ **طویلہ خر:** گدھوں کا طویلہ مراد گھوں کا گلہ۔ **ابلہ:** بیوقوف۔

ترجمہ: وہ سنا تو نے کہ ایک دبلے عقل مند نے ایک مرتبہ ایک موٹے بیوقوف سے کہا کہ عربی گھوڑا اچھا ہے کتنا ہی دبلا اور کمزور کیوں نہ ہوجائے پھر بھی گدھوں کی جماعت سے بہتر ہے۔

پدر بخندید و ارکانِ دولت پسندیدند و براداں بجاں برنجیدند۔

تامرد سخن نہ گفتہ باشد	قطعہ	عیب و ہنرش نہفتہ باشد
ہر بیشہ گماں مبر کہ خالی ست		شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

حلِ الفاظ: **ارکان:** جمع رکن۔ **ارکانِ دولت:** سلطنت کے ارکان۔ **بیشہ:** جنگل۔ **پلنگ:** تیندوا۔ **نہفتہ:** چھپا ہوا۔
ترجمہ: باپ یہ سن کر ہنسا اور سلطنت کے ارکان (وزیروں) نے اس بات کو پسند کیا اور اس کے بھائی دل میں رنجیدہ ہوئے۔
(۱) آدمی نے جب تک بات نہ کہی ہو، اس کا عیب اور ہنر پوشیدہ رہے گا۔ (۲) ہر جنگل کے متعلق گمان مت کر کہ وہ خالی ہے۔ شاید کہ تیندوا سویا ہوا ہووے۔

شنیدم کہ ملک را دراں مدت دشمنے صعب روئے نمود چوں لشکر از ہر دو طرف روئے درہم آوردند وقصد مبارزت کردند اول کسے کہ بہ میدان درآمد آں پسر بُود و گفت۔

آں نہ من باشم کہ روزِ جنگ بینی پشتِ من	قطعہ	آں منم کاندر میانِ خاک وخون بینی سرے
کانکہ جنگ آرد بخونِ خویش بازی میکند		روزِ میداں وانکہ بگریزد بخونِ لشکرے

حلِ الفاظ: **روئے نمود:** نمودار ہوا، حملہ آور ہوا۔ **بینی پشتِ من:** میرا بھاگنا دیکھے گا۔ **سرے:** ایک سر۔ سری: سرداری۔ **درمیانِ خاک وخون:** درمیان قتل عام و جنگِ عظیم۔ **دشمن صعب:** سخت دشمن۔ **روئے درہم آوردند:** لشکر مقابل ہوئے۔ **مبارزت:** لڑائی کے لیے دشمن کے سامنے آنا۔
ترجمہ مع مطلب: میں نے سنا کہ بادشاہ کو اسی قریب زمانہ میں ایک سخت دشمن نے چہرہ دکھلایا۔ یعنی حملہ آور ہوا۔ جب لشکر دونوں طرف سے مقابل ہوئے اور لڑائی کا ارادہ کیا۔ پہلا آدمی میدان میں داخل ہوا وہی لڑکا (چھوٹے قد والا) تھا اور اس نے کہا:
قطعہ (۱) میں وہ نہیں ہوں کہ لڑائی کے دن میری پشت دیکھے تو میں وہ ہوں کہ تو خاک وخون میں ایک سر دیکھے گا اور وہ میرا سر ہوگا۔ اگر ی معروف ہے تو دوسرا مطلب یہ ہے میں وہ نہیں ہوں کہ جنگ کے دن تو میری پشت (میرا بھاگنا) دیکھے گا بلکہ میں وہ ہوں کہ قتل عام اور جنگ عظیم کے درمیان میری سپہ سالاری کو تو دیکھے گا۔ (۲) جو کہ جنگ کرتا ہے اپنے خون سے کھیلتا ہے، جنگ کے دن جو کہ میدان سے بھاگتا ہے لشکر کے خون کے ساتھ یعنی وہ اپنے سر پر ایک لشکر کے خون کا عذاب لیتا ہے اس لیے کہ اس کے بھاگنے سے پورے لشکر میں بزدلی پیدا ہو جاتی ہے۔ دوسرے شعر میں لشکری اگر ی معروف کے ساتھ ہے تو یہ ترجمہ ہوگا۔ جنگ کے دن جو کہ بھاگتا ہے سپاہی کے خون کے ساتھ یعنی خود بھاگے گا اور دوسرا برابر کا سپاہی بھی اس کی وجہ سے بزدل ہو جائے گا اور مارا جائے گا۔

ایں بگفت و برسپاہ دشمن زد وتنے چند مردانِ کاری رابکشت چوں بہ پیش پدر آمد زمین خدمت بوسید وگفت

اے کہ شخص منت حقیر نمود	قطعہ	تا درشتی ہنر نہ پنداری
اسپ لاغر میاں بہ کار آید		روزِ میدان نہ گاؤ پرواری

حلِ الفاظ: **برسپاہ دشمن زد:** دشمن کی فوج پر حملہ کر دیا۔ **مردانِ کار:** مردان جنگ۔ **شخص من:** میرا جسم، میرا وجود۔ **تا:** کلمہ تحذیر، معنی ہرگز۔ **پرواری:** میں یاء نسبتی ہے۔ **پروار:** نام ایک گاؤں کا بھی ہے جہاں کے بیل موٹے ہوتے ہیں اور ٹھنڈی جگہ جہاں گرمیوں میں جانوروں کو رکھتے ہیں۔ **اسپ لاغر میان:** دُبلی کمر کا گھوڑا۔

ترجمہ مع مطلب: یہ کہا اور دشمن کی فوج پر حملہ کر دیا اور چند بہادروں کو مار ڈالا۔ جب باپ کے سامنے آیا خدمت کی زمین چومی اور کہا اے وہ کہ میرا وجود (میرا جسم) تجھ کو حقیر معلوم ہوا تھا۔ خبردار موٹاپے کو ہنر نہ سمجھے تو یعنی جب تک ہو سکے اعضاء کی مضبوطی اور موٹائی کو بہادری نہ سمجھنا چاہیے اس لیے کہ بہادری کا مدارِ قوتِ قلب اور بقائے حواس پر ہے نہ کہ جسامت پر۔ دُبلی کمر کا گھوڑا میدانِ جنگ میں کام آتا ہے نہ پروار کا موٹا بیل۔

آوردہ اند کہ سپاہِ دشمن بسیار بود و ایناں اندک و جماعتے آہنگ گریز کردند پسر نعرہ بزد و گفت اے مرداں بکوشید تا جامۂ زناں نپوشید سواراں راہگفتن او تہوّر زیادہ گشت و بہ یک بار حملہ کردند شنیدم کہ ہمدراں روز بر دشمن ظفر یافتند پدر سر و چشم رابوسید و در کنار گرفت و ہر روز نظر بیش کرد تا ولی عہد خویش کرد برادرانش حسد بُردند و زہر در طعامش کردند خواہرش از غُرفہ بدید و دریچہ برہم زد پسر بفراست دریافت دست از طعام باز کشید و گفت محال ست کہ ہنرمنداں بمیرند و بے ہنراں جائے ایشاں گیرند۔

حلِ الفاظ: **تا جامہ زناں نپوشید:** خبردار بزدلی نہ کرو۔ **تہوّر:** بہادری۔ **ظفر:** فتح۔ **ولی عہد:** قائم مقام بادشاہ۔ **حسد:** بدخواہی، جلنا۔ **غرفہ:** بالاخانہ، اس کی جمع غرفات آتی ہے۔ **دریچہ:** کھڑکی۔ **در کنار گرفت:** گلے لگانا۔

ترجمہ مع مطلب: لائے ہیں یعنی واقعہ نقل کرتے ہیں کہ دشمن کی فوج بہت تھی اور یہ تھوڑے۔ ایک جماعت نے بھاگنے کا ارادہ کیا۔ لڑکے (کوتاہ قد) نے نعرہ مارا اور کہا اے بہادرو! کوشش کرو، ہرگز بزدلی نہ کرو۔ سواروں کو اُس کے شرم دلانے سے بہادری زیادہ ہوگئی اور سب نے مل کر دفعتاً حملہ کر دیا۔ میں نے سنا کہ اسی دن دشمن پر فتح پالی۔ باپ نے سر اور آنکھوں کو چوم لیا اور محبت سے گلے لگایا اور ہر دن شفقت کی نظر زیادہ کی یہاں تک کہ اس کو اپنا جانشین منتخب کر دیا۔ اس کے بھائیوں نے حسد کیا اور اس کے کھانے میں زہر ملا دیا۔ اس کی بہن نے کوٹھے کے اوپر سے ملاتے ہوئے دیکھ لیا تھا فوراً کھڑکی بجادی۔ لڑکا دانائی سے سمجھ گیا اور کھانا کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور کہا ناممکن ہے کہ ہنرمند مر جائیں اور بے ہنران کے جانشین ہوں۔

کس نیاید بزیر سایۂ بوم	شعر	ور ہما از جہاں شود معدوم

حلِ الفاظ: **بوم:** اُلو جو نحوست میں مشہور ہے۔ **ہما:** ایک جانور ہے جو (برکت) میں مشہور ہے۔
ترجمہ: کوئی نہیں آتا۔ اُلو کے سایہ میں اگرچہ ہما دنیا سے ناپید ہو جائے۔

پدر را ازیں حال آگہی دادند برادرانش را بخواند گوشال بواجب داد پس ہر یکے را از اطراف بلاد حصّہ مرضی معیّن کرد تا فتنہ فرو نشست و نزاع برخاست کہ دہ درویش در گلیمے بخسپند و دو پادشاہ در اقلیمی نگنجند

حلِ الفاظ: **گوشال واجب:** ضروری سزا، ضروری تنبیہ۔ **حصہ مرضی:** پسندیدہ حصہ۔ **فتنہ:** شر و فساد۔ **نزاع برخاست:** جھگڑا ختم ہو گیا۔ **گلیم:** کملی۔ **آگہی:** اطلاع، خبر۔
ترجمہ: باپ کو اس حال سے اطلاع دی اس کے بھائیوں کو بلایا ضروری تنبیہ کی پھر ہر ایک کے لیے شہروں کے اطراف میں سے پسندیدہ حصہ مقرر کر دیا۔ یہاں تک کہ فتنہ دب گیا اور آپس میں سے جھگڑا ختم ہو گیا۔ اس لیے کہ دس فقیر ایک کملی میں سو جائیں اور دو بادشاہ ایک ولایت میں نہ سمائیں یعنی دس فقیر ایک کملی میں آرام کر سکتے ہیں اور دو بادشاہ ایک ولایت میں نہیں سما سکتے۔

نیم نانے گر خورد مردِ خدای	قطعہ	بذلِ درویشاں کند نیمے دگر
مُلکِ اقلیمے بگیرد پادشاہ		ہمچناں در بند اقلیمے دگر

حلِ الفاظ: **نیم نان:** آدھی روٹی۔ **مردِ خدا:** اللہ والا۔ **بذل:** خرچ کرنا۔ **بند:** فکر۔ **اقلیم:** ساتواں حصہ ربع مسکون کا۔
ترجمہ: اگر اللہ والا آدھی روٹی کھائے گا، دوسری آدھی فقیروں پر خرچ کر دے گا۔ اگر بادشاہ ایک ولایت کے ملک پر قبضہ کر لے گا۔ اس کے باوجود دوسری ولایت کے قبضہ کی فکر میں رہے گا۔
فائدہ: حکایت (۱) کسی کے ظاہری جثہ کو دیکھ کر حقیر نہ سمجھنا چاہیے بلکہ اس کی صفات پر نظر کرنی چاہیے۔
(۲) بادشاہوں کو اپنی زندگی میں امور متنازعہ کا فیصلہ کر دینا چاہیے تاکہ بعد میں فسادات پیدا نہ ہوں۔

حکایت (۴) **طائفہ دزدانِ عرب بر سر کوہے نشستہ بود و منفذ کارواں بستہ و رعیت بلداں از مکائد ایشان مرعوب و لشکر سلطان مغلوب بحکم آنکہ ملاذے منیع از قلۂ کوہے گرفتہ بودند و ماوائے و ملجائے خود کردہ مدبران ممالک آں طرف در دفع مضرت ایشان مشاورت کردند کہ اگر ایں طائفہ بریں نسق روزگارے مداومت نمایند مقاومت ممتنع گردد۔**

حلِ الفاظ: **طائفہ:** گروہ، جماعت۔ **منفذ:** راستہ۔ **کاروان:** قافلہ۔ **بلدان:** جمع بلد شہر۔ **مکائد:** جمع مکیدہ، مکر۔ **مرعوب:**

خوف زدہ۔ **ملاذ:** جائے پناہ۔ **منیع:** مضبوط۔ **ممالک:** جمع مملکت۔ **ماویٰ:** ٹھکانہ۔ **مداومت:** ہمیشگی۔ **مقاومت:** مقابلہ۔

ترجمہ: عرب کے چوروں کی ایک جماعت پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ قافلوں کا راستہ بند کئے ہوئے، شہروں کی رعیت ان کی مکاریوں سے خوف زدہ تھی اور بادشاہ کا لشکر عاجز۔ اس لیے کہ وہ مضبوط پناہ کی جگہ پہاڑ کی چوٹی پر بنائے ہوئے تھے اور اس جگہ کو اپنا ٹھکانا اور چھپنے کی جگہ کئے ہوئے۔ اس طرف کے ملکوں کے مدبرین (نظماء) نے ان کا نقصان دُور کرنے کے بارہ میں مشورہ کیا اور آپس میں کہا۔ اگر یہ گروہ اسی طرح پر ہمیشگی کرے گا تو پھر مقابلہ کرنا دشوار ہو جائے گا۔

درختے کہ اکنوں گرفت ست پائے	مثنوی	بہ نیروے شخصے بر آید زجائے
وگر ہمچناں روز گارے ہلی		بگردونش از بیخ برناگسلی
سرِ چشمہ شاید گرفتن بمیل		چو پرشد نشاید گذشتن بہ پیل

حلِ الفاظ: **اکنوں:** اب۔ **پائے گرفتہ ست:** جڑ پکڑی ہے۔ **نیرو:** طاقت۔ **برآید زجا:** جگہ سے نکل آوے گا، یعنی اُکھڑ جاوے گا۔ **ہلی:** صیغہ واحد حاضر مضارع کا ہلیدن سے معنی چھوڑ دے۔ **تو بیخ:** جڑ۔ **گردوں:** آسمان وہ گاڑی جس کے ذریعے درخت کے آس پاس کی زمین کھود کر درخت کو اکھاڑتے تھے یا آلہ جرثقیل یا آلہ کھودنے کا کلہاڑا پھاوڑہ۔ **سرچشمہ:** شروع چشمہ۔ **میل:** سلائی۔ **پیل:** ہاتھی۔

ترجمہ مع مطلب: (۱) وہ درخت کہ اس نے ابھی جڑ پکڑی ہے ایک آدمی کی طاقت سے اپنی جگہ سے باہر نکل آئے گا۔ (۲) اور اگر ایسے ہی ایک زمانہ تک اس درخت کو چھوڑ دے تو اس کو پھر ایک بڑے جرثقیل سے بھی جڑ سے نہیں نکال سکے گا یا کلہاڑوں اور پہاڑوں سے بھی جڑ سے نہ نکال سکے گا۔ (۳) شروع چشمہ سلائی سے بند کرنا لائق ہو اور جب پانی سے بھر گیا ہاتھی کو گزرنا اس سے لائق نہ ہووے یعنی جب چشمہ کی ابتدا ہو اس وقت ایک سلائی سے مٹی اٹھا کر اس کا منہ بند کر سکتے ہیں اور جب وہ بڑھ جائے گا تو ہاتھی کو گزرنا مشکل ہوگا۔ ہاتھی کو بھی بہا لے جائے گا۔

سخن بریں مقرر شد کہ یکے را بتجسس ایشان برگماشتند و فرصت نگاہ می داشتند تا وقتیکہ برسرِ قومے راندہ بود و مقام خالی ماندہ تنے چند مردانِ واقعہ دیدہ و جنگ آزمودہ را بفرستادند تا در شعبِ جبل پنہاں شدند شبانگاہے کہ دُزداں باز آمدند سفر کردہ غارت آوردہ سلاح از تن بکشادند و رختِ غنیمت بنہادند نخستین دشمنے کہ برسر ایشاں تاخت آورد خواب بود چندانکہ پاسے از شب بگذشت۔

حلِ الفاظ: **تجسس:** جاسوسی۔ **برسر قومے راندہ بود:** ایک قوم پر حملہ کرنے اور لوٹنے گئے تھے۔ **واقعہ:** حادثہ۔ **شعب:** گھاٹی۔ **جبل:** پہاڑ۔ **شبانگاہ:** رات کا وقت۔ **غارت:** لوٹ۔ **سلاح:** ہتھیار۔ **پاس:** دن رات کا آٹھواں حصہ یا رات کا حصہ۔ **فرصت نگاہ داشتن:** موقع کا منتظر رہنا۔

ترجمہ مع مطلب: بات اس پر مقرر ہوگئی یعنی یہ تجویز قرار پائی کہ ایک گروہ کو ان کی جاسوسی کے لیے مقرر کر دیا یہ لوگ موقع کے منتظر رہتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک وقت چور ایک قوم کے سر پر حملہ کرنے اور لوٹنے گئے ہوئے تھے اور وہ مقام خالی رہا ہوا تھا۔ چند جنگ آزمودہ بہادروں کو بھیج دیا۔ یہاں تک کہ وہ سپاہی پہاڑ کی گھاٹی میں چھپ گئے۔ رات کے وقت کہ چور واپس آئے۔ سفر کئے ہوئے اور لوٹ کا مال لائے ہوئے اور ہتھیار بدن سے کھول دیئے اور لوٹ کا سامان انہوں نے رکھ دیا۔ پہلا دشمن جوان کے سر پر حملہ آور ہوا۔ نیند تھی (دو دشمن تھے۔ سپاہی اور نیند پہلے دشمن یعنی نیند کا حملہ ہوگیا)۔ یعنی نیند آ گئی۔ یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا۔

قرص خورشید در سیاہی شد	شعر	یُونس اندر دہانِ ماہی شد

حلِ الفاظ: **قرص خورشید در سیاہی شد:** غروب آفتاب ہو گیا۔ **قرص:** ٹکیہ۔ **یونس علیہ السلام:** پیغمبر ہوئے ہیں اُن کو مچھلی نے نگل لیا تھا، یونس پتلی کو بھی کہتے ہیں۔ **دہانِ ماہی شد:** ماہی سے مراد پتلی کا حلقہ آنکھ میں جانا یعنی آنکھ بند ہونا، سو جانا۔

ترجمہ مع مطلب: مطلب یہ ہے کہ آفتاب کی ٹکیہ سیاہی میں گئی۔ آفتاب غروب ہو گیا اور وہ سو گئے۔ دوسرا ترجمہ۔ سورج کی ٹکیہ رات کی سیاہی میں گئی۔ جیسے کہ یونس علیہ السلام مچھلی کے منہ میں چلے گئے تھے۔

مردانِ دلاور از کمین گاہ بدر جستند و دست یگاں یگاں بر کتف بستند بامداداں بدرگاہِ مَلک حاضر آوردند ہمہ را بہ کشتن فرمود۔ اتفاقاً دراں میاں جوانے بود کہ میوۂ عنفوانِ شبابش نو رسیدہ و سبزۂ گلستانِ عذارش نو دمیدہ یکے از وزیراں پائے تختِ مَلک را بوسہ داد و روئے شفاعت برزمین نہاد و گفت ایں پسر ہمچناں از باغ زندگانی برنخوردہ است و از ریعانِ جوانی تمتع نیافتہ توقع بہ کرم و اخلاقِ خداوندی آن ست کہ بہ بخشیدنِ خون او بر بندہ منت نہی مَلک روی ازیں سخن درہم آورد و موافق رائے بلندش نیامد و گفت۔

حلِ الفاظ: **کمین گاہ:** چھپنے کی جگہ۔ **یگاں یگاں:** ایک ایک۔ **کتف:** مونڈھا۔ **بامداداں:** صبح۔ **عنفوان شبابش:** آغاز جوانی۔ **عذار:** رخسارہ۔ **شفاعت:** سفارش۔ **بر:** پھل۔ **ریعانِ جوانی:** اوّل شباب نوجوانی۔ **روئے درہم آورد:** ناراض ہوا۔ **تمتع:** فائدہ۔

ترجمہ مع مطلب: بہادر لوگ کمین گاہ سے باہر نکلے اور ایک ایک کا ہاتھ مونڈھوں پر باندھا۔ صبح کے وقت بادشاہ کی درگاہ میں پیش کیا۔ سب کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔ اتفاقاً ان میں ایک جوان تھا کہ اس کی شروع جوانی کا میوہ نیا پہنچا ہوا تھا۔ اور رخساروں کے چمن کا سبزہ نیا اُگا ہوا تھا۔ یعنی سبزہ کا آغاز تھا۔ وزیروں میں سے ایک نے بادشاہ کے پایہ تخت کو بوسہ دیا اور سفارش کا چہرہ زمین پر رکھا اور کہا اس لڑکے نے اوروں کی طرح زندگی کے باغ سے پھل نہیں کھایا ہے۔ اور آغازِ شباب سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ خداوندی اخلاق اور کرم سے مجھ کو امید ہے کہ اس کا خون معاف کر کے بندہ پر احسان رکھیں گے۔ بادشاہ نے چہرہ اس بات سے

پھیر لیا یعنی اظہار خفگی کیا اور اس وزیر کا یہ کلام اس کی بلند رائے کے موافق نہ آیا۔

پرتوِ نیکاں نہ گیرد ہر کہ بنیادش بدست	فرد	تربیت نااہل راچوں گردگاں برگنبدست

حل الفاظ: **پرتو:** عکس، یہاں مراد عادت ہے۔ **بنیاد:** جڑ۔ **تربیت:** پرورش کرنا۔ ادب سکھانا: نااہل، نالائق۔ **گردگان:** اخروٹ۔

ترجمہ مع مطلب: جس کی بنیاد بری ہے وہ نیکوں کا سایہ یعنی ان کی عادت نہیں اختیار کرے گا۔ نالائق کی تربیت مشابہ ہے اخروٹ کے گنبد پر چھوڑنے کے۔ مطلب یہ ہے کہ گنبد گول ہوتا ہے اور اخروٹ بھی گول کہ جیسے گول شے گول پر نہیں ٹھہر سکتی۔ ایسا ہی علم کہ جو ایک لطیف شے ہے نااہل کی طبیعت کثیف اس کو قبول نہیں کر سکتی۔

نسل و بنیاد ایناں منقطع کردن اولیٰ ترست کہ آتش کشتن و اخگر گذاشتن و افعی کشتن و بچہ اش نگاہ داشتن کار خردمنداں نیست۔

ابر گر آبِ زندگی بارد بافرومایہ روزگار مبر	قطعہ	ہرگز از شاخ بید برنخوری گز نئے بوریا شکر نخوری

حل الفاظ: **منقطع:** کاٹ دینا۔ **اولیٰ تر:** بہتر۔ **آتش کشتن:** آگ بجھا دینا۔ **اخگر گذاشتن:** چنگاری چھوڑنا۔ **افعی:** وہ سانپ کہ جس کو جو آدمی دیکھ لیوے وہ مر جائے۔ **فرومایہ:** کمینہ، بے دانش۔ **آبِ زندگی:** آبِ حیات۔ **بید:** نام درخت جس پر پھل نہیں آتا۔ **روزگار مبر:** اس کی تربیت میں وقت ضائع مت کر۔ **نے بوریا:** بوریا کی نَے جس سے بوریا بُنا جاتا ہے۔

ترجمہ مع مطلب: ان نسل و بنیاد منقطع کر دینا (ختم کرنا) زیادہ بہتر ہے اس لیے کہ آگ بجھانا اور چنگاری کو چھوڑنا۔ ناگ کو مارنا اور اس کے بچہ کی حفاظت کرنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے بادل اگر آبِ حیات بھی برسائے ہرگز تو بید کی شاخ سے پھل نہیں کھا سکے گا۔ اس لیے کہ اس میں صلاحیت ہی نہیں کہ اس پر پھل آئے۔ کمینوں کے ساتھ زمانہ مت گذار یعنی ان کی تربیت میں وقت ضائع مت کر اس لیے کہ بوریا کی نَے سے شکر نہیں کھائے گا تو یعنی جیسے کہ بوریے کے سرکڑے سے شکر حاصل نہیں ہوتی۔ اسی طرح نااہل کی تربیت بے فائدہ ہے۔

وزیر ایں سخن بشنید وطوعاً وکرہاً بہ پسندید و بر حسنِ رائے ملک آفرین خواند و گفت آنچہ خداوند دامَ مُلکُہٗ فرمود عین صواب ست و مسئلہ بے جواب کہ اگر در صحبت آں بداں تربیت یافتے طبیعتِ ایشاں گرفتے و یکے از ایشاں شدے امابندہ امید وارست کہ بہ صحبتِ صالحاں تربیت پذیرد و خوئے خردمنداں گیرد کہ ہنوز طفل ست و سیرت بغی و عناد آں قوم در نہادِ او متمکن نشدہ و در حدیث ست کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ فَاَبَوَاہُ یُھَوِّدَانِہٖ اَوْ یُنَصِّرَانِہٖ اَوْ یُمَجِّسَانِہٖ۔

حلِ الفاظ: **طوعاً وکرہاً:** چار وناچار یعنی مجبوراً۔ **آفرین:** کلمہ تحسین۔ **سیرت بغی وعناد:** بغاوت اور سرکشی کی عادت۔ **نہاد:** ذات۔ **متمکن:** قائم۔ **مسئلہ بے جواب:** ایسی بات جس کا جواب نہ ہو سکے۔ **کل مولود یولد علی الفطرۃ:** ہر بچہ فطرت اسلامی پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی بنا دیتے ہیں یا نصرانی بنا دیتے ہیں یا مجوسی کر لیتے ہیں۔ **عین:** محض۔

ترجمہ مع مطلب: وزیر نے یہ بات سُنی مجبوراً پسند کیا اور بادشاہ کی اچھی رائے پر تحسین کی اور کہا جو کچھ آقا نے فرمایا اُن کا ملک ہمیشہ باقی رہے بالکل صحیح ہے اور بات لاجواب ہے لیکن اگر اُن بُروں کی صحبت میں تربیت پاتا۔ اُن کی عادت اختیار کر لیتا اور ان میں سے ایک ہو جاتا۔ لیکن بندہ امیدوار ہے کہ نیکوں کی صحبت سے تربیت قبول کر لے گا اور عقلمندوں کی عادت اختیار کر لے گا، کہ ابھی بچہ ہے اس قوم کی بغاوت اور سرکشی کی عادت اس کی ذات میں جگہ پکڑنے والی نہیں ہوتی اور حدیث میں ہے کہ ہر بچہ اسلام پر پیدا کیا جاتا ہے اور اس کے والدین اس کو یہودی بنا دیتے ہیں یا عیسائی بنا دیتے ہیں یا آتش پرست بنا لیتے ہیں۔

پسرِ نوح بابداں بہ نشست	قطعہ	خاندانِ نبوتش گم شد
سگِ اصحاب کہف روزے چند		پئے نیکاں گرفت مردم شد

حلِ الفاظ: **سگِ اصحاب کہف:** اصحاب کہف کا کتا جس کا نام قطمیر تھا اور وہ ان ہی حضرات کی صحبت کی برکت سے آدمی کی شکل میں جنت میں داخل ہوگا اور بنی اسرائیل کا ایک عابد بلعم باعور جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف دعا کی تھی اس کتے کی شکل میں دوزخ میں داخل ہوگا۔ اصحابِ کہف سات آدمی تھے۔ ان کے بادشاہ دقیانوس نے ان کو کفر پر مجبور کیا تھا۔ تو وہ حضرات بھاگ کر ایک غار میں چھپ گئے تھے۔ حضرت حق سبحانہ نے ان کو ایسا سلایا کہ تین سو سال بعد جاگ۔ **پئے نیکاں گرفت:** نیکوں کی پیروی کی۔

ترجمہ مع مطلب: نوح علیہ السلام کا بیٹا بُروں کی صحبت میں رہا۔ اس کی نبوت کا خاندان گم ہو گیا۔ اصحاب کہف کے کتے نے چند دن نیکوں کی پیروی کی آدمی ہو گیا یعنی بشکل انسانی قیامت کو اٹھے گا اور جنت میں داخل ہوگا۔

ایں بگفت و طائفہ از ندمائے ملک باو بشفاعت یار شدند تا ملک از سر خون او در گذشت و گفت بخشیدم اگرچہ مصلحت نہ دیدم۔

دانی کہ چہ گفت زال با رستم گرد	رباعی	دشمن نہ تواں حقیر و بے چارہ شمرد
دیدم بسے کہ آب سر چشمۂ خرد		چوں بیشتر آمد شتر و بار بُبرد

حلِ الفاظ: **زال:** رستم پہلوان کے باپ کا نام۔ **گرد:** پہلوان۔ **چشمہ خرد:** چھوٹا چشمہ۔ **شتر و بار:** اونٹ اور بوجھ۔

ترجمہ مع مطلب: اس نے یہ کہا اور بادشاہ کے ہم نشینوں میں سے ایک جماعت نے سفارش کرنے میں اس کا ساتھ دیا حتیٰ کہ بادشاہ نے اس کے قتل کا ارادہ چھوڑ دیا۔ اور فرمایا میں نے اس کو معاف کیا اگرچہ مصلحت کے خلاف ہے۔

(رباعی) تو جانتا ہے کہ کیا کہا زال نے اپنے بیٹے رستم پہلوان سے کہ دشمن کو کبھی حقیر اور بیچارہ (عاجز، ذلیل) نہیں شمار کرنا چاہیے۔ بہت مرتبہ ہم نے دیکھا چھوٹے سے چشمہ کا پانی جب زیادہ ہو گیا تو اونٹ اور بوجھ بہا لے گیا۔ خلاصہ یہ ہے کہ دشمن کو کبھی کسی حالت میں حقیر اور عاجز نہ سمجھنا چاہیے۔

فی الجملہ پسر را بناز و نعمت برآوردند و استادِ ادیب را بتربیت او نصب کردند تا حسنِ خطاب و ردِ جواب و آدابِ خدمتِ ملوکش درآموختند و در نظر ہمگناں پسند آمد بارے وزیر از شمائل او در حضرتِ سلطان شمۂ می گفت کہ تربیتِ عاقلاں در و اثر کردہ است و جہل قدیم از جبلتِ او بدر بردہ ملک را ازیں سخن تبسم آمد و گفت

حلِ الفاظ: **فی الجملہ:** حاصل کلام۔ **ادیب:** صاحب ادب و دانا۔ **حسن:** نیکی، خوبی۔ **خطاب:** گفتگو۔ **نصب:** مقرر۔ **رد جواب:** جواب دینا۔ **آداب خدمتِ ملوکش:** بادشاہوں کی خدمت کے آداب۔ **ہمگناں:** سب۔ **آداب:** جمع ادب معنی پسندیدہ طریقے اور ہر چیز کی حدود کا خیال رکھنا۔ **شمیلہ:** جمع شمائل عادتیں۔ **شمہ:** کچھ حصہ۔ **جبلت:** پیدائش۔

ترجمہ مع مطلب: حاصل کلام لڑکے کو ناز و نعمت سے پالا اور ادب سکھلانے والے استاد کو اس کی تعلیم و تربیت کے لیے مقرر کیا۔ یہاں تک کہ خوبی کلام اور جواب دینے کا سلیقہ ان لوگوں نے اس لڑکے کو سکھایا اور وہ سب کی نظر میں پسند آیا۔ ایک مرتبہ وزیر اس کی عادتوں سے کچھ بادشاہ کی درگاہ میں بیان کر رہا تھا کہ عقلمندوں کی تربیت نے اس میں اثر کیا ہے اور پرانی جہالت اس کی طبیعت سے نکل گئی ہے بادشاہ اس بات سے مسکرایا اور اس نے کہا۔

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود	بیت	گرچہ با آدمی بزرگ شود

سال دو بریں برآمد طائفۂ اوباش محلت درو پیوستند و عقدِ موافقت بستند تا بوقتِ فرصت وزیر را و ہر دو پسرش را بکشت و نعمتِ بے قیاس برداشت و در مغارۂ دُزداں بہ جائے پدر بہ نشست و عاصی شد ملک دست تحسر بدنداں گرفت و گفت۔

حلِ الفاظ: **عاقبت:** انجام۔ **گرگ:** بھیڑیا۔ **گرگ زادہ:** بھیڑیے کا بچہ۔ **بزرگ:** بڑا۔ **طائفہ اوباش محلت:** محلّہ کے بدمعاشوں کا گروہ۔ **عقد:** گرہ۔ **موافقت:** دوستی۔ **مغارہ دزداں:** چوروں کا غار۔ **عاصی:** نافرمان۔ **دست تحسر:** افسوس کا ہاتھ۔

ترجمہ مع مطلب: دو سال اس پر گزرے کہ ایک گروہ محلّہ کے آوارہ افراد کا اس سے مل گیا اور معاملہ دوستی کا باندھا یہاں تک کہ موقع پا کر وزیر اور اس کے دونوں بیٹوں کو مار ڈالا اور بے اندازہ مال اٹھا کر لے گیا۔ اور پہاڑ کے اسی غار میں باپ کی جگہ (قائم مقام ہو کر) بیٹھ گیا اور نافرمان ہو گیا۔ بادشاہ نے افسوس کا ہاتھ دانتوں میں کاٹا یعنی بہت افسوس کیا اور کہا۔

شمشیر نیک ز آہن بد چوں کند کسے	قطعہ	ناکس بہ تربیت نہ شودائے حکیم کس
باراں کہ در لطافتِ طبعش خلاف نیست		در باغ لالہ روید و در شور بوم خس

حلِّ الفاظ: **شمشیر نیک:** اچھی تلوار۔ **آہنِ بد:** خراب لوہا۔ **کس لائق:** ناقص، نالائق۔ **لطافت طبعش:** طبیعت کی پاکیزگی۔ **شورہ بوم:** شوریلی زمین۔ **لالہ:** سرخ رنگ کا پھول ہوتا ہے۔ **خس:** کانٹے دار گھاس۔

ترجمہ مع مطلب: (۱) اچھی تلوار خراب لوہے سے کس طرح کوئی بنالیوے۔ اے دانا! نالائق آدمی تربیت سے لائق نہیں ہو سکتا۔ (۲) بارش کہ اس کی طبیعت کے پاکیزہ ہونے میں اختلاف نہیں ہے۔ باغ میں گل لالہ اُگاتی ہے اور خراب زمین میں کانٹے دار گھاس۔

زمین شورہ سنبل برنیارد	قطعہ	درو تخم عمل ضائع مگرداں
نکوئی باہداں کردن چناں ست		کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

حلِّ الفاظ: **سنبل برنیارد:** سنبل نہیں اگاتی ہے۔

ترجمہ مع مطلب: بنجر زمین سنبل نہیں اُگا سکتی اس میں عمل کا بیج ضائع مت کر۔ بروں کے ساتھ نیکی کرنا اتنا ہی برا فعل ہے جتنا کہ نیکوں کے ساتھ برائی کرنا۔

فائدہ: گزشتہ حکایت کا یہ ہے کہ تربیت اور تعلیم ہر ایک کے لیے مفید نہیں ہوتی۔ جس میں نیکی کی صلاحیت اور مادہ نہ ہو، اس کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ نہ کرنی چاہیے اور بُروں کے ساتھ نیکی نہ کرنا چاہئے ان کے ساتھ بھلائی کرنا ان کو سرکش بنانا ہے۔

حکایت (۵) **سرہنگ زادہ را دیدم بر در سرائے اُغلمش کہ عقل و کیاستے و فہم و فراستے زائدُ الوصف داشت ہم از عہدِ خردی آثارِ بزرگی در ناصیۂ او پیدا۔**

بالائے سرش زہوشمندی	فرد	می تافت ستارۂ بلندی

حلِّ الفاظ: **سرہنگ زادہ:** جمعدار کا لڑکا۔ **اُغلمش:** نام بادشاہ۔ **سرائے:** مکان، محل۔ **کیاست:** ذہانت۔ **فراست:** دانائی۔ **زائد الوصف:** بیان سے زائد۔ **عہدِ خردی:** بچپن کا زمانہ۔ **آثار بزرگی:** بزرگی کی نشانیاں۔ **در ناصیۂ او پیدا:** اس کی پیشانی میں ظاہر ہوشمندی عقلندی۔ **ستارہ بلندی:** خوش نصیبی کا ستارہ۔

ترجمہ مع مطلب: ایک سردار (جمعدار) زادہ کو اُغلمش بادشاہ کے محل کے دروازہ پر میں نے دیکھا کہ عقل، سمجھ، دانائی اور ذہانت بیان سے زائد رکھتا تھا یعنی اس کی یہ چیزیں ناقابل بیان تھیں، اس کے بچپن کے زمانہ سے بزرگی اور سرداری کی نشانیاں اس کی پیشانی میں ظاہر تھیں۔ اس کے سر پر عقلمندی کی وجہ سے اقبال مندی کا ستارہ چمکتا تھا یعنی صورت دیکھ کر معلوم ہوتا تھا کہ بڑا صاحب اقبال ہوگا۔

فی الجملہ مقبول نظر سلطان آمد کہ جمال صورت و معنی داشت وخردمنداں گفتہ اند توانگری بہ دل ست نہ بہ مال۔ و بزرگی عقل ست نہ بہ سال۔ ابنائے جنس او بر منصب او حسد بردند و بخیانتے متہم کردند و در کشتن او سعی بے فائدہ نمودند۔

حلِ الفاظ: مقبول: قبول کیا ہوا۔ جمال: خوبصورتی۔ معنی: باطن۔ جمال: معنی۔ دور بینی: دانشمندی۔ ابنائے جنس: سے مر ملازمین بارگاہِ شاہی۔ منصب: عہدہ۔

ترجمہ مع مطلب: حاصل کلام یہ ہے کہ بادشاہ کی نظر میں پسند آیا۔ اس لیے کہ اچھی صورت اور اچھی سیرت رکھتا تھا عقلمندوں نے کہا ہے کہ مال داری دل سے ہے نہ کہ مال سے، بزرگی عقل سے ہے نہ کہ سال سے (عمر سے) اس کے ہم جنس اس کے مرتبہ پر حسد لے گئے اور ایک خیانت میں اس کو متہم کر دیا (خیانت کا الزام لگا دیا) اور اس کے مار ڈالنے میں بے فائدہ کوشش کی۔

مصرع

دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست

ملک پرسید کہ موجب خصمی ایشاں در حق تو چیست گفت در سایۂ دولت خداوندی دام ملکہ ہمگناں را راضی کردم مگر حسوداں کہ راضی نمی شوند اِلاّ بزوالِ نعمتِ من دولت و اقبالِ خداوندی باقی باد

حلِ الفاظ: دشمن چہ کند: دشمن کیا کر سکتا ہے جب دوست مہربان ہو۔ موجب خصمی: دشمنی کا سبب۔ ہمگناں: سب۔ حسوداں: جمع حاسد، جلنے والے۔

ترجمہ مع مطلب: بادشاہ نے دریافت کیا کہ ان کی دشمنی کا سبب تیرے حق میں کیا ہے؟ اس نے کہا خداوندی دولت کے سایہ میں سب کو رضامند کیا میں نے۔ اللہ ان کے ملک کو ہمیشہ رکھے مگر حسد کرنے والے کہ راضی نہیں ہوں گے مگر میری نعمت کے زوال سے، خداوندی دولت اور نصیبہ ہمیشہ باقی رہے۔ مطلب یہ ہے کہ حاسد لوگ میری نعمت کا زوال چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دولت اور اقبال کو ہمیشہ رکھے کہ میری نعمت کا باقی رہنا اس پر موقوف ہے۔

توانم اینکہ نیازارم اندرونِ کسے بمیرتا برہی اے حسود کیں رنجیست	قطعہ	حسود را چہ کنم کوز خود برنج درست کہ از مشقت او جز بمرگ نتواں رست
شور بختاں بآرزو خواہند گر نہ بیند بروز شپرہ چشم راست خواہی ہزار چشم چناں	قطعہ	مقبلاں را زوالِ نعمت و جاہ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

حلِ الفاظ: کوز خود: کہ آواز خود تھا۔ **شور بختاں:** بدنصیب۔ **مقبلاں:** خوش نصیب۔ **شپرہ:** چمگادڑ۔ **سپرہ چشم:** چمگادڑ کی آنکھ۔ **راست خواہی:** سچ پوچھے تو۔ **حسود:** زیادہ جلنے والا۔

ترجمہ مع مطلب: میں یہ کرسکتا ہوں کہ کسی کے دل کو نہ ستاؤں۔ حاسد کو کیا کروں کہ وہ از خود تکلیف میں ہے، اے حاسد! مر جا تا کہ اس مصیبت سے چھوٹ جائے تو کہ یہ بیماری ایسی ہے کہ اس کی تکلیف سے موت کے سوا چھٹکارا نہیں۔ یعنی اس مرض حسد کی طلب میں کوئی دوا نہیں سوائے مرنے کے، مرنے ہی سے اس بیماری سے حاسد رہائی پا سکتا ہے۔

(قطعہ ثانی): بدنصیب لوگ تمناؤں کے ساتھ چاہتے ہیں، خوش نصیبوں کے نعمت اور مرتبہ کے زوال کو۔ (۲) اگر دن میں شپرک کی آنکھ جو چوندھی ہوتی ہے نہ دیکھ سکے آفتاب کے چشمہ یعنی سورج کا اس میں کیا قصور ہے۔ (۳) تو سچ پوچھے یعنی اگر حقیقت کھلوانا چاہتا ہے تو باب یہ ہے کہ ہزار ایسی آنکھیں اندھی بہتر ہیں۔ آفتاب کے بے نور ہونے سے۔

فائدہ: اس حکایت میں نصیحت یہ ہے کہ بادشاہوں کو ہر شکایت کو صحیح نہ سمجھنا چاہیے۔ بسا اوقات کسی شخص کے کمالات ہی دوسروں کو حسد کی بنا پر شکایت پر مجبور کرتے ہیں۔

حکایت (۶) یکے را از ملوک عجم حکایت کنند کہ دستِ تطاول بر مال رعیت دراز کردہ بود و جور و اذیت آغاز تا بجائے کہ خلق از مکائدِ ظلمش بہ جہاں برفتند و از کربتِ جورش راہ غربت گرفتند چوں رعیت کم شد ارتفاع ولایت نقصان پذیرفت و خزینہ تہی ماند و دشمنان طمع کردند و زور آوردند۔

حلِ الفاظ: تطاول: تکبر کرنا، ظلم کرنا۔ **اذیت:** ستانا۔ **مکائد:** جمع مکیدہ، مکر و فریب۔ **کربت:** غم و اندوہ۔ **ارتفاع:** آمدنی۔ **خزینہ:** خزانہ۔

ترجمہ مع مطلب: عجم کے بادشاہوں میں سے ایک کی حکایت کرتے ہیں کہ اس نے ظلم کا ہاتھ رعیت کے مال پر دراز کیا تھا، اور ظلم کرنا اور ستانا شروع کر دیا تھا۔ اس حد تک کہ خلقت اس کے ظلم کی تدابیر سے دنیا میں منتشر ہو گئی۔ (چلی گئی۔ بھاگ گئی) اور اس کے ستانے کی تکلیف سے سفر کی راہ اختیار کی۔ جب رعیت کم ہو گئی۔ ولایت کی آمدنی نے نقصان کو قبول کیا۔ یعنی ملک کی آمدنی کم ہو گئی۔ اور خزانہ خالی ہو گیا۔ دشمنوں نے لالچ کیا۔ اور چاروں طرف سے زور لائے۔

ہر کہ فریاد رسِ روزِ مصیبت خواہد	قطعہ	گو در ایام سلامت بہ جوانمردی کوش
بندۂ حلقہ بگوش ار ننوازی برود		لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

حلِ الفاظ: ہر کہ فریاد رس: جو کہ کوئی مددگار۔ **جوانمردی:** سخاوت۔ **حلقہ بگوش:** غلام، تابعدار۔ **لطف:** مہربانی۔

ترجمہ مع مطلب: جو کہ مصیبت کے دن فریاد کو پہنچنے والا چاہے (مددگار چاہے) اس سے کہہ دے تو کہ سلامتی کے دنوں میں سخاوت میں کوشش کر حلقہ بگوش غلام پر اگر تو مہربانی نہ کرے گا۔ بھاگ جائے گا۔ مہربانی کر مہربانی کہ غیر آدمی تیرا غلام (مطیع

فرمان) ہو جائے گا۔

بارے در مجلسِ او کتاب شاہنامہ میخواندند در زوالِ مملکتِ ضحاک وعہد فریدوں وزیر ملک را پرسید کہ ہیچ تواں دانستن کہ فریدوں کہ گنج و ملک وحشم نداشت چگونہ مملکت بر و مقرر شد گفتا چنانکہ شنیدی خلقے بر و بتعصب گرد آمدند وتقویت کردند پادشاہی یافت گفت اے ملک چوں گرد آمدن خلقے موجب پادشاہی است تو خلق را برائے چہ پریشان می کنی مگر سر پادشاہی کردن نداری۔

حلِ الفاظ: **کتاب شاہنامہ:** ایک کتاب منظوم ہے عجمی بادشاہوں کے احوال میں۔ جس کو فردوسی شاعر نے سلطان محمود غزنوی کے حکم سے تیار کیا تھا۔ **ضحاک:** نام بادشاہ ظالم، ضحاک کا لفظی ترجمہ زیادہ ہنسنے والا چونکہ یہ بادشاہ ماں کے پیٹ میں چار سال رہا تھا اور دانت بھی پیٹ میں نکل آئے تھے۔ جب پیدا ہوا ہنستا ہوا تھا۔ اس لیے نام ضحاک رکھا گیا۔ بعضوں نے کہا ضحاک معرب ہے دہ اگ کا یعنی دس عیب والا۔ چونکہ اس میں دس عیب قصر قامت، نخوت، قلت حیا، کثرت اکل، بسیاری ظلم، بدزبان، شتاب مہمات، خبث، ابلہی وغیرہ تھے۔ اس لیے یہ نام رکھ دیا گیا۔ **تعصب:** حمایت کرنا، طرفداری۔ **حشم:** لشکر۔ **تقویت:** قوت دینا۔ **گرد آمدن:** جمع ہونا۔ **موجب:** سبب۔ **سر پادشاہی کردن نداری:** بادشاہی کرنے کا خیال نہیں رکھتا ہے تو۔ **فریدوں:** نام بادشاہ کا۔

ترجمہ مع مطلب: ایک بار اس کی مجلس میں شاہنامہ پڑھتے تھے۔ ضحاک کی سلطنت کے زوال اور فریدوں کے عہد کے تذکرہ میں۔ وزیر نے بادشاہ سے دریافت کیا آپ کو کچھ معلوم ہے کہ فریدوں۔ خزانہ ملک، لشکر نہ رکھتا تھا۔ پھر کس طرح سلطنت اس کو مل گئی؟ بادشاہ نے کہا بات وہی ہے جیسا کہ تو نے بھی سنی ہے کہ ایک خلقت فریدوں پر اس کی حمایت کے لیے جمع ہو گئی اور اس کو تقویت دی سلطنت پا گیا۔ وزیر نے کہا اے بادشاہ جب خلقت کا جمع ہونا بادشاہی کا سبب ہے تو خلقت کو کس لیے پریشان کرتا ہے یعنی متفرق کرتا ہے۔ شاید بادشاہی کرنے کا خیال نہیں رکھتا ہے۔

ہماں بہ کہ لشکر بجاں پروری	فرد	کہ سلطاں بہ لشکر کند سروری

ملک گفت موجب گرد آمدن سپاہ و رعیت ولشکر چہ باشد گفت بادشاہ را کرم باید تا بدو گرد آیند ورحمت تا در پناہ دولتش ایمن نشیند وترا ایں ہر دو نیست۔

نکند جور پیشہ سلطانی	مثنوی	کہ نیاید ز گرگ چوپانی
پادشاہے کہ طرح ظلم فگند		پائے دیوارِ ملکِ خویش بکند

حلِ الفاظ: **ہماں:** وہی۔ **بجان:** جان کے برابر۔ **سروری:** سرداری۔ **ایمن:** بےخوف۔ **سلطانی:** بادشاہی۔ **چوپان:** چرواہا۔ **طرح:** طریقہ، بنیاد۔

ترجمہ مع مطلب: بادشاہ نے کہا رعیت اور لشکر کے جمع ہونے کا سبب کیا ہووے؟ وزیر نے عرض کیا کہ بادشاہ کو کرم کرنا چاہیے تاکہ اس پر جمع ہو جاویں اور رحم چاہئے تاکہ اس کی سلطنت کی پناہ میں بےخوف بیٹھیں اور تجھ کو یہ دونوں صفتیں نہیں ہیں۔
(مثنوی): (۱) ظالم بادشاہی نہیں کر سکتا۔ اس لیے کہ بھیڑیے سے چرواہی نہیں ہو سکتی۔ (۲) جو بادشاہ کہ اس نے ظلم کی روش ڈالی۔ اس نے اپنے ملک کی جڑ و بنیاد اکھاڑ دی۔

ملکِ راپندوزیر ناصح موافق طبع مخالف نیامد وروئ از سخنش درہم کشید و بزنداں فرستاد وبسے بر نیاید کہ بنی عمانِ سلطان بمنازعت برخاستند و بمقاومت لشکر آراستند و ملک پدر خواستند قومے کہ از دستِ تطاول ایں بجاں رسیدہ بودند و پریشاں شدہ بر ایشاں گرد آمدند و تقویت کردند تا ملک از تصرف ایں بدر رفت و بر آناں مقرر شد۔

حلِ الفاظ: **پندوزیر ناصح:** نصیحت کرنے والے وزیر کی نصیحت۔ **موافق طبع مخالف:** یعنی مزاج بادشاہ کا جس کو بھلائی سے بیر تھا۔ **بنی عمان:** چچا کے بیٹے۔ **سلطان:** بادشاہ۔ **منازعت:** جھگڑا۔ **مقاومت:** مقابلہ۔

ترجمہ مع مطلب: بادشاہ کو نصیحت کرنے والے وزیر کی نصیحت پسند نہ آئی۔ اس کی بات سے چہرہ پھیر لیا یعنی غصہ ہو گیا۔ اور جیل خانہ میں بھیج دیا۔ بہت دن نہ گزرے کہ بادشاہ کے چچا کے بیٹے لڑائی کے لیے اٹھے اور مقابلہ کے لیے لشکر آراستہ کیا۔ (تیار کیا) اور اپنے باپ کا ملک طلب کیا۔ جو لوگ اس کے ظلم کے ہاتھ سے جان سے تنگ آ گئے تھے۔ عاجز اور پریشان ہو چکے تھے۔ ان پر جمع ہو گئے۔ اور تقویت کی یعنی طاقت بہم پہنچائی۔ یہاں تک کہ ملک اس ظالم کے ہاتھ سے نکل گیا اور ان پر مقرر ہو گیا یعنی ان کو مل گیا۔

بادشاہے کہ روادارد ستم بر زیر دست با رعیت صلح کن وز جنگِ خصم ایمن نشیں	مثنوی	دوستدارش روزِ سختی دشمن زور آور ست زانکہ شاہنشاہ عادل را رعیت لشکر ست

حلِ الفاظ: **ستم روادارد:** ظلم جائز رکھے۔ **زیردست:** ماتحت، عاجز۔ **عادل:** انصاف کرنے والا۔

ترجمہ مع مطلب: جو بادشاہ ظلم جائز رکھے زیردستوں پر اس کا دوست سختی کے دن زور آور (طاقتور) دشمن ہے۔ رعیت سے صلح کر۔ اور دشمن کی لڑائی سے بےخوف ہو کر بیٹھ جا۔ اس لیے کہ انصاف کرنے والے بادشاہ کی پوری رعیت اس کا لشکر ہے۔

غم زیر دستاں بخور زینہار	فرد	بترس از زبر دستی روزگار

ترجمہ مع مطلب: عاجزوں کا غم ضرور کھا تو اور زمانہ کی زبردستی سے ڈر۔
خلاصہ حکایت کا یہ ہے کہ ظلم کے ساتھ بادشاہت باقی نہیں رہ سکتی۔ کفر کے ساتھ رہ سکتی ہے۔

حکایت (۷) پادشاہے با غلامے عجمی در کشتی نشست و غلام دیگر دریا را ندیدہ بود و محنت کشتی نیازمودہ گریہ وزاری آغاز نہاد و لرزہ براندامش افتاد ملک راعیش ازو منغص بود کہ طبع نازک تحمل امثال ایں صورت نہ بندد چارہ ندانستند حکیمے دراں کشتی بود ملک راگفت اگر فرماں دہی اورا بطریقے خاموش گردانم گفت غایت لطف و کرم باشد فرمود تا غلام را بہ دریا انداختند چند نوبت غوطہ خورد ازاں پس مویش گرفتند و پیش کشتی آوردند و بدو دست در سُکانِ کشتی آویخت چوں برآمد بگوشہ بنشست و قرار یافت ملک را عجب آمد پرسید کہ حکمت چہ بود گفت از اول محنتِ غرق شدن نہ دیدہ بود و قدرِ سلامتِ کشتی ندانستہ ہمچنیں قدر عافیت کسے داند کہ مصیبتے گرفتار آید

حل الفاظ: دیگر: معنیٰ دیگر بار لیکن یہاں مراد اس سے پہلے۔ **غلام عجمی**: عجمی غلام، عجم اہل عرب اپنے سوا سب کو عجمی کہتے ہیں۔ **عیش**: خوشی زندگی۔ **منغص**: مکدر۔ **تحمل**: برداشت۔ **حکیم**: دانا۔ **سکان**: دنبالہ یعنی کشتی کا پچھلا حصہ۔

ترجمہ مع مطلب: ایک بادشاہ عجمی غلام کے ساتھ کشتی میں بیٹھا غلام نے اس سے پہلے دریا کو نہ دیکھا تھا۔ اور کشتی کی مشقت نہیں اٹھائی تھی۔ رونا چلانا شروع کیا اور کپکپی اس کے جسم پر پڑ گئی۔ بادشاہ کا عیش اس کی وجہ سے مکدر ہو گیا۔ اس لیے کہ نازک طبیعت ایسی صورتوں کو برداشت نہیں کر سکتی۔ خاموش کرنے کی تدبیر سمجھ میں نہ آئی۔ ایک دانشمند اس کشتی میں تھا۔ اس نے بادشاہ سے کہا اگر آپ حکم دے دیں میں اس کو ایک طریقہ سے خاموش کر دوں۔ بادشاہ نے کہا۔ انتہائی لطف و کرم ہوگا۔ حکیم نے غلام کو دریا میں ڈالنے کے لیے فرما دیا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے اس کو دریا میں ڈال دیا۔ غلام نے چند بار غوطہ کھایا اس کے بعد اس کے بال پکڑے لوگوں نے اور کشتی کے سامنے لائے۔ غلام دونوں ہاتھوں سے کشتی کے پچھلے حصہ میں لٹک گیا۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ کشتی کے سکان میں لٹک گیا۔ (سکان جمع ساکن۔ کشتی کے بیٹھنے والوں میں لٹک گیا) جب باہر آیا ایک کونہ میں بیٹھ گیا اور قرار پایا۔ بادشاہ کو تعجب ہوا۔ اس نے پوچھا کہ اس میں کیا حکمت تھی؟ دانا نے جواب دیا کہ پہلے سے ڈوبنے کی تکلیف غلام نے نہیں دیکھی تھی۔ اور کشتی کی سلامتی کی قدر نہیں جانتا تھا۔ اسی طرح عافیت کی قدر وہی جان سکتا ہے جو کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائے۔

اے سیر ترا نانِ جویں خوش ننماید	قطعہ	معشوق من ست آنکہ بنزدیک تو زشت ست
حورانِ بہشتی را دوزخ بود اعراف		از دوزخیاں پرس کہ اعراف بہشت ست
فرق ست میانِ آنکہ یارش در بر	شعر	با آنکہ دو چشم انتظارش بردر

حل الفاظ: سیر: پیٹ بھرا ہوا۔ **نانِ جویں**: جو کی روٹی۔ **حوران**: جمع حور، سپید رنگ کی عورت جس کی آنکھیں اور بال سیاہ ہوں۔ **اعراف**: جنت و دوزخ کے درمیان ایک مقام ہے۔ **یارش**: اس کا محبوب۔ **در بر**: بغل میں۔

ترجمہ مع مطلب: (۱) اے پیٹ بھرے ہوئے تجھ کو جو کی روٹی اچھی معلوم نہیں ہوتی ہے میرا معشوق وہ ہے جو تیرے

نزدیک برا ہے۔ (۲) فرق ہے اس شخص کے درمیان جس کا محبوب بغل میں ہے اور اس کے درمیان جس کی دونوں انتظار کی آنکھیں دروازہ پر لگی ہوئی ہیں۔

خلاصہ گذشتہ حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہوں کو دانشمندوں سے مشورہ کرتے رہنا چاہئے اور عافیت کے دور میں زوالِ نعمت سے پہلے نعمت کی قدر کرنی چاہیے۔

حکایت (۸) یکے از ملوک عجم رنجور بود در حالت پیری و امید زندگانی قطع کردہ کہ سوارے از در درآمد و بشارت داد کہ فلاں قلعہ را بدولت خداوند بکشادیم و دشمنان اسیر آمدند و سپاہ و رعیت آں طرف بہ جملگی مطیع فرماں گشتند ملک نفسے سرد برآورد و گفت ایں مژدہ مرانیست دشمنانم راست یعنی وارثانِ مملکت۔

حلِ الفاظ: رنجور: بیمار۔ سوارے: ایک سوار۔ درآمد: داخل ہوا۔ بشارت داد: خوش خبری دی۔ قلعہ کشادن: قلعہ فتح کرنا۔ اسیر: قیدی۔ جملگی: سب۔ بسر شد: ختم ہوگئی۔ دریغ: افسوس۔ مژدہ: خوش خبری۔ وارثانِ مملکت: سلطنت کے وارث۔

ترجمہ مع مطلب: عجم کے بادشاہوں میں ایک بادشاہ بیمار تھا۔ بڑھاپے کی حالت میں امید زندگی سے منقطع کئے ہوئے تھا کہ ایک سوار دروازہ سے داخل ہوا اور اس نے خوش خبری دی کہ فلاں قلعہ کو حضور کے اقبال و دولت کی بدولت ہم نے فتح کر لیا ہے اور دشمن قید ہو کر آ گئے ہیں اور اس طرف کی فوج اور رعیت سب کی سب مطیع فرمان ہوگئی۔ بادشاہ نے ٹھنڈا سانس لیا اور کہا یہ خوشخبری مجھ کو نہیں ہے میرے دشمنوں کو یعنی سلطنت کے وارثوں کو ہے۔

دریں اُمید بسر شد دریغ عمرِ عزیز	قطعہ	کہ آنچہ دردلم ست از درم فراز آید
امید بستہ بر آمد ولے چہ فائدہ زانکہ		امید نیست کہ عمرِ گزشتہ باز آید

حلِ الفاظ: بسر شد: پوری ہوگئی۔ دریغ: افسوس۔ عمرِ عزیز: پیاری عمر۔ از درم فراز آید: دروازہ سے میرے سامنے آئے۔

ترجمہ مع مطلب: (۱) اس امید میں افسوس پیاری عمر صرف ہوگئی کہ جو کچھ میرے دل میں ہے دروازہ سے میرے سامنے آ جائے۔ (۲) بندھی ہوئی امید پوری ہوگئی۔ لیکن کیا فائدہ اس لیے کہ امید نہیں ہے کہ گزری ہوئی عمر پھر لوٹ آئے گی۔

کوسِ رحلت بکوفت دستِ اجل	قطعہ	اے دو چشم وداع سر بکنید
اے کفِ دست و ساعد و بازو		ہمہ تودیع یک دگر بکنید
برمنِ افتادہ دشمن کام		آخر اے دوستاں گزر بکنید
روزگارم بشد بنادانی		من نکردم شما حذر بکنید

حلِ الفاظ: کوسِ رحلت: کوچ کا نقارہ۔ دستِ اجل: موت کا ہاتھ۔ وداع: رخصت۔ کفِ دست: ہاتھ کی ہتھیلی۔ ساعد: پہنچا۔ تودیع: رخصت۔ من نکردم شما حذر بکنید: میں نے بچاؤ نہیں کیا تم احتیاط کرو۔ یعنی میں گناہوں سے نہ بچ سکا تم بچو۔

ترجمہ مع مطلب: (۱) کوچ کا نقارہ بجا دیا موت کے ہاتھ نے۔ اے دونوں آنکھو! سر کو رخصت کرو۔ (۲) اے ہاتھ کی ہتھیلیو! پہونچو! بازوؤ! سب ایک دوسرے کو رخصت کرو۔ (۳) مجھ پڑے ہوئے دشمن کے مقصد پر یعنی اس کا مقصد میری موت تھی وہ مجھ پر پڑ گئی۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ مجھ عاجز مقصد کے دشمن پر آخر اے دوستو گزر کرو اور میری حالت دیکھو اور عبرت حاصل کرو کہ آج میرے دشمنوں کا مقصد پورا ہو رہا ہے یا یہ کہ آج میں عاجز ہوں اور اپنے مقصد کا دشمن ہوں کوئی مدعا حاصل نہیں کر سکتا۔ (۴) میرا زمانہ عمر نادانی میں گذر گیا میں نے احتیاط نہیں کی۔ گناہوں سے تم پرہیز کرو۔

خلاصہ: اس حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہوں کو اخیر عمر میں ملک گیری کی ہوس چھوڑ دینی چاہیے اور آخرت کی طرف متوجہ ہو جانا چاہیے۔

حکایت (۹) ہرمزا گفتند از وزیرانِ پدر چہ خطا دیدی کہ بند فرمودی گفت گناہے معلوم نہ کرم ولیکن بیقین دانستم کہ مہابتِ من در دلِ ایشاں بیکران ست و بر عہدِ من اعتمادِ کلی ندارند ترسم کہ از بیم گزندِ خویش آہنگ ہلاکِ من کنند پس قولِ حکما را کار بستم کہ گفتہ اند۔

	قطعہ	
ازاں کز تو ترسد بترس اے حکیم	قطعہ	وگر با چنو صد برآئی بجنگ
ازاں مار بر پائے راعی زند		کہ ترسد سرش را بکوبد بسنگ
نہ بینی کہ چوں گربہ عاجز شود		بر آرد بچنگال چشم پلنگ

حل الفاظ: ہرمز: نام ستارہ سعد مشتری اور نام پسر نوشیروان۔ **مہابت:** ڈر۔ **بیکراں:** بے حد۔ **وگر با چنو صد بر آئی بجنگ:** اور اگر اس جیسے سو پر تو لڑائی میں غالب آ جائے۔ **مار:** سانپ۔ **راعی:** چرواہا۔ **سنگ:** پتھر۔ **چنگال:** چنگل، پنجہ۔ **چشم پلنگ:** تیندوے کی آنکھ۔ **عہد:** زمانہ، قول۔ **بیم گزند:** تکلیف کا خوف۔ **کار بستم:** عمل میں لایا۔

ترجمہ مع مطلب: مصاحبین نے ہرمز سے پوچھا باپ کے وزیروں سے کیا خطا ملاحظہ کی کہ ان کو قید کر دیا تو نے، ہرمز نے جواب دیا کہ کوئی قصور میرے علم میں نہیں آیا۔ لیکن یقین کے ساتھ میں نے سمجھ لیا کہ میرا خوف ان وزراء کے دل میں بہت ہے اور میرے دورِ حکومت پر اعتماد نہیں رکھتے۔ ایسا نہ ہو کہ اپنی تکلیف کے خوف سے میرے ہلاک کرنے کا ارادہ کر لیں۔ پس داناؤں کے قول پر میں نے عمل کیا۔ **قطعہ:** اے دانا جو تجھ سے ڈرتا ہے تو اس سے ڈر۔ اگرچہ اس جیسے سو پر تو جنگ میں غالب آ جائے۔ اس وجہ سے سانپ چرواہے کے پاؤں میں کاٹ لیتا ہے کہ وہ سانپ ڈرتا ہے کہ چرواہا اس کے سر کو پتھر سے کچل دے گا، تو نہیں دیکھتا اس بات کو کہ بلی جب عاجز ہو جاتی ہے پنجے سے تیندوے کی آنکھیں نکال لیتی ہے۔

فائدہ: حکایت کا یہ ہے کہ جو تجھ سے ڈرتا ہو اس سے تجھ کو بھی ڈرنا چاہیے۔ اور معمولی دشمن کو بھی حقیر نہ سمجھنا چاہیے۔

حکایت (۱۰) بر بالین تربت یحییٰ پیغمبر علیہ السلام معتکف بودم در جامع دمشق کہ یکے از ملوکِ عرب کہ بہ بے انصافی منسوب

بود درآمد نماز و دعا کرد و حاجات خواست۔

حلِ الفاظ: **بالینِ تربت:** قبر کے سرہانے۔ **معتکف:** گوشہ نشین، مراد مراقب۔ **جامع:** جامع مسجد۔ **دمشق:** نام شہر کا جو شام کا دارالسلطنت ہے۔ **منسوب:** مشہور۔

ترجمہ مع مطلب: میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی قبر کے سرہانے ایک بار معتکف تھا۔ دمشق کی جامع مسجد میں کہ عرب کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ جو ظلم میں مشہور تھا آیا اس نے نماز پڑھی دعا شروع کی اور اپنی حاجت اللہ سے چاہی۔

درویش و غنی بندہ ایں خاکِ درند	فرد	و آنانکہ غنی ترند محتاج ترند

حلِ الفاظ: **درویش:** فقیر۔ **غنی:** بے پرواہ یعنی مالدار۔ **و آنانکہ غنی ترند محتاج ترند:** وہ کہ زیادہ مالدار ہیں زیادہ محتاج ہیں۔ اس لیے کہ مالداروں کی ضروریات زیادہ ہوتی ہیں۔

ترجمہ مع مطلب: فقیر اور مالدار اس دروازہ کی خاک کے غلام ہیں (مراد در اللہ کا) جو کہ زیادہ مالدار ہیں وہی زیادہ محتاج ہیں۔

آں گاہ مرا گفت از انجا کہ ہمتِ درویشان ست و صدق معاملہ ایشاں خاطرے ہمراہ من کنید کہ از دشمنے صعب اندیشناکم گفتمش بر رعیت ضعیف رحمت کن تا از دشمنے قوی زحمت نہ بینی۔

ترجمہ مع مطلب: حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس وقت اُس بادشاہ نے مجھ کو کہا اس وجہ سے کہ درویشوں کی توجہ باطنی اور معاملہ کی سچائی (اللہ کے ساتھ) مشہور ہے میرے حال پر توجہ فرمایئے کہ میں ایک سخت دشمن سے خوف زدہ ہوں۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ میں نے اس کو کہا کمزور رعیت پر تو رحم کرتا کہ طاقتور دشمن سے کوئی تکلیف نہ دیکھے، تو مطلب یہ ہے کہ اگر تو کمزور رعایا پر شفقت رکھے گا۔ خدا تعالیٰ تجھ پر مہربان ہوگا اور کسی بڑے سے بڑے دشمن سے بھی تجھ کو تکلیف نہ پہنچ سکے گی۔

	نظم	
ببازوانِ توانا و قوتِ سردست		خطاست پنجہ مسکین ناتواں بشکست
نترسد آنکہ برافتادگاں نبخشاید		کہ گر ز پائے در آید کسش نگیرد دست
ہر آنکہ تخم بدی کشت وچشم نیکی داشت		دماغ بیہدہ پخت و خیال باطل بست
زگوش پنبہ بروں آرد دادِ خلق بدہ		وگر تو می ندہی داد روز دادے ہست

حلِ الفاظ: **بازوان توانا:** بازوان جمع بازو۔ **توانا:** قوی۔ **قوت سردست:** پنجہ کی قوت۔ **کسش دست نگیرد:** کوئی اس کی مدد نہیں کرے گا۔ **چشم نیکی:** نیکی کی امید۔ **افتادہ:** عاجز، اس کی جمع افتادگان۔ **از پا در آید:** عاجز ہو جائے، پھسل جائے۔ **بیہدہ:** بے فائدہ۔ **زگوش پنبہ بروں آر:** کان سے روئی نکال، غفلت دُور کر دے۔ **روز داد:** انصاف کا دن یعنی قیامت۔

ترجمہ مع مطلب: (۱) قوی بازوؤں اور پنجہ کی قوت سے کمزور مسکین کا پنجہ توڑنا غلطی ہے۔ (۲) جو کہ عاجزوں پر رحم و

بخشش نہیں کرتا ہے وہ اس سے نہیں ڈرتا ہے اگر وہ عاجز ہو جائے گا کوئی اس کی مدد نہ کرے گا۔ اس لیے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو رحم نہیں کرے گا رحم نہیں کیا جائے گا۔ (۳) جس نے کہ بدی کا بیج بویا اور نیکی کی امید رکھی اس نے بے فائدہ دماغ پکایا۔ اور غلط خیال باندھ لیا۔ (۴) کانوں سے غفلت کی روئی نکال یعنی غفلت دُور کر اور مخلوق کا انصاف کر اور اگر تو انصاف نہ کرے گا۔ قیامت کے دن انصاف ہوگا۔

بنی آدم اعضائے یکدیگرند	مثنوی	کہ در آفرینش زیک جوہرند
چو عضوے بدر آورد روزگار		دگر عضوہا رانماند قرار
تو کز محنتِ دیگراں بے غمی		نشاید کہ نامت نہند آدمی

حلِ الفاظ: بنی آدم: آدم علیہ السلام کی اولاد۔ آفرینش: پیدائش۔ جوہر: مادہ اصل۔ عضو: جوڑ۔

ترجمہ مع مطلب: (۱) آدم علیہ السلام کی اولاد کا اتصال ایک دوسرے کے ساتھ جوڑوں کی طرح ہے اس لیے کہ ان کی پیدائش ایک جوہر سے ہے یعنی آدم علیہ السلام سے۔ (۲) اگر زمانہ ایک عضو کو تکلیف میں لائے گا تو دوسرے اعضاء بھی بے چین ہو جاویں گے۔ (۳) تو کہ دوسروں کی تکلیف سے بے غم ہے تیرا نام آدمی رکھیں لائق نہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اگر تجھ میں ہمدردی مخلوق کے ساتھ نہیں ہے تو پھر تو انسان کہلانے کے لائق نہیں ہے۔

فائدہ: اس حکایت سے یہ ہے کہ بادشاہ کو رعیت کے ساتھ جو اللہ کی پیاری مخلوق ہے رحم اور شفقت کا معاملہ کرنا اور ان کی تکلیف کا احساس اپنی تکلیف کی طرح ہونا چاہیے اور مصیبت کے وقت درویشوں کی دعا سے استمداد (طلب مدد) کرنی چاہیے۔

حکایت (۱۱) درویشے مستجاب الدعوات در بغداد پدید آمد حجاج یوسف را خبر کردند بخواندش و گفت دعائے خیرے برمن کن گفت خدایا جانش بستاں گفت از بہر خدا! ایں چہ دعاست گفت ایں دعائے خیرست ترا و جملہ مسلمانان را۔

حلِ الفاظ: مستجاب الدعوات: مقبول الدعا۔ بغداد: ملک عراق کا دارالسلطنت ہے۔ حجاج بن یوسف: یوسف کا بیٹا حجاج مشہور ظالم گذرا ہے۔

ترجمہ مع مطلب: ایک فقیر دعاؤں کا قبول کیا ہوا یعنی مقبول الدعا بغداد میں ظاہر ہوا۔ حجاج بن یوسف کو لوگوں نے خبر دی اس کو بلایا اور فقیر سے کہا میرے لیے دعائے خیر کر۔ فقیر نے کہا اے اللہ اس کی جان نکال لے حجاج نے فقیر سے کہا کہ یہ کیا دعا ہے؟ اس نے کہا یہ تیرے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے دعائے خیر ہے۔

اے زبردست زیر دست آزار	مثنوی	گرم تاکے بماند ایں بازار
بچہ کار آیدت جہانداری		مردنت بہ کہ مردم آزاری

حلِ الفاظ: زبردست: قوی ظالم۔ بازار گرم ماندن: کاروبار کی رونق رہنا۔ جہاں داری: بادشاہی۔ مردم آزار: ظالم۔

زیردست آزار: عاجزوں کا ستانے والا۔

ترجمہ مع مطلب: (۱) اے ظالم عاجزوں کو ستانے والے یہ تیرے ظلم کا بزار کب تک گرم رہے گا۔ (۲) تیری بادشاہی کس کام آئے گی۔ تیرا مرنا تیرے لیے اور مخلوق کے لیے بہتر ہے۔ اس لیے کہ تو ظالم ہے۔

فائدہ: ظالم بادشاہ کے حق میں اولیاء اللہ بھی دعائے خیر نہیں کر سکتے۔

حکایت (۱۲) یکے از ملوکِ بے انصاف پارسائے را پرسید کہ کدام عبادت فاضل تر است گفت ترا خوابِ نیمروز تا دران یک نفس خلق را نیازاری۔

حلّ الفاظ: **ملوک:** جمع ملک، بادشاہ۔ **بے انصاف:** ظالم۔ **پارسائے:** ایک نیک پرہیزگار۔ **خوابِ نیمروز:** دوپہر کا سونا۔ **نفس:** سانس۔

ترجمہ مع مطلب: بادشاہوں میں سے ایک ظالم بادشاہ نے ایک متقی سے دریافت کیا کہ کون سی عبادت سب عبادتوں میں افضل ہے؟ انہوں نے کہا تیرے لیے دوپہر کا سورہنا (عبادت ہے) تاکہ اس ایک سانس میں خدا کی مخلوق کو نہ ستا سکے۔

ظالمے را خفتہ دیدم نیمروز	قطعہ	گفتم ایں فتنہ ست خوابش وبردہ بہ
و آنکہ خوابش بہتر از بیداریست		آں چناں بد زندگانی مردہ بہ

حلّ الفاظ: **فتنہ فساد:** جھگڑا۔ **نیمروز:** دوپہر۔ **خوابش بردہ بہ:** اس کا سونا بہتر ہے۔ **بدزندگانی:** بری زندگی والا۔

ترجمہ مع مطلب: ایک ظالم کو دوپہر کے وقت میں نے سوتا ہوا دیکھا میں نے کہا یہ فتنہ ہے یعنی فتنے پیدا کرنے والا ہے، اس کا سونا جاگنے سے بہتر ہے اور وہ شخص جس کا سونا جاگنے سے بہتر ہو۔ ایسی بری زندگی والے کا مرجانا زندہ رہنے سے بہتر ہے۔

فائدہ: بادشاہ کے لیے انصاف سے بہتر کوئی عبادت نہیں اور ظالم کے لیے سونا بہتر ہے تاکہ مخلوق اس کے مظالم سے اتنی دیر بچی رہے۔

حکایت (۱۳) یکے را از ملوک شنیدم کہ شبے در عشرت روز کردہ بود در پایانِ مستی می گفت

مارا بجہاں خوشتر ازیں یکدم نیست	بیت	کز نیک وبد اندیشہٴ واز کس غم نیست

درویشے برہنہ بسرما خفتہ بود گفت۔

اے آنکہ باقبالِ تو در عالم نیست	بیت	گیرم کہ غمت نیست غمِ ماہم نیست

حلّ الفاظ: **درعشرت:** عیش و آرام میں۔ **پایان:** انجام۔ **اقبال:** سعادت مندی۔ **گیرم:** فرض کرتا ہوں۔ **از مصدر گرفتن:** صیغہ متکلم مضارع۔ **اقبال:** میں ب بمعنی برابر۔

ترجمہ مع مطلب: بادشاہوں میں سے ایک کے متعلق میں نے سنا کہ وہ ایک رات عیش وعشرت میں صبح کر رہا تھا اور انتہائی مستی میں کہہ رہا تھا ہم کو دنیا میں اس ایک سانس سے زیادہ اچھا وقت نہیں ہے کہ اس میں نیک و بد کی فکر اور کسی کا غم نہیں ہے، ایک درویش محل کے باہر جاڑے میں ننگا سویا ہوا تھا۔ اس نے کہا اے وہ کہ تیرے نصیبہ کے برابر دنیا میں کوئی شخص صاحب نصیب نہیں ہے۔ میں فرض کرتا ہوں کہ تجھ کو اپنا غم نہیں ہے کیا ہمارا غرباء کا غم بھی نہیں ہے۔

ملک را خوش آمد صرّہ ہزار دینار از روزن بیروں کرد و گفت دامن بدار اے درویش گفت دامن از کجا آرم کہ جامہ ندارم ملک را بر ضعفِ حالِ او رحمت زیادت شد و خلعتے برآں مزید کرد و پیش درویش فرستاد و درویش آں نقد و جنس را باندک مدت بخورد و پریشاں کرد و باز آمد۔

حل الفاظ: **صرہ:** ہمیانی تھیلی۔ **خوش آمد:** پسند آیا۔ **روزن:** دریچہ، کھڑکی۔ **خلعت:** جوڑا۔ **پریشان کرد و باز آمد:** خرچ کر دیا اور لوٹ آیا۔

ترجمہ مع مطلب: بادشاہ کو اس کا یہ کہنا پسند آیا اور ہزار اشرفیوں کی ایک تھیلی کھڑکی سے باہر کی اور کہا دامن پھیلا اے درویش! فقیر نے کہا دامن کہاں سے لاؤں۔ کپڑے نہیں رکھتا ہوں یعنی ننگا ہوں۔ بادشاہ کو اس کے کمزور حال پر زیادہ رحم آیا اور ایک جوڑا اس پر اضافہ کیا اور فقیر کے سامنے بھیج دیا۔ فقیر نے اس نقد اور جنس کو تھوڑی سی مدت میں بیچ کھایا۔ خرچ کر کے پھر وہاں ہی آ لیا۔

قرار در کفِ آزادگاں نہ گیرد مال	بیت	نہ صبر در دلِ عاشق نہ آب در غربال

حل الفاظ: **کف:** ہتھیلی۔ **آزادگان:** آزاد منش، بےفکرے۔ **غربال:** چھلنی۔ **قرار:** ٹھہرنا۔

ترجمہ مع مطلب: آزاد منش لوگوں کے ہاتھ میں مال نہیں ٹھہرتا (یعنی درویشیوں کے) نہ صبر دل عاشق میں رہتا ہے نہ پانی چھلنی میں۔

در حالتے کہ ملک را پروائے او نبود حال بگفتند بہم برآمد و روی از وی درہم کشید و ازینجا گفتہ اند اصحابِ فطنت و خبرت کہ از حدت و صولتِ پادشاہاں بر حذر باید بودن کہ غالب ہمتِ ایشاں بمعظمات امور مملکت متعلق باشد و تحمل از دہام عوام نہ کنند۔

حل الفاظ: **بہم برآمد:** غصہ ہو گیا۔ **روی درہم کشید:** اعراض کیا، منہ پھیر لیا۔ **فطنت:** تیزی طبع، ذہانت۔ **خبرت:** آزمائش و آگاہی۔ **حدت:** تیزی۔ **صولت:** دبدبہ۔ **غالب ہمتِ ایشاں بمعظمات امور مملکت متعلق باشد:** اکثر ان کی توجہ سلطنت کے بڑے کاموں میں رہتی ہے۔

ترجمہ مع مطلب: اس حال میں کہ بادشاہ کو اس کی پرواہ نہ تھی، لوگوں نے فقیر کا حال بادشاہ سے عرض کر دیا۔ بادشاہ غصہ ہوا اور منہ پھیر لیا اسی جگہ سے یعنی اس موقع سے استفادہ کر کے تجربہ کار اور تیز عقل والے لوگوں نے کہا ہے کہ بادشاہوں کے دبدبہ اور تیزی سے ڈرتے رہنا چاہیے کہ اکثر ان کی توجہ سلطنت کے بڑے بڑے کاموں سے متعلق رہتی ہے اور ان کی نازک طبیعت عوام کی بھیڑ کا تحمل (برداشت) نہیں کر سکتی۔

حرامش بود نعمتِ پادشاہ	مثنوی	کہ ہنگام فرصت نہ دارد نگاہ
مجالِ سخن تانہ بینی زپیش		بیہودہ گفتن مبر قدرِ خویش

حل الفاظ: **نعمت:** ناز، آرام، عطا، مال۔ **فرصت:** کام کی پرواہ، کسی چیز کا موقع۔ **مجال:** دوڑنے کی جگہ، گنجائش۔

ترجمہ مع مطلب: (۱) بادشاہ کی نعمت حرام ہو اس آدمی کے لیے کہ وہ بادشاہ کی فرصت کا وقت نظر میں نہ رکھے۔ (۲) بات کہنے کا موقع جب تک پہلے سے تو نہ دیکھ لے، بیہودہ بات کر کے اپنی عزت برباد مت کر۔ مطلب یہ ہے کہ مصاحبانِ شاہ کا فرض ہے کہ وہ بات کہنے سے پہلے موقع دیکھ لیں اور بے فائدہ بات کر کے اپنی قدر و منزلت کو برباد نہ کریں۔

گفت این گدائے شوخ چشم مُبذّر را کہ چندیں نعمت بچندیں مدت برانداخت برانید کہ خزینہ بیت المال لقمہ مساکین ست نہ طعمہ اخوان الشیاطین۔

ابلہے کو روزِ روشن شمع کافوری نہد	بیت	زود بینی کش بشب روغن نہ باشد در چراغ

حل الفاظ: **گدا:** فقیر۔ **شوخ چشم:** بے حیا۔ **مبذر:** فضول خرچ۔ **خزینہ بیت المال:** بیت المال کا خزانہ۔ **مساکین:** جمع مسکین، جس کے پاس کچھ نہ ہو۔ **نہ طعمہ اخوان الشیاطین:** نہ خوراک شیطان کے بھائیوں کی، اس سے مراد فضول خرچ لوگ ہیں۔ بموجب اس آیت کے ﴿اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ﴾ فضول خرچ کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں۔ **ابلہے:** وہ بے وقوف۔ **شمع کافوری:** وہ شمع جس کی بتیاں روغنِ کافور میں یا روغنِ چنبیلی میں کافور ملا کر جلائی جاتی تھیں۔

ترجمہ مع مطلب: بادشاہ نے کہا اس بے حیا فضول خرچ فقیر کو کہ اس نے اتنی نعمت (مال) اتنی تھوڑی مدت میں لٹا دی نکال دو۔ اس لیے کہ خزانہ شاہی (بیت المال) مسکینوں کا لقمہ ہے نہ کہ شیاطین کے بھائیوں کی خوراک۔

بیت: جو بے وقوف دن میں کافوری شمع روشن کرے گا۔ جلد دیکھے گا تو کہ رات میں اس کے چراغ میں تیل نہ رہے گا۔

یکے از وزرائے ناصح گفت اے خداوند مصلحت آں می بینم کہ چنیں کساں را وجہِ کفاف بتفاریق مجرا دارند تا در نفقہ اسراف نہ کنند اما آنچہ بفرمودی از زجر و منع مناسب اربابِ ہمت نیست کہ یکے را بہ لطف امیدوار گردانیدن و باز بنومیدی خستہ کردن۔

حلِ الفاظ: کفاف: گزارہ۔ روزینہ: وجہ سبب۔ تفاریق: جمع تفریق۔ منتشر کرنا: اس سے مراد تھوڑا تھوڑا کر کے دینا۔ مجرا: جاری۔ نفقہ: خرچ۔ اسراف: زیادتی خرچ کی۔

ترجمہ مع مطلب: ناصح وزیروں میں سے ایک نے عرض کیا اے آقا مصلحت وہ دیکھتا ہوں کہ ایسے لوگوں کو گزارہ تھوڑا تھوڑا کر کے دینا چاہیے تاکہ خرچ میں اسراف نہ کریں لیکن جو کچھ حضور نے فرمایا ڈانٹنے اور انکار کرنے سے یہ ہمت والوں کے حال کے مناسب نہیں ہے کہ ایک و مہربانی سے امیدوار کرنا اور پھر نا امیدی سے رنجیدہ دل کرنا۔

بروئے خود در طماع باز نتواں کرد	نظم	چو باز شد بدرشتی فراز نتواں کرد
کس نہ بیند کہ تشنگان حجاز ہر کجا چشمہ بود شیریں	قطعہ	برلب آب شور گرد آیند مردم و مرغ و مور گرد آیند

حلِ الفاظ: درشتی: سختی۔ طماع: جمع طامع، لالچی۔ تشنگان: جمع تشنہ، پیاسا۔ حجاز: ملک عرب کا مشہور حصہ ہے جس میں مکہ مدینہ طائف وغیرہ ہیں، وہاں پہلے پانی کی کمی تھی۔ آب شور: کھارا پانی۔ مردم: آدمی۔ مرغ: مرغا، پرندہ۔ مور: چیونٹی۔

ترجمہ مع مطلب: اپنے اوپر لالچیوں کو دروازہ نہیں کھول سکتے یعنی دروازہ لالچیوں کے لیے نہیں کھولنا چاہیے۔ جب کھل گیا سختی سے بند نہیں کر سکتے یعنی بند نہ کرنا چاہیے۔ (۱) کوئی نہ دیکھے گا کہ حجاز کے پیاسے کھارے پانی پر جمع ہوتے ہیں۔ جس جگہ میٹھے پانی کا چشمہ ہوتا ہے اسی جگہ آدمی، پرندے، چیونٹیاں سب جمع ہو جایا کرتے ہیں۔

فائدہ: بادشاہ کو اپنے اوپر لالچی آدمیوں کو داد و دہش سے دروازہ نہ کھولنا چاہیے۔ اور اگر کسی کے لیے کھل گیا تو پھر سختی سے بند نہ کرنا چاہیے۔

حکایت (۱۴) یکے از پادشاہان پیشین در رعایت مملکت سستی کردے و لشکر را بہ سختی داشتے لاجرم دشمنے صعب روی نمود ہمہ پشت دادند۔

حلِ الفاظ: پیشین: پہلے۔ ہمہ پشت دادند: سب نے پیٹھ دکھلائی یعنی سب بھاگ گئے۔ رعایت: نگہداشت۔

ترجمہ مع مطلب: پہلے (گزشتہ) بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ سلطنت کی نگہداشت میں سستی کرتا تھا۔ اور لشکر کو سختی میں رکھتا تھا۔ آخر کار ایک سخت دشمن نے چہرہ دکھایا یعنی حملہ آور ہوا۔ سب سپاہی بھاگ کھڑے ہوئے۔

چو دارند گنج از سپاہی دریغ چہ مردی کند در صفِ کار زار	مثنوی	دریغ آیدش دست بردن بہ تیغ کہ دستش تہی باشد و کار زار

حلِ الفاظ: دریغ: افسوس۔ دریغ داشتن: محروم کرنا۔ مردی: بہادری۔ صفِ کارزار: لڑائی کی صف۔ تہی: خالی۔ کارزار: کام خراب۔

ترجمہ مع مطلب: (۱) جب خزانہ سے سپاہی کو محروم رکھیں افسوس آئے اس کو ہاتھ لے جانا تلوار پر (۲) کیا بہادری کرے گا لڑائی کی صف میں وہ سپاہی کہ جس کا ہاتھ خالی ہو۔ اور کام اس کا خراب ہو یعنی ساز و سامان جنگ درست نہ ہو۔

یکے را از آناں کہ غدر کردند با من دوستی بود ملامت کردم و گفتم دوں ست و بے سپاس وسفلہ و ناحق شناس کہ باندک تغیر حال از مخدوم قدیم برگردد و حقِ نعمتِ سالہا در نوردد گفت اگر بکرم معذور داری شاید کہ اسپم بیجو بود و نمدزینم بگرو سلطان کہ بزر با سپاہی بخیلی کند با او بسر جواں مردی نتواں کرد۔

حلِ الفاظ: غدر: دھوکہ، عہد شکنی۔ بے سپاس: ناشکرا۔ سفلہ: کمینہ۔ **ناحق شناس:** حق کو نہ پہچاننے والا۔ **برگردد:** پھر جائے، نافرمان ہو جائے۔ **نمدزینم بگرو:** زین کا نمدہ گروی تھا۔

ترجمہ مع مطلب: جن لوگوں نے غداری کی تھی ان میں سے ایک کے ساتھ میری دوستی تھی۔ میں نے کہا ذلیل اور ناشکرا اور کمینہ اور حق کو نہ پہچاننے والا ہے وہ شخص جو تھوڑا سا حال بدلنے پر پرانے مخدوم سے پھر جائے اور سالہا سال کی نعمت کے حقوق کا لحاظ نہ کرے۔ اس سپاہی نے جواب دیا کہ براہ کرم آپ مجھ کو معذور سمجھیں لائق ہوئے۔ اس لیے کہ میرا گھوڑا بے جو تھا یعنی بھوکا تھا اور زین کا نمدہ گروی رکھا ہوا تھا۔

زر بدہ مرد سپاہی را تا سر بدہد	فرد	وگرش زر ندہی سر بنہد در عالم
اِذَا شَبِعَ الْکَمِیُّ یَصُوْلُ بَطْشًا	شعر	وَ خَاوِی الْبَطْنِ یَبْطِشُ بِالْفِرَارِ

حلِ الفاظ: سر بنہد در عالم: بھاگ جانا۔ اذا شبع الکمی: جب پیٹ بھر لیا بہادر نے۔ **یصول:** حملہ کرتا ہے۔ **بطشا:** سختی کے ساتھ۔ **خاوی البطن:** خالی پیٹ۔ **فرار:** بھاگنا۔

ترجمہ مع مطلب: (۱) اے بادشاہ مرد سپاہی کو سوائے (روپیہ، مال وزر) تا کہ وہ سر دے دیوے یعنی تجھ پر جان سے قربان ہو جائے اور اگر تو سونا نہ دے گا۔ بھاگ جائے گا۔ (۲) جب پیٹ بھرا ہوتا ہے۔ بہادر سختی سے حملہ کرتا ہے اور خالی پیٹ والا بھاگنے کو پکڑے گا۔ یعنی بھاگنا اختیار کرے گا۔

فائدہ: اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کو فوج پر بے دریغ خرچ کرنا چاہیے تا کہ وہ وفادار رہیں اور جنگ کے وقت کام آئیں۔

حکایت (۱۵) **یکے از وزراء معزول شدہ بحلقہ درویشاں در آمد و برکت صحبت ایشاں دروے سرایت کرد و جمعیتِ خاطرش دست داد و مَلِک بار دیگر با او دل خوش کرد و عمل فرمود قبولش نیامد و گفت معزولی بہ کہ مشغولی۔**

حلِ الفاظ: وزراء: جمع وزیر۔ **معزول شدہ:** نوکری سے علیحدہ کیا ہوا۔ **حلقہ:** گروہ۔ **برکت:** افزونی۔ **دست داد:** حاصل ہوئی۔ **جمعیت خاطرش:** اطمینان قلبی۔ **عمل فرمود:** وزارت عطا فرمائی۔

ترجمہ مع مطلب: معزول شدہ وزیروں میں سے ایک وزیر فقیروں کے حلقہ میں (فقیروں کی جماعت میں) داخل ہو گیا اور ان درویشوں کی صحبت کی برکت نے اس پر اثر کیا اور ان حضرات کی صحبت کی برکت سے اس کو اطمینان قلبی حاصل ہو گیا۔ بادشاہ دوسری مرتبہ اس سے خوش ہو گیا اور اس کو وزارت کا کام عطا فرمایا اس نے قبول نہ کیا اور کہا میرے لیے معزولی بہتر ہے مشغولی سے۔

دندانِ سگ و دہانِ مردم بستند	رباعی	آنانکہ بہ کنج عافیت بہ نشستند
وز دست و زبانِ حرف گیراں رستند		کاغذ بدریدند و قلم بہ شکستند

حلِ الفاظ: **کنج**: کونہ۔ **حرف گیر**: معترض۔ **سگ**: کتا۔ **دہانِ مردم**: لوگوں کے منہ۔

ترجمہ مع مطلب: جو لوگ کہ عافیت کے کونہ میں بیٹھ گئے انہوں نے کتوں کے دانت اور آدمیوں کے منہ بند کر دیے کاغذ پھاڑ ڈالے اور قلم توڑ دیے اس سے مراد لکھنے پڑھنے سے دست کشی کی یا گوشہ تنہائی اختیار کر کے معترضین کے کاغذ پھاڑ دیئے اور قلم توڑ دیئے کہ ان کو موقع اعتراض نہ رہا۔ اعتراض کرنے والوں کے ہاتھ اور زبان سے رہائی پائی۔

ملک گفت ہر آئینہ مارا خردمندے کافی باید کہ تدبیر مملکت را بشاید گفت نشان خردمند کافی آنست کہ بہ چنیں کارہا تن در نہ دہد۔

ہُمای برسرِ مرغاں ازاں شرف دارد	فرد	کہ استخوان خورد و طائرے نیاز ارد

حلِ الفاظ: **خردمندے کافی**: کامل عقل مند۔ **تدبیر مملکت**: انتظامِ سلطنت۔ **تن درنہ دہد**: مشغول نہ ہونا۔ **ہما**: نام مبارک جانور کا کہ کسی جانور کو نہیں ستاتا، اور گری پڑی ہڈیاں کھا لیتا ہے۔ **شرف**: بزرگی۔

ترجمہ مع مطلب: بادشاہ نے کہا البتہ ہم کو ایک کامل عقل مند ایسا چاہیے جو انتظامِ سلطنت کے لائق ہو۔ اُس معزول شدہ وزیر نے عرض کیا کہ عقلمند کامل کا نشان یہ ہے کہ وہ ایسے کاموں میں مشغول نہ ہو، ہما تمام جانوروں پر اس وجہ سے فضیلت رکھتا ہے کہ ہڈی کھاتا ہے اور کسی جانور کو نہیں ستاتا ہے۔

فائدہ: بادشاہوں کی ملازمت اختیار کرنے سے درویشوں کی صحبت ہزار درجہ بہتر ہے اور بادشاہ کو چاہیے کہ عہدے ان آدمیوں کے سپرد کرے جو عہدے کے بھوکے نہ ہوں۔

حکایت (۱۶) **سیاہ گوش را گفتند ترا ملازمتِ شیر بچہ وجہ اختیار افتاد گفت تا فضلہ صیدش می خورم واز شر دشمنان در پناہ صولتش زندگانی می کنم گفتندش اکنوں کہ بہ ظل حمایتش در آمدی و بشکر نعمتش اعتراف کردی چرا نزدیک تر نیائی تا بحلقۂ خاصانت در آرد و از بندگانِ مخلصت شمارد گفت از بطشِ وے ہمچناں ایمن نیستم۔**

حلِ الفاظ: **سیاہ گوش**: سیاہ کانوں والا ایک جانور ہوتا ہے جس کو اُردو میں پھوکری کہتے ہیں جہاں وہ بولے سمجھ لیجیے کہ قریب

میں شیر موجود ہے۔ **فضلہ صیدش:** شکار کا بچا ہوا۔ **حمایت:** حفاظت۔ **صولت:** دبدبہ۔ **ظل:** سایہ۔ **بندگان مخلص:** مخلص غلاموں۔ **بطش:** پکڑ۔ **ایمن:** بے خوف۔ **اعتراف:** اقرار۔

ترجمہ مع مطلب: لوگوں نے سیاہ گوش سے دریافت کیا کہ شیر کی ملازمت تجھ کو کس لیے پسند آئی؟ اس نے جواب دیا اس لیے کہ اس کا بچا ہوا شکار کھاتا ہوں اور اپنے دشمنوں کے شر سے اس کے دبدبہ کی پناہ میں زندگی بسر کروں۔ لوگوں نے کہا اب کہ اس کی حمایت کے سایہ میں تو داخل ہو گیا اور اس کی نعمت کے شکر کا اقرار بھی کرتا ہے تو پھر اس کے زیادہ قریب کیوں نہیں آتا ہے تا کہ تجھ کو خواص میں لے آئے اور اپنے مخلص غلاموں میں شمار کرے؟ سیاہ گوش نے کہا اس کے باوجود اس کی پکڑ سے محفوظ نہیں ہوں۔

اگر صد سال گبر آتش فروزد	فرد	چوں یک دم اندراں افتد بہ سوزد

حل الفاظ: **گبر:** آتش پرست۔ **صد سال:** سو سال۔

ترجمہ مع مطلب: اگر آتش پرست سو سال تک آگ روشن کرے یعنی اس کی پوجا کرے جب ایک سانس کے لیے اس آگ میں گر جائے گا جلا دے گی۔

افتد کہ ندیم حضرت سلطان راز ربیاید و باشد کہ سر برود و حکما گفتہ اند از تلون طبع پادشاہاں بر حذر باید بود کہ وقتے بسلامے برنجند و گاہے بدشنامے خلعت دہند و گفتہ اند ظرافت بسیار ہنر ندیماں ست و عیب حکیماں۔

تو بر سر قدر خویشتن باش و وقار	فرد	بازی و ظرافت بہ ندیماں بگذار

حل الفاظ: **افتد:** ایسا اتفاق ہوتا ہے۔ **ندیم:** مصاحب۔ **سر برود:** سر جاتا رہتا ہے یعنی جان چلی جاتی ہے۔ **تلون:** رنگ برنگ ہونا۔ **بر حذر:** بہت محتاط۔ **دشنام:** گالی۔ **خلعت:** جوڑا۔ **ظرافت:** خوش طبعی۔ **حکیماں:** جمع حکیم، دانا۔ **ندیماں:** جمع ندیم، مصاحبان۔ **تو بر سر قدر خویشتن باش و وقار:** تو اپنے مرتبہ اور وقار پر قائم رہ۔

ترجمہ مع مطلب: ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بادشاہ کے ہم نشینوں کو سونا حاصل ہوئے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ سر چلا جاتا ہے۔ داناؤں نے کہا ہے کہ بادشاہوں کی رنگ برنگ طبیعت سے بہت ڈرتے رہنا چاہیے کہ ایک وقت سلام کرنے سے خفا ہو جاتے ہیں اور دوسرے وقت گالیاں کھا کر جوڑا اور انعامات دیتے ہیں اور داناؤں نے یہ بھی کہا ہے کہ زیادہ خوش طبعی مصاحبین کے لیے ہنر ہے اور داناؤں کے لیے عیب۔

(فرد) تو اپنے مرتبہ اور وقار پر قائم رہ کھیل اور خوش طبعی کو مصاحبین کے لیے چھوڑ دے۔

فائدہ: بادشاہ کی ملازمت بڑی خطرہ کی شے ہے۔ مال کے فائدہ کے ساتھ ہر وقت جان کا خطرہ رہتا ہے۔

حکایت (۱۷) **یکے از رفیقان شکایت روزگار نامساعد بنزد من آورد کہ کفاف اندک دارم و عیال بسیار و طاقت بار فاقہ نمی**

آرم وبار ہا در دلم آمد کہ باقلیمے دیگر نقل کن تا در ہر صورتے کہ زندگانی کنم کسے را بر نیک و بدِ من اطلاع نہ باشد۔

بس گرسنہ خفت وکس ندانست کہ کیست	بیت	بس جاں بلب آمد کہ بروکس نگریست

حلِ الفاظ: **نامساعد:** ناموافق۔ **روزگار:** زمانہ۔ **رفیقاں:** جمع رفیق، ساتھی، دوست۔ **کفاف:** روزینہ۔ **عیال:** کنبہ، بچے۔ **بار:** بوجھ۔ **اقلیم:** ولایت۔ **نقل:** کوچ۔ **گرسنہ:** بھوکا۔

ترجمہ مع مطلب: دوستوں میں سے ایک دوست ناموافق زمانہ کی شکایت میرے پاس لایا کہ روزی تھوڑی رکھتا ہوں اور بال بچے بہت، فاقہ کا بوجھ برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا ہوں، کئی مرتبہ میرے دل میں یہ بات آئی کہ کسی دوسری ولایت میں چلا جاؤں تا کہ جس صورت میں بھی زندگی گذاروں کسی کو میرے اچھے برے حال کی خبر نہ۔

(بیت) بہت مرتبہ آدمی بھوکا سو گیا اور کسی کو علم نہ ہوسکا کہ یہ کون ہے۔ بسا اوقات جان لب پر آ گئی کہ اس پر کوئی رونے والا بھی نہیں ہوا۔

باز از شماتت اعداء می اندیشم کہ بطعنہ در قفائے من بخندند وسعی مرا در حق عیال بر عدم مروت حمل کنند و گویند۔

بہ بیں آں بے حمیت را کہ ہرگز کہ آسانی گزیند خویشتن را	قطعہ	نخواہد دید روئے نیک بختی زن و فرزند بگذارد بسختی

حلِ الفاظ: **باز:** پھر۔ **شماتت:** خوشی۔ **اعداء:** جمع عدو، دشمن۔ **قفا:** گدی، پیچھے۔ **سعی:** کوشش۔ **حمل:** گمان۔ **مروت:** انسانیت، مردی۔ **عدم:** نہ ہونا۔ **تن آسانی:** آرام۔

ترجمہ مع مطلب: پھر دشمنوں کے خوش ہونے سے سوچتا ہوں کہ میری عدم موجودگی میں طعنہ کے ساتھ ہنسیں گے اور میری کوشش کو بچوں کے حق میں بے مروتی پر محمول کریں گے (مجھ کو کہیں گے نامرد ہے، کما کر نہیں کھلایا جاتا) اور یہ کہیں گے اس بے غیرت کو دیکھو کہ ہرگز ایسا شخص خوش نصیبی کا چہرہ بھی نہیں دیکھ سکتا ہے کہ اپنے واسطے آسانی پسند کرتا ہے یعنی دوسری ولایت میں جا کر اپنا عیش تلاش کرتا ہے۔ اور بیوی بچوں کو سختی کی حالت میں چھوڑے جا رہا ہے۔

ودریں علم محاسبت چنانکہ معلوم ست چیزے دانم اگر بجاہ شما شغلے معین شود کہ موجب جمعیت خاطر باشد بقیت عمر از عہدہ شکر آں بیروں آمدن نتوانم گفتم عمل پاشاہ اے برادر دو طرف دارد امید نان وبیم جان وخلاف رائے خردمنداں باشد بدیں امید دراں بیم افتادن۔

حلِ الفاظ: **علم محاسبت:** علم حساب۔ **چیزے:** کچھ۔ **جاہ:** مرتبہ۔ **موجب جمعیت خاطر:** دلی اطمینان کا سبب۔ **عہدہ:** ذمہ داری۔

ترجمہ مع مطلب: جیسا کہ آپ کو معلوم ہے میں علم حساب میں کچھ جانتا ہوں۔ اگر تمہارے مرتبہ کی وجہ سے کوئی نوکری مل

جائے ایسی کہ وہ دل کے اطمینان کا سبب ہو جائے تو باقی عمر تمھاری شکر گذاری میں گذاروں گا۔ پھر بھی اس کی پوری ذمہ داری سے سبکدوش نہ ہوسکوں گا میں نے کہا اے بھائی بادشاہ کی نوکری دو رُخ رکھتی ہے (۱) روٹی کی امید (۲) جان کا خوف۔ عقل مندوں کی رائے کے خلاف ہے اس امید کی وجہ سے جان کو اس خوف میں ڈالنا۔

کس نیاید بخانہ درویش	قطعہ	کہ خراج زمین و باغ بدہ
یا بہ تشویش و غصہ راضی شو		یا جگر بند پیش زاغ بنہ

حلِ الفاظ: **خراج:** ٹیکس، محصول۔ **بخانہ درویش:** فقیر کے گھر میں۔ **تشویش:** پریشانی۔ **جگر بند:** جگر کا ٹکڑا یعنی بیٹا اور کلیجی کو بھی کہتے ہیں۔ **جگر بند پیش زاغ نہادن:** پریشانی میں مبتلا ہونا۔ یا بیٹا وغیرہ گروی رکھنا۔ **زاغ:** کوا، مجازاً فتنہ و آشوب۔

ترجمہ مع مطلب: نوکرانِ شاہی میں سے کوئی آ کر فقیر کے گھر میں یہ نہ کہے گا کہ باغ اور زمین کا محصول ادا کر ورنہ دو صورتوں میں سے ایک قبول کر، یا خود پریشانی اور گھٹن کے لیے راضی ہو جا، یا جگر کا ٹکڑا کوے کے سامنے رکھ۔ مطلب یہ ہے کہ فقیر کے چونکہ باغ اور زمین اس کی ملکیت میں نہیں ہوتے اس لیے کوئی شاہی عامل اس کے گھر آ کر محصول طلب نہیں کرتا اور یہ نہیں کہتا کہ محصول ادا کرو۔ اگر ادا نہیں کر سکتے تو خود چلو بارگاہِ حکومت میں اور قید و بند کی تکالیف اس کے عوض میں برداشت کرو یا پھر اپنے بیٹے یا بھائی کو روپیہ کے عوض گروی رکھ دو۔ پہلے دستور تھا کہ اگر کوئی شخص شاہی محاصل نہیں ادا کرتا تھا۔ خود جا کر قید و بند کی تکالیف برداشت کرنا ہوتی تھیں یا اپنے بیٹے بھائی وغیرہ کسی جگر کے ٹکڑے کو سپاہیوں کے سپرد کرنا پڑتا تھا۔

گفت ایں موافق حالِ من نہ گفتی و جواب سوالِ من نیاوردی نشنیدہ کہ ہر کہ خیانت ورزد دستش از جبانت بلرزد۔

راستی موجبِ رضائے خداست	فرد	کس ندیدم کہ گمشد از رہ راست

حکما گویند کہ چہار کس از چہار کس بجان برنجند حرامی از سلطان و دزد از پاسبان و فاسق از غماز و روسپی از محتسب آں را کہ حساب پاک ست از محاسبہ چہ باک۔

حلِ الفاظ: **حرامی:** ڈاکو۔ **غماز:** چغل خور۔ **روسپی:** رنڈی۔ **جبانت:** بزدلی۔ **پاسبان:** پہرہ دار۔ **محتسب:** عہدہ دار ہوتا تھا جو بُرے کاموں سے منع کرتا تھا۔ **محاسبہ:** حساب دینا۔

ترجمہ مع مطلب: اس دوست نے کہا یہ بات میرے حال کے موافق تو نے نہیں کہی اور میرے سوال کا جواب تو نے نہیں دیا، کیا تو نے یہ نہیں سنا ہے جو کہ خیانت اختیار کرے گا اس کا ہاتھ بزدلی سے کانپے گا سچائی خدا تعالیٰ کی رضامندی کا سبب ہے، میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ سیدھے راستے سے بھٹکا ہو، عقلمند کہتے ہیں کہ چار آدمی چار آدمیوں سے ہمیشہ ڈرتے رہتے ہیں۔ (۱) ڈاکو بادشاہ سے (۲) چور پہرہ والوں سے (۳) اور فاسق چغل خور سے (۴) رنڈی محتسب سے جس کا حساب پاک ہے اس کو

حساب دینے سے کیا ڈر۔

	قطعہ	
کن فراخ روی در عمل اگر خواہی	قطعہ	کہ روزِ رفع تو باشد مجال دشمن تنگ
تو پاک باش برادر مدار از کس باک		زنند جامہ ناپاک گازراں بر سنگ

حلِ الفاظ: فراخ روی: آزادی۔ در عمل: ملازمت میں۔ روزِ رفع: کے دو معنی ہیں (۱) ترقی کے دن، (۲) ملازمت سے برطرفی کے دن۔ مجال: دوڑنے کی جگہ یعنی موقع۔ گازراں: جمع گازر، دھوبی۔

ترجمہ مع مطلب: نوکری میں آزادی مت کر اگر تو چاہتا ہے کہ تیری ترقی یا تیری برطرفی کے دن دشمن کا موقع تنگ ہو۔ اے بھائی تو پاک رہ اور کسی سے مت ڈر۔ اس لیے کہ دھوبی ناپاک کپڑے ہی کو پتھر پر مارتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمھاری ترقی کے موقع پر یا علیحدگی کے وقت دشمن کو کچھ برائی کرنے کا موقع نہ ملے تو نوکری میں آزادی مت اختیار کرو۔ اس لیے کہ صاف کپڑے کو کوئی دھوبی کو نہیں دیتا کہ دھوتے وقت پتھروں پر یا پٹرے پر دے دے مارے۔

گفتم حکایت روباہ مناسب حالِ تست کہ دیدندش گریزاں و بیخویشتن افتاں و خیزاں کسے گفتش چہ آفت ست کہ موجب مخافت ست گفتا شنیدم کہ شیر را بسُخرہ می گیرند گفت اے سفیہ ترا با شیر چہ مناسبت ست و اورا با تو چہ مشابہت گفت خاموش کہ اگر حسوداں بغرض گویند کہ اینہم بچہ شیر ست و گرفتار آیم کرا غمِ تخلیص من دارد کہ تفتیش حالِ من کند و تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود ترا ہمچنیں فضل ست و دیانت و تقویٰ و امانت ولیکن متعنتاں در کمین اند و مدعیاں گوشہ نشین اگر آنچہ سیرتِ تست بخلاف آں تقریر کنند و در معرضِ خطابِ پادشاہ آئی دراں حالت کرا مجالِ مقالت باشد پس مصلحت آں می بینم کہ مُلکِ قناعت را حراست کنی و ترکِ ریاست گوئی۔

حلِ الفاظ: افتاں و خیزاں: گرتے پڑتے۔ جب مخافت: ڈرنے کا سبب۔ سخرہ: بیگار۔ سفیہ: کمینہ۔ تریاق: وہ دوا جو زہروں کا اثر دُور کرے۔ عراق: نام ملک۔ مارگزیدہ: سانپ کا کاٹا ہوا۔ فضل: بزرگی۔ دیانت: دینداری۔ متعنتاں: دشمناں۔ کمین: گھات۔ مدعیان: جمع مدعی۔ خطاب: سامنے بات کرنا۔ مقالت: گفتگو۔ قناعت: تھوڑی چیز پر صبر کرنا۔ حراست: نگہبانی۔ ترکِ ریاست: سرداری چھوڑنا۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے کہا لومڑی کی حکایت تیرے حال کے مناسب ہے کہ لوگوں نے اس کو دیکھا بھاگتے ہوئے مدہوشی کی حالت میں گرتی پڑتی، ایک نے کہا کیا آفت ہے کہ تیرے ڈرنے کا سبب ہے، اس لومڑی نے جواب دیا میں نے سنا ہے کہ اونٹوں کو بیگار میں پکڑتے ہیں۔ اس شخص نے کہا اے کمینی تجھ کو اونٹ سے کیا مناسبت ہے اور اس کو تیرے ساتھ کیا مشابہت کہ تو ڈرتی ہے؟ لومڑی نے کہا چپ رہ! اگر حسد کرنے والے دشمنی سے مجھ کو کہہ دیں کہ یہ اونٹ کا بچہ ہے اور میں پکڑی جاؤں کس کو میرے چھڑانے کا غم ہوگا کہ وہ میرے حال کی تحقیقات کرے گا یعنی ایسا نہیں ہوگا اور جب تک عراق سے تریاق لایا جائے گا۔

سانپ کا کاٹا مر جائے گا۔ تجھ کو اگر چہ بزرگی ایمانداری، دیانتداری و پرہیز گاری سب چیزیں ہیں لیکن دشمن گھات میں لگے ہوئے اور محبت کا دعویٰ کرنے والے گوشہ نشین ہیں جو کچھ تیری عادت ہے اگر دشمن اس کے خلاف تقریر کر دیں اور بادشاہ کے محل عتاب میں آ جائے تو اس حالت میں کس کو تیری موافقت میں بات کرنے کا موقع ہوگا یعنی موقع گفتگو نہ ہوگا پس مصلحت وہ دیکھتا ہوں کہ ملک قناعت کی نگہبانی کرے تو اور سرداری کا خیال ترک کر دے تو۔

بذریا در منافع بے شمارست	قطعہ	اگر خواہی سلامت بر کنارست

رفیق چوں ایں سخن بشنید بہم برآمد و روئے از حکایت من درہم کشید و سخنہائے رنجش آمیز گفتن گرفت کہ ایں چہ عقل و کفایتست و فہم و درایت قول حکما درست آمد کہ گفتہ اند دوستاں در زنداں بکار آیند کہ بر سفرہ ہمہ دشمنان دوست نمایند۔

دوست مشمار آں کہ در نعمت زند	قطعہ	لاف یاری و برادر خواندگی
دوست آں دانم کہ گیرد دستِ دوست		در پریشاں حالی و در ماندگی

حلِ الفاظ: **در:** زائد۔ **دُر:** موتی۔ **رنجش آمیز:** رنج سے ملی ہوئی۔ **کفایت:** کارگزاری۔ **فہم:** سمجھ۔ **درایت:** دانشمندی۔ **سفرہ:** دستر خوان۔ **زنداں:** جیل خانہ۔ **لافزدن:** ڈینگیں مارنا۔ **برادر خواندگی:** بھائی بن جانا۔ **دست گرفتن:** مدد کرنا۔ **نعمت:** آسائش، مال۔

ترجمہ مع مطلب: دریا میں فائدے ان گنت ہیں، اگر سلامتی چاہتا ہے کنارہ پر ہے۔ میرے دوست نے جب یہ بات سنی خفا ہو گیا اور چہرہ میری گفتگو سے پھیر لیا اور خفگی سے ملی ہوئی باتیں کہنے لگا کہ یہ کیا عقل و دانائی (سمجھ) اور کارگذاری ہے داناؤں کا قول سچ ہو گیا کہ دوست قید خانہ میں کام آتے ہیں اور دستر خوان پر سب دشمن دوست معلوم ہوتے ہیں (۱) اس آدمی کو دوست مت شمار کر کہ وہ آسائش کے زمانہ میں دعویٰ کرے دوستی اور بھائی بندی کا (۲) میں دوست اس کو سمجھتا ہوں کہ وہ پریشان حالی اور عاجزی کے وقت اپنے دوست کی امداد کرے۔

دیدم کہ متغیر می شود و نصیحت من بغرض می شنود نزدیک صاحب دیواں رفتم بسابقہ معرفتے کہ درمیانِ ما بود صورتِ حالش بگفتم و اہلیت و استحقاقش بیان کردم تا بکارے مختصرش نصب کردند چندے بریں برآمد لطفِ طبیعتش را بدیدند و حسن تدبیرش را بہ پسندیدند کارش ازاں درگذشت و بمرتبہ بالا تر ازاں متمکن شد ہمچناں نجم سعادتش در ترقی بود تا بہ اوج ارادت در رسید و مقرب حضرت سلطان و معتمد علیہ گشت بر سلامت حالش شادمانی کردم و گفتم۔

حلِ الفاظ: **متغیر:** بدلنا۔ **غرض:** خواہش، ارادہ۔ **ملول ہونا:** عاجز ہونا۔ **صاحب دیوان:** مالک دفتر۔ **سابقہ:** پہلی۔ **ترقی:** اوپر جانا۔ **اوج ارادت:** اعتقاد کی بلندیوں میں۔ **نجم سعادت:** نیک بختی کا ستارہ۔ **سلامت:** بے تکلیف ہونا۔ **حسن تدبیر:** اچھی رائے۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے دیکھا کہ وہ میرا دوست میری نصیحت سے متغیر ہو رہا ہے اور میری نصیحت کو رنجیدگی سے سن رہا ہے، مجبوراً کچہری کے افسر کے پاس گیا پہلے سے جو صاحب سلامت ہمارے اور اس دفتر کے افسر کے درمیان تھی اس کی وجہ سے اس دوست کی صورت حال بیان کی اور اس کی لیاقت اور استحقاق (حقدار ہونا) ظاہر کیا یہاں تک کہ ایک مختصر کام پر لوگوں نے لگا دیا۔ اس پر چند دن گذرے اس کی طبیعت کے پاکیزہ ہونے کو ملاحظہ کیا اور حسن تدبیر کو یعنی خوبی رائے کو پسند کیا۔ اس کا کام ترقی کر گیا اور پہلے عہدہ سے بڑے عہدہ پر مقرر ہو گیا اسی طرح اس کا ستارہ خوش نصیبی کا ترقی کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اعتقاد کی بلندیوں میں پہنچ گیا اور شاہی بارگاہ کا مقرب اور معتمد علیہ ہو گیا میں نے اس کے حال کی سلامتی پر خوشی ظاہر کی اور کہا۔

زکارِ بستہ میندیش و دل شکستہ مدار	فرد	کہ آبِ چشمہ حیواں درون تاریکی ست
اَلَا لَا یَجَارَنَّ اَخُو الْبَلِیَّةِ	شعر	فَلِلرَّحْمٰنِ اَلْطَافٌ خَفِیَّةٌ
منشیں ترش از گردشِ ایام کہ صبر	فرد	تلخ ست و لیکن بر شیریں دارد

حل الفاظ: **بستہ:** مشکل۔ **آب چشمہ حیوان:** مشہور ہے کہ ایک چشمہ بحر ظلمات میں ایسا ہے کہ جو اس کا پانی پی لیتا ہے نہیں مرتا۔ **اخوالبلیۃ:** مصیبت زدہ۔ **الطاف خفیہ:** پوشیدہ مہربانیاں۔

ترجمہ مع مطلب: (۱) مشکل کام کا اندیشہ نہ کر اور دل کو ٹوٹا ہو مت رکھ کہ آب حیات کا چشمہ اندھیریوں میں ہے۔ (۲) خبردار اے مصیبت زدہ فریاد نہ کر۔ اس لیے کہ اللہ کی مہربانیاں پوشیدہ ہیں۔ (۳) زمانہ کی گردش سے یعنی مصائب زمانہ سے منہ بنا کر مت بیٹھ اس لیے کہ صبر کڑوا ہے۔ لیکن پھل میٹھا رکھتا ہے۔ ﴿اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا﴾

دراں قربت مرا با طائفہ یاراں اتفاقِ سفر افتاد چوں از زیارتِ مکہ باز آمدم یک دو منزلم استقبال کرد ظاہر حالش را دیدم پریشان و در ہیأت درویشاں گفتم چہ حالت ست گفت آں چناں کہ تو گفتی طائفہ حسد بردند و بخیانتم منسوب کردند و ملک دام مُلکہ در کشفِ حقیقتِ آں استقصاء نفرمودہ و یارانِ قدیم و دوستانِ حمیم از کلمہ حق خاموش شدند و صحبت دیرین فراموش کروند۔

حل الفاظ: **دراں قربت:** اسی قریب زمانہ میں۔ **زیارتِ مکہ:** حج بیت اللہ۔ **استقبال:** پیشوائی۔ **استقصاء:** کامل تحقیق۔ **دوستان حمیم:** مخلص دوست۔

ترجمہ مع مطلب: اسی قریب زمانہ میں مجھ کو دوستوں کی جماعت کے ساتھ سفر حج کا اتفاق ہو گیا۔ جب مکہ کی زیارت سے واپس ہوا اس دوست نے ایک دو منزل میری پیشوائی کی۔ میں نے اس کے ظاہری حال کو پریشان دیکھا اور فقیروں کی صورت میں میں نے کہا یہ کیا حالت ہے اس نے جواب دیا کہ جیسا کہ تو نے کہا تھا ویسا ہی ہوا حاسدوں کی ایک جماعت نے حسد کیا اور خیانت کی تہمت لگا دی۔ بادشاہ نے (اس کا ملک ہمیشہ رہے) اس کی حقیقت کے کھولنے میں کامل تحقیقات نہ فرمائی پرانے

ساتھیوں اور مخلص دوستوں نے حق بات کہنے سے خاموشی اختیار کی اور پرانی صحبت کو بھلا دیا۔

ستائش کناں دست بر بر نہند	قطعہ	نہ بینی کہ پیش خداوندِ جاہ
ہمہ عالمش پای برسر نہند		اگر روزگارش در آرد زپای

حلِ الفاظ: خداوند جاہ: مرتبہ والا۔ ستائش دعائے نیک و آفریں: تعریف۔ بر: سینہ۔ از پاور آوردن: عاجز کرنا۔ پابرسرنہادن: ذلیل کرنا۔

ترجمہ مع مطلب: کیا تونہیں دیکھتا ہے کہ صاحب مرتبہ کے سامنے لوگ تعریف کرتے ہوئے ہاتھ سینے پر رکھتے ہیں اور اگر زمانہ اس کو عاجز کر دیوے یعنی وہی شخص عہدہ سے علیحدہ ہو جائے تمام دنیا والے اس کو ذلیل کرتے ہیں۔

فی الجملہ بانواعِ عقوبت گرفتار شدم تادریں ہفتہ کہ مژدۂ سلامتِ حجاج برسید از بند گرانم خلاص کرد و ملک موروثم خاص گفتم دراں نوبت اشارت من قبولت نیامد کہ گفتم عمل پادشاں چوں سفر دریاست خطرناک وسودمند یا گنج برگیری یا در طلسم بمیری۔

حلِ الفاظ: عقوبت: سزا۔ مژدہ: خوشخبری۔ حجاج: جمع حاج قصد بیت اللہ کرنے والے۔ ملک موروثم: باپ دادا کی میراث یعنی فقر و فاقہ۔

ترجمہ مع مطلب: قصہ مختصر طرح طرح کی مصیبتوں میں گرفتار رہا ہوں یہاں تک کہ اس ہفتہ میں حاجیوں کی سلامتی سے آنے کی خوشخبری پہنچی۔ اس خوشی میں سخت قید سے مجھ کو رہا کر دیا اور میرا موروثی ملک یعنی فقر و فاقہ خاص کر دیا یعنی جائیداد موروثی بھی ضبط کر لی۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے کہا اس وقت میرا اشارہ تو نے قبول نہ کیا۔ میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ بادشاہوں کی ملازمت دریا کے سفر کی طرح خطرناک اور مفید ہے یا آدمی خزانہ حاصل کر لیتا ہے یا موجوں کی طغیانی میں مر جاتا ہے۔

چو در گوش نیاید پند مردم	قطعہ	ندانستی کہ بینی بند برپای
مکن انگشت در سوراخ کژدم		دگر رہ گرنداری طاقتِ نیش

حلِ الفاظ: رہ: راستہ۔ دگررہ: دوسری بار۔ نیش: ڈنگ۔ کژدم: بچھو۔

ترجمہ مع مطلب: کیا تو نے نہ جانا اس بات کو کہ پاؤں میں بیڑیاں دیکھے گا تو جب تیرے کان میں لوگوں کی نصیحت نہ آئے گی دوسری بار اگر بچھو کے ڈنگ کی برداشت نہیں رکھتا تو بچھو کے سوراخ میں انگلی مت دے۔

فائدہ: اس حکایت کا یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے بادشاہوں کی ملازمت سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ ملازمت شاہی میں فائدوں سے زیادہ خطرات درپیش رہتے ہیں۔

حکایت (۱۸) تنے چند از روندگان در صحبت من بودند ظاہر ایشان بصلاح آراستہ و یکے را از بزرگاں در حق ایں طائفہ حُسن ظنے بلیغ بود و ادرارے معین کرد تا یکے از ایشاں حرکتے کرد نہ مناسب حال درویشاں ظن آں شخص فاسد و بازار ایناں کاسد خواستم تا بطریقے کفاف یاراں متخلص گردانم آہنگِ خدمتش کردم و دربانم رہا نہ کرد و جفا کرد معذورش داشتم کہ لطیفاں گفتہ اند۔

در میرو وزیر و سلطان را	قطعہ	بے وسیلت مگرد پیرامن
سگ و درباں چویا فتند غریب		ایں گریبانش گیرد آں دامن

حلِّ الفاظ: روندگان: سالکانِ صلاح، تقویٰ، نیکی۔ **بزرگان:** جمع بزرگ، رئیسان۔ **ادرار:** وظیفہ۔ **کاسد:** کھوٹا، بے رونق۔ **کفاف:** مال بقدر گذارہ۔ **جفا کرد:** سختی کی۔ **بے وسیلت:** بے ذریعہ۔ **پیرامن:** اردگرد۔ **غریب:** اجنبی و مسافر۔ **دربان:** دروازہ کا محافظ۔ **گریبان:** مرکب ہے گری اور بان سے گری معنی گردن، بان معنی حفاظت کرنے والا۔

ترجمہ مع مطلب: چند آدمی سالکین میں سے میری صحبت میں تھے کہ ان کا ظاہر حال نیکی سے آراستہ تھا۔ رئیسوں میں سے ایک رئیس کو اس جماعت کے حق میں بہت حسنِ اعتقاد تھا۔ اس نے ان کا وظیفہ مقرر کر دیا یہاں تک کہ ان درویشوں میں سے ایک نے ایسی حرکت کر دی جو فقیروں کے حال کے مناسب نہ تھی۔ اس شخص کا گمان ان کے بارے میں خراب ہو گیا اور ان کا بازار بے رونق ہوا۔ میں نے چاہا کہ اپنے ساتھیوں کا گذارہ جاری کرا دوں۔ اس رئیس کی خدمت میں جانے کا ارادہ کیا، دربان نے جانے نہ دیا اور سختی کی، اس کو معذور سمجھا میں نے اس لیے کہ پاکیزہ لوگوں نے یہ کہا ہے۔ **(قطعہ)** امیر اور وزیر اور بادشاہ کے دروازے پر بغیر وسیلہ کے ہرگز نہ جا۔ اس لیے کہ کتا اور دربان جب اجنبی کو پاتے ہیں یہ گریبان پکڑ لیتا ہے اور وہ دامن یعنی کتاب دامن اور دربان گریبان پکڑ لیتا ہے اور جانے سے روک دیتے ہیں۔

چندانکہ مقربان حضرت آں بزرگ بر حال من وقوف یافتند و باکرام در آوردند و برتر مقامے معین کردند اما بتواضع فرو تر نشستم و گفتم۔

بگذار کہ بندہ کمینم	فرد	تا در صف بندگان نشینم

گفت اللہ اللہ چہ جائے سخن ست۔

حلِّ الفاظ: مقربان: جمع مقرب، خواص۔ **حضرت:** بارگاہ۔ **وقوف:** اطلاع، جاننا۔ **اکرام:** عزت۔ **اللہ اللہ چہ جائے سخن ست:** اللہ اللہ تعجب کے لیے، چہ جائے سخن ست: آپ کیا فرما رہے ہیں۔

ترجمہ مع مطلب: یہاں تک کہ اس رئیس کی بارگاہ کے مقربین نے میرے حال پر اطلاع پالی۔ عزت کے ساتھ مجھ کو لے

گئے اور اعلیٰ مقام میرے بیٹھنے کے لیے متعین کیا۔ لیکن عاجزی کے ساتھ نیچے بیٹھ گیا اور میں نے کہا چھوڑ دیجئے کہ میں ادنیٰ غلام ہوں۔ تاکہ میں غلاموں کی صف میں بیٹھ جاؤں۔ صاحب خانہ نے کہا اللہ اللہ آپ یہ کیا فرمارہے ہیں۔

گر بر سر و چشم من نشینی	فرد	نازت بکشم کہ نازنینی

فی الجملہ نشستم و از ہر درے سخن پیوستم تا حدیثِ زلت یاراں درمیان آمد و گفتم

حلِ الفاظ: **از ہر درے سخن پیوستم**: ہر قسم کی باتیں کی۔ **حدیث زلت**: لغزش کی بات۔ **نازنین**: لائق ناز۔

ترجمہ مع مطلب: اگر تو میرے سر اور آنکھوں پر بیٹھے مناسب ہے میں تیرے ناز اٹھاؤں گا اس لیے کہ تو نازنین ہے۔ حاصل کلام میں بیٹھ گیا اور میں نے ان لوگوں سے ہر قسم کی باتیں ملائیں یہاں تک کہ یاران شرب کی لغزش کی بات درمیان میں آگئی اس وقت میں نے یہ کہا۔

چہ جرم دید خداوندِ سابق الانعام	قطعہ	کہ بندہ در نظر خویش خوار میدارد
خدائے راست مسلم بزرگواری و حلم		کہ جرم بیند و نان برقرار میدارد

حاکم را ایں سخن پسندیدہ آمد و اسباب معاشِ یاراں فرمود تا باز بر قاعدہ ماضی مہیا دارند و مؤنت ایام تعطیل وفا کنند شکر نعمت بگفتم و زمین خدمت بوسیدم و عذر جسارت بخواستم و گفتم۔

حلِ الفاظ: **جرم**: گناہ۔ **سابق**: آگے بڑھنے والا۔ **مسلم**: مانی ہوئی۔ **حلم**: بردباری۔ **معاش**: زندگانی۔ **قاعدہ**: طرز روش۔ **ماضی**: گذشتہ۔ **مہیا**: موجود۔ **مؤنت**: مزدوری، خرچ۔ **ایام تعطیل**: بندش کے دن۔ **جسارت**: دلیری۔ **زمین خدمت بوسید**: شاہی سلام کیا۔ **وفا**: پورا کرنا۔

ترجمہ مع مطلب: (قطعہ) کیا خطا دیکھی پہلے نعمتوں والے آقا نے کہ غلام کو اپنی نظر میں ذلیل رکھتا ہے۔ خدا ہی پر ختم ہے بزرگی اور بردباری کہ خطائیں دیکھتا ہے اور روٹی برقرار رکھتا ہے، حاکم کو یہ بات پسند آئی اور اس نے حکم دیا کہ میرے ساتھیوں کی روزی کے اسباب دوبارہ گذشتہ قاعدہ پر مہیا کردیں۔ یعنی وظائف جو بند ہو گئے تھے جاری کردیں اور بندش کے زمانہ کا وظیفہ بھی پورا ادا کردیں۔ میں نے اس انعام کا شکریہ ادا کیا اور خدمت کی زمین چومی یعنی شاہانہ سلام کیا اور دلیر کا عذر چاہا اور میں نے کہا۔

چو کعبہ قبلہ حاجت شد از دیار بعید	قطعہ	روند خلق بدیدارش از بسے فرسنگ
ترا تحمل امثال ما بباید کرد		کہ ہیچکس نہ زند بر درختِ بے برسنگ

حلِ الفاظ: **کعبہ**: بیت اللہ۔ **قبلہ حاجات**: حاجتوں کا قبلہ۔ **فرسنگ**: تین میل۔ **تحمل امثال ما**: ہم جیسوں کی برداشت۔ **بے بر**: بے پھل۔ **سنگ**: پتھر۔

ترجمہ مع مطلب: چونکہ بیت اللہ دینی ضرورتوں کا قبلہ ہو گیا اسی وجہ سے خلقت دُور دُور کی ولایتوں سے میلوں سے اس کے دیدار کے لیے جاتی ہے۔ تجھ کو ہم جیسوں کی برداشت کرنی چاہیے یعنی تجھ جیسے امیر پر ہم غریبوں کی کفالت ضروری ہے ان سے خفا نہ ہونا چاہیے، کیونکہ بے پھل کے درخت پر کوئی پتھر نہیں مارتا ہے۔

فائدہ: اس حکایت کا فائدہ یہ ہے کہ امیروں اور رئیسوں کو سالکین وفقراء کی امداد کرنی چاہیے اور تحمل کرنا چاہیے معمولی معمولی خطاؤں پر وظائف بند نہ کرنے چاہئیں۔

حکایت (۱۹) ملک زادہ گنج فراواں از پدر میراث یافت و دستِ کرم بکشاد و دادِ سخاوت بداد و نعمتِ بے دریغ بر سپاہ و رعیت بریخت۔

نیاساید مشام از طبلہ عود بزرگی بایدت بخشندگی کن	قطعہ	بر آتش نہ کہ چوں عنبر ببوید کہ دانہ تا نیفشانی نروید

یکے از جلسائے بے تدبیر نصیحتش آغاز کرد کہ مُلوک پیشیں مرایں نعمت ابہ سعی اندوختہ اند و برائے مصلحے نہادہ دست ازیں حرکات کوتاہ کن کہ واقعہا در پیش ست و دشمنان از پس نباید کہ بوقت حاجت در مانی۔

حلِ الفاظ: میراث: از مردہ باقی ماندہ۔ مشام: دماغ۔ طبلہ عود: وہ ڈبہ جس میں عود بھرا ہوا ہو۔ عنبر: مشہور خوشبودار شے ہے۔ جُلسائے: جمع جلیس، ہم نشین۔ واقعہا: لڑائیاں۔

ترجمہ مع مطلب: ایک شہزادہ نے بے شمار خزانہ باپ کی میراث میں پایا بخشش کا ہاتھ کھولا اور سخاوت کی داد دی یعنی حق سخاوت ادا کر دیا اور بے دریغ مال کو رعیت اور فوج پر خرچ کیا۔

(قطعہ) (۱) عود کے ڈبہ سے دماغ آرام نہ پائے گا۔ عود کو آگ پر رکھ کہ عنبر جیسی خوشبو دے گا۔ (۲) تجھ کو سرداری چاہیے بخشش کر اس لیے کہ دانہ کو جب تک زمین میں بکھیرا نہ جائے گا وہ نہ اُگے گا۔ کم سمجھ پاس بیٹھنے والوں میں سے ایک نے نصیحت شروع کی کہ پہلے بادشاہوں نے اس نعمت کو بڑی کوشش سے جمع کیا ہے اور ایک مصلحت کے لیے رکھا ہوا ہے۔ ہاتھ اس قسم کے افعال سے روک۔ اس لیے کہ لڑائیاں سامنے ہیں اور دشمن پیچھے لگے ہوئے ایسا نہ ہو کہ ضرورت کے وقت پریشانی و عاجزی پیش آ جائے۔

اگر گنجے کنی بر عامیاں بخش چرا نستانی از ہر یک جوئے سیم	قطعہ	رسد ہر کد خدائے را برنجے کہ گرد آید ترا ہر روز گنجے

ملک زادہ روی ازیں سخن درہم آورد و موافق طبعش نیامد و مراور از جر فرمود و گفت خداوند تعالیٰ مرا مالک ایں مملکت گردانیدہ است تا بخورم و بخشم نہ پاسبان کہ نگہدارم

نوشیرواں نمرد کہ نام نکو گذاشت	بیت	قاروں ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت

حلِ الفاظ: عامیان: جمع عامی مراد عام لوگ۔ بخش: بخشش۔ کدخدائے: مالک۔ برنج: چاول۔ جوئے سیم: ایک جو چاندی۔ گرد آید: جمع ہو جائے، از مصدر گرد آمدن جمع ہونا۔ قارون: مشہور بخیل ہوا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچا زاد بھائی تھا ان کے ساتھ بے ادبی کرنے کی وجہ سے زمین میں دھنس گیا تھا۔ نوشیرواں: نام بادشاہ عادل کہ وہ سرکار دو عالم ﷺ کی پیدائش کے وقت تھا۔ چہل خانہ: چالیس گھر یا لفظ چہل محض کثرت کے لیے ہے۔

ترجمہ مع مطلب: اے شاہ! اگر تو ایک خزانہ عام لوگوں پر لٹا دے گا کیا فائدہ اس لیے کہ ہر گھر والے کو ایک چاول کی مقدار ہاتھ آئے گا رعیت میں سے ہر ایک سے ایک ایک جو چاندی، کیوں وصول نہیں کر لیتا ہے کہ تیرے پاس ہر روز ایک خزانہ جمع ہو جائے۔ بادشاہ نے منہ پھیر لیا اور یہ بات اس کو پسند نہ آئی۔ اس کو جھڑک دیا اور کہا خداوند تعالیٰ نے مجھ کو اس سلطنت کا مالک بنایا ہے تاکہ میں خود کھاؤں اور دوسروں پر بخشش کروں۔ چوکیدار نہیں بنایا کہ حفاظت کرتا رہوں۔ قارون کہ چالیس گھر خزانہ کے رکھتا تھا ہلاک ہو گیا۔ نوشیرواں نہیں مرا اس لیے کہ نیک نام چھوڑ گیا اور جو نیک نام چھوڑ گیا وہ ظاہر میں مر گیا حقیقت میں مرا نہیں۔

فائدہ: اس حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہوں کو خوب سخاوت کرنی چاہیے تاکہ مرنے کے بعد ان کا نام نیک باقی رہے بخل سے پرہیز کرنا چاہیے۔

حکایت (۲۰) آوردہ اند کہ نوشیروان عادل را در شکار گاہے صیدے کباب می کردند و نمک نہ بود غلام بروستا دوانیدند تا نمک آرد نوشیرواں گفت بہ قیمت بستاں تا رسمے نگردد وده خراب نہ شود گفت ازیں قدر چہ خلل زاید گفت بنیادِ ظلم اندر جہان اول اندک بودہ است وہر کس کہ آمد برآں مزید کرد تا بدیں غایت رسید۔

رآورند غلامانِ او درخت از بیخ زنند لشکر یانش ہزار مرغ بہ سیخ	قطعہ	اگر زباغ رعیت ملک خورد سیبے بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روادارد

حلِ الفاظ: روستا: گاؤں۔ رسمے نگردد: طریقہ جاری نہ ہو جاوے۔ دوگاؤں: مزید، زیادہ۔ زنند لشکر یانش ہزار مرغ بہ سیخ: اس کے فوجی ہزار مرغ سیخ پر کباب کر لیں گے۔

ترجمہ مع مطلب: بیان کیا ہے کہ نوشیروان عادل کے واسطے ایک شکار گاہ میں شکار کے کباب بناتے تھے اور نمک موجود نہ تھا ایک غلام کو گاؤں میں دوڑایا تاکہ نمک لے آئے۔ نوشیرواں نے کہا نمک قیمت سے لانا ایسا نہ ہو کہ یہ رسم پڑ جائے اور گاؤں برباد ہو جائے۔ غلام نے عرض کیا اس قدر سے کیا خلل یعنی خرابی پیدا ہو جائے گی؟ نوشیرواں نے فرمایا کہ ہر ظلم کی بنیاد شروع میں تھوڑی ہوتی ہے اور جو شخص آیا اس نے اس پر اضافہ کیا۔ یہاں تک کہ ظلم اس درجہ تک پہنچ گیا۔ (قطعہ) اگر بادشاہ رعیت کے باغ سے ایک سیب بلا قیمت کھائے گا تو اس کے غلام درختوں کو جڑ سے نکال لیں گے، بادشاہ اگر آدھے انڈے کے برابر یعنی تھوڑا

ساظلم بھی جائز رکھے گا تو اس کے سپاہی ہزار مرغ سیخ پر کباب بنا ڈالیں گے یعنی بڑے ظلم کر گذریں گے۔

حکایت (۲۱) عاملے راشنیدم کہ خانہ رعیت خراب کردے تا خزینہ سلطان آباداں کند بے خبر از قول حکما کہ گفتہ اند ہر کہ خدائے عزوجل رابیازارد تا دل خلقے بدست آرد خداوند تعالیٰ ہماں خلق بر و برگمارد تا دِمار از روزگارش برآرد۔

آتشِ سوزاں نکند باسپند	بیت	آنچہ کند دودِ دل مستمند

حلِ الفاظ: عامل: حاکم۔ خزینہ: خزانہ۔ آباداں: آباد۔ دمار: ہلاکت۔ دود: دھواں۔ دل **مستمند**: حاجت مند، دردمند۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے ایک حاکم کے متعلق سنا کہ وہ رعیت کے گھر اجاڑتا تھا۔ اس لیے کہ بادشاہ کے خزانہ کو آباد کرنے داناؤں کے اس قول سے بے خبر تھا کہ انہوں نے فرمایا ہے جو کہ خدائے بزرگ و برتر کو اس لیے ناراض کرتا ہے کہ خلقت کے دل کو اپنے ہاتھ میں لے لے اللہ تعالیٰ اس مخلوق کو اس پر مسلط کر دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہی مخلوق اس کے زمانہ سے ہلاکت لے آتی ہے جلانے والی آگ کالے دانہ کے ساتھ وہ نہیں کرتی جو کچھ غمگین کے دل کا دھواں کر دیتا ہے۔

سر جملہ حیوانات گویند کہ شیر ست و اذل جانوراں خر و باتفاق خر باربر بہ کہ شیرِ مردم در

مسکین خر اگرچہ بے تمیزست	مثنوی	چوں بارہمی برد عزیز ست
گاوان و خراسان بار بردار		بہ زآدمیانِ مردم آزار

باز آمدیم بحکایت وزیرِ غافل گویند ملک راطرفے از ذمائمِ اخلاق او بہ قرائن معلوم گشت در شکنجہ کشید و بانواع عقوبت بکشت۔

حاصل نشود رضائے سلطان	قطعہ	تا خاطرِ بندگاں نہ جوئی
خواہی کہ خدائی بر تو بخشد		با خلقِ خدائی کن نکوئی

حلِ الفاظ: سر جملہ حیوانات: تمام حیوانات کا سردار۔ اذل: سب سے ذلیل۔ کہ: از۔ مسکین: ذلیل و خوار۔ مردم آزار: ظالم۔ طرفے: کچھ۔ ذمائم: جمع ذمیمہ، برائی۔ قرائن: علامات۔ شکنجہ: ایک آلہ سزا دینے کا تھا، جس میں مجرم کو رکھ کر کس دیتے تھے۔ رضائے سلطان: بادشاہ کی خوشنودی۔

ترجمہ مع مطلب: لوگ کہتے ہیں کہ تمام حیوانات کا سردار شیر ہے اور سب سے ذلیل جانور گدھا ہے لیکن سب عقل مندوں کے نزدیک گدھا بوجھ اٹھانے والا، آدمیوں کو پھاڑنے والے شیر سے بہتر ہے۔ وزیر غافل کا قصہ پھر بیان کرتا ہوں کہتے ہیں کہ بادشاہ کو قرائن سے اس کے برے اخلاق کے متعلق کچھ معلوم ہو گیا تو شکنجہ میں کھینچ دیا اور طرح طرح کی تکالیف دے کر مار ڈالا۔

بادشاہ کی رضامندی اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتی جب تک تو اس کے غلاموں کی دلجوئی نہ کرے گا اگر تو چاہتا ہے کہ خدائے تعالیٰ تجھ پر بخشش کرے تو خدا کی خلقت کے ساتھ نیکی کر۔

آوردہ اند کہ یکے از ستمدیدگاں بر سرِ او بگذشت و در حال تباہ وے تامل کرد و گفت

نہ ہر کہ قوتِ بازوئے منصبے دارد	قطعہ	بسلطنت بخورد مالِ مرداں بگزاف
تواں بحلق فرو بردن استخوانِ درشت		ولے شکم بدرد چوں بگیرد اندر ناف

حلِّ الفاظ: **ستمدیدگان:** مظلومان۔ **تامل:** غور۔ **قوت بازو منصبی:** منصب کے بازو کی طاقت۔ **منصب:** مرتبہ، عہدہ۔ **گزاف:** کلام بیہودہ۔ **سلطنت:** غلبہ۔

ترجمہ مع مطلب: بیان کیا جاتا ہے کہ مظلوموں میں سے ایک اس پر گذرا اس کی تباہ حالت میں اس نے غور کیا اور کہا نہ جو کہ عہدہ کے بازو کی طاقت رکھتا ہو وہ لوگوں کا مال غلبہ اور ہرزہ گوئی سے کھالے یعنی یہ بات عقلمندوں کے نزدیک درست نہیں ہے اس لیے کہ سخت ہڈی کو حلق سے نیچے اتار سکتے ہیں لیکن ناف میں جب جگہ پکڑے گی یعنی پھنس جائے گی تو پیٹ میں درد پیدا کر دے گی اور پیٹ کے اپریشن کی نوبت آجائے گی جس میں موت بھی واقع ہوسکتی ہے۔ اس لیے ظلم کرنا آسان نہیں ہے۔

نماند ستمگار بد روزگار	بیت	بماند برو لعنت پائدار

حلِّ الفاظ: **ستمگار:** ظالم۔ **بدروزگار:** بُرے زمانے والا۔ **پائدار:** قائم۔

ترجمہ مع مطلب: بُرے زمانہ والا ظالم دنیا میں نہیں رہتا ہے یعنی مرجاتا ہے لیکن اس پر لعنت برابر رہتی ہے۔

فائدہ: بادشاہ کو کسی بُری رسم کی بنیاد نہ ڈالنی چاہیے۔ اگرچہ وہ قلیل ہی ہو اس لیے کہ ہر بُرائی کی ابتدا جب ہوئی تھوڑی سی ہوئی پھر بڑھتے بڑھتے ظلم کے درجہ پر پہنچ گئی۔

فائدہ: بادشاہ کے مقرر کیے ہوئے عاملین اور حکام کو بادشاہ کی خوشنودی کے لیے اللہ کی مخلوق پر ظلم نہ کرنا چاہیے ورنہ نتیجہ عموماً ایسا ہوگا جیسا کہ گذشتہ قصہ میں ہوا۔

حکایت (۲۲) **مردم آزارے را حکایت کنند کہ سنگے بر سرِ صالحے زد درویش را مجالِ انتقام نہ بود سنگ را نگاہ می داشت تا زمانیکہ ملک را بران لشکرے خشم آمد و در چاہ کرد درویش اندر آمد و سنگ بر سرش کوفت گفتا تو کیستی و ایں سنگ چرا زدی گفت من فلانم و ایں ہماں سنگ ست کہ در فلاں تاریخ بر سرِ من زدی گفت چندیں روزگار کجا بودی گفت از جاہت اندیشہ می کردم اکنوں کہ در چاہت دیدم فرصت غنیمت دانستم۔**

حلِّ الفاظ: **مجال:** موقع، قدرت۔ **انتقام:** بدلہ۔ **در چاہ کرد:** کنویں میں ڈلوا دیا یعنی جیل خانہ بھیج دیا، اس لیے کہ اس زمانہ

میں جس کو قید کرنا ہوتا تھا۔ اندھے کنویں میں ڈلوا دیتے تھے۔ **مردم آزار**: ظالم۔

ترجمہ مع مطلب: ایک ظالم کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے ایک نیک آدمی کے سر پر پتھر مار دیا تھا۔ فقیر کو اس سے بدلہ لینے کی طاقت نہ تھی۔ اس پتھر کو حفاظت سے رکھتا تھا۔ یہاں تک کہ اس ظالم سپاہی پر بادشاہ کو غصہ آ گیا۔ اس کو کنویں میں ڈلوا دیا یعنی جیل بھیج دیا۔ فقیر اندر آیا اور اس سپاہی کے سر پر پتھر دے مارا اس نے دریافت کیا کہ تو کون ہے؟ اور یہ پتھر کیوں مارا؟ فقیر نے کہا کہ یہ وہی پتھر ہے کہ فلاں تاریخ میں میرے سر پر تو نے مارا تھا۔ سپاہی نے کہا اتنے زمانے تک تو کہاں رہا۔ فقیر نے کہا تیرے مرتبہ سے ڈرتا تھا اب کہ تجھ کو جیل میں دیکھا موقع غنیمت سمجھا۔

ناسزائے را کہ بینی بختیار	مثنوی	عاقلاں تسلیم کردند اختیار
چوں نداری ناخن درندہ تیز		بابداں آں بہ کم گیری ستیز
ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد		ساعدِ سیمین خودرا رنجہ کرد
باش تا دستش ببندد روزگار		پس بکام دوستاں مغزش برآر

حل الفاظ: **ناسزا**: نالائق۔ **بختیار**: نصیبہ والا۔ **تسلیم کردند اختیار**: اطاعت اختیار کی۔ **ستیز**: لڑائی۔ **فولاد بازو**: وہ شخص جس کے بازو فولاد کی طرح مضبوط ہوں۔ **ساعد سیمین**: چاندی کی سی نازک کلائی۔ **رنجہ کرد**: تکلیف، پہنچائی۔ **باش**: صبر کر۔ **بکام دوستاں**: حسب خواہش دوستاں۔

ترجمہ مع مطلب: (۱) جب تو کسی نالائق کو اقبال مند دیکھے اطاعت کر اس لیے کہ عقل مندوں نے ایسے موقع پر تسلیم و رضا اختیار کی ہے۔ (۲) اگر پھاڑنے والے تیز ناخن تو نہیں رکھتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ بروں کے ساتھ لڑائی نہ کرے تو (۳) جس نے قوی بازوؤں والے کے ساتھ پنجہ لڑایا اپنے نازک بازوؤں پر تکلیف اٹھائی۔ (۴) اتنے دنوں تک صبر کر کہ زمانہ اس کے ہاتھ باندھ دیوے یعنی وہ عہدہ سے معزول ہو جائے پھر دوستوں کی خوشی کے موافق اس کا بھیجا نکال لے یعنی جو زیادتی اس نے تیرے ساتھ کی تھی اس کا بدلہ لے لے۔

فائدہ: حکام کو عہدہ کے نشہ میں رعایا پر ظلم نہ کرنا چاہیے ورنہ معزولی کے بعد ان ہی مظلوموں کی سختیوں کا شکار ہو جائے گا۔

حکایت (۲۳) یکے را از ملوک مرضے ہائل بود کہ اعادتِ ذکر آں نکردن اولیٰ طائفہ از حکمائے یونان متفق شدند کہ مرایں درد را دوائے نیست مگر زہرہ آدمی کہ بہ چندیں صفت موصوف باشد بفرمود طلب کردن دہقان پسرے رایافتند براں صورت کہ حکیماں گفتہ بودند پدر و مادرش رابخواندند و بہ نعمت بیکراں خوشنود گردانیدند و قاضی فتویٰ داد کہ خون یکے از رعیت ریختن سلامت نفس پادشاہ را روا باشد۔

حل الفاظ: **مرضے ہائل**: خوف ناک بیماری۔ **اعادتِ ذکر**: دوبارہ ذکر۔ **اولیٰ**: بہتر۔ **یونان**: براعظم یورپ کا ایک ملک ہے

گذشتہ دور میں مشہور رہا ہے۔ **حکما:** اطبا۔ **زہرہ:** پتہ۔ **نعمت بیکراں:** بہت مال۔ **دہقان:** کسان، گاؤں والا۔

ترجمہ مع مطلب: ایک بادشاہ کو ایسی خوفناک بیماری تھی کہ اس کا ذکر دوبارہ نہ کرنا ہی بہتر ہے۔ یونان کے اطباء کی ایک جماعت اس پر متفق ہوگئی کہ اس تکلیف کی کوئی دوا نہیں ہے، مگر اس شخص کا پتہ جو ان صفتوں سے موصوف ہو بادشاہ نے تلاش کرنے کا حکم دے دیا۔ ایک دہقان کے لڑکے کو اسی صورت پر پایا جو حکیموں نے بتلائی تھی اس کے ماں باپ کو بلایا اور بہت مال دے کر راضی کرلیا اور قاضی صاحب نے بھی اس بارہ میں فتویٰ دے دیا کہ بادشاہ کی جان بچانے کے لیے ایک شخص کا رعیت میں سے خون بہانا جائز ہے۔

جلاد قصد کرد پسر سر سوئے آسماں برآورد و تبسم کرد ملک پرسید کہ دریں حالت چہ جائے خندیدن است گفت ناز فرزند بر پدر و مادر باشد و دعویٰ پیش قاضی برند و داد از پادشاہ خواہند اکنوں پدر و مادر بعلتِ حطامِ دنیا مرا بخوں در سپردند و قاضی بکشتنم فتویٰ داد و سلطان مصالح خویش اندر ہلاکِ من می بیند بجز خدائے عزوجل پناہے نمی بینم۔

پیش کہ برآورم زدستت فریاد	بیت	ہم پیش تو از دست تو میخواہم داد

حلِ الفاظ: **علت:** سبب۔ **حطام:** ریزہ گھاس مراد دنیا کا مال۔ **فتویٰ:** حکم شرعی۔ **جلاد:** قتل کرنے والا حکم شاہی سے۔ **فریاد:** مظلوم کی آواز۔ **داد:** انصاف۔ **از دستِ تو:** تیرے ظلم سے۔

ترجمہ مع مطلب: جلاد نے قتل کا ارادہ کیا لڑکے نے سر آسمان کی طرف اٹھایا اور مسکرایا بادشاہ نے دریافت کیا کہ اس حالت میں کیا ہنسنے کا موقع ہے لڑکے نے جواب دیا کہ بچوں کا ناز ماں باپ پر ہوتا ہے۔ دعویٰ قاضی کے پاس لے جاتے ہیں۔ انصاف بادشاہ سے چاہتے ہیں۔ اب ماں باپ نے دنیا کی دولتِ قلیل کے باعث مجھ کو خون کے لیے سونپ دیا یعنی قتل پر راضی ہو گئے اور قاضی نے میرے قتل کے جواز کا فتویٰ دے دیا اور بادشاہ اپنی بھلائی میری ہلاکت میں دیکھتا ہے ایسے وقت میں سوائے خدائے بزرگ و برتر کے میں کوئی پناہ نہیں دیکھتا ہوں۔ **(بیت)** تیرے ظلم کے ہاتھ سے کس کے سامنے فریاد کروں اور انصاف چاہوں۔ تیرے ظلم کا انصاف تجھ ہی سے طلب کرتا ہوں۔

سلطان را دل ازیں سخن بہم برآمد و آب در دیدہ بگردانید و گفت ہلاکِ من اولیٰ تر کہ خون چنیں طفلے ریختن بیگناہ سر و چشمش بوسید و در کنار گرفت و آزاد کرد و نعمت بے اندازہ بخشید گویند ہم دراں ہفتہ صحت یافت۔

ہمچناں در فکر آں بیتم کہ گفت	قطعہ	پیلبانے برلب دریائے نیل
زیر پایت گر بدانی حالِ مور		ہمچو حالِ تست زیر پائے پیل

حلِ الفاظ: **دل بہم برآمد:** دل بھر آیا۔ **ہمچناں:** بدستور سابق۔ **پیلبان:** مہاوت، ہاتھی دیکھ بھال کرنے والا۔

ترجمہ مع مطلب: بادشاہ کا دل اس بات سے بھر آیا اور آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ بادشاہ نے فرمایا میرا ہلاک ہو جانا ایسے بے گناہ بچے کا خون بہانے سے زیادہ بہتر ہے۔ اس کی آنکھوں اور سر کو چوما سینے سے لگایا اور چھوڑ دیا اور اس کے ساتھ بے اندازہ مال بھی مرحمت فرمایا۔ کہتے ہیں کہ اسی ہفتہ میں خدا کے فضل و کرم سے بادشاہ نے صحت پالی۔ **(قطعہ)** اس قصہ کے مناسب میں اس شعر کے خیال میں ہوں کہ ایک ہاتھی بان نے دریائے نیل (مصر کے مشہور دریا) کے کنارے پر پڑھا تھا۔ اے مخاطب! اگر تو اپنے پاؤں کے نیچے چیونٹی کا حال معلوم کرنا چاہتا ہے تو بس ایسا ہی سمجھ لے جیسا کہ تیرا حال ہاتھی کے پاؤں کے نیچے ہوتا ہے۔

فائدہ: اس حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہ کو اپنے فائدہ کی خاطر کسی کو ستانا نہ چاہیے اور مسکینوں پر رحم کرنا چاہیے، مساکین پر رحم کرنے سے خدا کا فضل ہوتا ہے۔

حکایت (۲۴) یکے از بندگانِ عمر ولیث گریختہ بود کساں در عقبش برفتند و باز آوردند وزیر را باوے غرضے بود اشارت بکشتنش کرد تا دیگر بندگاں چنیں فعل نیارند بندہ سر پیش عمر ولیث برزمیں نہاد و گفت۔

بندہ چہ دعویٰ کند حکم خداوند راست	فرد	ہر چہ رود برسرم چوں تو پسندی رواست

حلِ الفاظ: **بندگان:** جمع بندہ، غلام۔ **عُمر ولیث:** بادشاہ کا نام۔ **در عقبش:** اس کے پیچھے۔ **غرضے:** کوئی عداوت۔ **خداوند:** بادشاہ۔ **راست:** راست۔

ترجمہ مع مطلب: عمرولیث کے غلاموں میں ایک غلام بھاگ گیا تھا۔ لوگ اس کے پیچھے گئے اور اس کو پکڑ لائے، وزیر کو اس سے پہلی کوئی دشمنی تھی بادشاہ کو اس کے قتل کا اشارہ کیا تاکہ دوسرے غلام ایسی حرکت نہ کریں اس غلام نے اپنے سر کو عمرولیث کے قدموں پر رکھ دیا اور کہا جو کچھ میرے سر پر گذر جائے جب تو پسند کرتا ہے ٹھیک ہے مجھے کوئی اشکال نہیں۔ غلام کیا شکایت کر سکتا ہے۔ جب آقا کی مرضی ہے۔

لیکن بموجب آنکہ پروردہ نعمتِ ایں خاندانم نخواہم کہ در قیامت بخونِ من گرفتار آئی اجازت فرمائی تا وزیر را بکشم پس آنگہ بقصاصِ او بفرمائی خونِ من ریختن تا بحق کشتہ باشی ملک راخندہ گرفت وزیر را گفت چگونہ مصلحت مے بینی وزیر گفت اے خداوندِ جہاں مصلحت آں مے بینم کہ بہر خدا و صدقہ گور پدر او را آزاد کنی تا مرا نیز در بلائے میفگند گناہ از من ست و قولِ حکیمانِ معتبر کہ گفتہ اند۔

حلِ الفاظ: **قصاص:** بدلہ میں کسی قاتل کو شرعی حکم کے موافق قتل کرنا۔ **صدقہ:** جو فقیروں کو راہ خدا میں دیا جائے۔ **مصلحت:** اچھی تجویز، صلاح۔

ترجمہ مع مطلب: لیکن اس وجہ سے کہ آپ کے خاندان کی نعمت کا پالا ہوا ہوں میں نہیں چاہتا ہوں کہ حضور والا قیامت کے دن میرے خون میں پکڑے جائیں۔ اجازت دیجئے تاکہ میں وزیر کو مار ڈالوں۔ پس اس وقت اس کے قصاص میں میرے خون بہانے کا حکم دے دیجئے گا۔ تاکہ آپ سے خون ناحق نہ ہو۔ بادشاہ کو ہنسی آ گئی۔ وزیر سے پوچھا کہ اب تو کیا مصلحت دیکھتا ہے؟ وزیر نے عرض کیا اے مالک جہاں مصلحت یہی نظر آتی ہے۔ خدا کے لیے اور اپنے والد کی قبر کے صدقہ میں اس کو رہا کر دیجئے ایسا نہ ہو کہ مجھ کو بھی کسی مصیبت میں پھنسا دیوے۔ خطا میری ہے اور عقلمندوں کا قول معتبر ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے۔

چو کردی باکلوخ انداز پیکار	قطعه	سرِ خود را بنادانی شکستی
چو تیر انداختی برروی دشمن		چناں داں کاندر آماجش نشستی

حل الفاظ: **کلوخ انداز:** وہ سپاہی جو قلعہ کے کنگروں سے دشمن پر ڈلے پھینکتے تھے۔ **پیکار:** لڑائی۔ **آماج:** نشانہ گاہ۔

ترجمہ مع مطلب: جب تو نے ڈھیلے پھینکنے والے سے لڑائی کی۔ اپنے سر کو بے وقوفی سے خود توڑا تو نے۔ جب دشمن پر تیر پھینکا تو نے ایسا سمجھ تو کہ نشانہ کی جگہ میں بیٹھا ہے۔ **مطلب** یہ ہے کہ جب تو کسی کو اپنے تیر کا نشانہ بنائے گا تو ضرور اس کے تیر کا نشانہ بنے گا۔ چاہ کندہ را چاہ درپیش۔

فائدہ: وزیروں کو چاہیے کہ بادشاہ کی بارگاہ میں بلاوجہ کسی کی دشمنی نہ کریں اور بادشاہ کے لیے ضروری ہے کہ مجرم کی بات سنے۔ محض اہل غرض کے کہنے پر کسی کو سزا نہ دے۔

حکایت (۲۵) **ملکِ زوزن را خواجہ بود کریم النفس نیک محضر کہ ہمکناں را در مواجہ حرمت داشتے و در غیبت نکو گفتے اتفاقاً از وحرکتے در نظر ملک ناپسند آمد مصادرت فرمود و عقوبت کرد و سرہنگان پادشاہ بسوابق نعمتِ او معترف بودند و بشکر آں مرتہن درمدت توکیل او رفق و ملاطفت کردندے و زجر و معاقبت روا نداشتندے۔**

حل الفاظ: **زوزن:** ہرات اور نیشا پور کے درمیان ایک شہر کا نام ہے۔ **خواجہ:** صاحب خانہ یا وہ خدمت گار جس کا عضو تناسل کٹا ہوا ہو یا وزیر۔ **کریم النفس:** شریف النفس۔ **بخشنے والا:** گناہ معاف کرنے والا۔ **نیک محضر:** نیک عادت۔ **ہمکناں:** تمام سب۔ **مواجہ:** روبرو۔ **حرمت:** عزت۔ **غیبت:** پیٹھ پیچھے برائی بیان کرنا۔ **مصادرت:** ڈانڈ، تاوان۔ **سرہنگان:** سپاہی۔ **معترف:** مقر۔ **مرتہن:** گروی۔ **توکیل:** سپردگی۔ **رفق:** نرمی۔ **ملاطفت:** مہربانی۔ **زجر:** سرزنش۔ **معاقبت:** سزا۔

ترجمہ مع مطلب: زوزن کے بادشاہ کا ایک وزیر شریف النفس نیک عادت تھا کہ سب آدمیوں کی ان کے سامنے عزت کرتا تھا اور عدم موجودگی میں ان کو نیکی کے ساتھ یاد کرتا تھا۔ اتفاقاً اس کی ایک حرکت بادشاہ کی نظر میں ناپسند آئی جرمانہ کیا اور سزا کر دی۔ بادشاہ کے سپاہی اس کی پہلی نعمتوں کا اقرار کرنے والے اور ان کے شکریہ میں گروی تھے۔ اس کی سپردگی کی مدت میں نرمی اور مہربانی کرتے تھے۔ سرزنش (سختی اور ڈانٹ) اور تکلیف دینا جائز نہ سمجھتے تھے۔

صلح با دشمن اگر خواہی ہر گہ کہ ترا سخن آخر بدہاں میگذرد موذی را	قطعہ	و رقفا عیب کند در نظرش تحسین کن سخنش تلخ نخواہی دہنش شیریں کن

حلِ الفاظ: قفا: گدی، مراد عدم موجودگی۔ **تحسین:** تعریف۔ **موذی:** تکلیف پہنچانے والا۔ **دہان:** منہ۔ **سخن:** کلام۔

ترجمہ مع مطلب: اگر دشمن کے ساتھ تو صلح چاہتا ہے تو جب وہ تیرے پیٹھ پیچھے برا کہے تو اس کے سامنے اس کی تعریف کر۔ بات آخر اس کے منہ میں ہو کر آتی ہے اس کی بات کڑوی سننا نہیں چاہتے ہو تو اس کا منہ میٹھا کر دو اس لیے کہ میٹھے منہ سے میٹھی بات نکل سکتی ہے۔ تلخ نہیں یعنی نیکی اور احسان سے اس کو خوش کر لو پھر وہ برا نہیں کہے گا۔

آنچہ خطاب ملک بود از عہدہ بعضے بیروں آمد و بہ بقیتے در زنداں بماند آوردہ اند کہ یکے از ملوکِ نواحی در خفیہ پیغامش فرستاد کہ ملوکِ آں طرف قدرِ چناں بزرگوار ندانستند و بے عزتی کردند اگر رائے عزیز فلاں احسن اللہ خلاصہ بجانب ما التفاتے کند در رعایت خاطرش ہرچہ تمام تر سعی کردہ آید و اعیانِ ایں مملکت بدیدار او مفتقر ند و جوابِ ایں حروف را منتظر خواجہ چوں بریں وقوف یافت از خطر اندیشید در حال جوابے مختصر کہ اگر برملا افتد فتنہ نباشد برقفائے ورق نوشت و رواں کرد۔

حلِ الفاظ: خطاب: سے مراد غصہ ہے۔ **عہدہ:** ذمہ داری۔ **زنداں:** جیل خانہ۔ **نواحی:** جمع ناحیہ۔ **التفات:** توجہ۔ **اعیان:** بزرگان۔ **مفتقر:** محتاج۔ **وقوف:** اطلاع۔ **ہرچہ تمامتر:** جو ممکن رعایت ہو سکے گی۔ **درحال:** فوراً۔ **برملا افتد:** ظاہر ہو جائے۔ **قفائے ورق:** ورق کی پشت پر۔

ترجمہ مع مطلب: بادشاہ کی ناراضی کے جو کچھ اسباب تھے ان میں سے بعض سے بری ثابت ہوا اور بعض کی وجہ سے جیل خانہ میں پڑا رہا۔ بیان کیا ہے کہ اطراف کے بادشاہوں میں ایک نے اس وزیر کو پوشیدہ طریقہ پر پیغام بھیجا کہ وہاں کے بادشاہ نے ایسے بزرگوار کی قدر نہ کی اور بے عزتی کی اگر فلاں کی عزیز رائے اللہ تعالیٰ اس کی رہائی بخیر و خوبی کر دے۔ ہماری طرف توجہ کرے تو ان کی رعایت خاطر میں جو سعی ممکن ہوگی کی جائے گی۔ اس سلطنت کے خواص آپ کے دیدار کے محتاج اور ان کلمات کے جواب کے منتظر ہیں۔ وزیر نے جب اس خط کے مضمون کو پڑھا خطرہ سے سوچ لیا فوراً ایسا مختصر جواب کہ اگر بھید کھل جائے فتنہ نہ ہووے اسی خط کی پشت پر لکھ دیا اور روانہ کر دیا۔

یکے از متعلقاں کہ بریں واقف بود ملک را اعلام کرد کہ فلاں را کہ حبس فرمودہ با ملوکِ نواحی مراسلت دارد ملک بہم برآمد و کشف ایں خبر فرمود قاصد را بگرفتند و رسالت برخواندند بشتہ بود کہ حسن ظن بزرگاں بیش از فضیلتِ ماست و تشریف قبولے کہ فرمودند بندہ را امکانِ اجابت آں نیست بحکم آنکہ پروردہ نعمت ایں خاندان ست و باندک مایہ تغیر خاطرے با ولی نعمت قدیم بیوفائی نتواں کرد۔

آں راکہ بجائے تست ہر دم کرمے	فرد	عذرش بنہ ارکند بعمرے ستمے

حلّ الفاظ: **اعلام:** خبر دینا۔ **رسالت:** خط۔ **مراسلت:** خط و کتابت۔ **امکان اجابت:** قبول کرنے کا امکان یا قدرت۔ **ولی نعمت قدیم:** محسن قدیم۔ **کشف:** کھولنا، معلوم کرنا۔ **بجائے تست:** تیرے حق میں۔ **ار:** اگر۔

ترجمہ مع مطلب: بادشاہ کے ملازمین سے ایک نے جو اس خط پر آگاہ تھا بادشاہ کو خبر دے دی کہ فلاں کو آپ نے قید کر رکھا ہے وہ آس پاس کے بادشاہوں سے خط و کتابت رکھتا ہے شاہ کو جوش آ گیا۔ اس خبر کی حقیقت معلوم فرمائی۔ قاصد کو پکڑ لیا اور خط کو پڑھا اس میں لکھا تھا کہ آپ بزرگوں کا حسن ظن میرے حق میں میری فضیلت سے زیادہ ہے۔ قبولیت کا اعزاز جس کے متعلق فرمایا ہے بندہ کو اس کے قبول کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ اس وجہ سے کہ میں اس خاندان کی نعمتوں کا پالا ہوا ہوں۔ تھوڑی سی تغیر خاطر (رنجش) کی وجہ سے قدیمی آقائے نعمت کے ساتھ بے وفائی نہیں کر سکتا ہوں۔ **(بیت)** اس آقا کی کہ ہر وقت تیرے اوپر بخشش ہے اس کو معذور سمجھ اگر وہ عمر بھر میں ایک مرتبہ کوئی ظلم یا زیادتی کر دے۔

ملک را سیرتِ حق شناسی او خوش آمد و خلعت و نعمت بخشید و عذر خواست کہ خطا کردم کہ ترا بے جرم و خطا بیازردم گفت اے خداوند بندہ دریں حالت مر خداوند را خطائے نمی بیند بلے تقدیر خداوند تعالیٰ چنیں بود کہ مرایں بندہ را مکروہے رسد پس بدستِ تو اولیٰ تر کہ حقوقِ سوابق نعمت بریں بندہ داری و ایادی منت و حکماء گفتہ اند۔

حلّ الفاظ: **سیرت حق شناسی:** حق شناسی کی عادت۔ **مکروہے:** کوئی تکلیف۔ **ایادی:** نعمتیں۔ **حقوقِ سوابق نعمت:** پہلی نعمتوں کے حقوق۔ **اولیٰ تر:** بہتر۔ **تقدیر:** اندازہ، علم خداوندی۔

ترجمہ مع مطلب: بادشاہ کو اس کی حق شناسی کی سیرت پسند آئی مال اور خلعت عطا فرمایا اور معذرت کی کہ مجھ سے غلطی ہوئی کہ تجھ کو بے جرم و خطا تکلیف دی۔ وزیر نے عرض کیا اے آقا اس حالت میں خاص طور سے آقا نعمت کی کوئی خطا مجھے نظر نہیں آتی بلکہ مشیت الٰہی ایسے ہی تھی کہ اس بندہ کو کوئی تکلیف پہنچے۔ بس تیرے ہاتھ سے اس کا پہنچنا بہتر ہے۔ اس لیے کہ پہلی نعمتوں کے حقوق اور احسانات تو اس غلام پر رکھتا ہے اور عقلمندوں نے کہا ہے۔

گر گزندت رسد زخلق مرنج	مثنوی	کہ نہ راحت رسد زخلق نہ رنج
از خدادان خلاف دشمن و دوست		کہ دل ہر دو در تصرف اوست
گرچہ تیر از کمان ہمیگذرد		از کماندار بیند اہل خرد

حلّ الفاظ: **گزند:** تکلیف۔ **تصرف:** قبضہ۔ **کماندار:** کمان والا۔

ترجمہ مع مطلب: اگر خلقت سے تجھ کو تکلیف پہنچے رنجیدہ مت ہو۔ اس لیے کہ خلقت سے راحت پہنچتی ہے نہ کہ تکلیف۔ (۲) خدا کی طرف سے جان دوست کی دوستی کو اور دشمن کی دشمنی کو۔ اس لیے کہ دونوں کا دل اسی کے قبضہ اور اختیار میں ہے۔

(۳) اگرچہ تیر کمان سے نکلتا ہے لیکن عقلمند کماندار کی طرف سے سمجھتا ہے یعنی سمجھدار آدمی پھینکنے والے کی طرف دھیان کرے گا۔ اس کو کمان سے شکایت نہ ہوگی اس لیے کہ سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا بندہ کا دل اللہ کے قبضہ میں ہے جس طرف چاہے اس کو پلٹ دیوے۔

فائدہ: اس حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہ کو اپنے پرانے نمک خواروں پر اعتماد کرنا چاہیے اور معمولی معمولی باتوں پر گرفت نہ کرنی چاہیے۔ کہ ہرگز نیایدز پروردہ غدر۔

حکایت (۲۶) یکے را از ملوک عرب شنیدم کہ با متعلقانِ دیوان می گفت کہ مرسومِ فلاں را چندانکہ ہست مضاعف کنید کہ ملازم درگاہ است و مترصدِ فرماں و دیگر خدمتگاراں بہ لہو و لعب مشغول و در ادائے خدمت متہاون صاحب دلے بشنید فریاد و خروش از نہادش برآمد پرسیدندش کہ چہ دیدی گفت مراتب بندگاں بدرگاہ خدائے تعالیٰ ہمیں مثال دارد۔

حلِ الفاظ: **با متعلقانِ دیوان:** کارکنان دفتر سے۔ **مرسوم:** وظیفہ، تنخواہ۔ **مضاعف:** دوگنا۔ **مترصد:** منتظر۔ **لہو و لعب:** کھیل کود۔ **متہاون:** سست۔ **خروش:** شور، آہ و بکا۔ **صاحب دل:** روشن دل۔ **از نہادش:** اس کی ذات سے۔

ترجمہ مع مطلب: عرب کے بادشاہوں میں سے ایک کو میں نے سنا کہ وہ اپنے کارکنان دفتر سے کہتا تھا فلاں آدمی کا وظیفہ جتنا ہے اس سے دوگنا کر دو اس لیے کہ وہ ہماری درگاہ کا حاضر باش ہے۔ اور فرمان کا منتظر رہتا ہے اور دوسرے ملازم کھیل کود میں مشغول رہ کر خدمات کی ادائیگی میں سستی کرتے ہیں۔ ایک اللہ والے نے یہ بات سنی بے قرار ہو کر آہ و نالہ کیا۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ تو نے کیا دیکھا انہوں نے فرمایا کہ بندوں کے مراتب خدا تعالیٰ کی درگاہ میں یہی مثال رکھتے ہیں۔ یعنی بندوں کے مراتب درگاہِ الٰہی میں بندوں کی اطاعت و بندگی کے مطابق ہوتے ہیں۔ جس درجہ کی فرماں برداری ہوتی ہے اسی درجہ کا ثمرہ بصورت قرب ملتا ہے۔

دو بامداد گر آید کسے بخدمتِ شاہ امید ہست پرستندگانِ مخلص را	نظم	سوم ہر آئینہ درو ے کند بلطف نگاہ کہ نا امید نگردندز آستان اللہ
مہتری در قبول فرمان ست ہر کہ سیمائے راستاں دارد	مثنوی	ترک فرمان دلیل حرمان ست سر خدمت بر آستان دارد

حلِ الفاظ: **بامداد:** صبح۔ **ہر آئینہ:** بالضرور۔ **پرستندگان:** پوجنے والے۔ **مخلص:** بے ریا۔ **مہتری:** سرداری۔ **دلیل:** رہنما مراد نشان ہے۔ **حرمان:** نا امیدی، محرومی۔ **سیما:** پیشانی، علامت۔

ترجمہ مع مطلب: دو صبح (دو دن) متواتر اگر کوئی بادشاہ کی خدمت میں حاضری دے گا ضرور تیسرے دن بادشاہ اس کی طرف نگاہِ لطف کرے گا ایسے ہی اخلاص سے عبادت کرنے والوں کو امید ہے کہ وہ اس کی چوکھٹ سے نا امید نہ پھریں گے یعنی

محروم نہ کیے جائیں گے۔ (**مثنوی**) سرداری فرمان کے قبول کرنے میں ہے نافرمانی محرومی اور بدنصیبی کی نشانی ہے جو کہ سچوں کی پیشانی رکھتا ہے، وہ ہمیشہ بندگی کا سر چوکھٹ پر رکھتا ہے۔

فائدہ: اس حکایت کا یہ ہے کہ ہم کو اللہ تعالیٰ کی بندگی میں لگے رہنا چاہیے تاکہ ہم بندوں پر اللہ کریم کا خصوصی فضل و کرم ہو جائے جیسا کہ اس دنیاوی بادشاہ کی بارگاہ میں حاضر باش منتظر فرمان ملازم کا وظیفہ دوگناہ کر دیا گیا تھا۔

حکایت (۲۷) ظالمے را حکایت کنند کہ ہیزمِ درویشاں خریدے بحیف وتونگران رادادے بہ طرح صاحب دلے بروگزر کرد وگفت۔

ماری تو کہ ہر کرابہ بینی بزنی	بیت	یا بوم کہ ہر کجا نشینی بکنی
زورت ار پیش می رود باما	قطعہ	با خداوندِ غیب داں نرود
زور مندی مکن بر اہل زمیں		تا دعائے بر آسمان نرود

حلِّ الفاظ: ہیزم: لکڑیاں۔ **بحیف:** ظلم۔ **بطرح:** قیمت گرا کر، رشوت میں۔ **مار:** سانپ۔ **بوم:** اُلو۔ **زورمندی:** ظلم۔

ترجمہ مع مطلب: ایک ظالم کی حکایت بیان کرتے ہیں کہ فقیروں کی لکڑیاں ظلم سے خریدتا تھا۔ یعنی بہت کم قیمت میں اور مالداروں کو دے دیتا تھا رشوت میں یا دوسرے معنی زیادہ قیمت میں دے دیتا تھا۔ ایک اللہ والے نے اس پر گذر کیا اور فرمایا کیا تو سانپ ہے جس کو دیکھ لیتا ہے کاٹ لیتا ہے یا اُلو ہے جس جگہ بیٹھ جاتا ہے اجاڑ کر دیتا ہے۔ اگر تیرا زور ہم پر چلتا ہے غیب جاننے والے خدا کے سامنے نہ چلے گا۔ زمین والوں پر ظلم مت کر ایسا نہ ہو کہ کوئی دعا آسمان پر پہنچ جائے اور تیری بربادی کا سامان ہو جائے۔

حاکم از گفتن او برنجید وروی از نصیحتش درہم کشید وبدو التفات نہ کرد اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ تا شبے آتش مطبخ در انبار ہیزم افتاد وسائر املاکش بسوخت واز بستر نرمش برخاکستر نشاند اتفاقاً ہماں شخص بروئے بگذشت دیدش کہ بایاوران ہمی گفت ندانم کہ ایں آتش از کجا درسرائے من افتاد گفت از دُودِ دلِ درویشاں۔

حلِّ الفاظ: **التفات:** توجہ۔ **اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ:** اس کو اس کے مرتبہ کے غرور نے گناہ پر آمادہ کیا۔ **از بستر نرمش برخاکستر گرمش نشاند:** نرم بستر سے گرم خاک پر لا بٹھایا۔ **یاوران:** جمع یاور، مددگار۔ **سرائے:** گھر۔ **از دود دلِ درویشاں:** فقیروں کے دل کے دھوئیں سے۔ **املاک:** جمع ملک یعنی جو کچھ اس کے پاس اس کی ملکیت تھا۔

ترجمہ مع مطلب: ظالم اس کے کہنے سے رنجیدہ ہوا اور چہرہ اس کی نصیحت سے پھیر لیا اور اس کی طرف توجہ نہ کی۔ اس کے مرتبہ کے غرور نے اس کو گناہ پر مجبور کر دیا۔ یہاں تک کہ ایک رات باورچی خانہ کی آگ اس کی لکڑیوں کے ڈھیر میں جا پڑی اور

جو کچھ اس کے پاس اس کی ملکیت تھی جلا دی اور نرم بستر سے گرم راکھ پر لا بٹھایا اتفاقاً وہی اللہ والا شخص اس پر پھر گذرا دیکھا اس کو اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا تھا نہ معلوم کہاں سے یہ آگ میرے گھر میں لگ گئی۔ اس ولی اللہ نے کہا فقیروں کے دل کے دھویں سے یعنی ان کی بددعا سے۔

حذر کن ز دود درد نہائے ریش	قطعه	کہ ریش دروں عاقبت سر کند
بہم بر مکن تا توانی دلے		کہ آہے جہانے بہم بر کند

لطیفه : برطاقِ کیخسرو نوشتہ بود۔

چہ سالہائے فراوان و عمرہائے دراز	قطعه	کہ خلق بر سرِ مادرِ زمیں بخواہد رفت
چنانکہ دست بدست آمدست ملک بما		بدستہائے دگر ہمچنیں بخواہد رفت

حلِ الفاظ: لطیفہ: پُرلطف کلام۔ **کیخسرو:** نام ہے ایران کے ایک بادشاہ کا۔ **طاق:** محراب۔

ترجمہ مع مطلب: زخمی دلوں کے دھویں سے ڈر اس لیے کہ دل کا زخم انجام کار اثر کرتا ہے۔ غلبہ کرتا ہے اور ظالم کو برباد کر دیتا ہے، جب تک ہو سکے کسی دل کو پریشان مت کر کہ ایک آہ مظلوم کی دنیا کو برباد کر دیتی ہے۔ **(لطیفہ)** کیخسرو کی محراب پر لکھا ہوا تھا۔

(قطعہ) کیا بہت سال اور کیا لمبی عمر کہ خلقت ہمارے سر پر روئے زمین پر گذرے گی یعنی ہم قبر میں ہوں گے اور مخلوق اوپر سے گذرتی رہے گی، ایسی زیادہ عمر سے کیا فائدہ۔ جس طرح یہ ملک ہاتھ در ہاتھ ہم تک پہنچا ہے اسی طرح دوسروں کے ہاتھوں میں چلا جائے گا۔

فائدہ: اس حکایت کا یہ ہے کہ ظلم بہت بُری شے ہے بادشاہوں اور حکام کو ظلم سے بچنا چاہیے۔ عاجزوں کے ستانے کا نتیجہ ایسا ہوتا ہے جیسا کہ گذشتہ قصہ میں ہوا۔

حکایت (۲۸) یکے در صنعت کشتی گرفتن سرآمدہ بود سہ صد و شصت بندِ فاخر دانستے و ہر روز ازاں بنوعے کشتی گرفتے مگر گوشہ خاطرش با جمالِ یکے از شاگرداں میلے داشت سہ صد و پنجاہ و نہ بندش در آموخت مگر یک بند کہ در تعلیم آن دفع انداختے و تاخیر کردے۔

حلِ الفاظ: **صنعت:** ہنر، فن۔ **سرآمدہ بود:** کمال کو پہنچا ہوا تھا۔ **فاخر:** قیمتی۔ **مگر:** شاید۔ **میل:** رغبت۔ **عشق:** بند داؤ۔

ترجمہ مع مطلب: ایک پہلوان کشتی لڑنے کے فن میں کمال کو پہنچا ہوا تھا۔ تین سو ساٹھ داؤ اعلیٰ درجہ کے جانتا تھا اور ہر روز ان داؤں میں سے ایک سے کشتی لڑتا تھا، مگر اس کا گوشہ خاطر شاگردوں میں سے ایک شاگرد کے حسن کی طرف رغبت رکھتا تھا۔ تین سو انسٹھ داؤ اس کو سکھا دیے، مگر ایک داؤ کہ اس کے سکھانے میں ٹال مٹول اور تاخیر کر رہا تھا۔

فی الجملہ پسر در قوت و صنعت سر آمد و کسے را در زمانِ او با او امکانِ مقاومت نبودے تا بحد یکہ پیش ملک آں روزگار گفتہ بود کہ استاد را فضیلتے کہ بر من ست از روئے بزرگی ست و حقِ تربیت و گرنہ بقوت از و کمتر نیستم و بصنعت با او برابرم ملک را ایں سخن دشوار آمد فرمود تا مصارعت کنند مقامے متسع ترتیب کردند و ارکانِ دولت و اعیانِ حضرت و زور آورانِ روئے زمین حاضر شدند۔

حلِ الفاظ: **مقاومت:** مقابلہ، برابری۔ **دشوار آمد:** نا گوار ہوا۔ **مصارعت:** کشتی لڑنا۔ **متسع:** کشادہ۔ **زور آوران روئے زمین:** روئے زمین کے پہلوان۔

ترجمہ مع مطلب: خلاصہ کلام یہ ہے کہ لڑکا طاقت اور کشتی کے فن میں کمال کو پہنچ گیا اور زمانہ میں کسی کو اس کے ساتھ مقابلہ کی طاقت نہیں تھی۔ اس حد تک بات پہنچی کہ ایک دن اس نے اس زمانہ کے بادشاہ کے سامنے یہ کہہ دیا کہ استاد کی فضیلت جو کچھ مجھ پر ہے وہ اس کے بڑا ہونے اور تربیت کے حق کی وجہ سے ہے ورنہ طاقت میں اس سے کم نہیں ہوں اور کشتی کے فن میں تو اس کے برابر ہوں بادشاہ کو یہ بات سخت معلوم ہوئی حکم دے دیا کہ استاد شاگرد آپس میں کشتی کریں ایک کشادہ جگہ کشتی کے لیے ترتیب دی گئی یعنی تیار کی گئی۔ سلطنت کے ارکان اور بارگاہ شاہی کے خواص اور روئے زمین کے پہلوان اس میں حاضر ہوئے۔

پسر چوں پیل مست در آمد بصدمتے کہ اگر کوہ روئیں بودے از جائے برکندے استاد دانست کہ جواں بقوت از و برتر ست بداں بندِ غریب کہ از وے پنہاں داشتہ بود باوے در آویخت پسر دفع آں ندانست بہم بر آمد استاد از زمینش بدو دست بالائے سر برد و بر زمین زد غریو از خلق برخاست ملک فرمود استاد را خلعت و نعمت دادن و پسر را زجر فرمود و ملامت کرد کہ با پرورندہ خویش دعوئ مقاومت کردی بسر نبردی۔

حلِ الفاظ: **پیل مست:** مست ہاتھی۔ **صدمت:** حملہ۔ **کوہ روئیں:** کانسی کا پہاڑ۔ **برتر:** اونچا، زیادہ۔ **بداں بندِ غریب:** اسی اوپرے داؤ سے یا اسی عجیب داؤ سے جو شاگرد کو نہیں سکھایا تھا۔ **دفع:** کاٹ، توڑ۔ **غریو:** شور۔ **زجر:** تنبیہ، سرزنش۔ **بسر نبردی:** پورا نہ کر سکا۔

ترجمہ مع مطلب: لڑکا مست ہاتھی کی طرح اکھاڑے میں داخل ہوا ایسے حملہ کے ساتھ کہ اگر استاد کی جگہ کانسی کا پہاڑ ہوتا اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا۔ استاد سمجھ گیا کہ لڑکا طاقت میں اس سے زیادہ ہے اسی عجیب داؤ سے کہ اس سے پوشیدہ رکھا تھا اپنے شاگرد سے اُلجھ گیا۔ لپٹ گیا۔ لڑکا اس کی کاٹ نہ جانتا تھا اس لیے عاجز ہو گیا۔ استاد نے زمین پر سے اس کو مع دونوں ہاتھوں کے اٹھایا اور اپنے سر کے اوپر لے جا کر زمین پر چاروں خانہ چت پٹک دیا۔ خلقت میں شور ہو گیا۔ بادشاہ نے فرمایا کہ استاد کو خلعت و مال دیا جائے اور اس شاگرد لڑکے کو بہت ڈانٹا اور ملامت کی کہ اپنے پالنے والے سے برابری کا دعویٰ تو نے کیا

اور اس کو پورا کر کے نہ دکھایا۔

گفت اے پادشاہ روئے زمین بزور آوری برمن دست نیافت بلکہ مرا از علم کشتی دقیقہ ماندہ بود و ہمہ عمر از من دریغ می داشت امروز بداں دقیقہ برمن غالب آمد گفت از بہر چنیں روزے نگہ می داشتم کہ زیرکاں گفتہ اند دوست را چنداں قوت مدہ کہ اگر دشمنی کند تواند نشنیدہ کہ چہ گفت آں کہ از پروردہ خویش جفا دید۔

یا مگر کس دریں زمانہ نکرد	قطعہ	یا وفا خونبود در عالم
کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد		کس نیاموخت علم تیر از من

حلِ الفاظ: بزور آوری: طاقت سے۔ دست نیافت: قابو نہ پایا۔ دقیقہ: باریکی، نکتہ۔ اگر دشمنی کند تواند: اگر دشمنی کرنا چاہے کر سکے۔ عاقبت: نتیجہ، انجام۔

ترجمہ مع مطلب: شاگرد نے عرض کیا کہ اے روئے زمین کے بادشاہ استاد نے مجھ پر طاقت سے غلبہ نہیں پایا بلکہ مجھ کو کشتی کے علم سے ایک نکتہ سیکھنا رہ گیا تھا۔ استاد تمام عمر مجھ سے چھپا کر رکھتا تھا۔ آج اسی داؤ سے مجھ پر غالب آ گیا۔ استاد نے کہا میں نے ایسے ہی دن کے لیے اس داؤ کو محفوظ کر رکھا تھا کہ عقلمندوں نے فرمایا ہے کہ دوستوں کو اتنی قوت مت دے کہ اگر دشمنی کرنا چاہیں کر سکیں کیا تو نے وہ بات نہیں سنی ہے جو اس شخص نے بیان کی جس نے اپنے پالے ہوئے سے بیوفائی دیکھی تھی۔

(قطعہ) یا وفا تحقیق عالم میں نہ تھی یا شاید کسی نے اس زمانہ میں کسی کے ساتھ وفا نہیں کی۔ اس لیے کہ جس نے علمِ تیر مجھ سے سیکھا۔ اس نے انجام کار مجھ ہی کو نشانہ بنایا۔

فائدہ: شاگردوں کو ایسا سر چڑھانا نہ چاہیے کہ مقابلہ پر آ جائیں اور شاگردوں کو فضل و کمال کے باوجود اپنے اساتذہ کے مقابلہ پر نہ آنا چاہیے ورنہ ذلت اٹھانی پڑے گی۔

حکایت (۲۹) **درویشے مُجرد بگوشہ صحرائے نشستہ بود پادشاہے بروے بگذشت درویش از آنجا کہ فراغ مُلک قناعت ست بدو التفات نہ کرد سلطاں از آنجا کہ سطوت سلطنت ست برنجید و گفت ایں طائفہ خرقہ پوشاں امثال بہائم اند اہلیت و آدمیت ندارند وزیر نزدیکش آمد و گفت اے جوانمرد سلطانِ روئے زمین برتو گذر کرد خدمتے نہ کردی و شرائط ادب بجا نیاوردی گفت سلطاں را بگوی تا توقع خدمت از کسے دارد کہ توقع بہ نعمتِ او دارد و دیگر بدانکہ ملوک از بہر پاسِ رعیت اند نہ رعیت اند نہ رعیت از بہر طاعت ملوک۔**

حلِ الفاظ: مجرد: تنہا، بے تعلق دنیا سے۔ فراغ: فراغت، بے فکری۔ قناعت: تھوڑی چیز پر صبر کرنا۔ سطوت: دبدبہ۔ خرقہ پوش: گدڑی پوش۔ امثال بہائم: چوپاؤں کے مانند۔ پاس: حافظت، رعایت۔

ترجمہ مع مطلب: ایک فقیر تنہا ایک جنگل کے کونے میں بیٹھا ہوا تھا۔ ایک بادشاہ اس کے پاس سے گزرا۔ فقیر نے اس وجہ سے کہ اس کو ملک قناعت کی بے فکری حاصل ہے یعنی فقیر قانع ہوتا ہے، بادشاہوں سے کسی فائدہ کی اُمید نہیں رکھتا اس بادشاہ کی طرف توجہ نہ کی یعنی آداب شاہی نہ بجالایا۔ بادشاہ کو دبدبہ شاہی کی وجہ سے غصہ آ گیا اور بادشاہ نے کہا کہ یہ گدڑی پوش فقراء چوپاؤں کے مانند ہوتے ہیں، آدمیت ولیاقت نہیں رکھتے ہیں۔ وزیر یہ بات سن کر فقیر کے پاس آیا اور کہا اے جوانمرد روئے زمین کا بادشاہ تیرے قریب سے گزرا تو نے اس کی کوئی تعظیم نہیں کی اور آداب ضروری بھی نہیں بجالایا۔ فقیر نے کہا بادشاہ سے کہہ دو کہ وہ تعظیم وتکریم کی امید اس سے رکھے جو اس کی نعمتوں کا امیدوار ہو اور دوسری بات یہ سمجھ لے کہ بادشاہ رعیت کی حفاظت کے لیے بنائے گئے ہیں۔ نہ رعیت بادشاہوں کی بندگی کے لیے یعنی آداب شاہی بجالانے کے لیے رعیت پیدا نہیں کی گئی۔

	قطعہ	
پادشہ پاسبانِ درویش ست		گرچہ رامش بفرِّ دولتِ اوست
گوسپند از برائے چوپاں نیست		بلکہ چوپاں برائے خدمت اوست
گر یکے را تو کامراں بینی		دیگرے را دل از مجاہدہ ریش
روزکے چند باش تا بخورد		خاک مغزِ سرِ خیال اندیش
فرق شاہی و بندگی برخاست		چوں قضائے نبشتہ آمد پیش
گر کسے خاکِ مردہ باز کند		نشناسد توانگر از درویش

ملک راگفتنِ درویش استوار آمد گفت از من چیزے بخواہ گفت آں ہمی خواہم کہ دگر بارہ زحمت بمن ندہی گفت مراپندے دہ گفت۔

	قطعہ	
دریاب کنوں کہ نعمت ہست بدست		کیں دولت و ملک میرو دوست بدست

حلّ الفاظ: پاسبان: محافظ۔ رام: تابعدار۔ ش: ضمیر راجع ہے شاہ کی طرف۔ فر: دبدبہ۔ گوسپند: بکری۔ چوپان: چرواہا۔ کامران: کامیاب۔ مجاہدہ: محنت تکلیف اٹھانا، کوشش کرنا۔ روزک: تصغیر روز کی۔ خاک: بدون اضافت کے فاعل ہے خورد کا۔ مغز سر خیال اندیش: مضاف مضاف الیہ ہوکر مفعول۔ نبشتہ: لکھی ہوئی۔ خاک مردہ باز کند: مردہ کی قبر کھول دے۔ قضا: موت۔ استوار: مضبوط، سچی بات۔ زحمت: تکلیف۔ دریاب: از مصدر دریافتن معنی پہچان اور دوسروں کی مدد کر۔ کنوں: اب۔ رام: مخفف آرام۔ ش: ضمیر راجع ہے شاہ کی طرف، اس کی آسائش۔ پند: نصیحت۔

ترجمہ مع مطلب: حقیقت میں بادشاہ درویش کا پاسبان ہے اگرچہ اس کی تابعداری کرنا بادشاہت کے دبدبہ کی وجہ سے ہے۔ بکری چرواہے کے لیے نہیں ہے، بلکہ چرواہا اس کی خدمت کے لیے ہوتا ہے۔ ایک کو تو آج کامیاب دیکھتا ہے اور دوسرے کا دل مشقت برداشت کرنے سے زخمی چند دن صبر کرتا کہ خاک خیالات سوچنے والے سر کے مغز کو کھالیوے۔ غلامی اور بادشاہی کا

فرق اس وقت ختم ہو جاتا ہے جب لکھی ہوئی موت سامنے آ جاتی ہے اگر کوئی مردہ کی قبر کھول کر دیکھے گا تو کسی فقیر کو کسی مالدار سے پہچان نہ سکے گا یعنی قبر میں جانے کے بعد دونوں برابر ہو جاتے ہیں۔ بادشاہ کو اس کا کہنا پسند آیا۔ بادشاہ نے کہا مجھ سے کچھ خواہش کر میں تیری مراد پوری کر دوں گا۔ فقیر نے کہا میں چاہتا ہوں کہ دوبارہ مجھ کو تکلیف نہ دے تو یعنی پھر میرے پاس آپ تشریف نہ لائیں بس یہی میری مانگ ہے۔ بادشاہ نے کہا مجھ کو کوئی نصیحت کر فقیر نے کہا۔ **(بیت)** اب پالے یعنی مدد کر کہ نعمت تیرے ہاتھ میں ہے، کیونکہ یہ ملک و دولت یونہی ہاتھوں ہاتھ ایک دوسرے تک پہنچتے رہتے ہیں۔ دوسرا مطلب اب دین و دنیا کی نیکی حاصل کر لے کہ دولت تیرے ہاتھ میں ہے اس لیے کہ یہ ملک و دولت ہاتھوں ہاتھ چلی جائے گی۔

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوا کہ بادشاہوں کو اللہ والوں سے آداب شاہی کی توقع نہ رکھنی چاہیے۔ اس لیے کہ بادشاہ حقیقت میں رعایا کا خادم ہے۔ نہ رعیت اس کی۔

حکایت (۳۰) **یکے از وزراء پیش ذوالنون مصریؒ رفت و ہمت خواست کہ روز و شب بخدمت سلطان مشغول ے باشم و بخیرش امیدوار و از عقوبتش ترساں ذوالنون بگریست و گفت اگر من خدائے عزّوجل راچناں ترسیدے کہ تو سلطان را از جملہ صدیقاں بودے۔**

گر نبودے امیدِ راحب و رنج	قطعہ	پائے درویش بر فلک بودے
گر وزیر از خدا بترسیدے		ہمچناں کز مَلِک مَلَک بودے

حلِ الفاظ: ذوالنون: ولی کامل مصر میں گذرے ہیں۔ **ہمت:** توجہ، دعا۔ **عقوبت:** عذاب۔ **صدیقاں:** جمع صدیق، راست گو اور ایک درجہ ہے نبوت سے کم ولایت و شہادت سے اعلیٰ۔ **مَلِک:** بادشاہ۔ **مَلَک:** فرشتہ۔ **خیر:** نیکی، بھلائی۔

ترجمہ مع مطلب: ایک وزیروں میں سے حضرت ذوالنون مصریؒ کی خدمت میں گیا اور دعا چاہی کہ دن رات بادشاہ کی خدمت میں مشغول رہتا ہوں، اس کی خیر کا امیدوار اور اس کے غضب سے ڈرتا ہوں۔ حضرت ذوالنونؒ رو پڑے اور فرمایا اگر میں خدا تعالیٰ سے ایسا خوف رکھتا جیسا کہ تو بادشاہ سے رکھتا ہے تو آج صدیقین میں سے ایک ہوتا۔ **(قطعہ)** اگر رنج و راحت کی امید نہ ہوتی یعنی اخلاص کامل ہوتا تو فقیر کا پاؤں آسمان پر پہنچ جاتا یا مراد یہ ہے کہ اگر حاجات دنیوی مانع نہ ہوتیں تو فقیر مرتبہ میں کہیں سے کہیں پہنچ جاتا۔ اگر وزیر اللہ تعالیٰ سے ایسا ڈرتا جیسا بادشاہ سے ڈرتا ہے فرشتہ بن جاتا۔

فائدہ: بادشاہوں کی بہ نسبت اللہ سے زیادہ ڈرنا چاہئے۔ اگر ہم لوگ اللہ کی بندگی و اطاعت ایسی کریں جیسی وزراء بادشاہوں کی کرتے ہیں تو کامل ہو جائیں۔

حکایت (۳۱) **پادشاہے بکشتنِ اسیرے اشارت کرد گفت اے مَلِک موجب خشمے کہ ترا بر من ست آزار خود مجوی کہ ایں عقوبت بر من بیک نفس سر آید و بزہ آں بر تو جاوید بماند۔**

دورانِ بقا چو بادِ صحرا بگذشت	قطعه	تلخی و خوشی و زشت و زیبا بگذشت
پنداشت ستمگر کہ جفا برمن کرد		برگردن او بماند و برما بگذشت

ملِک را نصیحتِ او سودمند آمد و از سرِ خون او در گذشت

حلِّ الفاظ: موجب: سبب۔ بزہ: گناہ۔ جاوید: ہمیشہ۔ دورانِ بقا: زندگی کا زمانہ۔ زشت: بُرا۔ زیبا: اچھا۔ سودمند: مفید۔ سرآید: ختم ہو جائے۔

ترجمہ مع مطلب: ایک بادشاہ نے ایک بے گناہ قیدی کے مار ڈالنے کا حکم دے دیا، اس قیدی نے عرض کیا اے شاہ جو غصہ آپ کو میرے اوپر ہے اس کی وجہ سے آپ اپنی قیامت کے دن کی تکلیف نہ ڈھونڈ ھیے۔ اس لیے کہ یہ قتل کی سزا مجھ پر ایک سانس میں گذر جائے گی اور تجھ پر اس کا گناہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا یعنی میں بے گناہ ہوں میری وجہ سے اپنی عاقبت خراب مت کر، میرا قتل ایک سانس میں ہو جائے گا اور مجھ کو تھوڑی دیر تکلیف ہوگی اور تو اس کے عذاب میں ہمیشہ ہمیشہ گرفتار رہے گا۔
(قطعه) زندگی کا زمانہ جنگل کی ہوا کی طرح گذر گیا تلخی اور خوشی، اچھا اور بُرا سب گزر گیا۔ یعنی اچھا اور بُرا وقت خوشی اور تکلیف کی زندگی سب بیت ہی جاتی ہے ظالم نے سمجھا کہ اس نے ظلم مجھ پر کیا۔ اس کی گردن میں رہ گیا اور ہم پر گزر گیا۔ بادشاہ کو اس کی نصیحت مفید ثابت ہوئی اور اس کے قتل کا خیال ترک کر دیا یعنی معاف کر دیا۔

فائدہ: بادشاہ کو سوچ سمجھ کر حکم دینا چاہیے۔ غصہ کی حالت میں بھی حق بات سے گریز نہ کرنا چاہیے ورنہ عاقبت کی خرابی کا اندیشہ ہے۔

حکایت (۳۲) وزرائے نوشیرواں در مہمے از مصالح مملکت اندیشہ ہمی کردند و ہر یک از ایشاں دگر گونہ رای ہمی زدند و ملک ہمچناں تدبیرے اندیشہ کرد بزرجمہر را رائے ملک اختیار آمد وزیراں در نہانش گفتند رائے ملک را چہ مزیت دیدی بر فکر چندیں حکیم۔

حلِّ الفاظ: مہم: کار سخت دشوار و ضروری۔ مصالح: جمع مصلحت، بہتری، صلاح۔ دگر گونہ رائے: جدا جدا رائے۔ بزرجمہر: وزیر اعظم نوشیرواں۔ مزیت: فوقیت۔

ترجمہ مع مطلب: نوشیرواں کے وزیر سلطنت کے فلاحی کاموں میں سے ایک مشکل اور ضروری کام میں مشورہ کرتے تھے۔ ہر ایک ان میں سے اپنی عقل کے موافق علیحدہ رائے دیتا تھا۔ بادشاہ نے بھی ایک تدبیر سوچی اور اس کو ظاہر کیا وزیر اعظم بزرجمہر کو بادشاہ کی رائے پسند آئی دوسرے وزیروں نے تنہائی میں کہا آپ نے بادشاہ کی رائے کو کیا فوقیت دیکھی۔ اتنے عقلمندوں کی رائے پر۔

گفت بموجب آنکہ انجام کار معلوم نیست و رائے ہمگناں در مشیت ست کہ صواب آید یا خطا پس موافقت رائے ملک اولیٰ ترست تا اگر خلاف صواب آید بعلت متابعت از معاتبت ایمن باشم کہ گفتہ اند۔

حلِّ الفاظ: رائے ہمگناں: سب کی رائے۔ مشیت: چاہنا۔ ارادہ ایزدی: اللہ تعالیٰ کا ارادہ۔ متابعت: پیروی۔ معاتبت: غصہ۔ علت: سبب۔

ترجمہ مع مطلب: بزرجمہر نے کہا اس لیے کہ کام کا انجام معلوم نہیں ہے اور سب کی رائے ارادۂ خداوندی میں ہے، درست ہو جائے یا غلط۔ پس بادشاہ کی رائے کی موافقت کرنا زیادہ بہتر ہے اس لیے کہ اگر میری رائے غلط ہو جائے گی۔ اس کی پیروی کی وجہ سے اس کے غصہ سے بے خوف رہوں گا۔

خلاف رائے سلطاں رائے جستن	مثنوی	بخونِ خویش باشد دست شستن
اگر شہ روز را گوید شب ست ایں		بباید گفت اینک ماہ و پرویں

حلِّ الفاظ: پرویں: وہ سارے جو ثریا کہلاتے ہیں۔

ترجمہ مع مطلب: (۱) بادشاہ کی رائے کے خلاف رائے تلاش کرنا اپنے خون سے ہاتھ دھونا ہوئے۔ (۲) اگر دن کو بادشاہ کہے یہ رات ہے تو مصاحبین کو کہنا چاہیے جی ہاں رات ہے۔ چاند، ستارے بھی ہیں۔

فائدہ: بادشاہ کے مصاحبین اور وزراء کو بلاوجہ بادشاہ کی رائے کی مخالفت نہ کرنی چاہیے کہ اس میں جان کا خطرہ ہوتا ہے۔

حکایت (۳۳) شیّادے گیسو بافت یعنی علوی ست و با قافلہ حجاز بشہر درآمد و چناں نمود کہ از حج می آید و قصیدہ نیکو پیش مَلِک بُرد و دعویٰ کرد کہ وے گفتہ است ملک نعمتش داد و اکرام کرد و نوازش بیکراں فرمود تا یکے از ندمائے حضرت پادشاہ کہ دراں سال از سفرِ دریا آمدہ بود گفت من اورا عیدِ اضحیٰ در بصرہ دیدم معلوم شد کہ حاجی نیست دیگر گفت من اورا شناسم و پدرش نصرانی بود در ملاطیہ بدانستند کہ شریف نیست و شعرش را در دیوانِ انوری یافتند۔

حلِّ الفاظ: شیّاد: مکار۔ گیسو: زلفیں۔ علوی ست: اولادِ علی ہے، سید ہے۔ قصیدہ: وہ اشعار جن میں کسی کی تعریف کی جائے۔ نصرانی: عیسائی۔ ملاطیہ: نام شہر۔

ترجمہ مع مطلب: ایک مکار نے گیسو گوندھے یعنی سید ہے یا اولادِ علی ہے اور حاجیوں کے قافلہ کے ساتھ شہر میں داخل ہوا اور ایسا ظاہر کیا کہ حج سے آتا ہے اور ایک عمدہ قصیدہ بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا اور دعویٰ کیا کہ اس نے کہا ہے بادشاہ نے اس کو مال بہت دیا اور عزت کی اور بے حد نوازش فرمائی۔ بادشاہ کے ہم نشینوں میں سے ایک مصاحب کہ اسی سال دریا کے سفر سے آیا تھا اس نے عرض کیا کہ میں نے اس کو عیدالاضحیٰ کے موقع پر شہر بصرہ میں دیکھا تھا۔ معلوم ہو گیا کہ حاجی نہیں ہے۔ دوسرے

مصاحب نے عرض کیا کہ میں اس کو پہچانتا ہوں۔ اس کا باپ ملاطیہ کا رہنے والا عیسائی تھا۔ اب لوگوں کو معلوم ہوا کہ سید بھی نہیں ہے۔ اور قصیدے کے اشعار جو اس نے پڑھے تھے وہ انوری شاعر کے دیوان میں پائے گئے۔

مَلِک فرمودتا بزنندش ونفی کنند تا چندیں دروغ درہم چرا گفت، گفت اے خداوندِ روئے زمین سخنے ماندہ است در خدمت بگویم اگر راست نباشد بہ ہر عقوبت کہ خواہی سزاوار آنم گفت آں چیست گفت۔

غریبے گرت ماست پیش آورد	قطعہ	دو پیمانہ آب ست و یک چمچہ دوغ
اگر راست میخواہی از من شنو		جہاندیدہ بسیار گوید دروغ

ملک راخندہ گرفت گفت ازیں راست ترسخن تا عمر او باشد نہ گفتہ است فرمودتا آنچہ مامول اوست مہیا دارند و بدل خوشی او را تکسیل کنند۔

حلِ الفاظ: نفی کنند: جلاوطن کریں۔ درہم: پے در پے۔ غریب: مسافر۔ ماست: پانی ملا ہوا دہی۔ جہاندیدہ: تجربہ کار۔ مامول: مقصود۔ تکسیل: رخصت۔ دوغ: چھاچھ۔

ترجمہ مع مطلب: بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کو ماریں اور نکال دیں کہ اتنا جھوٹ پے در پے اس نے کیوں بولا۔ اس نے عرض کیا اے روئے زمین کے مالک صرف ایک بات کہنی رہ گئی ہے اگر وہ سچ نہ ہو تو پھر جو سزا آپ تجویز فرمائیں میں اس کے لائق ہوں۔ بادشاہ نے کہا وہ کیا ہے؟ کہہ دے۔ اس نے کہا اگر کوئی مسافر تیرے پاس چھاچھ لائے گا تو وہ حقیقت میں دو پیمانہ پانی اور ایک چمچہ چھاچھ ہوگی یعنی خالص نہ لائے گا اگر آپ مجھ سے سچ بات سننا چاہتے ہیں۔ سنیے جہاندیدہ لوگ عموماً بہت جھوٹ بولا کرتے ہیں مراد یہ ہے کہ دنیا میں گھوما پھرا آدمی ہوں ایسا آدمی اگر جھوٹ بول دے کوئی تعجب کی بات نہیں۔ بادشاہ کو یہ سن کر ہنسی آ گئی اور فرمایا اس جھوٹے نے اپنی عمر میں اس سے زیادہ سچی بات نہ کہی ہوگی۔ اس لیے جو اس کا مقصود ہے خلعت و انعام وغیرہ دے دیں اور خوش دلی سے اس کو رخصت کریں۔

فائدہ: بادشاہوں کو اجنبی مسافروں کی باتوں پر اعتماد نہ کرنا چاہیے اور اس قسم کے لوگوں سے تھوڑا بہت جھوٹ ثابت ہونے پر عفو و درگزر سے کام لینا چاہیے اس لیے کہ یہ لوگ عموماً ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔

حکایت (۳۴) **یکے از پسران ہارون الرشید پیش پدر آمد خشم آلودہ کہ مرا فلاں سرہنگ زادہ دشنامِ مادر داد، ہارون الرشید ارکانِ دولت را گفت جزائے چنیں کسے چہ باشد یکے اشارت بکشتن کرد و یکے بزبان بریدن و دیگرے بمصادرت ونفی، ہارون گفت اے پسر کرم آنست کہ عفو کنی واگر نتوانی تو نیزش دشنامِ مادر دہ چندانکہ از حد نگذرد پس آنگہ ظلم از طرف تو باشد ودعویٰ از قبل خصم۔**

حلِ الفاظ: **ہارون الرشید:** عباسی خلفاء میں سے ایک کا نام ہے۔ **سرہنگ:** سردار۔ **جزا:** نیکی کا بدلہ۔ **مصادرہ:** تاوان، ضبط کرنا جائیداد کا۔ **نفی:** جلاوطنی۔ **عفو:** معافی۔ **انتقام:** بدلہ۔ **کرم آنست:** تقاضائے کرم یہ ہے۔

ترجمہ مع مطلب: خلیفہ ہارون الرشید کے صاحبزادوں میں سے ایک غصہ سے بھرا ہوا باپ کے سامنے آیا اور کہا فلاں سردار کے لڑکے نے مجھ کو ماں کی گالی دی ہے۔ ہارون الرشید نے سلطنت کے ارکان سے دریافت کیا کہ ایسے شخص کی سزا کیا ہونی چاہیے؟ ایک نے اشارہ قتل کرنے کا کیا۔ دوسرے نے زبان کاٹ دینے کا۔ اور ایک نے مال کی ضبطی اور جلاوطنی کا مشورہ دیا۔ ہارون الرشید نے بیٹے سے کہا اے بیٹے کرم وہ ہے کہ تو اس کو معاف کر دے اگر معاف نہیں کر سکتا تو تو بھی ماں کی گالی دے دے۔ اس کا خیال رکھو کہ حد سے نہ بڑھے اگر ایسا ہوا اس وقت تیری طرف سے ظلم ہوگا اور مخالف کی طرف سے دعویٰ۔

نہ مردست آں بنزدیکِ خرد مند	قطعه	کہ باپیل دماں پیکار جوید
بلے مرد آنکس ست از روئے تحقیق		کہ چوں خشم آیدش باطل نگوید

حلِ الفاظ: **پیل دماں:** مست ہاتھی۔ **پیکار:** لڑائی۔ **خصم:** غصہ۔ **باطل:** جھوٹ، حق کے خلاف۔

ترجمہ مع مطلب: عقلمند کے نزدیک وہ شخص بہادر نہیں ہے، جو کہ مست ہاتھی سے جنگ کرے بلکہ مرد وہ شخص ہے تحقیق کی رو سے کہ جب اس کو غصہ آ جائے حق کے خلاف بات نہ کہے یعنی نامناسب باتیں زبان سے نہ نکالے۔

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوا کہ بہادری غصہ کا برداشت کرنا ہے نہ کہ مست ہاتھی سے جنگ کرنا اور غصہ کی حالت میں مردوں کا کام بکواس کرنا نہیں ہے بلکہ مجرم کو معاف کر دینا چاہیے اگر سزا دینی چاہے تو وہ بھی جرم سے زیادہ نہ ہونی چاہیے۔

حکایت (۳۵) **باطائفہ بزرگاں بہ کشتی نشستہ بودم زورقے در پے ما غرق شد دو برادر بگردابے درافتادند یکے از بزرگان گفت ملاح را کہ بگیر ایں ہر دواں را کہ بہر یکے پنجاہ دینارت بدہم ملاح درآب رفت تا یکے را برہانید وآں دیگر ہلاک شد گفتم بقیتِ عمرش نماندہ بود ازیں سبب درگرفتن او تاخیر کردی ودراں دیگر تعجیل ملاح بخندید وگفت آنچہ تو گفتی یقین ست و سببے دیگرست گفتم آں چیست۔**

حلِ الفاظ: **طائفہ:** گروہ۔ **بزرگاں:** جمع بزرگ، بڑے لوگ۔ **ورق:** چھوٹی کشتی جس کو ڈونگیا کہتے ہیں۔ **گرداب:** بھنور۔ **تاخیر:** دیر۔ **تعجیل:** جلدی۔

ترجمہ مع مطلب: ایک مرتبہ چند بڑے لوگوں کے ہمراہ میں کشتی میں بیٹھا ہوا تھا ایک ڈونگی ہمارے سامنے ڈوب گئی دو بھائی بھنور میں پھنس گئے سرداروں میں سے ایک نے ملاح سے کہا ان دونوں کو پکڑ یعنی بھنور سے نکال میں ہر ایک کے عوض تجھ کو پچاس دینار سرخ (سونے کا سکہ ہوتا ہے) دوں گا۔ ملاح پانی میں گھسا اور ایک کو نکال لایا اور دوسرا ہلاک ہو گیا۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے منہ سے نکلا کہ اس کی عمر باقی نہیں رہی تھی اس وجہ سے ملاح تو نے اس کے نکالنے میں دیر لگائی اور دوسرے کے

نکالنے میں جلدی کی۔ ملاح ہنسا اور کہا جو آپ نے فرمایا وہ یقینی بات ہے لیکن ایک سبب اور بھی ہے میں نے کہا وہ کیا ہے؟

گفت میل خاطر من بر رہانیدن ایں یکے بیشتر بود کہ وقتے در بیاباں ماندہ بودم مرا بر شترے نشاند و از دست آں دگر تازیانہ خوردہ بودم در طفلی گفتم صَدَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ وَ مَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْہَا۔

کاندریں راہ خارہا باشد	قطعہ	تاتوانی درون کس مخراش
کہ ترا نیز کارہا باشد		کار درویش مستمند برآر

حلِّ الفاظ: ۔ **تازیانہ**: کوڑا۔ **صدق اللہ تعالیٰ**: اللہ نے سچ فرمایا۔ **مستمند**: حاجت مند۔ **میل**: رغبت۔

ترجمہ مع مطلب: ملاح نے کہا میری دلی رغبت اس ایک کے نکالنے کی طرف زیادہ تھی۔ اس لیے کہ ایک وقت میں جنگل میں رہ گیا تھا۔ اس نے مجھ کو اونٹ پر بٹھا لیا تھا۔ دوسرے کے ہاتھ بچپن کے زمانہ میں احقر نے کوڑے کھائے تھے۔ یہ سن کر میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا کہ جس نے نیک عمل کیا اپنے نفس کے فائدہ کے لیے (کیا) اور جس نے برا عمل کیا اپنے اوپر یعنی اس کا نقصان اسی کو پہنچے گا۔ (قطعہ) جب تک تجھ سے ہو سکے کسی دل کو مت چھیل یعنی مت ستا کہ اس راستہ میں بہت کانٹے ہیں۔ حاجت مند فقیر کے کام کو پورا کر کہ تجھ کو بھی بہت سے کام پیش آئیں گے۔

فائدہ: اس حکایت کا یہ ہے کہ عام لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنی چاہیے۔ حاجت مندوں کی ضرورت حتی الامکان پوری کرنے کی سعی کرنی چاہیے تاکہ نیکی کی جزا نیکی کی صورت میں پیش آئے۔

حکایت (۳۶) **دو برادر بودند یکے خدمت سلطان کردے و دیگرے بسعی باز و خوردے بارے ایں توانگر گفت درویش را کہ چرا خدمت نہ کنی تا از مشقتِ کار کردن برہی گفت تو چرا کار نہ کنی تا از مذلتِ خدمت رستگاری یابی کہ خردمنداں گفتہ اند کہ نانِ جو خوردن و نشستن بہ کہ کمرِ زریں بستن و بخدمت استادن۔**

حلِّ الفاظ: **بسعی بازو**: بازو کی کوشش سے۔ **مذلت**: ذلت۔ **رستگاری**: رہائی۔ **کمر زریں بستن**: سنہرا پٹکا باندھنا۔ **مشقت**: تکلیف۔

ترجمہ مع مطلب: دو بھائی تھے ایک بادشاہ کی خدمت (نوکری) کرتا تھا اور دوسرا گٹوں کی کمائی کھاتا تھا۔ ایک مرتبہ اس مالدار نے غریب بھائی سے کہا کہ تو خدمت (ملازمت) شاہی کیوں اختیار نہیں کر لیتا ہے تاکہ محنت کرنے کی تکلیف سے چھوٹ جائے؟ اس درویش بھائی نے کہا تو کام کیوں نہیں کرتا ہے تاکہ خدمت کی ذلت سے رہائی پالے، اس لیے عقلمندوں نے فرمایا ہے جو کی روٹی کھانا اور قناعت کے ساتھ بیٹھ جانا بہتر ہے بادشاہوں کی خدمت میں سنہرا پٹکا باندھنے اور کھڑا رہنے سے۔

بہ از دست بر سینہ پیش امیر	بیت	بدست آہک تفتہ کردن خمیر

تاچہ خورم صیف وچہ پوشم شتا	قطعہ	عمرِ گراں مایہ دریں صرف شد
تا نہ کُنی پشت بخدمت دوتا		اے شکم خیرہ بنانے بساز

حلِ الفاظ: **بدست:** ہاتھ سے۔ **آہک تفتہ خمیر کردن:** گرم چونے کا خمیر کرنا۔ **صیف:** گرمی۔ **شتا:** جاڑا۔ **شکم خیرہ:** پیٹ کا بے حیا یعنی وہ شخص جس کا پیٹ حرص کی وجہ سے کبھی نہ بھرے۔ **بساز:** موافقت کر یعنی صبر کر۔ **پشت دوتا کردن:** کمر جھکانا۔

ترجمہ مع مطلب: گرم چونے کا ہاتھ سے خمیر کرنا جس میں ہاتھ پھٹ جاتے ہیں، بہتر ہے امیر کے سامنے تعظیم کے لیے سینہ پر ہاتھ رکھنے سے۔ (قطعہ) قیمتی عمر اسی میں صرف ہوگئی کہ میں گرمیوں میں کیا کھاؤں گا اور جاڑوں میں کیا پہنوں گا اس لیے کہ گرمیوں میں پہننے کا فکر زیادہ نہیں ہوتا اور سردیوں میں کھانے سے زیادہ پہننے کا فکر ہوتا ہے۔ اے پیٹ کے بے حیا (حریص) ایک روٹی پر صبر کرلے تاکہ خدمت کے لیے دوسروں کے سامنے کمر نہ جھکانی پڑے۔

فائدہ: قوت بازو سے کما کر کھانا اور تنگی سے قناعت کے ساتھ گزارہ کرنا بادشاہوں اور امیروں کی نوکری کرنے سے بہتر ہے۔

حکایت (۳۷) کسے مژدہ پیش نوشیروان عادل برد وگفت شنیدم کہ فلاں دشمن ترا خدائے تعالیٰ برداشت گفت ہیچ شنیدی کہ مرا بگذاشت۔

کہ زندگانی مانیز جاودانی نیست	فرد	اگر بمُرد عدو جائے شادمانی نیست

حلِ الفاظ: **مژدہ:** خوشخبری۔ **جائے شادمانی:** خوشی کا موقع، خوشی کی جگہ۔ **جاودانی:** دائمی۔ **عدو:** دشمن۔

ترجمہ مع مطلب: ایک آدمی نوشیروان عادل کے سامنے خوشخبری لے گیا۔ مبارک ہو آپ کے فلاں دشمن کو خدا تعالیٰ نے دنیا سے اٹھا لیا۔ نوشیرواں نے فرمایا یہ بھی کچھ سنا تو نے کہ مجھ کو چھوڑ دیا۔ مطلب یہ ہے کہ اس میں خوشی کی بات کیا ہے کہ دشمن مرگیا اگر وہ مرگیا ہم کو بھی مرنا ہے۔ (فرد) اگر دشمن مرگیا خوشی کا موقع نہیں ہے۔ اس لیے کہ ہماری زندگی بھی ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔ **فائدہ:** دشمن کے مرنے پر خوش نہ ہونا چاہئے اس لیے کہ ہماری زندگی بھی باقی رہنے والی نہیں ہے۔

حکایت (۳۸) گروہے حکما در بارگاہ کسریٰ بہ مصلحتے در سخن ہمی گفتند و بزرجمہر کہ مہتر ایشاں بود خاموش بود سوال کردندش کہ باما دریں بحث چرا سخن نگوئی گفت وزیراں برمثال اطبا اند وطبیب دارو ندہد مگر بہ سقیم پس چوں بینم کہ رائے شا بر صواب ست مرا برسر آں سخن گفتن حکمت نباشد۔

حلِ الفاظ: **کسریٰ:** لقب شاہان ایران۔ **بزرجمہر:** وزیر اعظم نوشیروان۔ **دارو:** دوا۔ **سقیم:** بیمار۔ **صواب:** درستی۔ **حکمت:** دانائی۔

ترجمہ مع مطلب: داناؤں کی ایک جماعت کسریٰ کی بارگاہ میں ایک مصلحت ملکی میں گفتگو کرتی تھی۔ اور بزرجمہر کہ ان سب کا سردار تھا چپ تھا۔ انہوں نے دریافت کیا کہ ہمارے ساتھ اس بحث میں کیوں حصہ نہیں لیتا ہے بزرجمہر نے فرمایا وزیر لوگ اطباء کے

مانند ہوتے ہیں۔ حکیم دوا نہیں دیتا ہے، مگر بیمار کو۔ جب میں دیکھ رہا ہوں کہ تمھاری رائے درست ہے تو مجھ کو اس پر بولنا دانائی نہ ہوگی۔

چو کارے بے فضول من برآید وگر بینم کہ نابینا و چاہ است	مثنوی	مراد روے سخن گفتن نشاید اگر خاموش بنشینم گناہ است

حلِ الفاظ: فضول: جمع فضل زیادتی، فضولی، دخل در معقولات۔ نابینا: اندھا۔ چاہ: کنواں۔

ترجمہ مع مطلب: جب کوئی کام میرے دخل دیے بغیر نکل جائے یعنی پورا ہو جائے تو مجھ کو اس میں کلام کرنا لائق نہ ہووے اور اگر میں یہ دیکھوں کہ اندھا ہے اور سامنے کنواں ہے اس وقت اگر خاموش بیٹھوں اور نہ بولوں تو یہ خاموشی گناہ ہے۔

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ دانا لوگ بدوں ضرورت کسی کی بات میں دخل نہیں دیا کرتے۔

حکایت (۳۹) ہارون الرشید را چوں ملک مصر مسلّم شد گفتا بخلاف آں طاغی کہ بہ غرور ملک مصر دعویٰ خدائی کرد نہ بخشم ایں ملک اِلّا بخسیس ترین بندگاں سیاہے داشت خصیب نام ملک مصر بوے ارزانی داشت آوردہ اند کہ عقل و درایت او تا بجائے بود کہ طائفہ حُراث مصر شکایت آوردندش کہ پنبہ کاشتہ بودیم برکنار نیل باراں بے وقت آمد وتلف شد گفت پشم بایستے کاشت تا تلف نہ شدے صاحب دلے ایں کلام بشنید و گفت۔

حلِ الفاظ: چوں ملک مصر مسلّم شد: جب مصر کا ملک پورا سپرد کیا گیا یعنی پورا فتح ہو گیا۔ طاغی: سرکش۔ خسیس ترین: ذلیل ترین۔ سیاہے: ایک حبشی۔ ارزانی داشت: بخش دیا۔ حراث مصر: مصر کے کاشتکار۔ پنبہ: روئی۔ نیل: مصر کا مشہور دریا۔ تلف: برباد۔ پشم: اون۔

ترجمہ مع مطلب: ہارون الرشید کو جب ملک مصر پورا فتح ہو گیا تو اس نے فرمایا اس سرکش فرعون کے خلاف جس نے اس ملک مصر کے غرور میں خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ میں اس ملک کو نہیں دوں گا یعنی اس پر حاکم نہ بناؤں گا، مگر اپنے کسی ذلیل ترین غلام کو ایک حبشی غلام خصیب (کودن) نامی رکھتا تھا۔ ملک مصر اس کو بخش دیا۔ بیان کیا ہے کہ اس غلام کی عقل اور سمجھ اتنی تھی کہ مصر کے کاشتکاروں کی ایک جماعت نے اس کے پاس شکایت کی کہ ہم نے دریائے نیل کے کنارہ پر روئی بوئی تھی بے وقت بارش ہونے سے برباد ہو گئی۔ اس نے کہا اُون بو دینی چاہیے تھی۔ اس لیے کہ وہ برباد نہ ہوتی۔ ایک اللہ والے نے یہ بات سنی اور فرمایا۔

اگر روزی بدانش در فزودے بناداں آں چناں روزی رساند	مثنوی	زناداں تنگ روزی تر نبودے کہ دانان اندراں حیراں بماند
بخت و دولت بکاردا کیمیا گر بغصہ مردہ بہ رنج اوفتادہ است درجہاں بسیار	مثنوی	جز بتائید آسمانی نیست ابلہ اندر خرابہ یافتہ گنج بے تمیز ارجمند و عاقل خوار

حلِّ الفاظ: **دانش:** عقل، سمجھ، علم۔ **بخت و دولت:** نصیبہ اور دولت۔ **کاروانی:** کام جاننا۔ **تائید:** مدد۔ **کیمیا گر:** کیمیا بنانے والا۔ **ابلہ:** بے وقوف۔ **خرابہ:** اجاڑ۔ **گنج:** خزانہ۔ **ارجمند:** عزیز گرامی، صاحب قدر۔ **عاقل خوار:** عقلمند ذلیل۔ **تائید آسمانی:** آسمانی مدد، اللہ تعالیٰ کی امداد۔

ترجمہ مع مطلب: اگر روزی عقل سے بڑھتی تو بے وقوف سے زیادہ تنگ روزی کوئی نہ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ بے وقوف کو ایسے طریقہ پر روزی پہنچاتا ہے کہ عقل مند اس کو دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔ **(مثنوی دیگر)** نصیبہ اور دولت کا حصول کام جاننے پر نہیں ہے۔ سوائے آسمانی امداد کے نہیں ہے۔ کیمیا گر تو رنج وغم میں مر گیا۔ (اس لیے کہ اکثر مرتبہ ایک آنچ کی کسر رہ جاتی ہے) بے وقوف نے مقدر سے ویران جگہ میں خزانہ پالیا۔ دنیا میں اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ بے تمیز صاحب نصیب اور عزت والا اور عقل مند ذلیل وخوار ہوتا ہے۔

فائدہ: عقل و ہنر سے روزی نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اس پر روزی کشادہ کر دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے روزی تنگ کرتا ہے۔

حکایت (۴۰) **یکے را از ملوک کنیزکِ چینی آوردند خواست در حالتِ مستی باوے جمع آید کنیزک ممانعت کرد ملک در خشم شد و مرا و را بسیاہے بخشید کہ لب زبرینش از پرہ بینی درگذشتہ بود و زیرینش بہ گریباں فروہشتہ ہیکلے کہ صخر جنی از طلعتِ او برمیدے و عین القطر از بغلش بچکیدے۔**

تو گوئی تا قیامت زشت روئی	فرد	بروختم ست و بریوسف نکوئی

حلِّ الفاظ: **کنیزک:** نوعمر باندی۔ **سیاہ:** حبشی غلام۔ **لب زبرین:** اوپر کا ہونٹ۔ **پرہ بینی:** ناک کی پھونگل۔ **لب زیریں:** نیچے کا ہونٹ۔ **صخر جنی:** وہ دیو جس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی چرائی تھی۔ **طلعت:** صورت۔ **عین القطر:** تارکول کا چشمہ۔ **یاسں:** گداختہ کا چشمہ۔ **ہیکل:** بڑا جثہ۔

ترجمہ مع مطلب: بادشاہ کے لیے لوگ نہایت خوبصورت نوعمر باندی چین سے لائے تھے۔ بادشاہ نے مستی کی حالت میں چاہا کہ اس کے ساتھ صحبت کرے باندی نے انکار کر دیا۔ بادشاہ غصہ ہوگیا اور اس کو ایک ایسے حبشی غلام کو بخش دیا جس کا اوپر کا ہونٹ ناک کی پھونگل سے نکلا ہوا اور نیچے کا ہونٹ گریبان میں لٹکا ہوا تھا۔ بدصورت ایسا کہ صخر جنی (دیو) اس کی صورت دیکھ کر بھاگتا تھا۔ اور گویا تارکول کا چشمہ اس کی بغل سے ٹپکتا تھا۔ یعنی گندہ بغل تھا۔ (فرد) اس کو دیکھ کر تو کہے گا کہ ہمیشہ کے لیے بدصورتی اس پر ختم ہے اور یوسف علیہ السلام پر خوبصورتی۔

شخصے نہ چناں کریہ منظر	قطعہ	کز زشتی او خبر تواں داد
وانگہ بغلش نعوذ باللہ		مُردار بآفتاب مرداد

حلِ الفاظ: کریہ منظر: بدصورت۔ مردا: بھادوں کا مہینہ۔ نعوذ باللہ: اللہ کی پناہ۔

ترجمہ مع مطلب: کوئی شخص ایسا بدصورت نہیں ہے کہ اس کی بدصورتی کو اس کے ساتھ تشبیہ دی جا سکے اور اس پر اس کی بغل کا تعفن خدا کی پناہ جیسے کہ مرا ہوا جانور بھادوں کی دھوپ میں سڑ رہا ہو۔

آوردہ اند کہ دراں مدت سیاہ را نفس طالب بود و شہوت غالب۔ مہرش بجنبید مہرش برداشت بامداداں کہ مَلِک کنیزک را بجست و نیافت حکایت بگفتندش خشم بگرفت و فرمود تا سیاہ را باکنیزک استوار بہ بندند و از بام جوسق بقعر خندق وا راند از ندیکے از وزرائے نیک محضر روئے شفاعت برزمین نہاد و گفت سیاہ بیچارہ را دریں خطائے نیست کہ سائر بندگاں بنوازش خداوندی متعود اند۔

حلِ الفاظ: مہرش: اس کی محبت۔ مُہرش: اس کی مہر یعنی پردہ بکارت۔ **استوار:** مضبوط۔ **از بام جوسق:** قلعہ کے کوٹھے سے۔ **قعر:** گہرائی۔ **متعود:** عادی۔

ترجمہ مع مطلب: بیان کرتے ہیں کہ ان دنوں حبشی کا نفس عورت کا طالب تھا اور اس پر شہوت کا غلبہ تھا اس کی شہوت و محبت نے حرکت کی اس باندی کے ساتھ مجامعت کر کے اس کی بکارت زائل کر دی۔ صبح کے وقت بادشاہ نے اس باندی کو ڈھونڈا نہ پایا یعنی قابل مجامعت نہ پایا۔ ناراض ہو کر حکم دے دیا کہ حبشی غلام کو باندی کے ساتھ مضبوط باندھ کر قلعہ کی چھت سے خندق کی گہرائی میں پھینک دیں۔ نیک عادت وزیروں میں سے ایک نے سفارش کے لیے زمین پر چہرہ رکھا اور عرض کیا کہ حبشی بیچارہ کی اس میں کوئی خطا نہیں ہے۔ اس لیے کہ سارے غلام اور نوکر چاکر خداوندی نوازشوں کے عادی ہیں یعنی نوازشات خداوندی کے بل بوتہ پر سب کچھ کر لیتے ہیں۔

گفت اگر در مفاوضت او شبے تاخیر کردے چہ شدے کہ من اورا افزوں تر از بہائے کنیزک بدادمے گفت اے خداوند آنچہ فرمودی معلوم ست لیکن نشنیدی کہ حکماء گفتہ اند دریں معنی۔

حلِ الفاظ: مفاوضت: لین دین مراد ہم بستری۔ بہا: قیمت۔

ترجمہ مع مطلب: بادشاہ نے فرمایا اگر یہ غلام اس باندی کے ساتھ صحبت کرنے میں ایک رات کی تاخیر کر دیتا تو کیا ہو جاتا یعنی اس کا کیا نقصان تھا۔ اس لیے کہ میں اس کو باندی کی قیمت سے بہت زیادہ دے دیتا۔ وزیر نے عرض کیا اے آقا جو آپ نے فرمایا درست ہے لیکن آپ نے شاید نہیں سنا کہ عقلمندوں نے ایسے موقع کے لیے یہ فرمایا ہے۔

تشنہ سوختہ بر چشمہ حیواں چو رسد مُلحِد گرسنہ رخانہ خالی برخواں	قطعہ	تو مپندار کہ از پیل دماں اندیشد عقل باور نکند کز رمضاں اندیشد

ملک را ایں لطیفہ پسند آمد و گفت اکنوں سیاہ را بتو بخشیدم کنیزک را چہ کنم گفت کنیزک را ہم بہ سیاہ بخش کہ نیم خوردہ سگ ہم اورا شاید۔

ہرگز اورا بدوستی مپسند تشنہ را دل نخواہد آب زلال	قطعہ	کہ رود جائے ناپسندیدہ نیم خوردہ دہانِ گندیدہ

حلِ الفاظ: تشنہ سوختہ: پیاسا جلا ہوا۔ چشمہ حیوان: آب حیات کا چشمہ مشہور ہے کہ جس کا پانی پینے والا کبھی نہیں مرتا۔ پیل دماں: مست ہاتھی۔ ملحد: بے دین۔ گرسنہ: بھوکا۔ باور: یقین۔ نیم خوردہ سگ: کتے کا جھوٹا۔ تشنہ: پیاسا۔ آبِ زلال: شیریں خوشگوار پانی۔ دہانِ گندہ: گندہ دہن جس کے منہ سے سخت بدبو آتی ہو۔

ترجمہ مع مطلب: پیاسا دھوپ سے جلا ہوا جب چشمہ آبِ حیات پر پہنچ جائے تو خیال مت کر کہ وہ مست ہاتھی (کے حملہ) سے ڈرے گا۔ بھوکا بے دین دستر خوان چنے ہوئے خالی گھر میں عقل اس بات کا یقین نہیں کرتی ہے کہ وہ رمضان کا لحاظ پاس کرے گا۔ بادشاہ کو یہ لطیفہ پسند آیا اور فرمایا اے وزیر، حبشی غلام تجھ کو میں نے عطا فرمایا۔ اب باندی میرے کس کام کی ہے۔ وزیر نے عرض کیا کہ باندی کو بھی اسی حبشی غلام کو دے دیجئے گا کہ کتے کا جھوٹا کتے ہی کے لائق ہوتا ہے۔ (قطعہ) جو آدمی کہ ناپسندیدہ جگہ جائے یعنی اس کی خراب صحبتوں میں رہنے کی عادت ہو ایسے آدمی کو ہرگز دوستی کے لیے پسند مت کر۔ اس لیے کہ وہ شیریں وخوشگوار پانی جس کو گندہ دہن نے پی لیا ہو اس کے پینے کو پیاسے کا دل بھی ہرگز گوارہ نہ کرے گا۔

فائدہ: بادشاہوں کو معاملات میں سوچ سمجھ کر فیصلہ دینا چاہیے اور غصہ کی حالت میں بھی حق بات کہنے سے اعراض نہ کرنا چاہیے ورنہ شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔

حکایت (۴۱) اسکندر رومی را پرسیدند کہ دیارِ مشرق و مغرب را بچہ گرفتی کہ ملوکِ پیشیں را خزائن و عمر و ملک ولشکر بیش ازیں بود و چنیں فتحے میسر نہ شد گفت بعون اللہ عزّ و جل ہر مملکتے را کہ بگرفتم رعیتش را نیازردم و رسوم خیرات گذشتگان باطل نہ کردم و نام پادشاہاں جز بہ نکوئی نبردم۔

بزرگش نخوانند اہلِ خرد	بیت	کہ نام بزرگاں بزشتی برد
ایں ہمہ ہیچ ست چوں می بگذرد نام نیک رفتگاں ضائع مکن	قطعہ	بخت و تخت و امر و نہی و گیر دار تا بماند نام نیکت برقرار

حلِ الفاظ: دیارِ مشرق و مغرب را: مشرق اور مغرب کی ولایتوں کو۔ ملوکِ پیشین را: پہلے بادشاہوں کو۔ میسر: حاصل۔ بعون اللہ عزّ و جل: اللہ بزرگ و برتر کی مدد سے۔ رسوم: طریقے۔ خیرات: بھلائی۔ زشتی: برائی۔ رفتگان: گذرے ہوئے۔ امر:

حکم دینا۔ **نہی:** منع کرنا۔ **گیردار:** حکومت۔

ترجمہ مع مطلب: لوگوں نے اسکندر رومی سے پوچھا کہ مشرق ومغرب کے ملکوں کو آپ نے کس طرح فتح کرلیا۔ اس لیے کہ آپ سے پہلے پادشاہ آپ سے زیادہ خزانے ملک وعمر ولشکر رکھتے تھے۔ اور ان کو ایسی کامیابی میسر نہ ہوئی۔ سکندر نے فرمایا اللہ بزرگ وبرتر کی مدد سے میں نے جس سلطنت کو قبضہ میں کیا اس کی رعیت کو نہیں ستایا اور گذرے ہوئے بادشاہوں کے خیرات کے طریقوں کو بند نہیں کیا اور ان بادشاہوں کا نام جب لیا بھلائی سے لیا برائی سے کسی بادشاہ کا تذکرہ نہیں کیا۔ (بیت) جو شخص بزرگوں کا نام برائی سے لیتا ہے اس کو صاحب عقل ہرگز بزرگ نہ کہیں گے۔ (قطعہ) یہ سب چیزیں ہیچ ہیں۔ اس لیے کہ فانی ہیں۔ نصیبہ، تخت شاہی، امرونہی اور حکومت وغیرہ جو لوگ دنیا سے چلے گئے ہیں ان کے نیک نام کو مت مٹا تاکہ تیرا نیک نام دنیا میں پائیدار رہے یعنی قائم رہے۔

فائدہ: (۱) بادشاہوں کے لیے ضروری ہے کہ ملک فتح کرلینے کے بعد وہاں کی رعایا کے ساتھ دل آزاری کا معاملہ نہ کریں۔ (۲) گذشتہ بادشاہوں کی جاری کی ہوئی خیر وخیرات کی رسمیں بند نہ کریں۔ (۳) گذشتہ بادشاہوں کا تذکرہ بھلائی سے کریں۔

باب دوم

دراخلاقِ درویشاں

دوسرا باب فقیروں کے اخلاق کے بیان میں

حکایت (۱) یکے از بزرگاں گفت پارسائے راچہ گوئی درحق فلاں عابد کہ دیگراں درحق وے بطعنہ سخنہا گفتہ اند گفت بر ظاہرش عیب نمی بینم ودر باطنش غیب نمی دانم۔

ہر کہ را جامہ پارسا بینی	قطعہ	پارسا داں و نیک مرد انگار
ورندانی کہ در نہانش چیست		محتسب رادرونِ خانہ چہ کار

حلِ الفاظ: پارسا: پرہیزگار۔ جامہ: لباس یا کپڑے بے سلے۔ محتسب: عہدہ دار تھا کہ لوگوں کو برے کاموں سے روکتا تھا۔ نہاں: پوشیدہ، مراد باطن ہے۔ طعنہ: عیب جوئی۔

ترجمہ مع مطلب: بزرگوں میں سے ایک نے (بزرگ سے مراد امیر سردار ہے) ایک پارسا سے دریافت کیا کہ فلاں عابد کے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں کہ دوسروں نے ان کے حق میں عیب بیان کیے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں اس کے ظاہر میں کوئی عیب نہیں دیکھتا ہوں اور باطن کا پوشیدہ حال میں نہیں جانتا ہوں۔ اس لیے کہ علم غیب اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔ جس کا لباس پرہیزگاروں کا دیکھے تو اس کو پارسا اور نیک مرد خیال کر اور اگر تو اس کے اندر کا حال نہیں جانتا ہے تو اس میں تیرا کوئی نقصان نہیں۔ اس لیے کہ محتسب (کوتوال) کو گھر کے اندر کے معاملات سے کیا تعلق۔

فائدہ: درویش کو کسی پر بدگمانی نہ کرنی چاہیے اور حسن ظن سے کام لینا چاہیے اگرچہ دوسرے لوگ بدگمانی کریں۔

حکایت (۲) درویشے رادیدم کہ سر بر آستانِ کعبہ می مالیدومی نالیدومی گفت کہ یا غفور و یا رحیم تودانی کہ از ظلوم و جہول چہ آید۔

عذر تقصیر خدمت آوردم	قطعہ	کہ ندارم بطاعت استظہار
عاصیاں از گناہ توبہ کنند		عارفاں از عبادت استغفار

حلِ الفاظ: آستان: چوکھٹ۔ غفور: گناہ معاف کرنے والا۔ رحیم: رحم کرنے والا۔ ظلوم: بہت زیادہ ظالم۔ جہول: بہت زیادہ نادان، اشارہ ہے آیت شریفہ کی طرف جو حضرت انسان کی شان میں ہے۔ ﴿اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا﴾ بیشک انسان بڑا

ظالم اور بڑا جاہل ہے۔ **عذر تقصیر:** کوتاہی کی معذرت۔ **استظہار:** مدد چاہنا، قوی پشت ہونا۔ **عاصیاں:** گنہگار۔ **عارفان:** جمع عارف، خدا شناس۔ **استغفار:** طلبِ مغفرت۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے ایک درویش کو دیکھا کہ وہ اپنے سر کو کعبہ شریف کی چوکھٹ پر رگڑتا تھا۔ اور رو رو کر کہتا تھا۔ اے گناہوں کو معاف کرنے والے رحم کرنے والے تو خوب جانتا ہے کہ مجھ ظالم اور جاہل سے کیا ہوسکتا ہے۔ (قطعہ) بندگی کی کوتاہی کا عذر تیری بارگاہ میں لایا ہوں اس لیے کہ بندگی پر بھروسہ نہیں رکھتا ہوں۔ گناہگار بندے اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور آپ کو پہچاننے والے (عارفین) عبادت سے توبہ کرتے ہیں۔ اس لیے کہ سمجھتے ہیں کہ ہماری کوئی بندگی آپ کی شایان شان نہیں۔

عابداں جزائے طاعت خواہند و بازرگاناں بہائے بضاعت من بندہ امید آوردہ ام نہ طاعت بدریوزہ آمدہ ام نہ بتجارت۔

نقرہ اِصْنَعْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَ لَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ بِاَهْلِهٖ۔

حل الفاظ: **جزائے طاعت:** بندگی کا بدلہ۔ **زرگاناں:** سوداگر۔ **بہائے بضاعت:** پونجی کی قیمت۔ **بدریوزہ آمدہ ام:** بھیک مانگنے آیا ہوں۔

ترجمہ مع مطلب: عبادت کرنے والے عبادت کی جزا چاہتے ہیں اور سوداگر لوگ اپنے مال کی قیمت کے طالب ہوا کرتے ہیں گناہگار بندہ امید لگا کر آیا ہوں۔ نہ بندگی لے کر بھیک مانگنے کے لیے آیا ہوں نہ تجارت کے لیے، اے کریم! ہمارے ساتھ وہ کر جو تیری شایانِ شان ہے اور وہ معاملہ مت کر جس کے ہم مستحق ہیں۔

گرکشی ور جرم بخشی روی و سر بر آستانم	بیت	بندہ رافرماں نباشد ہرچہ فرمائی برآنم
بر در کعبہ سائلے دیدم می نگویم کہ طاعتم بپذیر	قطعہ	کہ ہمی گفت و میگرستے خوش قلمِ عفو برگناہم کش

حل الفاظ: **گرکشی:** اگر مار ڈالے تو یعنی عذاب دے۔ **میگرستے خوش:** بہت روتا تھا۔ **عفو:** معافی۔ **قلم کشیدن:** مٹا دینا۔

ترجمہ مع مطلب: اگر عذاب دے تو یا معاف کر دے میرے گناہوں کو تجھے اختیار ہے۔ یہ میرا سر ہے اور تیری چوکھٹ ہے۔ بندہ کو مجال عرض کیا ہے جو تیرا حکم ہوگا وہی چلے گا۔ (قطعہ) کعبہ کے دروازہ پر ایک دعا کرنے والے کو میں نے دیکھا کہ وہ بہت رو رو کر یہ کہہ رہا تھا میں نہیں کہتا ہوں کہ میری بندگی قبول فرمالے البتہ معافی کا قلم میرے گناہوں پر پھیر دے یعنی میری لغزشوں کو معاف فرمادے۔

فائدہ: عابدوں کو صرف رضائے الٰہی کے حصول کے لیے عبادت کرنی چاہیے۔ جنت کے حاصل کرنے کو مقصد اصلی نہ سمجھنا چاہیے۔ جب رضائے حق حاصل ہو جائے گی جنت مقام رضا و خوشنودی حق ہے وہ بطور ثمرات کے خود بخود مل جائے گی۔

حکایت (۳) عبدالقادر گیلانی را دیدند رحمۃ اللہ علیہ در حرم کعبہ روی بر حصا نہادہ بود و می گفت اے خداوند ببخشائی و اگر مستوجب

عقوبتم مرا روزِ قیامت نابینا برانگیز تا در روئے نیکاں شرمسار نباشم۔

روی برخاک عجزمی گویم	قطعه	ہر سحر گہ کہ باد می آید
اے کہ ہرگز فرامشت نکنم		ہیچت از بندہ یاد می آید

حلِ الفاظ: گیلان: بغداد کے قریب ایک قریہ کا نام، جس میں حضرت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے تھے۔ حرم کعبہ: کعبہ کے ارد گرد ایک معین حصہ زمین ہے۔ حصا: کنکریاں، مستوجب۔ عقوبت: سزا کے لائق۔ نابینا: اندھا۔ فرامش: بھولنا۔ شرمسار: شرمندہ۔

ترجمہ مع مطلب: حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو لوگوں نے دیکھا کہ حرمِ کعبہ میں کنکریوں پر سر رکھے ہوئے یہ مناجات کر رہے تھے۔ اے میرے مالک! مجھ کو بخش دے اور اگر سزا کے لائق ہوں قیامت کے دن مجھ کو اندھا اٹھانا کہ تیرے نیک بندوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔ (قطعہ) چہرہ عاجزی کی خاک پر رکھ کر یعنی بصد عاجزی ہر صبح کے وقت جب نسیم سحری چلتی ہے عرض کرتا ہوں اے وہ ذات کہ میں تجھ کو ہرگز کبھی نہیں بھولتا ہوں۔ کبھی تجھ کو بھی بندے کی یاد آتی ہے۔

فائدہ: عبادت پر گھمنڈ نہ کرنا چاہئے اور ہر ساعت اس کے فضل و کرم کا طالب رہنا چاہیے۔

حکایت (۴) دزدے بخانۂ پارسائے درآمد چندانکہ طلب کرد چیزے نیافت دل تنگ شد پارسا را خبر شد گلیمے کہ براں خفتہ بود در راہ دُزد انداخت تا محروم نشود۔

شنیدم کہ مردانِ راہِ حق	قطعه	دل دشمناں را نکردند تنگ
ترا کے میسر شود ایں مقام		کہ با دوستانت خلافست و جنگ

مودّت اہل صفا چہ در روی و چہ در قفا نہ چناں کہ از پست عیب گیرند و در پیش میرند۔

در برابر چو گوسپندِ سلیم	فرد	در قفا ہمچو گرگِ مردم در
ہر کہ عیب دگراں پیش تو آورد و شمرد	فرد	بیگماں عیب تو پیش دگراں خواہد برد

حلِ الفاظ: دل تنگ شد: پریشان ہو گیا، رنجیدہ ہوا۔ گلیم: کملی۔ مقام: کھڑے ہونے کی جگہ، مراد مرتبہ ہے۔ قفا: پیچھے۔ مودت: دوستی۔ صفا: روشنی۔ پیشت میرند: تیرے سامنے اپنے کو نثار کریں۔ سلیم: سیدھی سادہ۔ گرگ: بھیڑیا۔

ترجمہ مع مطلب: ایک چور پرہیزگار درویش کے گھر میں جا گھسا ہر چند تلاش کی کچھ نہ پایا۔ رنجیدہ ہوا اور ناامید ہو کر واپس جانے کا ارادہ کیا فقیر کو خبر ہو گئی۔ جس کملی پر سویا ہوا تھا چور کے راستہ میں ڈال دی تا کہ محروم نہ جائے۔ (قطعہ) میں نے سنا کہ اسی طرح راہ خدا کے مردوں (درویشوں) نے دشمنوں کے قلوب کو رنجیدہ نہیں کیا۔ اے مخاطب تجھ کو یہ مرتبہ کب حاصل ہو سکتا

ہے۔ اس لیے کہ تیری دوستوں سے جنگ اور مخالفت رہتی ہے۔ اللہ والوں کی دوستی سامنے اور پیچھے برابر یعنی یکساں ہوتی ہے، یہ نہیں کہ پیچھے عیب جوئی کریں اور سامنے تجھ پر قربان ہوں۔ **(فرد اوّل)** لوگ سامنے تو سیدھی سادھی بکری کی طرح اور پس پشت آدم خور بھیڑیے کی مانند ہوتے ہیں **(فرد ثانی)** جو کہ دوسروں کے عیب تیرے سامنے لایا اور گنائے یعنی شمار کرائے، بیان کیے۔ یقیناً تیرے عیب دوسروں کے سامنے لے جائے گا۔

فائدہ: اس حکایت سے یہ ہے کہ درویش کو دشمنوں کے دلوں کو بھی رنجیدہ نہ کرنا چاہیے اور عیب گوئی اور عیب جوئی سے بچنا چاہیے۔

حکایت (۵) تنے چند از روندگاں متفق سیاحت بودند و شریک رنج و راحت خواستم کہ مرافقت کنم موافقت نکردند گفتم ایں از کرمِ اخلاق بزرگاں بدیع ست روی از مصاحبتِ درویشاں بگردانیدن و فائدہ دریغ داشتن کہ من در نفسِ خویش ایں قدر قوت و سرعت ہمی شناسم کہ در خدمتِ مرداں یارِ شاطر باشم نہ بارِ خاطر۔

اِنْ لَمْ اَكُنْ رَاكِبَ الْمَوَاشِيْ	شعر	اَسْعٰى لَكُمْ حَامِلَ الْغَوَاشِيْ

حلِ الفاظ: **سیاحت:** سیر و سفر۔ **مرافقت:** شریک سفر ہونا، مدد کرنا۔ **موافقت:** اتفاق۔ **بدیع:** نادر عجیب، فائدہ۔ **دریغ داشتن:** محروم کرنا فائدہ سے۔ **مصاحبت:** ہم نشینی، ساتھ رہنا۔ **شاطر:** چالاک۔ **بارِ خاطر:** دل کا بوجھ۔ **روندگان:** اللہ کا راستہ چلنے والے۔ **مواشی:** جمع ماشیہ چوپایہ۔ **غواشی:** جمع غاشیہ، زین پوش۔

ترجمہ مع مطلب: چند افراد سالکین میں سے سیر و سفر میں متفق اور رنج و راحت کے شریک تھے، میں نے چاہا کہ ان کی ہمراہی اختیار کروں۔ انہوں نے میری موافقت نہ کی یعنی ساتھ لینے سے انکار کر دیا۔ میں نے کہا فقیروں کی صحبت سے منہ پھیرنا اور فوائد سے محروم رکھنا یہ بات بزرگوں کے اخلاقِ کریمانہ سے بہت ہی عجیب ہے یعنی اخلاقِ کریمانہ سے بہت بعید ہے۔ اس لیے کہ میں اپنے نفس میں اس قدر طاقت اور چستی پاتا ہوں کہ دوستوں کی خدمت میں یارِ شاطر (چست دوست کام پر مستعد) بن کر رہوں گا نہ بارِ خاطر (دل کا بوجھ) **(شعر)** اگرچہ میں چوپایہ سواریوں کا سوار نہیں ہوں۔ لیکن تمھارے زین پوش اٹھا کر ہی دوڑتا رہوں گا۔ مطلب یہ ہے کہ اگرچہ میں آدمی غریب ہوں اور مجھے سواری میسر نہیں لیکن تمھاری خدمت کرتا ہوا چلوں گا۔

یکے ازاں میاں گفت ازیں سخن کہ شنیدی دل تنگ مدار کہ دریں روزہا دُزدے بصورتِ درویشاں برآمدہ بود خود را در سلکِ صحبتِ ما منتظم کرد۔

چہ داند مردم کہ در جامہ کیست	شعر	نویسندہ داند کہ در نامہ چیست

ازانجا کہ سلامت حالِ درویشاں ست گمانِ فضولش نبردند و بیاری قبولش کردند۔

حلِ الفاظ: **دل تنگ مدار:** خفامت ہو۔ **سلک:** لڑی۔

ترجمہ مع مطلب: ان میں سے ایک نے کہا جو بات آپ نے سنی ہے اس سے خفا نہ ہوں۔ اس لیے کہ ان ہی دنوں میں ایک چور فقیروں کی سی صورت بنا کر آیا تھا اور اس نے اپنے آپ کو ہماری صحبت کی لڑی میں شامل کر دیا تھا۔ (شعر) لوگ کیا جانیں کہ لباس کے پردہ میں کون ہے۔ لکھنے والا ہی جان سکتا ہے کہ خط میں کیا ہے یعنی انسان صرف ظاہری صورت دیکھتا ہے کسی کے باطن کا حال کیا جان سکتا ہے۔ اس وجہ سے کہ درویشوں کے حال کی سلامتی ہے یعنی ان کی سلامتی حال کا یقین ہوتا ہے اور درویش کسی سے بھی بدگمانی نہیں کیا کرتے ہم نے اس کی بے ہودگی کا گمان نہ کیا اور اس کو اپنی ہمراہی میں قبول کر لیا۔

صورت حال عارفاں دلق ست	مثنوی	ایں قدر بس چو روی در خلق ست
در عمل کوش ہر چہ خواہی پوش		تاج برسر نہ و علم بر دوش
ترک دنیا شہوت ست و ہوس		پارسائی نہ ترک جامہ و بس
در قزاگند مرد باید بود		بر مخنث سلاح جنگ چہ سود

حلِ الفاظ: **دلق:** گدڑی۔ **علم:** جھنڈا یا علم جامہ مراد ہے جس پر درزی کا کام ہوتا تھا۔ **قزاگند:** چلتہ ریشمی لباس جس کو جنگ میں پہنتے تھے تا کہ تلوار اس پر اثر نہ کرے۔

ترجمہ مع مطلب: اللہ والوں کا ظاہر حال دلق پوشی ہے ہمارے لیے یہی کافی ہے اگرچہ چہرہ مخلوق میں ہے یعنی اگر کسی کی توجہ دلی خلقت کی طرف ہو اور لباس فقیروں کا پہنے ہو تو اس کو فقیر ہی سمجھو۔ عمل میں کوشش کر جو چاہے پہن لے۔ تاج سر پر رکھ لے اور زربفت کا لباس پہن لے، دوسرا مطلب فقیری نام اعمال صالحہ کا ہے لباس میں کچھ نہیں۔ لباس خلاف شریعت نہ ہونا چاہیے۔ اگر تم بادشاہ ہو تاج سر پر رکھ سکتے ہو۔ اگر سپاہی ہو جھنڈا کندھے پر رکھ سکتے ہو یعنی سپاہیانہ وضع اختیار کر سکتے ہو۔ پارسائی ترک دنیا (ترک خلقت) اور خواہشات اور لالچ کا چھوڑنا ہے نہ صرف کپڑوں کا ترک کرنا۔ چلتہ میں مرد بہادر ہونا چاہیے۔ ہیجڑے پر جنگ کے ہتھیار سے کیا فائدہ۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا دار کو فقیری لباس زیب تن نہ کرنا چاہیے۔ جیسے کہ نامرد کو فوجی لباس پہننا جسم پر ہتھیار سجانا مناسب نہیں۔

روزے تا بشب رفتہ بودیم و شبانگہ در پائے حصارے خفتہ کہ دُزدِ بے توفیق ابریق رفیق برداشت کہ بطہارت می روم و بغارت برفت۔

پارسا بیں کہ خرقہ در بر کرد	فرد	جامہ کعبہ را جُل خر کرد

حلِ الفاظ: **پائے حصارے:** ایک قلعہ کے نیچے۔ **ابریق رفیق:** ساتھی کا لوٹا۔ **طہارت:** پاکی۔ **غارت:** لوٹ۔ **خرقہ در بر کرد:** گدڑی پہن لی۔ **جُلِ خر:** گدھے کی جھول۔

ترجمہ مع مطلب: ایک دن کا واقعہ ہے کہ ہم رات ہونے تک چلتے رہے تھے اور رات کو ہر ایک ہم میں سے قلعہ کے نیچے سو گیا کہ اس بے توفیق چور نے میرے ایک ساتھی کا لوٹا اٹھایا اور ایسا ظاہر کیا کہ وضو یا استنجے کے لیے جا رہا ہوں اور اس لوٹے کو چرا لے گیا۔ (فرد) ذرا دیکھ اس پارسا کو کہ جس نے گدڑی پہن رکھی تھی۔ اور افعال ایسے کہ کہا جا سکتا ہے کہ اس نے کعبہ کے غلاف کو گدھے کی جھول بنا لیا تھا۔

چندانکہ از درویشاں غائب شد برجے برفت و درجے بدزدید تا روز روشن شد آں تاریک رُو مبلغے راہ رفتہ بود و رفیقانِ بے گناہ خفتہ بامداداں ہمہ راالقلعہ درآوردند و بزدند و درزنداں تاریخ ترکِ صحبت گفتیم وطریق عزلت گرفتیم۔ السَّلَامَةُ فِي الْوَحْدَةِ۔

حلِ الفاظ: **برج:** شہر پناہ کا گنبد۔ **دُرج:** ڈبہ، صندوقچی۔ **مبلغ:** پہنچنے کی جگہ مراد کچھ حصہ راستہ کا۔ **تاریخ:** کسی چیز کا وقت ظاہر کرنا۔ **تاریک رو:** سیاہ رُو۔ **طریق عزلت:** تنہائی کا طریقہ۔ **السَّلَامَةُ فِي الْوَحْدَةِ:** سلامتی تنہائی میں ہے۔

ترجمہ مع مطلب: یہاں تک ہوا کہ وہ درویشوں کی نظر سے غائب ہو گیا۔ ایک برج میں گھسا اور ایک صندوقچہ یا ایک ڈبہ زر و جواہر کا چرا لیا۔ روز روشن ہوتے ہوتے وہ سیاہ رو راستہ کا بڑا حصہ طے کر چکا تھا اور ہمارے بے گناہ ساتھی غافل سوئے ہوئے تھے کہ صبح ہوتے ہی ہم سب کو چور کے شبہ میں پکڑ کر لے آئے بہت پٹائی کی اور جیل خانہ میں بند کر دیا اسی تاریخ سے ہم نے غیروں کی صحبت کو ترک کر دیا اور تنہا رہنے کا طریقہ اختیار کیا۔ اس لیے کہ سلامتی تنہائی میں ہے۔

چو از قومے یکے بد انشی کرد	قطعہ	نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را
نمی بینی کہ گاوے دَر علف زار		بیالاید ہمہ گاوانِ دہ را

گفتم سپاس و منت خدائے عزّوجل را کہ از فوائدِ درویشاں محروم نماندم اگرچہ بصورت از صحبت جدا افتادم بدیں حکایت کہ گفتی مستفید گشتم و امثالِ مرا ہمہ عمر ایں نصیحت بکار آید۔

بیک نا تراشیدہ در مجلسے	مثنوی	برنجد دلِ ہوشمنداں بسے
اگر برکہ پُر کنند از گلاب		سگے دروے افتد کند منجلاب

حلِ الفاظ: **کہ:** چھوٹا۔ **مہ:** بڑا۔ **بیدانشی:** ناسمجھی۔ **منزلت:** مرتبہ، قدر۔ **علف:** گھاس۔ **علف زار:** چراگاہ مراد یہاں کھیت ہیں۔ **آلاید:** مضارع آلودن مراد ملوث کر دے۔ **ناتراشیدہ:** انگھڑ، بے اصول، بے ادب۔ **برکہ:** حوض۔ **منجلاب:** گندہ، ناپاک، گندہ پانی جمع ہونے کی جگہ۔

ترجمہ مع مطلب: (قطعہ) جب پوری قوم میں سے ایک آدمی نے کوئی بیوقوفی کی۔ نہ بڑے کی عزت باقی رہتی ہے نہ

چھوٹے کی۔ کیا تو نہیں دیکھتا ہے کہ ایک گائے کسی کھیت میں گھس کر نقصان کر دیتی ہے تو اس گاؤں کی تمام گایوں کو بدنام کر دیتی ہے۔ میں نے کہا عزت وجلال والے اللہ کا شکر ہے کہ درویشوں کے فوائد سے محروم نہیں رہا۔ اگرچہ ظاہر میں ساتھ رہنا نصیب نہ ہوا۔ اس کہانی سے فائدے حاصل کرنے والا ہوں اور مجھ جیسوں کو تمام عمر یہ نصیحت کام آئے گی۔ (مثنوی) ایک ناہموار بے ادب کی وجہ سے مجلس میں بہت سے عقلمندوں کا دل رنجیدہ ہو جاتا ہے۔ یعنی اس کی بکواس سے عقلمندوں کو تکلیف پہنچ جاتی ہے۔ اگر حوض عرق گلاب سے بھر لیں اور اس کے بعد ایک کتا اس میں گر پڑے پورے حوض کو ناپاک کر دے گا۔

فائدہ: درویشوں کو چاہیے کہ جس کا ظاہر لباس نیکوں کا سا ہو اس کو نیک ہی سمجھیں اور ناجنسوں کو اپنی صحبت میں داخل نہ کریں کہ ایسا کرنے سے تکالیف اور بدنامی برداشت کرنی پڑتی ہے۔

حکایت (۶) زاہدے مہمان پادشاہے بود چوں بطعام بنشستند کمتر ازاں خورد کہ ارادتِ او بود و چوں بنماز برخاستند بیشتر ازاں گذارد کہ عادت او بود تا ظنِ صلاح درحق وے زیادت کنند۔

ترسم نہ رسی بہ کعبہ اے اعرابی	فرد	کیں رہ کہ تو مے روی بترکستان ست

حلِ الفاظ: ارادت: ارادہ۔ ظن صلاح: نیکی کا گمان۔ اعرابی: بدو۔ بترکستان ست: یہ راستہ ترکستان کو جاتا ہے، اور کعبہ شریف حجاز میں ہے۔

ترجمہ مع مطلب: ایک زاہد ایک بادشاہ کا مہمان ہوا۔ جب کھانا کھانے کے لیے بیٹھے تو جس قدر اس کی خواہش تھی اس سے کم کھایا اور جب نماز کے لیے اٹھے اپنی عادت سے زیادہ نماز پڑھی۔ یہ سب اس لیے کیا کہ نیکی کا گمان اس کے حق میں زیادہ کریں۔ (فرد) اے بدوی میں خوف کرتا ہوں کہ تو کعبہ تک نہ پہنچ سکے گا اس لیے کہ جس راستہ پر تو چل رہا ہے یہ ترکستان کو جاتا ہے اور کعبہ شریف ملک حجاز میں ہے۔

چوں بمقامِ خود آمد سُفرہ خواست تا تناول کند۔ پسرے داشت صاحبِ فراست گفت اے پدر چرا در مجلسِ سلطان طعام نخوردی گفت درنظرِ ایشاں چیزے نخوردم کہ بکار آید گفت نماز راہم قضا کن کہ چیزے نکردی کہ بکار آید۔

اے ہنر ہا نہادہ برکفِ دست	قطعہ	عیب ہا برگرفتہ زیر بغل
تاچہ خواہی خریدن اے مغرور		روز درماندگی بسیم دغل

حلِ الفاظ: سُفرہ: دسترخوان، توشہ دان۔ فراست: دانائی۔ دعوت: طعام کی طرف بلانا۔ مغرور: دھوکہ میں مبتلا۔ سیم دغل: کھوٹی چاندی۔

ترجمہ مع مطلب: جب اپنے مکان پر آیا دسترخوان طلب کیا کہ کھانا کھائے اس کا بیٹا بہت سمجھدار تھا۔ اس نے عرض کیا اے

ابا جان آپ نے بادشاہ کی مجلس میں کھانا کیوں نہیں کھایا۔ زاہد نے کہا ان کے سامنے میں نے کچھ نہیں کھایا یعنی اشتہا کے موافق نہیں کھایا۔ کہ یہ میرا کم کھانا شاید کام آئے۔ یعنی یہ کہ میرے کم کھانے سے بادشاہ سلامت اور ان کے مصاحبین کا میری جانب اعتقاد بڑھ جائے گا اور یہ اعتقاد ان کا میرے کام آئے گا۔ بیٹے نے عرض کیا نماز بھی لوٹا لیجئے کہ آپ نے کچھ کام مرضی خدا کے موافق نہیں کیا کہ آخرت میں کام آئے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ نماز ریاکاری کی تھی اس لیے اس کو بھی دوبارہ پڑھ لیجئے وہ آخرت میں کام نہیں آسکتی۔ (قطعہ) اے ہنروں کو ہتھیلی پر رکھے ہوئے اور عیبوں کو قبغل میں چھپائے ہوئے، اے دھوکہ میں پڑے ہوئے عاجزی کے دن کھوٹی چاندی سے تو کیا خرید سکے گا۔ مطلب یہ ہے اے ریاکار کہ تو بھلائیوں کو دکھاتا پھرتا ہے اور اپنے عیبوں کو چھپائے ہوئے ہے قیامت کے دن یہ اعمال ریائی جو کھوٹی چاندی کے مشابہ ہیں تیرے کچھ کام نہ آسکیں گے۔

فائدہ: درویشوں کو ریاکاری سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ آخرت میں ریاکاری سے کیے ہوئے اعمال کام نہ آئیں گے اور بڑی رسوائی اٹھانی پڑے گی۔

حکایت (۷) یاد دارم کہ در ایام طفولیت متعبد بودم و شب خیز و مولع زہد و پرہیز تا شبے در خدمت پدر رحمۃ اللہ علیہ نشستہ بودم و ہمہ شب دیدہ برہم نہ بستہ و مصحف عزیز در کنار گرفتہ و طائفہ گردِ ما خفتہ پدر را گفتم ازیں جماعت یکے سر برنمی دارد کہ دوگانہ بگذارد و چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند گفت اے جانِ پدر اگر تو نیز بخفتی ازاں بہ کہ در پوستین خلق فتی۔

حلِ الفاظ: **طفولیت**: بچپن۔ **متعبد**: بہ تکلف عبادت کرنے والا۔ **شب خیز**: رات کو اٹھنے والا، تہجد گذار۔ **مولع**: حریص، عاشق۔ **دیدہ برہم نہ بستہ**: آنکھ نہ جھپکائی تھی۔ **مصحف عزیز**: قرآن عزیز۔ **کنار**: بغل۔ **در پوستین خلق افتادن**: کسی کا عیب تلاش کرنا یا بیان کرنا۔ **دوگانہ بگذارد**: دو رکعت نماز ادا کرے۔

ترجمہ مع مطلب: مجھے اب تک یاد ہے کہ میں بچپن میں عبادت کرنے والا اور تہجد گذار اور پرہیزگاری کا حریص تھا۔ ایک رات والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اور پوری رات آنکھ نہ جھپکائی تھی۔ سونا تو در کنار اور قرآن عزیز بغل میں لیے ہوئے تلاوت کر رہا تھا۔ ایک جماعت ہمارے گرد سو رہی تھی۔ میں نے والد صاحب سے عرض کیا کہ ان میں سے ایک سر نہیں اٹھاتا ہے کہ دو رکعت نماز بھی ادا کر لے ایسے سوئے ہیں گویا مر گئے ہیں۔ والد صاحب نے فرمایا اے باپ کی جان اگر تو بھی سو جاتا تو اس عیب جوئی سے بہتر ہوتا۔

نہ بیند مدعی جز خویشتن را	قطعہ	کہ دارد پردہ پندار در پیش
گرت چشم خدا بینی بہ بخشند		نہ بینی ہیچ کس عاجز تر از خویش

حلِ الفاظ: **مدعی**: دعویٰ کرنے والا، ڈینگ مارنے والا۔ **پردہ پندار**: تکبر کا پردہ۔ **گر چشم خدا بینی بہ بخشند**: اگر کارکنان قضاء وقدر حق بینی کی نگاہ عنایت فرمادیں۔ **عاجز تر**: اپنے سے زیادہ عاجز۔

ترجمہ مع مطلب: مدعی اپنے سوا کسی کو نہیں دیکھتا ہے یعنی اس کو اپنے سوا کوئی شخص صاحب کمال نظر نہیں آتا۔ اس لیے کہ وہ تکبر کا پردہ اپنے سامنے رکھتا ہے یعنی اس کی چشمِ بصیرت پر غرور کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ اگر کارکنان قضا و قدر تجھ کو حق بینی کی نظر عنایت فرمادیں یعنی چشم بصیرت پھر تو تو دنیا میں اپنے سے زیادہ عاجز اور ناکارہ کسی کو نہ دیکھے گا۔

فائدہ: عبادت کرنے والوں کو اپنی عبادت پر غرور نہ کرنا چاہیے اور عبادت کے گھمنڈ پر کسی کو اپنے سے کم نہ سمجھنا چاہیے۔

حکایت (۸) یکے را از بزرگان بمحفل اندر ہمی ستودند و در اوصاف جمیلش مبالغت ہمی کردند سر برآورد و گفت من آنم کہ من دانم۔

كُفِيتُ اَذًى يَا مَنْ يَعُدُّ مَحَاسِنِيْ	شعر	عَلَانِيَتِيْ هٰذَا وَ لَمْ تَدْرِ بَاطِنِيْ
شخصم بچشم عالمیاں خوب منظر ست طاؤس را بہ نقشِ نگارے کہ ہست خلق	قطعہ	وزخبثِ باطنم سر خجلت فگندہ پیش تحسین کنند او خجل از زشتپائے خویش

حلِ الفاظ: اوصافِ جمیل: اچھے اوصاف۔ کُفِیتُ۔ الخ: بس میرے ستانے کے لیے تو کافی ہے۔ اے وہ شخص کہ میری خوبیاں گنا رہا ہے یہ تو میرا ظاہر ہے تجھے میرے باطن کی کیا خبر۔ محاسن: خوبیاں۔ شخصم: میرا وجود۔ منظر: صورت، دیکھنے کی جگہ۔ خبث: باطن کی پلیدی۔ خجلت: شرمندگی۔ طاؤس: مور۔

ترجمہ مع مطلب: ایک بزرگ کی محفل میں تعریف کرتے تھے۔ اور اس کے نیک اوصاف کے بیان میں حد سے زیادتی کرتے تھے، اس نے سر اٹھا کر فرمایا جیسا کچھ میں ہوں اس کو میں ہی جانتا ہوں۔ بس میرے ستانے کے لیے تو کافی ہے اے وہ شخص کہ میری نیکیاں گنا رہا ہے یہ میرا ظاہر ہے تجھے میرے اندر کے حال کی کیا خبر ہے کہ میں کتنے عیب رکھتا ہوں۔

(قطعہ) میرا وجود اہل عالم کی نظر میں بہت اچھا معلوم ہو رہا ہے اور میں اپنے باطن کی گندگی کی وجہ سے شرمندہ رہتا ہوں، میری مثال مور جیسی ہے کہ مور کے اوپر جو نقش و نگار ہیں ان کی وجہ سے خلقت اس کے حسن کی تعریف کرتی ہے اور وہ مور خود اپنے پاؤں کی بدصورتی کی وجہ سے شرمندہ رہتا ہے۔

فائدہ: درویش اپنی تعریف سن کر خوش نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ اپنے گناہوں کا تصور کر کے شرمندہ رہتے ہیں۔

حکایت (۹) یکے از صلحائے کوہ لبنان کہ مقاماتِ او در دیارِ عرب مذکور بود و کرامات او مشہور بجامع دمشق در آمد برکنار برکہ کلاسہ طہارت ہمی ساخت پایش بلغزید و بحوض در افتاد بمشقت بسیار ازاں جایگہ خلاص یافت چوں از نماز پرداختند یکے از جملہ اصحاب گفت مرا مشکلے ہست گفت آں چیست گفت یاد دارم کہ شیخ بر روئے دریائے مغرب برفت و قدمش تر نشد۔

حلِ الفاظ: **صلحا:** جمع صالح، نیکوکار۔ **لبنان:** نام پہاڑ۔ **مقامات:** جمع مقامہ کی، مرتبہ۔ **کرامات:** جمع کرامت، بزرگیاں۔ **خرق عادت:** جو اولیاء اللہ سے ظاہر ہوں۔ **جامع:** جامع مسجد دمشق شام کا دارالسلطنت۔ **برکہ:** حوض۔ **طہارت:** وضو، پاکی حاصل کرنا۔ **کلاسہ:** چونے سے بنایا ہوا پختہ۔ **لغزید:** پھسل گیا۔

ترجمہ مع مطلب: لبنان کے بزرگوں میں سے ایک بزرگ کہ ان کے مراتب عرب کے ممالک میں زبان زدخلق تھے یعنی لوگوں کی زبانوں پر تھے۔ اور ان کی کرامتیں بہت مشہور تھی۔ دمشق کی جامع مسجد میں داخل ہوئے چونے سے بنے ہوئے پختہ حوض کے کنارے پر وضو کر رہے تھے کہ ان کا پاؤں پھسل گیا اور حوض میں گرے پڑے بڑی مشکل سے اس حوض سے باہر نکلے۔ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو ان کے ساتھیوں میں سے (مریدوں میں سے) ایک نے عرض کیا کہ مجھے ایک اشکال ہے۔ آپ اسے حل فرما دیجئے۔ شیخ نے فرمایا وہ شبہ کیا ہے اس نے عرض کیا کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آپ ایک مرتبہ دریائے مغرب پر گذر رہے تھے اور جناب کا قدم بھی تر نہیں ہوا تھا۔

امروز چہ حالت بود کہ دریں قامتے آب از ہلاک چیزے نماند شیخ سر بجیب تفکر فرو بردہ پس از تامل بسیار سر برآورد و گفت نشنیدہ کہ سید عالم ﷺ گفت لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَ لَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ ونگفت علی الدوام وقتے چنیں بودے کہ بجبرئیل و میکائیل نپرداختے و دیگر وقت با حفصہؓ و زینبؓ در ساختے مُشَاھَدَۃُ الْاَبْرَارِ بَیْنَ التَّجَلِّیْ وَ الْاِسْتِتَارِ می نمایند و می ربایند۔

حلِ الفاظ: **قامتے آب:** قد آدم پانی۔ **سر جیب تفکر فرو بردہ:** سر جھکایا۔ **لی مع اللہ الخ:** میرے لیے اللہ کے ساتھ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اس میں نہ کسی مقرب فرشتہ کی گنجائش ہوتی ہے نہ بھیجے ہوئے نبی کی۔ **حفصہؓ و زینبؓ:** دونوں نام ہیں ازواج مطہرات کے۔ **مشاھدۃ الابرار بین التجلی والاستتار:** نیکیوں کا مشاہدہ کرنا تجلی اور پردوں کے درمیان ہے۔

ترجمہ مع مطلب: آج کیا حالت تھی کہ قد آدم پانی جو تھوڑا سا ہوتا ہے۔ اس میں بھی ڈوبنے میں کوئی کسر باقی نہ رہی شیخ نے سر جھکا لیا اور بہت سوچ کر سر اٹھایا اور بولے کہ کیا تو نے نہیں سنا کہ سردارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے لیے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی وقت ایسا آتا ہے کہ اس میں نہ کسی مقرب فرشتے کی گنجائش ہوتی ہے نہ بھیجے ہوئے نبی کی اور یہ نہیں فرمایا کہ ہمیشہ یہ وقت رہتا ہے جو وقت ایسا ہوتا تھا اس میں جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام سے بھی مشغول نہ ہوتے تھے اور دوسرے وقت حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اختلاط فرماتے تھے۔ نیکوں کو مشاہدہ اس صورت سے ہوتا ہے کہ کبھی تجلی کا ظہور ہوتا ہے اور کبھی پردہ آ جاتا ہے دکھلاتے ہیں اور لے جاتے ہیں۔

دیدارمی نمائی و پرہیز می کنی	فرد	بازارِ خویش و آتشِ ماتیز میکنی
أُشَاهِدُ مَنْ اَهْوٰى بِغَيْرِ وَ سِيْلَةٍ يُوَجِّجُ نَارًا ثُمَّ يُطْفِئُ بِرَشَّةٍ	قطعه	فَيَلْحَقُنِىْ شَانٌ اَضَلُّ طَرِيْقًا لِذَاكَ تَرَانِىْ مُحْرَقًا وَّ غَرِيْقًا
یکے پرسید ازاں گم کردہ فرزند زمصرش بوئے پیراہن شنیدی	مثنوی	کہ اے روشن گہر پیر خرد مند چرادر چاہ کنعانش ندیدی

حلِ الفاظ: گم گروہ فرزند: حضرت یعقوب علیہ السلام۔ **روشن گہر:** روشن ذات، روشن دل۔ **در چاہِ کنعان:** شہر کنعان کے کنویں میں۔

ترجمہ مع مطلب: جلوہ دکھاتا ہے اور پرہیز کرتا ہے اپنے بازار حسن کو رونق دیتا ہے اور ہمارے عشق کی آگ کو تیز کرتا ہے۔ (قطعہ) میں اپنے معشوق کو بغیر واسطہ کے دیکھتا ہوں تو میرے اوپر ایک ایسی کیفیت طاری ہو جاتی ہے کہ میں راستہ بھول جاتا ہوں۔ میری آتش شوق کو بھڑکا دیتا ہے۔ پھر آبِ وصال سے اس کو بجھاتا ہے۔ اے مخاطب اسی لیے تو مجھ کو جلا ہوا اور ڈوبا ہوا دیکھتا ہے۔ (مثنوی) ایک شخص نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اے روشن ذات عقل مند پیر یہ کیا بات تھی کہ مصر سے یوسف علیہ السلام کے قمیص کی بُو آپ نے سونگھ لی۔ لیکن کنعان کے کنویں میں جو آپ سے زیادہ دُور نہیں تھا۔ آپ یوسف علیہ السلام کو نہ دیکھ سکے۔

بگفت احوال ما برق جہان ست	بقیه	دمے پیدا و دیگر دم نہاں ست
گہے برطارم اعلیٰ نشینم	مثنوی	گہے بر پشتِ پائے خود نہ بینم
اگر درویش برحالے بماندے		سرِ دست از دو عالم برفشاندے

حلِ الفاظ: برق جہان: کوندنے والی بجلی۔ **طارم:** بالاخانہ۔ **سردست از دو عالم فشاندن:** دونوں عالم کو چھوڑ دینا۔

ترجمہ مع مطلب: حضرت یعقوب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے احوال کوندنے والی بجلی کی طرح ہیں۔ ایک سانس میں ظاہر اور دوسرے سانس میں پوشیدہ ہو جاتے ہیں کبھی ہم اونچی اٹاری میں بیٹھتے ہیں یعنی مقاماتِ عالیہ حاصل کر لیتے ہیں اور عرش تک کی خبر لے آتے ہیں اور کبھی اپنے پاؤں کی پشت بھی نہیں دیکھ سکتے عروج ہوتا ہے تو ایسا اور نزول ہوتا ہے تو ایسا۔ فقیر اگر ایک حالت پر باقی رہتا تو دونوں عالم کو ترک کر دیتا یعنی متوجہ صرف ایک اللہ کی ذات کی طرف ہو جاتا۔ دنیا و عقبیٰ پر لات مار دیتا۔

فائدہ: درویشوں کی حالت یکساں نہیں رہتی۔ ان حضرات کو کبھی بسط پیش آتا ہے تو کبھی قبض، کبھی عروج ہوتا ہے تو کبھی نزول۔ اس لیے اگر کسی وقت عام لوگوں کی سی حالت ہو جائے تو فقیر کو اس سے رنجیدہ نہ ہونا چاہیے اور خدام اور عوام کو بد اعتقادی سے بچنا چاہیے۔

حکایت (۱۰) در جامع بعلبک وقتے کلمہ چندہمی گفتم بطریق وعظ با جماعتے افسردہ دل مردہ راہ از عالم صورت بعالم معنی

بیہردہ دیدم کہ نفسم درنمی گیرد و آتشم در ہیزم تر اثر نمی کند دریغ آمدم تربیتِ ستوراں و آئینہ داری در محلتِ کوراں ولیکن در معنی باز بود و سلسلہ سخن دراز در معنی ایں آیت کہ ﴿وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ﴾ سخن بجائے سانیدہ بودم کہ میگفتم۔

حلِ الفاظ: **بعلبک:** شام کا ایک مشہور شہر ہے۔ **افسردہ دل:** دل سرد شدہ جو عشق نہ رکھتا ہو۔ **دل مردہ:** تاریک دل۔ **نفسم:** میرا کلام۔ **درنمی گیرد:** اثر نہیں کرتا۔ **عالم صورت:** عالم ظاہر۔ **عالم معنی:** عالم باطن۔ **عالم:** اللہ کے سوا سب عالم ہے۔ **ستوراں:** جمع ستور، چوپایہ، گدھا، گھوڑا، اونٹ وغیرہ۔ **آئینہ دار:** حجام۔ **نَحْنُ اَقْرَبُ** الخ: ہم اس بندے سے اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

ترجمہ مع مطلب: ایک بار میں چند کلمات وعظ کے طریقہ پر بعلبک کی جامع مسجد میں بیان کر رہا تھا ایسی جماعت کے سامنے جو محبت الٰہی سے بے بہرہ دل کی تاریک اور عالم ظاہر سے عالم باطن کی طرف راستہ نہ لے گئی تھی۔ میں نے محسوس کیا کہ میرے وعظ و نصیحت کا ان پر کچھ اثر نہیں ہو رہا ہے اور میری آتشِ نصیحت ان کی تر و تازہ لکڑیوں میں یعنی مردہ قلوب میں اثر نہیں کر رہی ہے مجھ کو افسوس ہوا گدھوں کی تربیت کرنے سے اور آئینہ دکھلانے سے اندھوں کو لیکن حقائق کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور کلام کا سلسلہ اس آیت کے معنی میں دراز تھا کہ ہم اس بندے سے اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ بات یہاں تک پہنچی تھی کہ میں کہہ رہا تھا۔

دوست نزدیک تر از من بمن ست	قطعہ	ویں عجب تر کہ من ازوے دورم
چہ کنم با کہ تواں گفت کہ او		درکنارِ من و من مہجورم

حلِ الفاظ: **نزدیک تر:** زیادہ قریب۔ **کنار:** بغل۔ **مہجور:** جدا۔

ترجمہ مع مطلب: میرا دوست مجھ سے میری ذات سے زیادہ قریب ہے اور اس سے زیادہ تعجب کی بات ہے کہ میں اس سے دُور ہوں۔ کیا کروں اور کس سے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ وہ میری بغل میں ہے اور میں اس سے جدا ہوں۔

من از شراب ایں سخن مست بودم و فضالہ قدح در دست کہ روندہ بر کنارِ مجلس گذر کرد و دور آخر روے اثر نعرہ بزد کہ دیگراں بموافقت وے در خروش آمدند و حاضرانِ مجلس در جوش گفتم سبحان اللہ دُورانِ باخبر در حضور و نزدیکانِ بے بصر دُور۔

فہم سخن گر نکند مستمع	قطعہ	قوت طبع از متکلم مجوی
فسحتِ میدانِ ارادت بیار		تا بزند مردِ سخن گوئے گوی

حلِ الفاظ: **شراب سے** خمر: مراد نشہ ہے۔ **فضالہ:** بچا ہوا۔ **خروش:** شور۔ **حضور:** مقام وحدت۔ **مستمع:** سننے والا۔ **متکلم:** بات کرنے والا۔ **خامانِ مجلس:** مجلس کے کچے، مردم بے تجربہ کو خام کہتے ہیں۔ **خام:** نام شراب کا۔ **فسحت:** کشادگی۔

ترجمہ مع مطلب: میں اس کلام کے نشہ سے مست تھا اور پیالہ کا بچا ہوا ہاتھ میں کہ ایک گزرنے والے نے مجلس کے کنارہ پر

گزر گیا اور وعظ کے آخری دور نے اس میں اثر کیا اس نے ایک ایسا نعرہ مارا کہ دوسرے لوگ بھی اس کی موافقت سے شور میں آئے اور مجلس کے کچھ جوش میں آ گئے۔ میں نے کہا سبحان اللہ (اللہ پاک ہے) یعنی کیسی تعجب کی بات ہے کہ دُور رہنے والے باخبر حقیقت میں قریب ہیں۔ اور مجلس کے حاضر باش اندھے دُور۔ (قطعہ) سننے والا اگر سمجھنے کا ارادہ نہ کرے تو کلام کرنے والے کی طبیعت کی قوت مت ڈھونڈھ یعنی اگر بات سننے والا کلام کو نہیں سمجھتا تو پھر کہنے والے کی طبیعت بجھ جاتی ہے، اے مخاطب! میدان عقیدت کی کشادگی لا یعنی پہلے سننے سے اعتقاد پیدا کر لے۔ تا کہ کلام کرنے والا کلام کی گیند مارے یعنی کشادگی دل کے ساتھ کلام کرے۔

فائدہ: اگر وعظ کا اثر کسی وقت ظاہر نہ ہو تو وعظ کہنے والے کو بددل نہ ہونا چاہیے اور سننے والوں کو علماء وصلحاء کا کلام پوری عقیدت کے ساتھ سننا چاہیے اس لیے کہ فائدہ حاصل کرنے کے لیے اعتقاد شرط ہے۔

حکایت (۱۱) شبے در بیابان مکہ از بیخوابی پائے رفتنم بماند سر بنہادم وشتربان راگفتم دست از من بدار۔

پائے مسکین پیادہ چند رود تا شود جسم فربہے لاغر	قطعہ	کز تحمل ستوہ شد بختی لاغرے مردہ باشد از سختی

گفت اے برادر حرم در پیش ست وحرامی از پس اگر رفتی بُردی واگر خفتی مُردی نشنیدہ کہ گفتہ اند۔

خوش ست زیر مُغیلاں براہ بادیہ خفت	بیت	شب رحیل ولے ترک جاں بباید گفت

حلِّ الفاظ: **تحمل:** برداشت، بوجھ اٹھانا، رنج ومشقت اٹھانا۔ **بختی:** شتر خراسانی کہ قوی ہوتا ہے یا قسم ہے اونٹ کی جو سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ **حرم:** کعبہ کا گردا گرد۔ **حرامی:** چور، ڈاکو۔ **مغیلان:** ببول، کیکر۔ **بادیہ:** جنگل۔ **رحیل:** کوچ۔ **پائے رفتنم بماند:** پاؤں چلنے سے عاجز ہو گئے۔ **بے خوابی:** نہ سونا۔

ترجمہ مع مطلب: ایک رات مکہ کے جنگل میں جاگنے کی وجہ سے مارے نیند کے پاؤں نے چلنے سے جواب دے دیا میں نے سر رکھ دیا یعنی لیٹ گیا اور اونٹ والے سے کہا اب مجھ سے ہاتھ اٹھا یعنی چلنے کی امید مت رکھ۔ (قطعہ) مسکین پیدل چلنے والے کے پیر کہاں تک چلیں گے جب کہ سفر کی تکالیف کی برداشت سے قوی اونٹ بھی عاجز ہو گیا ہو۔ جب تک موٹے بدن والا آدمی دبلا ہوگا۔ دبلا اور کمزور تکلیف سے مر جائے گا۔ اونٹ والے نے کہا اے بھائی! مسجد حرام کا صحن سامنے ہے اور چور پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ اگر جلدی چلا جان سلامت لے گیا۔ اگر سو گیا تو سمجھ لے کہ مرا تو، کیا تو نے نہیں سنا کہ عقلمندوں نے کہا ہے کہ کوچ کی رات جنگل کے راستہ میں ببول کے سایہ میں سونا اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن سو جانے میں جان سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔

فائدہ: جنگل کے خطرناک سفروں میں آرام کا خیال ترک کر دینا چاہیے اس لیے کہ سونا و مرنا مترادف ہے نیز ساتھیوں سے جدائی اختیار نہ کرنی چاہیے۔

حکایت (۱۲) پارسائے رادیدم برکنارِ دریا کہ زخم پلنگ داشت ہیچ دارُو بہ نمی شد مدت ہا دراں رنجور بود وشکر خدائے عزّوجل علی الدوام گفتے پرسیدندش کہ شکر چہ می گوئی گفت شکر آنکہ بمصیبتے گرفتارم نہ بمعصیتے۔

تاگویم کہ دراں دم غمِ جانم باشد کہ دل آزردہ شد از من غمِ آنم باشد	قطعہ	اگرم زار بکشتن دہدآں یار عزیز گویم از بندہ مسکین چہ گنہ صادر شد

بلے مردانِ خدا مصیبت رابر معصیت اختیار کنند نہ بینی کہ یوسفِ صدیق دراں حالت چہ گفت ﴿قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ﴾

حلِّ الفاظ: **پارسا:** پرہیزگار۔ **مدت:** حصۂ زماں۔ **معصیت:** گناہ۔ **زار:** نحیف۔ **علی الدوام:** ہمیشہ۔ **زخم پلنگ:** تیندوے کا زخم۔ **دارو:** دوا۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے ایک پارسا کو دریا کے کنارے پر دیکھا کہ تیندوے کا زخم رکھتا تھا اور کسی دوا سے وہ زخم اچھا نہیں ہوتا تھا۔ مدتوں اسی تکلیف میں مبتلا رہا اور ہمیشہ خدائے بزرگ و برتر کا شکر ادا کرتا رہتا تھا۔ لوگوں نے اس سے دریافت کیا کہ کس بات کا شکر ادا کرتا ہے؟ اس پرہیزگار نے فرمایا اس بات کا شکر ادا کرتا ہوں کہ مصیبت میں پھنسا ہوا ہوں کسی گناہ میں نہیں۔

(قطعہ) اگر وہ پیارا دوست مجھ نحیف کو قتل کرنے کا حکم دے دے میں سچ کہتا ہوں۔ تو یہ خیال نے کرے کہ اس وقت مجھ کو جان کا غم ہوگا۔ میں یہ عرض کروں گا کہ مجھ عاجز بندہ سے کیا گناہ صادر ہوا کہ آپ مجھ سے خفا ہو گئے۔ مجھے اس آپ کی خفگی کا غم ہے، جان کا غم نہیں ہے۔ جی ہاں! اللہ والے معصیت سے بچنے کے لیے مصیبت کو اختیار کر لیتے ہیں۔ کیا تو نے قرآن پاک میں نظر نہیں کی کہ یوسف علیہ السلام نے جب کہ زنانِ مصران کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتی تھیں کیا فرمایا؟ کہا "اے پروردگار مجھ کو یہ قید خانہ زیادہ پسند ہے اس چیز سے جس طرف یہ عورتیں بلاتی ہیں۔"

فائدہ: راضی برضا رہنا چاہیے۔ مصائب پر صبر کرنا چاہئے اگر ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ گناہ سے بچنے کے لیے مصیبت بھگتنی پڑے اس کا بھی تحمل کر لینا چاہیے اور ہر حالت میں خداوند کریم و رحیم کا شکر ادا کرتا رہے۔

حکایت (۱۳) درویشے را ضرورتے روئے نمود گلیمے از خانہ یارے بدزدید ونفقہ کرد حاکم فرمود کہ دستش ببرید صاحب گلیم شفاعت کرد کہ من اورا بحل کردم گفتا بشفاعت تو حد شرع فرونگزارم گفت آنچہ فرمودی راست ست ولیکن ہر کہ از مال وقف چیزے بدزدد قطعش لازم نیاید کہ الفقیر لا یملك ہرچہ درویشان راست وقف محتاجان ست۔

حلِّ الفاظ: **گلیم:** کملی۔ **نفقہ کرد:** خرچ کر دیا۔ **شفاعت:** سفارش۔ **حِل کردم:** میں نے معاف کر دیا۔ **حد:** وہ سزا جو شریعت نے مقرر کی ہو جیسے چور کا ہاتھ کاٹنا۔ **وقف:** کسی چیز کو اپنی ملک سے نکال کر اللہ کے لیے کر دینا۔ **الفقیر لا یملك:** فقیر کسی چیز کا

مالک نہیں ہوتا۔ **قطع**: کاٹنا۔

ترجمہ مع مطلب: ایک فقیر کو کوئی ضرورت پیش آئی۔ ایک دوست کے گھر سے کملی اٹھا لایا اور اس کو فروخت کر کے خرچ کر دیا۔ حاکم نے چوری کے جرم میں ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا۔ کملی کے مالک نے سفارش کی کہ میں نے اس کو معاف کر دیا۔ حاکم نے فرمایا تیری سفارش سے شریعت کی حد نہیں چھوڑ سکتا۔ اس نے کہا آپ نے جو کچھ فرمایا سچ ہے لیکن جو کوئی وقف مال سے چوری کرتا ہے اس کا ہاتھ کاٹنا ضروری نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ میں فقیر ہوں اور فقیر کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔ جو کچھ فقیروں کے پاس ہے محتاجوں کے لیے وقف ہے۔

حاکم ازوے دست بداشت و ملامت کردن گرفت کہ جہاں برتو تنگ آمدہ بود کہ دُزدی نکردی اِلّا از خانہ چنیں یارے گفت اے خداوند نشنیدہ کہ گفتہ اند خانہ دوستاں بروب و در دشمناں مکوب۔

چوں فرومانی بہ سختی تن بعجز اندر مدہ	شعر	دشمناں را پوست برکن دوستاں را پوستین

حلِ الفاظ: **دست بداشت**: دست بردار ہوا، معاف کر دیا۔ **خانہ دوستاں بروب**: دوستوں کا گھر صاف کر دے۔ **در دشمناں مکوب**: دشمنوں کا دروازہ مت کھٹکھٹا۔ **پوستین**: وہ لباس جو کسی جانور وغیرہ کی کھال سے بنایا جائے۔ **پوست برکن**: کھال کھینچ لے۔

ترجمہ مع مطلب: حاکم اس سے دست بردار ہوا یعنی ہاتھ کاٹنے کا خیال ترک کر دیا اور ملامت کرنا شروع کر دی کہ کیا دنیا تجھ پر تنگ ہو گئی تھی کہ تو نے چوری بھی کی تو ایسے مخلص دوست کے گھر میں جس نے تجھ کو بچایا۔ اس فقیر نے عرض کیا اے آقا کیا آپ نے نہیں سنا کہ عقلمندوں نے کہا ہے کہ دوستوں کے گھر کو صاف کر دے یعنی جتنا ہاتھ لگے لے لے اور دشمنوں کے دروازہ کو مت کھٹکھٹا یعنی دشمنوں کے پاس اپنی حاجت مت لے جا۔ (شعر) جب تو سختی (مصیبت اور فقر و فاقہ) سے عاجز ہو جائے تو اپنے تن کو عاجزی میں مت دے یعنی جسم کو تکالیف میں برباد مت کر۔ اور اپنے کو عاجز مت سمجھ۔ دشمنوں کی کھال کھینچ لے اور دوستوں کا پوستین چھین لے۔

فائدہ: درویش جو حقیقت میں درویش ہوتا ہے وہ اپنی ہر شے کا مالک اللہ تعالیٰ کو خیال کرتا ہے۔ اور اپنے مال کو مالِ وقف سمجھتا ہے اور معاملات میں درگذر اور مسامحت سے کام لیتا ہے۔

حکایت (۱۴) **یکے از پادشاہاں پارسائے را دید گفت ہیچت از ما یاد می آید گفت بلے وقتے کہ خدائے را فراموش می کنم۔**

ہر سو دود آنکس ز درِ خویش براند	فرد	وآں را کہ بخواند بدر کس ندواند

حلِ الفاظ: **ہیچت از ما یاد می آید**: کبھی اوقات خاص میں ہم کو بھی یاد کر لیتا ہے۔ یعنی کبھی ہمارا خیال بھی آ جاتا ہے۔ بدر کس

ندواند: کسی کے دروازہ پرنہیں دوڑاتا ہے یعنی اپنے سواسب سے بے پروا کر دیتا ہے، کسی کا محتاج نہیں کرتا۔
ترجمہ مع مطلب: ایک بادشاہ نے ایک پرہیزگار فقیر کو دیکھا اور اس سے پوچھا تمھیں کبھی ہمارا خیال بھی آ جاتا ہے فقیر نے جواب دیا جی ہاں! جس وقت اپنے خدا کو بھولتا ہوں تمھاری یاد بھی آ جاتی ہے۔ (فرد) ہر طرف دوڑتا ہے وہ آدمی جس کو خدا تعالیٰ اپنے دروازہ سے نکال دیتا ہے اور جس کو اللہ اپنے دروازہ پر بلا لیتا ہے کسی دوسرے کے دروازہ پرنہیں دوڑاتا یعنی کسی کا محتاج نہیں رکھتا سب سے مستغنی کر دیتا ہے۔
فائدہ: فقیر کو چاہیے کہ غیر اللہ کے خیال سے اپنے آپ کو پاک رکھے اور ہر اس تعلق کو جو اللہ کے لیے نہ ہو خدا سے دُوری کی علامت خیال کرے۔

حکایت (۱۵) **یکے از صالحاں بخواب دید پادشاہے رادر بہشت و پارسائے رادر دوزخ پرسید کہ موجب درجات ایں چیست وسبب درکاتِ آں چہ کہ مردم بخلافِ آں می پنداشتند ندا آمد کہ ایں پادشاہ بارادتِ درویشاں در بہشت ست وایں پارسا بتقرب پادشاہاں در دوزخ۔**

دلقت بچہ کار آید وتسبیح و مرقع	قطعہ	خود راز عملہائے نکو ہیدہ بری دار
حاجت بکلاہ برکی داشتنت نیست		درویش صفت باش کُلاہِ تتری دار

حل الفاظ: درجات: جمع درجہ، بلند مرتبہ۔ درکات: جمع درکۃ کی، پستی کا مرتبہ۔ دلق: فقراء کا جو لباس جانوروں کی اون سے بنا ہو۔ مرقع: گدڑی۔ کلاہ برکی: فقیری ٹوپی۔ عملہائے نکوہیدہ: بُرے عمل۔ کلاہ تتری: سپاہیانہ ٹوپی، کلاہ امیرانہ۔
ترجمہ مع مطلب: ایک اللہ والے نے خواب میں ایک بادشاہ کو جنت میں اور ایک پرہیزگار کو دوزخ میں دیکھا۔ دریافت کیا۔ اس بادشاہ کے بڑے درجات پانے کا جنت میں اور اس پارسا کے دوزخ میں جانے کا سبب کیا ہے؟ حالانکہ لوگوں کا خیال تھا کہ معاملہ اس کے برعکس ہوگا۔ غیب سے آواز آئی کہ یہ بادشاہ ہمارے دوستوں کے ساتھ محبت اور اعتقاد رکھنے کی وجہ سے جنت میں ہے اور یہ پارسا بادشاہوں کی نزدیکی حاصل کرنے اور ان کی مصاحبت کی وجہ سے دوزخ میں ہے۔
(قطعہ) حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اے مخاطب تیری گدڑی اور تسبیح اور یہ لباس فقیرانہ کس کام آئے گا۔ جب کہ تیرے اعمال خراب ہیں۔ اس لباس کے پہننے کے لیے اپنے آپ کو بُرے عملوں سے بچانا اور باطن کی صفائی ضروری ہے۔ سر پر فقیری ٹوپی رکھنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے تو اللہ والوں کی صفات اختیار کر لے اور ٹوپی جی چاہے تو سپاہیوں کی پہن لے یا امیروں جیسی سر پر رکھ لے فقیری کا مدار لباس پرنہیں ہے۔
فائدہ: بادشاہوں کے لیے اللہ والوں سے محبت رکھنا نجات و درجات کا باعث ہوتا ہے اور فقیروں کے لیے بادشاہوں کی درباری و مصاحبت باعث بربادی ہے۔

حکایت (۱۶) پیادہ سرو پا برہنہ با کاروانِ حجاز از کوفہ بدر آمد و ہمراہ ما شد نظر کردم کہ معلومی نداشت خراماں ہمی رفت و می گفت۔

نہ باشتر بر سوارم نہ چو اشتر زیر بارم	قطعہ	نہ خداوندِ رعیت نہ غلام شہر یارم
غمِ موجود و پریشانئے معدوم ندارم		نفسے میرنم آسودہ و عمرے میگذارم

حلِ الفاظ: کاروان: قافلہ۔ حجاز: ملک عربی کا ایک حصہ ہے۔ کوفہ: ملک عراق کا ایک شہر ہے۔ **معلومی:** روپیہ پیسہ، سفر خرچ۔ خراماں: مستانہ چلنے والا۔ خداوندِ رعیت: رعیت کا مالک۔ شہر یار: بادشاہ۔ نفسے میرنم آسودہ: آرام و بے فکری سے سانس لیتا ہوں۔ زیر بار: بوجھ کے نیچے۔

ترجمہ مع مطلب: ننگے پاؤں ننگے سر پیدل چلنے والا ایک شخص حجاز کے قافلہ کے ساتھ کوفہ سے باہر نکلا اور ہمارے ساتھ ہو لیا۔ میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ سفر خرچ نہ رکھتا تھا۔ مستانہ چال سے چل رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔

(قطعہ) نہ اونٹ پر سوار ہوں، نہ اونٹ کی طرح زیر بار ہوں، نہ رعیت کا مالک ہوں نہ بادشاہ کا غلام، پیسے ہونے کا غم اور نہ ہونے کی پریشانی نہیں رکھتا ہوں چین کا سانس لیتا ہوں اور عمر گذارتا ہوں۔

شتر سوارے گفتش اے درویش کجا میروی برگرد کہ بہ سختی بمیری نشنید وقدم در بیاباں نہاد و برفت چوں بہ نخلہ محمود برسیدم توانگر را اجل فرا رسید درویش بہ بالینش فرود آمد و گفت۔ مصرع مابہ سختی نہ بمردیم وتو بر بخت بمردی۔

شخصے ہمہ شب برسر بیمار گریست	بیت	چوں روز آمد بمرد و بیمار بزیست
اے بسا اسپ تیز رو کہ بماند	قطعہ	کہ خرِ لنگ جان بمنزل برد
بسکہ در خاک تندرستاں را		دفن کردیم و زخم خوردہ نمرد

حلِ الفاظ: نخلہ محمود: مکہ اور طائف کے درمیان جگہ ہے۔ جس میں کھجوروں کے درخت ہیں۔ فرا: پہلے، آگے۔ اجل: موت۔ بالین: سرہانا۔ بخت: قوی نسل کا اونٹ جس کو بخت نصر بادشاہ نے تیار کی تھی۔ خرلنگ: لنگڑا گدھا۔ اسپ تیز رو: تیز چلنے والا گھوڑا۔ سختی: تکلیف۔

ترجمہ مع مطلب: ایک اونٹ سوار نے اس سے کہا، تو اے درویش کہاں جاتا ہے واپس لوٹ جا ورنہ راستہ کی سختی سے مر جائے گا اس نے نہیں سنا اور قدم جنگل میں رکھ دیا اور چلتا رہا۔ جب ہم نخلہ محمود پر پہنچے تو اسی کہنے والے اونٹ سوار کا وقت آ گیا اور وہ مر گیا۔ فقیر اس کے سرہانے آیا اور کہا اے بھائی ہم تکلیف سے نہ مرے اور تو آرام سے اونٹ پر سوار ہوتے ہوئے بھی مر گیا۔ (بیت) ایک شخص تمام رات بیمار کے سرہانے بیٹھ کر روتا رہا کہ ہائے میرا بیمار مر جائے گا۔ جب دن ہوا اتفاق سے وہ مر گیا

اور بیمار جی گیا۔ یعنی تندرست ہو گیا۔ (قطعہ) اے مخاطب بہت مرتبہ ایسا بھی اتفاق ہوا ہے کہ تیز رفتار گھوڑا تھک کر پیچھے رہ گیا اور لنگڑا گدھا جان منزل پر لے گیا۔ ہم نے بہت مرتبہ تندرستوں کو دنیا سے جاتے دیکھا ہے اور خاک میں دفن کیا ہے اور یہ بھی دیکھا کہ زخم کھایا ہوا نہیں مرا، برسوں جیتا رہا۔

فائدہ: اللہ والوں کو اسباب دنیاوی پر زیادہ اعتماد نہ رکھنا چاہیے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ متوکلین کے مقاصد بھی بغیر اسباب ظاہری کے پورے فرما دیتا ہے۔

حکایت (۱۷) عابدے را پادشاہے طلب کرد اندیشید کہ داروئے بخورم تا ضعیف شوم تا مگر اعتقادے کہ در حق من دارد زیادت کند آوردہ اند کہ داروئے قاتل بود بخورد و بمرد۔

آنکہ چوں پستہ دیدمش ہمہ مغز	قطعہ	پوست بر پوست بود ہمچو پیاز
پارسایانِ روے در مخلوق		پشت بر قبلہ می کنند نماز
چوں بندہ خدائے خویش خواند	فرد	باید کہ بجز خدا نداند

حل الفاظ: پستہ: جس کو عربی میں فُستق کہتے ہیں، مشہور مغز ہے۔ **مغز:** گودا۔ **اعتقاد:** دل میں کسی کو جگہ دینا۔ **پارسایان روئے در مخلوق:** پارسیان ریا کار۔ **پشت بر قبلہ می کنند:** ریا کار بظاہر قبلہ کی طرف منہ کرتے ہیں حقیقت میں توجہ مخلوق کی طرف اور پیٹھ قبلہ کی طرف ہوتی ہے۔ **عابد:** عبادت کرنے والا۔ **دارو:** دوا۔ **پوست:** چھلکا۔

ترجمہ مع مطلب: ایک عابد کو بادشاہ نے بلایا اس نے سوچا کہ کوئی ایسی دوا کھالوں کہ کمزور ہو جاؤں شاید جتنا اعتقاد مجھ سے رکھتا ہے اس میں یہ سمجھ کر زیادتی کر لے کہ اس فقیر نے اللہ کے راستہ میں مجاہدہ زیادہ کیا ہے۔ اس لیے کمزور ہو گیا ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ زہریلی ایک دوا گھر میں موجود تھی اور اس کو خبر نہ تھی وہ کھالی اور دنیا سے روانہ ہو گیا۔ (قطعہ) وہ زاہد ریا کار جس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے جس کو پستہ کی طرح مغز ہی مغز میں نے سمجھا تھا حقیقت میں پیاز کی طرح پوست پر پوست تھا۔ وہ عابد ریا کار جن کی توجہ نماز میں مخلوق کی طرف ہے وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ سے منحرف ہو کر قبلہ کی طرف پشت کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ (فرد) جب بندہ مومن اللہ کو پکارے یعنی نماز پڑھے تو چاہیے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ جانے یعنی اس کے دل میں ماسوا اللہ کا خیال بھی نہ آنا چاہیے۔

فائدہ: درویشوں کو ریا کاری سے پرہیز کرنا چاہئے ورنہ دنیا و آخرت دونوں کی بربادی کا اندیشہ ہے۔

حکایت (۱۸) کاروانے را در زمین یونان دزداں بزدند و نعمت بے قیاس بردند بازارگاناں گریہ و زاری بسیار کردند و خدا و پیغمبر را بشفاعت آوردند فائدہ نبود۔

چوں پیروزشد دزِ دِتیرہ رواں	شعر	چہ غم دارد از گریہ کارواں

لقمان حکیم اندراں کارواں بود یکے گفتش از کاروانیان ایناں را مگر نصیحتے کنی و موعظت گوئی باشد کہ برخے از مال مادست بدارند کہ دریغ باشد چندیں نعمت کہ ضائع شود گفت دریغ باشد کلمہ حکمت بایشاں گفتن۔

حلّ الفاظ: کاروان: قافلہ۔ **بازرگان:** سوداگر۔ **شفیع:** سفارش کرنے والا۔ **پیروز:** کامیاب۔ **تیرہ رواں:** تاریکی میں چلنے والا یعنی رات میں، سیاہ دل۔ **کاروانیاں:** قافلہ والے۔ **موعظت:** نصیحت۔ **مگر:** شاید۔ **برخے:** تھوڑا سا۔ **دریغ:** افسوس، ظلم۔ **دست بدارند:** چھوڑ دیں۔

ترجمہ مع مطلب: ڈاکوؤں نے یونان کی سرزمین میں ایک قافلہ کو لوٹ لیا، بے اندازہ مال و دولت چھین کر لے گئے۔ سوداگروں نے رونا چلانا شروع کر دیا اور اللہ و رسول کی دہائی دی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ (**شعر**) جب سیاہ چور کامیاب ہوگیا بھلا کیا غم ہوسکتا ہے اس کو قافلہ کے رونے کا، لقمان حکیم بھی اس قافلہ میں تھے۔ قافلہ والوں میں سے ایک نے عرض کیا کہ شاید آپ ان کو نصیحت کریں اور سمجھائیں تو یہ چور کچھ ہمارا مال چھوڑ دیں۔ افسوس ہوتا ہے کہ اتنا مال و دولت یوں ہی ضائع ہو جائے۔ لقمان حکیم نے فرمایا ان سے دانائی کی بات کہہ کر ضائع کرنا اور بھی افسوس ناک ہے۔

آہنے را کہ موریانہ بخورد بابسیہ دل چہ سود گفتن وعظ	قطعہ	نتواں بردازو بہ صیقل زنگ نہ رود میخ آہنی در سنگ
روزگارِ سلامت شکستگاں دریاب چوسائل از تو بزاری طلب کند چیزے	قطعہ	کہ جبرِ خاطر مسکیں بلا بگرداند بدہ وگرنہ ستمگر بزور بستاند

حلّ الفاظ: موریانہ: زنگ۔ **صیقل:** مانجھنا۔ **روزگار:** زمانہ۔ **دریاب:** مدد کر۔ **جبر خاطر مسکین:** مسکین کے ٹوٹے دل کو جوڑنا یعنی مدد کرنا۔ **بزاری:** رو کرنا۔

ترجمہ مع مطلب: جس لوہے کو زنگ نے کھا لیا ہو ہرگز اس کا زنگ مانجھنے سے دُور نہیں ہوسکتا ہے۔ سیاہ دل آدمی کو نصیحت کرنا بے فائدہ ہے جیسا کہ لوہے کی کیل پتھر میں نہیں گھستی ہے۔ (قطعہ) سلامتی اور عافیت کے دنوں میں عاجزوں کی مدد کر۔ اس لیے کہ عاجز مسکین کے دل کی شکستگی کو دُور کرنا یعنی اس کی مدد کرنا آنے والی مصیبت کو لوٹا دیتا ہے۔ یعنی آنے نہیں دیتا ہے۔ جب مانگنے والا اور عاجزی سے رو کر تجھ سے کوئی چیز طلب کرے دے دے تو ورنہ کوئی ظالم زبردستی تجھ سے چھین لے گا۔

فائدہ: عقلمندوں کو ہر ایک کو نصیحت نہ کرنا چاہیے، جس سے قبولیت کی امید ہو اس کو نصیحت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

حکایت (۱۹) چندانکہ مرا شیخ اجل ابوالفرج بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ بترک سماع فرمودے و بخلوت وعزلت اشارت

کردے عنفوان شبابم غالب آمدے وہوا وہوس طالب ناچار بخلاف رائے مربی قدمے چند برفتمے واز سماع ومخالطت حظّے برگرفتمے وچوں نصیحت شیخم یاد آمدے گفتمے۔

قاضی اربابا نشیند برفشاند دست را	فرد	محتسب گرمے خورد معذور دارد مست را

تاشبے بمجمعے برسیدم ودراں میاں مطربے دیدم

گوئی رگِ جاں می گسلد زخمہ ناسازش	بیت	ناخوشتر از آوازہ مرگِ پدر آوازش

حلِّ الفاظ: **شیخ:** پیر، یہاں استاد مراد ہیں، اس لیے کہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ سعدی کے استاذ ہیں، شیخ سعدی کے پیر حضرت شیخ شہادب الدین سہروردی تھے۔ **اجل:** بہت بڑا۔ **سماع:** گانا سننا۔ **خلوت:** تنہائی۔ **عنفوان:** ہر چیز کا اوّل۔ **شباب:** جوانی۔ **مربی:** تربیت کرنے والا۔ **قدمے چند:** تھوڑی دُور۔ **مخالطت:** میل جول۔ **حظ:** حصہ۔ **دست افشاندن:** رقص کرنا۔ **محتسب:** عہدہ دار ہوتا تھا جو خلاف شرع کاموں پر گرفت کرتا تھا۔ **رگِ جان:** ہفت اندام کے نیچے والی رگ اگر وہ کٹ جائے تو آدمی مرجائے۔ **زخمہ:** مضراب جس سے ستار وغیرہ بجاتے ہیں۔ **ناخوشتر:** ناپسندیدہ۔ **زخمہ ناساز:** بے اصول بدوضع زخمہ۔

ترجمہ مع مطلب: میرے استاد بزرگ شیخ ابوالفرج بیٹے جوزی کے اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت کاملہ نازل فرمائے۔ جتنا بھی سماع چھوڑنے اور تنہائی وگوشہ نشینی اختیار کرنے کا حکم فرماتے تھے میری نوجوانی مجھ پر غالب آجاتی تھی اور ہوا وہوس ان امور کی طالب ہوتی تھی۔ مجبوراً اپنے مربی کی رائے کے خلاف چند قدم چلتا اور سماع اور میل جول سے لذت حاصل کرتا اور جب استاد کی نصیحت یاد آتی تو یہ شعر زبان پر لاتا۔ (شعر) قاضی جی اگر ہمارے ساتھ مجلسِ شراب میں شریک ہوجائیں تو خود رقص کرنے لگیں۔ محتسب اگر ایک مرتبہ ہمارے ساتھ شراب نوشی میں شریک ہوجائے تو ہم شراب نوشوں کو معذور ومجبور سمجھے اور سختی نہ کرے۔ یہاں تک کہ میں ایک رات مجمع میں پہنچا وہاں ایک ایسے گانے والے کو میں نے دیکھا۔

(ترجمہ شعر): اس کے اوصاف میں تو کہہ سکتا ہے کہ اس کا بے اصولا راگ جان کی رگیں کاٹتا ہے۔ اس کی آواز باپ کے مرنے کی آواز سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔

گاہے انگشت حریفاں ازودر گوش وگہے برلب کہ خاموش

تَہَاجُ اِلٰی صَوْتِ الْاَغَانِیْ طِیْبَۃٌ	شعر	وَ اَنْتَ مُغَنٍّ اِنْ سَکَتَّ نَطِیْبُ
نہ بیند کسے در سماعت خوشی	بیت	مگر وقت رفتن کہ دم در کشی
چوں باواز آمد آں بربط سرای	مثنوی	کہ خدارا گفتم از بہر خدای
پنبہ ام در گوش کن تانشنوم		یا درم بکشای تابیروں روم

حلِ الفاظ: **نُھاج:** صیغہ جمع متکلم معروف، مائل ہوتے ہیں۔ **الیٰ:** حرف جر۔ **صوت:** مجرور بمعنی آواز۔ **اغانی:** جمع اغنیۃ بمعنی سرود۔ **طیب:** خوشی و بوئے خوش، واو حالیہ۔ **انت:** ضمیر منفصل مبتدا ہے۔ **مُغَن:** اسم فاعل، مصدر اس کا غنیۃ ہے، گانے والا۔ **اِنْ:** حرف شرط۔ **سکت:** صیغہ واحد مذکر، معنی چپ ہو جائے تو۔ **نطیب:** صیغہ جمع متکلم، مضارع معروف مصدر اطابت ہے باب افعال کا۔ **درم درکش:** چپ ہو جائے تو۔ **برابط سرای:** بربط، بجانے والا۔ **پنبہ ام در گوش کن:** میرے کانوں میں روئی ٹھونس دے۔ **کدخدا:** صاحب خانہ۔

ترجمہ مع مطلب: کبھی مجلس کے شریک افراد کی انگلیاں اس گانے والے کی آواز کی وجہ سے کانوں میں اور کبھی تمام کے ہونٹوں پر "چپ رہو" کی آوازیں۔ (شعر) ہم مائل ہوتے ہیں باجوں کی اچھی آواز کی طرف اور تو ایسا گانے والا ہے کہ اگر خاموش ہو جائے تو ہم جب ہی خوش ہوں گے۔ اس لیے کہ تیری آواز باجہ کے لطف کو بھی کھو دیتی ہے۔ (بیت) تیرے گانے میں کوئی بھی خوشی محسوس نہیں کرتا ہے، مگر تیرے جانے کے وقت سب خوش ہوں گے اس لیے کہ تو چپ ہوگا۔ (مثنوی) جب وہ بربط (نام باجہ) بجانے والا گانے لگا تو میں نے گھر کے مالک سے کہا خدا کے لیے میرے کانوں میں روئی ٹھونس دے تاکہ اس کی آواز نہ سنوں میں یا دروازہ کھول دے تاکہ باہر چلا جاؤں میں۔ دوسرا نسخہ زیبقم در گوش کن۔ میرے کانوں میں پارہ بھر دے تاکہ اس کی آواز نہ سنوں یا دروازہ کھول دے تاکہ باہر چلا جاؤں۔

فی الجملہ پاس خاطر یاراں را موافقت کردم و شبے بچندیں محنت بروز آوردم۔

مؤذن بانگ بے ہنگام برداشت	قطعه	نمی داند کہ چند از شب گزشت ست
درازی شب از مژگانِ من پرس		کہ یکدم خواب در چشم نگشت ست

حلِ الفاظ: **فی الجملہ:** خلاصہ کلام۔ **پاسِ خاطر یاران:** دوستوں کی خاطر۔ **بچندیں محنت:** بڑی مشقت سے۔ **بانگ:** اذان۔ **بے ہنگام:** بے وقت۔ **مژگان:** پلکوں۔ **خواب:** نیند۔

ترجمہ مع مطلب: قصہ مختصر دوستوں کی خاطر میں نے ان کی موافقت کی اور اس رات کو بڑی مصیبت سے دن کیا یعنی جوں توں کر کے پورا کیا۔ (قطعه) یہاں تک کہ مؤذن نے بے وقت اذان دے دی اس بیچارہ کو یہ بھی خبر نہیں کہ رات کا کتنا حصہ گذرا ہے۔ رات کی لمبائی کو میری آنکھوں سے پوچھئے کہ ایک سانس کے لیے ان میں نیند نہیں آئی ہے۔ یعنی رات بھر جاگتے ہی کٹی ہے۔

بامداداں بحکم تبرک دستارے از سر و دینارے از کمر بکشادم و پیش مغنی بنہادم و در کنار گرفتم و بسے شکر گفتم یاران ارادت من در حق وے خلاف عادت دیدند و بر خفتِ عقلم نہفتہ بخندیدند یکے ازاں میاں زبانِ تعرض دراز کرد و ملامت کردن آغاز کہ ایں حرکت مناسب رائے خردمنداں نکردی خرقہ مشائخ بچنیں مطرب دادن کہ ہمہ عمر درمے در کف نبودہ است و

قراضہ در دف۔

حلِ الفاظ: بامداداں: صبح۔ **تبرک:** برکت حاصل کرنا۔ **ارادت:** اعتقاد۔ **خفت عقل:** بے وقوفی۔ **زبان تعرض:** اعتراض کی زبان۔ **خرقہ مشائخ:** مشائخ کی گدڑی جو بزرگانِ طریقت خلیفہ بناتے وقت مرید کو پہناتے ہیں۔ **درم:** چاندی کا سکہ جو ساڑھے تین ماشے کا ہوتا ہے۔ **قُراضہ:** چاندی کا ریزہ، ریزگاری۔ **دف:** مشہور ساز ہے، اس میں بطور انعام جو ملتا ہے ڈالتے رہتے ہیں۔

ترجمہ مع مطلب: سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے صبح ہوتے ہی تبرک کے طریقہ پر سر سے پگڑی اتاری اور دینار کمر سے کھولے اور اس گانے والے کے سامنے ادب سے پیش کر دیے۔ اور گلے سے لگا لیا اور اس کا بہت بہت شکریہ ادا کیا۔ میرے دوستوں نے میرا اعتقاد اس کے حق میں عادت کے خلاف دیکھا۔ سب دوست چپکے چپکے میری بے وقوفی پر ہنسے، ان میں سے ایک نے اعتراض کی زبان لمبی کی اور مجھے برا بھلا کہنا شروع کر دیا تو نے یہ حرکت عقلمندوں کی رائے کے خلاف کی کہ بزرگانِ طریقت کا خرقہ ایسے ڈوم کو دے دیا کہ عمر بھر میں ایک درم بھی اس کی ہتھیلی میں اور ریزگاری اس کے دف میں نہیں آتی ہے۔

مُطربے دور ازیں خجستہ سرای	مثنوی	کس دوبارش ندید دریک جای
راست چوں بانگش از دہن برخاست		خلق راموی بربدن برخاست
مرغِ ایوان زہولِ او برمید		مغز ماخورد و حلقِ خود بدرید

گفتم زبانِ تعرض مصلحت آن ست کہ کوتاہ کنی بحکم آں کہ مرا کرامت ایں شخص ظاہر شد گفت مرا بر کیفیت آں واقف گرداں تا ہمچنیں تقرب نمایم و بر مطایبت کردم استغفار کنم۔

حلِ الفاظ: ۔ **دور ازیں خجستہ سرائے:** ایسا گویا خدا کرے اس مبارک مکان سے دُور رہے۔ **راست:** سیدھی، پوری موسیقی کا ایک مقام ہے۔ **ایوان:** محل۔ **مغز ماخورد:** ہمارا سر خالی کر دیا۔ **کرامت:** بزرگی، نوازش۔ **تقرب:** نزدیکی۔ **مطایبت:** خوش طبعی، مذاق۔ **استغفار:** توبہ۔

ترجمہ مع مطلب: اللہ کرے ایسا گانے والا اس مبارک گھر سے دُور رہے کہ کسی نے اس کی بدآوازی کی وجہ سے اس کو ایک جگہ میں دوبار نہیں دیکھا یعنی جس نے ایک مرتبہ گانا سن لیا کبھی دوبارہ بلانا پسند نہیں کیا۔ اس کی آواز پوری طرح جب منہ سے نکلی خلقت کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ محل کا پرندہ اس کی ڈراؤنی آواز سے بھاگ گیا۔ ہمارا مغز خالی کر دیا اور اپنا حلق پھاڑ لیا۔ میں نے کہا مصلحت یہ ہے اعتراض کی زبان کوتاہ کر یعنی اعتراض کرنا ترک کر دے۔ اس لیے کہ مجھ کو اس شخص کی کرامت ظاہر ہو گئی ہے۔ اس معترض نے کہا مجھ کو بھی اس کی کیفیت پر واقف کرتا کہ تیری طرح میں بھی اس کی نزدیکی حاصل کر لوں اور اب تک جو کچھ خوش طبعی کی ہے۔ اس سے توبہ کر لوں یعنی معافی طلب کروں۔

گفتم بعلت آں کہ شیخ اجلم بارہا بترک سماع فرمودہ است و مواعظ بلیغ گفتہ در سمع قبول من نیامدہ تا امشب کہ مرا طالع میمون و بخت ہمایوں بدیں بُقعہ رہبری کرد و بدست ایں توبہ کردم کہ بقیت زندگانی گرد سماع ومخالطت نگردم۔

آوازِ خوش از کام و دہان ولب شیریں	قطعہ	گر نغمہ کند در نکند دل بفریبد
در پردہ عشاق و نہاوند و حجازست		از حنجرۂ مطربِ مکروہ نزیبد

حلِ الفاظ: ترکِ سماع: سماع چھوڑنا۔ **مواعظ:** جمع موعظہ، معنیٰ نصیحت۔ **طالع میمون:** نیک نصیبہ۔ **بخت ہمایوں:** مبارک نصیبہ۔ **مخالطت:** میل جول۔ **کام:** حلق۔ **عشاق:** موسیقی کے بارہ پردوں میں سے ایک کا نام۔ **نہاوند:** موسیقی کا وہ پردہ جس کو آدھی رات چھیڑا جاتا ہے۔ **نغمہ آواز:** نرم وملائم راگ۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے کہا میں اس وجہ سے کہتا ہوں کہ مجھ کو میرے بزرگ شیخ نے بہت مرتبہ سماع چھوڑنے کا حکم دیا اور وعظ ونصیحت حد سے زیادہ فرمائی۔ میں نے ان کی نصیحت کو توجہ سے نہیں سنا یہاں تک کہ آج رات میرے مبارک اور نیک نصیبہ نے اس مکان تک پہنچا دیا اور میں نے اس گویے کے ہاتھ پر توبہ کر لی کہ اب عمر بھر گانا سننے اور میل جول کے پاس نہ پھٹکوں گا۔ (قطعہ) اچھی آواز تالو اور منہ اور لب شیریں سے اگر راگ کے ساتھ نکلے یا ویسے ہی اس کے باوجود دل کو موہ لیتی ہے۔ یعنی فریفتہ کرتی ہے اور اگر بری آواز سے گانے والا عشاق اور نہاوند اور حجاز کے سریلے پردوں میں گا رہا ہے۔ اس کے باوجود اپنی مکروہ آواز کی وجہ سے اچھا نہ معلوم ہووے۔

فائدہ: شاگردوں اور مریدوں کو اپنے مشائخ واساتذہ کی نصیحت پر عمل کرنا چاہیے ورنہ شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔

حکایت (۲۰) لقمان را گفتند کہ ادب از کہ آموختی گفت از بے اَدباں ہرچہ از ایشاں در نظرم ناپسند آمد از فعل آں پرہیز کردم۔

نگویند از سرِ بازیچہ حرفے	قطعہ	کزاں پندے نگیرد صاحب ہوش
وگر صد بابِ حکمت پیش ناداں		بخوانند آیدش بازیچہ در گوش

حلِ الفاظ: کہ: کدام۔ **از سر بازیچہ:** کھیل کود کے طریقہ سے۔ **صاحب ہوش:** عقلمند۔ **صد باب حکمت:** دانائی کے سو باب۔ **لقمان:** نام حکیم مشہور۔

ترجمہ مع مطلب: لقمان حکیم سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے ادب کس سے سیکھا؟ انہوں نے فرمایا کہ بے ادبوں سے، کیونکہ ان کا جو فعل مجھ کو پسند نہ آیا اس سے میں نے پرہیز کیا۔ (قطعہ) عقل مند صاحبِ ہوش انسان اس کے سامنے اگر کھیل و دل لگی کے طور پر بھی لوگ کوئی بات کہتے ہیں وہ اس سے بھی نصیحت حاصل کر لیتا ہے۔ اور اگر نادان کے سامنے کوئی سینکڑوں

دروازے حکمت کے کھول کر رکھ دے یعنی اس کو حکمت و دانائی کی سینکڑوں باتیں سکھائے وہ ان سب کو کھیل و مذاق سمجھے گا اور کوئی فائدہ حاصل نہ کرے گا۔

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عقل مند وہ ہے جو نادانوں کی باتوں میں بھی غور کرے اور اس سے فائدہ حاصل کرے اور کم فہم آدمیوں کے انجام سے عبرت حاصل کرے۔

حکایت (۲۱) عابدے را حکایت کنند کہ بشب دہ من بخوردے وتا سحر ختمے بکردے صاحب دلے بشنید وگفت اگر نیمۂ ناں بخوردے وبخفتے بسیار ازیں فاضل تر بودے۔

اندروں از طعام خالی دار	قطعه	تا درو نورِ معرفت بینی
تہی از حکمتی بعلت آں		کہ پری از طعام تا بینی

حلِ الفاظ: دہ من: من سے اطباء کے نزدیک دو رطل مراد ہوتے ہیں۔ ایک رطل آدھ سیر کا اس حساب سے دس من برابر دس سیر ہوا اور لغت میں ایک من سے مراد سو تولہ وزن ہوتا ہے۔ **فاضل تر:** بہتر۔ **تہی:** خالی۔ **تابینی:** ناک تک۔

ترجمہ مع مطلب: ایک عابد کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رات میں صبح ہونے تک دس سیر کھا لیتا تھا اور ایک قرآن مجید ختم کرتا تھا۔ ایک اللہ والے نے اس بات کو سنا اور فرمایا کہ اگر آدھی روٹی کھا کر پوری رات آرام سے سوتا اس سے بہتر ہوتا۔

(قطعه) اے مخاطب پیٹ کو کھانے سے خالی رکھ یعنی پیٹ بھر کر مت کھا تا کہ اپنے باطن میں معرفت کا نور مشاہدہ کرے تو، تو معرفت کے نور سے اسی لیے خالی ہے کہ پیٹ کو کھانے سے ناک تک بھر لیتا ہے۔

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ فقیری کے لیے پیٹ بھر کر نہ کھانا بہت ضروری ہے اس لیے کہ پیٹ بھر کر کھانے سے قلب پر غفلت طاری ہوتی ہے۔

حکایت (۲۲) بخشائش الٰہی گم شدہ را در مناہی چراغِ توفیق فرا راہ داشت تا بحلقۂ اہلِ توفیق در آمد بیُمنِ درویشاں و صدقِ نفسِ ایشاں ذمائمِ اخلاقِ او بحمائد مُبدّل گشت دست از ہوا و ہوس کوتاہ کرد و زبانِ طاعناں در حق وے ہمچناں دراز کہ بر قاعدہ اول ست و زہد و صلاحش بے معول۔

بعذر و توبہ تواں رستن از عذابِ خدای	فرد	و لیک می نتواں از زبان مردم رست

حلِ الفاظ: **بخشائش الٰہی:** عطیات الٰہی، اللہ کی مغفرت۔ **مناہی:** وہ باتیں جن سے شریعت نے منع کیا ہے۔ **چراغ توفیق:** شمع ہدایت۔ **فرا راہ داشت:** راستہ میں رکھی۔ **حلقہ:** جماعت۔ **اہل تحقیق:** درویش۔ **یمن:** برکت۔ **صدق:** سچائی۔ اخلاص۔ **ذمائم اخلاق:** برے اخلاق۔ **حمائد:** اچھے اوصاف۔ **زبان طاعناں:** طعنہ دینے والوں کی زبان۔ **بے معول:** بے اعتماد۔ **دست کوتاہ**

کرو: ہاتھ سمیٹ لیا۔

ترجمہ مع مطلب: اللہ تعالیٰ کی بخشش نے ایک ایسے گمراہ کے راستہ میں جو خلافِ شرع کاموں میں ڈوبا ہوا تھا۔ ہدایت کا چراغ رکھ دیا یہاں تک کہ وہ فقیروں کے گروہ میں داخل ہو گیا درویشوں کے قدموں اور ان کے اخلاص کی برکت سے اس کے بُرے اخلاق و اعمال اوصاف حمیدہ میں بدل گئے اور اس نے اپنے ہاتھ کو دنیا کی ہوا و ہوس سے کھینچ لیا لیکن بُرا کہنے والوں کی زبان اس کے حق میں اسی طرح دراز رہی اور کہتے رہے کہ یہ پہلے ہی طریقہ پر ہے اس کی پرہیزگاری اور نیکی کا کوئی اعتبار نہیں۔

(فرد) عذر و توبہ سے اللہ کے عذاب سے رہائی پا سکتے ہیں۔ لیکن لوگوں کی زبان سے نہیں چھوٹ سکتے۔

طاقتِ جورِ زبانہا نیاورد و شکایت پیش طریقت برد و گفت از زبانِ مردم برنجم جوابش داد کہ شکر ایں نعمت چگونہ گذاری کہ بہتر ازانی کہ می پندارندت۔

	قطعہ	
چند گوئی کہ بد اندیش و حسود		عیب گویانِ من مسکین اند
گہ بخوں ریختنم بر خیزند		گہ بہ بد خواستنم بنشیند
نیک باشی و بدت گوید خلق		بہ کہ بدباشی و نیکت بنیند

لیک مرا کہ حسنِ ظنِ خلائق در حق من بکمال ست و من در عین نقصان روا باشد اندیشہ کردن و تیمار خوردن۔

حلِ الفاظ: جور: ظلم۔ طریقت: راستہ، سالکین کی اصطلاح میں عمل با شریعت سے جو ترقی مقامات میں حاصل ہوتی ہے۔ حسود: حاسد۔ گہ: گاہ۔ اندیشہ: فکر۔ تیمار: غم۔

ترجمہ مع مطلب: لوگوں کی زبانوں کے ظلم کو برداشت نہ کر سکا اور اپنے پیر طریقت کے سامنے شکایت کی کہ لوگوں کی زبانوں سے تنگ ہوں۔ انہوں نے فرمایا اس نعمت کا شکر کس طرح ادا کرے گا تو کہ لوگ تیرے متعلق جیسا خیال رکھتے ہیں، تو اس سے کہیں بہتر حالت میں ہے۔ (قطعہ) تو کب تک یہ بات کہتا رہے گا؟ کہ دشمن اور حاسد مجھ مسکین کے عیب بیان کرنے والے ہیں۔ کبھی میرا خون بہانے کا ارادہ کرتے ہیں اور کبھی میرا برا چاہنے کے لیے بیٹھتے ہیں یعنی مشورے کرتے ہیں۔ تو نیک ہو اور لوگ تجھے برا کہتے رہیں۔ یہ حالت اس سے بہتر ہے کہ تو حقیقت میں بُرا ہو اور لوگ نیک سمجھتے رہیں۔ لیکن تو میری طرف خیال کر کہ لوگوں کا گمان میرے حق میں کامل ہونے کا ہے اور میں حقیقت میں ناقص ہوں یہ میرے لیے بڑے غم کھانے اور فکر کرنے کی بات ہے۔

اِنِّی لَمُسْتَتِرٌ مِنْ عَیْنِ جِیْرَانِی	شعر	وَاللہُ یَعْلَمُ اِسْرَارِیْ وَ اِعْلَانِی
دربستہ بروئے خود ز مردم	قطعہ	تا عیب نگسترند مارا
دربستہ چہ سود عالم الغیب		دانائے نہان و آشکارا

حلِ الفاظ: **مستتر:** پوشیدہ۔ **عین:** آنکھ۔ **جیران:** پڑوسی۔ **دانائے نہان و آشکارا:** ظاہر و باطن کا جاننے والا۔
ترجمہ مع مطلب: میں اپنے پڑوسیوں کی آنکھ سے چھپا ہوا ہوں کیا فائدہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ میرے ظاہر و باطن کو جانتا ہے۔ (قطعہ) ہم نے اپنے اوپر لوگوں کے لیے دروازہ بند کر دیا ہے تاکہ لوگوں کو ہمارے عیب معلوم نہ ہوں اور ان کو پھیلانے نہ پھریں، دروازہ کو بند کرنے سے کیا فائدہ۔ اس لیے کہ غیب جاننے والا اللہ ہمارے ظاہر اور باطن کو جاننے والا ہے اس سے کوئی چیز چھپ نہیں سکتی۔
فائدہ: درویش کو کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروانہ کرنی چاہیے اور ہر وقت ہمہ تن اپنی اصلاحِ باطن میں مشغول رہنا چاہیے۔

حکایت (۲۳) پیش یکے از مشائخ کبار گلہ کردم کہ فلاں در حقِ من بفساد گواہی دادہ است گفت بصلاحش خجل کن

تو نیکو روش باش تا بد سگال چو آہنگ بربط بود مستقیم	رباعی	بنقصِ تو گفتن نیابد مجال کے از دستِ مُطرب خورد گوشال

حلِ الفاظ: **مشائخ:** جمع شیخ کی۔ **کبار:** بڑے۔ **فساد:** خرابی، برائی، بدی۔ **صلاح:** نیکی۔ **بدسگال:** اسم فاعل ترکیبی، بُرا سوچنے والا۔ **نقص:** کمی، عیب۔ **مجال:** گنجائش۔ **آہنگ:** آواز۔ **بربط:** نام باجہ۔ **مُطرب:** گویا۔ **گوشال:** کان ملنا، سزا دینا۔
ترجمہ مع مطلب: بڑے بزرگوں میں سے ایک بزرگ سے میں نے یہ شکایت کی کہ فلاں آدمی نے میرے حق میں برائی سے شہادت دی ہے کہ میں بُرا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کا علاج یہ ہے کہ اس کو نیکی سے شرمندہ کر یعنی اس کے ساتھ نیکی کا معاملہ کر تاکہ وہ خود شرمندہ ہو جائے۔ **(رباعی)** اے مخاطب تو نیک چلن رہ تاکہ تیرا دشمن تیرے عیب بیان کرنے کا موقع نہ پائے اس لیے کہ جب بربط باجہ کی آواز درست ہوتی ہے تو مطرب (گویا) اس کے کان نہیں اینٹھتا۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب کسی باجہ کی آواز خراب ہو جاتی ہے تو اس کی کھونٹیاں اور تار اینٹھ کر اس کی آواز درست کرتے ہیں۔
فائدہ: درویشوں کو چاہیے کہ اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی نیکی کا معاملہ کریں اور اپنی اصلاح کی جانب متوجہ رہیں۔

حکایت (۲۴) یکے را از مشائخ پرسیدند کہ حقیقت تصوف چیست گفت ازیں پیش طائفہ بودند در جہاں صورت پراگندہ و بمعنی جمع واکنوں خلقے اند بظاہر جمع وبدل پراگندہ۔

چو ہر ساعت از تو بجائے رود دل درت مال و جاہ است و زرع و تجارت	قطعہ	بہ تنہائی اندر صفائے نہ بینی چو دل باخدا ایست خلوت نشینی

حلِ الفاظ: **مشائخ:** جمع شیخ، بزرگ و پیر۔ تصوف کے معنی لغت میں صوف پہننا یعنی موٹی اون اور اصطلاح میں دل کو غیر اللہ

کی محبت سے صاف رکھنا۔ **طائفہ**: گروہ۔ **صورت پراگندہ**: یعنی ظاہر حالت سے پریشان۔ **بمعنی جمع**: باطن سے مطمئن۔ **بظاہر جمع**: ظاہر سے مطمئن۔ **بدل پراگندہ**: دل سے پریشان۔ جمعیت خاطر نہ ہونے کی وجہ سے جو اللہ کے ذکر سے حاصل ہوتی ہے۔
ترجمہ مع مطلب: بزرگوں میں سے ایک بزرگ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ تصوف کی کیا حقیقت ہے؟ انہوں نے فرمایا اس زمانے سے پہلے ایک جماعت اہل اللہ کی تھی جو اپنے ظاہر حال سے پریشان تھی اس لیے کہ اسباب دنیاوی نہ رکھتے تھے۔ اور باطن سے جمع تھے یعنی ان کو اطمینان قلب حاصل تھا، جو اللہ کے ذکر سے حاصل ہوتا ہے اور اب جو لوگ میں ظاہر سے مطمئن ہیں۔اس لیے کہ دنیا کی زینت و تفاخر وغیرہ سب کچھ رکھتے ہیں اور باطن سے پراگندہ ہیں۔ یعنی تعلق مع اللہ اور تطہیر قلب عن غیر اللہ سے بے بہرہ ہیں۔ (قطعہ) اگر تیرا دل ہر گھڑی ایک جگہ جاتا ہے یعنی دنیا کی محبت سے بھٹکتا پھرتا ہے تو تنہائی اور خلوت میں بھی تو صفائی قلب حاصل نہیں کرسکتا ہے اور اگر تجھ کو مال، مرتبہ، کھیتی، تجارت سب اسباب دنوی حاصل ہیں اور اللہ سے لو لگی ہوئی ہے تو ان سب چیزوں کے ہونے کے باوجود تو خلوت نشین ہے اور تجھ کو حقیقتِ تصوف حاصل ہے۔
فائدہ: اس کہانی میں درویشی کی حقیقت بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ درویشی جمعیت خاطر اور تعلق مع اللہ کا نام ہے۔ اگر یہ حاصل ہے تو تختِ شاہی پر رہتے ہوئے بھی درویشی ہے۔

حکایت (۲۵) یاد دارم کہ شبے در کاروانے ہمہ شب رفتہ بودم و سحر بر کنار بیشہ خفتہ شوریدہ کہ دراں سفر ہمراہِ ما بود سحر گاہاں نعرہ بزد و راہِ بیاباں گرفت و یک نفس آرام نیافت چوں روز شد گفتمش آں چہ حالت بود گفت بلبلاں را دیدم کہ بنالش درآمدہ بودند از درخت کبکاں از کوہ و غوکاں از آب و بہائم از بیشہ اندیشہ کردم کہ مروت نباشد ہمہ در تسبیح و من در غفلت خفتہ کجا روا باشد۔

حلّ الفاظ: **کاروان**: قافلہ۔ **سحر**: صبح۔ **بیشہ**: جنگل۔ **شوریدہ**: عاشق۔ **سحر گاہاں**: صبح کے وقت۔ **نالش**: یہ گریہ و فریاد۔ **کبکاں**: جمع کبک، چکور۔ **غوکاں**: جمع غوک، مینڈک۔ **بہائم**: چوپایہ جمع بہیمہ کی۔ **مروت**: آدمیت۔ **تسبیح**: پاکی بیان کرنا۔
ترجمہ مع مطلب: مجھے خوب یاد ہے کہ ایک قافلہ میں ہم تمام رات چلتے رہے تھے۔ اور صبح صادق کے قریب ایک جنگل کے کنارہ پر سو گئے تھے۔ ایک عاشق بھی اس سفر میں ہمارے ساتھ تھا۔ صبح کے وقت اس نے نعرہ مارا اور جنگل کی راہ لی اور ایک سانس کے لیے آرام نہیں پایا، جب دن ہوا میں نے اس سے کہا وہ کیا حالت تھی؟ اس نے فرمایا میں نے بلبلوں کو درختوں پر دیکھا کہ گریہ وزاری میں لگی ہوئی ہیں اور پہاڑوں پر چکوریں، پانی میں مینڈک، جنگل میں چوپائے سب کے سب اللہ کے ذکر میں مصروف ہیں۔ میں نے غور کیا اور اپنے دل میں کہا کہ یہ انسانیت نہ ہوئی کہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے اور ذکر میں لگے ہوں اور میں غفلت کے ساتھ سوتا رہوں یہ کب جائز ہووے۔

دوش مرغے بصبح می نالید	قطعہ	عقل و صبرم ببرد و طاقت و ہوش
یکے از دوستانِ مخلص را		مگر آوازِ من رسید بگوش
گفت باور نداشتم کہ ترا		بانگِ مرغے چنیں کند مدہوش
گفتم این شرط آدمیت نیست		مرغ تسبیح خواں و من خاموش

حلِ الفاظ: دوش: گذشتہ رات۔ بانگ: آواز۔ مدہوش: مست۔ مرغ تسبیح خواں: پرندے سبحان اللہ پڑھنے والے۔ خاموش: چپ۔

ترجمہ مع مطلب: گذشتہ رات صبح صادق کے وقت ایک مرغ سحری نالہ وفریاد کر رہا تھا اس کی فریاد سے میری عقل، صبر، طاقت اور ہوش جاتے رہے۔ میرے مخلص دوستوں میں سے ایک کے کان میں شاید میری آواز گریہ وزاری کی پہنچ گئی۔ اس نے کہا بھائی سعدی! مجھے یقین نہیں آتا کہ ایک مرغ کی آواز تجھ کو ایسا مست کر سکتی ہے۔ میں نے عرض کیا حضور! یہ انسانیت نہیں ہے کہ پرندے اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں لگے ہوئے ہوں اور میں خاموش رہوں۔

فائدہ: اخیر شب دعاؤں کی قبولیت، ذکر و تسبیح کا وقت ہے۔ اس وقت پرندے چرندے سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور اس کے ذکر میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ ہم کو چاہیے کہ انسان ہوتے ہوئے اس وقت میں غفلت کے ساتھ سوتے نہ رہیں اور درویش کے لیے نہایت ضروری ہے کہ ذکر اللہ کے ذریعے قلب میں نرمی پیدا کرے۔

حکایت (۲۶) وقتے در سفرِ حجاز طائفہ جوانانِ صاحب دل ہمراہِ ما بودند ہمدم و ہمقدم وقتہا زمزمہ بکردندے و بیتے محققانہ برگفتندے و عارفے در سبیل منکرِ حالِ درویشاں بود و بے خبر از دردِ ایشاں تابرسیدیم بنخیل بنی ہلال کودکِ سیاہ از حیّ عرب بدر آمد و آوازے برآورد کہ مرغ از ہوا درآورد شترِ عابد را دیدم کہ برقص اندر آمد و عابد را بینداخت و راہِ بیابان گرفت و برفت گفتم اے شیخ در حیوانے اثر کرد و ترا ہمچناں تفاوت نمی کند

حلِ الفاظ: ہمدم: یار و محب۔ ہمقدم: ہمراہ، ہمسفر و ہم طلب۔ زمزمہ: آہستہ آہستہ نرم آواز سے کچھ پڑھنا۔ بیتے محققانہ: اشعار محققانہ۔ عارف: خدا شناس۔ کودک سیاہ: سیاہ رنگ کا لڑکا۔ حی عرب: عرب کے قبیلہ۔ رقص: ناچ، وجد۔ تفاوت: فرق، تغیر۔ نخیل بنی ہلال: مکہ کے قریب ایک نخلستان ہے۔ سبیل: راستہ۔ منکر: انکار کرنے والا۔

ترجمہ مع مطلب: ایک وقت حجاز کے سفر میں اللہ والے جوانوں کی ایک جماعت ہمارے ساتھ تھی جو ایک دوسرے کے دم اور قدم کے شریک تھے یہ لوگ کسی وقت گنگناتے اور محققانہ اشعار پڑھتے تھے، ان ہی میں ایک عابد راستہ میں درویشوں کے احوال کا انکار کرنے والا اور درویشوں کے درد سے بھی بے خبر تھا، ہم چلتے رہے یہاں تک کہ بنی ہلال کے نخلستان تک پہنچ گئے۔ ایک کالے رنگ کا لڑکا عرب کے قبیلہ سے باہر نکلا اور اس نے ایک سریلی آواز ایسی نکالی کہ پرندوں کو ہوا میں سے نیچے لے آیا،

میں نے عابد کو دیکھا کہ اس کا اونٹ بھی وجد میں آ گیا اور عابد کو پھینک دیا اور جنگل کی راہ اختیار کی اور بھاگ گیا میں نے اس وقت عابد سے کہا اے شیخ! سماع نے حیوان میں اثر کیا اور تجھ میں ذرا سا تغیر بھی رونما نہیں ہوتا ہے۔

دانی چہ گفت مرآں بلبل سحری اُشتر بشعر عرب در حالتست وطرب	نظم	تو خود چہ آدمئی کز عشق بیخبری گر ذوق نیست ترا کژ طبع جانوری
وَعِندَ هُبُوبِ النَّاشِرَاتِ عَلَى الْحِمَى	شعر	تَمِيلُ غُصُونُ الْبَانِ لَا الْحَجَرُ الصَّلَدُ
بذکرش ہرچہ بینی در خروش ست نہ بلبل بر گلش تسبیح خوانیست	مثنوی	ولے داند دریں معنٰی کہ گوش ست کہ ہر خارے بہ تسبیحش زبانیست

حلِ الفاظ: **بلبل سحری:** صبح کی بلبل، یا سالک سحر خیز۔ **طرب:** نشاط، خوشی۔ **حالت:** کیفیت، غیر راسخ۔ **ذوق:** چکھنا، کسی چیز کا مزہ آزمانا۔ اصطلاح سالکین میں وہ مستی و بے ہوشی جو شرابِ عشق سے حاصل ہو۔ **کژ طبع جانوری:** ٹیڑھی طبیعت کا جانور ہے تو۔ **عند ھبوب الناشرات:** وقت ہواؤں کے چلنے کے۔ **علی الحمی:** چراگاہ پر۔ **غصون البان:** بان درخت کی شاخیں۔ **الحجر الصلد:** سخت پتھر۔ **نہ بلبل:** نہ صرف بلبل تسبیح پڑھنے والی۔

ترجمہ مع مطلب: تجھے معلوم ہے کہ مجھ سے اس بلبل سحری نے کیا کہا۔ اس نے مجھ سے یہ کہا اگر تو عشق سے بے خبر ہے آدمی نہیں ہے۔ عرب کے شعر پڑھنے کے اثر سے اونٹ وجد و حال میں ہے، اگر تجھ کو ذوقِ محبت نہیں ہے تو تو ٹیڑھی طبیعت کا جانور ہے۔
(شعر) چراگاہ پر ہواؤں کے چلنے کے وقت بان درخت کی شاخیں جھومتی ہیں۔ سخت پتھر نہیں جھومتے۔
(مثنوی) خدا تعالیٰ کی یاد میں جو کچھ تجھے نظر آتا ہو یعنی ساری کائنات شور میں ہے لیکن اس حقیقت کو وہی جان سکتا ہے جو کہ مجسم گوش ہے، مراد یہ ہے کہ شجر، حجر، حیوانات، غیر ناطق کے ذکر کو وہی ولی کامل سن سکتا ہے، جس نے اپنے دل کو ہمہ تن گوش بنا دیا ہے، صرف بلبل ہی پھول پر تسبیح خواں نہیں ہے، بلکہ ہر کانٹا اس کی پاکی بیان کرنے میں ایک زبان بنا ہوا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ گمان مت کر کہ صرف بلبل ہی اللہ تعالیٰ کے اوصاف کے پھولوں پر تسبیح خواں ہے، نہیں نہیں یہ بات نہیں ہے بلکہ تمام موجودات کو اس کی پاکی بیان کرنے میں ایک زبانِ خاص حاصل ہے جس کو ہم سمجھ نہیں پاتے۔

فائدہ: ہم کو صرف زاہد خشک نہ بنتا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے عشق کا ذوق اور اس کی چاشنی کا حاصل ہونا بھی ضروری ہے اور یہ بھی سمجھنا ضروری ہے کہ تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی یاد میں مصروف ہے اس لیے انسان جو کہ اشرف المخلوقات ہے اس کے لیے بڑے شرم کی بات ہے کہ وہ غافل رہے۔

حکایت (۲۷) یکے را از ملوک مدت عمر سپری شد و قائم مقامے نداشت وصیت کرد کہ بامداداں نخستیں کسے کہ از شہر در آید تاج شاہی بر سرِ وے نہید و تفویض مملکت بوے کنید اتفاقاً اول کسے کہ در آمد گدائے بود ہمہ عمر او لقمہ اندوختہ و رقعہ بر رقعہ دوختہ ارکان دولت و اعیانِ حضرت وصیت ملک بجا آوردند و تسلیم مفاتیح قلاع و خزائن بدو کردند و مدتے ملک راندتا

بعضے امرائے دولت گردن از اطاعت او بہ پیچانیدند۔

حلّ الفاظ: **سپری شد:** ختم ہوگئی۔ **وصیت:** موت کے وقت نصیحت۔ **بامداداں:** صبح۔ **تفویض مملکت:** سلطنت کی سپردگی۔ **لقمہ اندوختہ:** ایک ایک لقمہ بھیک سے جمع کرتا تھا۔ **رقعہ بر رقعہ:** پیوند پر پیوند۔ **اعیان:** خواص، حضرت۔ **دربار:** بارگاہ۔ **مفاتیح:** جمع مفتاح تالی۔ **قلاع:** جمع قلعہ۔ **خزائن:** جمع خزینہ، خزانہ۔ **بدو:** اس کو۔

ترجمہ مع مطلب: ایک بادشاہ کی عمر آخر ہوگئی اور کوئی وارث نہ رکھتا تھا۔ وصیت کی کہ صبح کے وقت جو آدمی پہلے شہر میں داخل ہو اس کے سر پر تاج شاہی رکھ دو اور سلطنت اس کو سپرد کر دو، اتفاقاً پہلا آدمی جو شہر میں داخل ہوا ایک ایسا فقیر تھا جس نے ساری عمر ایک ایک لقمہ بھیک جمع کر کے اور پیوند پر پیوند سی کر گزاری تھی، سلطنت کے ارکان اور بارگاہِ شاہی کے خواص بادشاہ کی وصیت بجالائے۔ قلعوں اور خزانوں کی تالیاں اس کے حوالہ کر دیں اس فقیر نے ایک مدت تک ملک چلایا یعنی سلطنت کی یہاں تک کہ سلطنت کے بعض امراء نے سرکشی کی۔

وملوک از ہر طرف بمنازعت برخاستند و بمقاومت لشکر آراستند فی الجملہ سپاہ و رعیت بہم برآمدند و برخے طرف بلاد از قبضہ تصرفِ او بدر رفت درویش ازیں واقعہ خستہ خاطر می بود تا یکے از دوستانِ قدیمش کہ در حالتِ درویشی قرینِ او بود از سفر باز آمد و در چناں مرتبہ دیدش گفت منت خدائے را عزّ و جلّ کہ بختِ بلندت یاوری کرد و اقبال و دولت رہبری تا گلت از خار و خارت از پا برآمد اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔

حلّ الفاظ: **منازعت:** لڑائی، جھگڑا۔ **مقاومت:** مقابلہ۔ **بہم برآمدند:** عاجز ہوگئی۔ **برخے:** کچھ۔ **بلاد:** جمع بلد، شہر۔ **قرین:** ساتھی۔ **گلت از خار برآمد:** تیرا پھول کانٹے سے نکل گیا، یعنی تو مصیبت سے چھوٹ گیا۔ **یاوری:** مدد۔ **اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا:** بے شک ہر مصیبت کے ساتھ راحت ہے۔ **خارت از پا برآمد:** تیری تکلیف دُور ہوگئی۔

ترجمہ مع مطلب: سلاطین ہر طرف سے لڑائی کے لیے کھڑے ہوگئے اور مقابلہ کے لیے لشکر انہوں نے درست کیے۔ خلاصہ کلام فوج اور رعیت بددل اور عاجز ہوگئی اور شہروں کا کچھ حصہ اس کے قبضہ سے نکل گیا، درویش اس واقعہ سے رنجیدہ دل رہتا تھا یہاں تک کہ ایک پرانا دوست اس کے دوستوں میں سے کہ فقیری کے زمانہ کا ساتھی تھا سفر سے واپس آیا اور اس کو ایسے بڑے مرتبہ پر دیکھا۔ اس نے کہا خدا بزرگ و برتر کا شکر ہے کہ تیرے بلند نصیبہ نے مدد کی اور سلطنت اور خوش نصیبی نے تجھ کو راہ دکھلائی۔ یہاں تک کہ تیری پریشانی کے دن ختم ہوگئے اور تیری تکالیف دُور ہوگئیں۔ بیشک ہر مصیبت کے ساتھ راحت ہے۔

شکوفہ گاہ شکفتہ ست و گاہ خورشیدہ	شعر	درخت وقت برہنہ ست و وقت پوشیدہ

گفت اے عزیز تعزیتم گوی کہ جائے تہنیت نیست انگہ کہ تو دیدی غمِ نانے داشتم وامروز غمِ جہانے

حلِ الفاظ: شگوفہ: کلی۔ خوشیدہ: خشک۔ تعزیت: پُرسا دینا مرنے کے بعد۔ تہنیت: مبارکبادی۔ غمِ نانے: ایک روٹی کا غم۔ غمِ جہانے: عالم کا فکر۔

ترجمہ مع مطلب: کلی کبھی کھلی ہوئی ہے اور کبھی سوکھی ہوئی۔ درخت ایک وقت پتوں کا لباس پہنے ہوئے ہے اور دوسرے وقت ننگا یعنی اس کے تمام پتے جھڑ جاتے ہیں۔ اس فقیر نے اپنے دوست سے کہا اے پیارے مبارکباد دینے کا موقع نہیں ہے بلکہ تم کو میری تعزیت کرنی چاہیے۔ اس لیے کہ اس وقت کہ تو نے پہلے مجھے دیکھا تھا میں صرف ایک روٹی کا غم رکھتا تھا اور آج مجھے غمِ جہاں ہے۔ پریشانی کی وجہ سے راتوں کو نیند نہیں آتی۔

اگر دنیا نباشد درد مندیم بلائے زیں جہاں آشوب تر نیست	مثنوی	وگر باشد بمہرش پائے بندیم کہ رنجِ خاطرست از ہست در نیست
مطلب گر توانگری خواہی گرغنی زر بدامن افشاند کز بزرگاں شنیدہ ام بسیار	قطعہ	جز قناعت کہ دولت است ہنی تا نظر در ثوابِ او نہ کنی صبر درویش بہ کہ بذلِ غنی
اگر بریاں کند بہرام گورے	فرد	نہ چوں پائے ملخ باشد زمورے

حلِ الفاظ: مہر: محبت۔ آشوب تر: زیادہ پریشان کرنے والی۔ ار: اگر۔ مطلب: طلب مت کر۔ ہنی: خوشگوار۔ بذلِ غنی: مالدار کا خرچ کرنا۔ بہرام گور: مشہور بادشاہ عراق میں ہوا ہے جس کو گورخر کے شکار کا شوق تھا۔ گور: گورخر۔ ملخ: ٹڈی۔ مور: چیونٹی۔

ترجمہ مع مطلب: اگر دنیا حاصل نہ ہو ہم درد مند ہیں اور اگر حاصل ہو اس کی محبت میں قیدی ہیں۔ اس دنیا سے زیادہ پریشان کرنے والی کوئی بلا نہیں ہے۔ اس لیے کہ دنیا دل کا رنج ہے اگر ہے اور اگر نہیں ہے یعنی اگر دنیا حاصل ہے اس کی حفاظت کی فکر اور زیادتی کا خیال پریشان کرتا ہے اور اگر دنیا حاصل نہیں ہے اس کے حاصل کرنے کی فکر پریشان کرنے والی ہے۔

(قطعہ) اگر توانگری (استغنا) چاہتا ہے تو قناعت کے سوا کچھ مت چاہ، اس لیے کہ قناعت خوشگوار دولت ہے۔ اگر مالدار اپنے دامن سے سونا جھاڑے ہرگز اس کے ثواب میں نظر نہ کرے تو۔ اس لیے کہ میں نے بزرگانِ دین سے بہت مرتبہ یہ سنا ہے کہ فقیر کا صبر کرنا مالدار کے خرچ کرنے سے زیادہ اچھا ہے۔ (فرد) اگر بہرام گور بادشاہ خلقت کی مہمانی کے لیے ایک گورخر بریان کرے (بھونے) اس کی حقیقت ٹڈی کے پاؤں کے برابر نہ ہو۔ چیونٹی کی طرف سے مطلب یہ ہے کہ چیونٹی اگر ٹڈی کا پاؤں

مہمانی میں صرف کرے جیسا کہ ایک چیونٹی نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے پائے ملخ پیش کیا تھا۔ اس کی قدر و قیمت زیادہ ہے بہرام گور کے گورخر مہمانی میں بریاں کرنے سے۔

فائدہ: فقیر کو مال و دولت اور سلطنتِ دنیاوی کی جانب توجہ نہ کرنی چاہیے۔ دنیا سے کبھی سیری نہیں ہوتی اور نہ مال و دولت سے حقیقی سکون میسر آتا ہے۔

حکایت (۲۸) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہر روز بخدمت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آمدے گفت یَا اَبَا هُرَيْرَةَ زُرْنِيْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا یعنی ہر روز میا تا محبت زیادہ شود صاحبدلے را گفتند بدیں خوبی کہ آفتاب ست نشنیدہ ایم کہ کسے اورا دوست گرفتہ است و عشق آوردہ گفت از برائے آنکہ ہر روز می توانش دید مگر در زمستاں کہ محجوب ست و محبوب

بدیدار مردم شدن عیب نیست	شعر	و لیکن نہ چندانکہ گویند بس
اگر خویشتن را ملامت کنی		ملامت نباید شنیدن زکس

حلِ الفاظ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابی ہیں۔ ہریرہ: بلی کے بچے کو کہتے ہیں۔ آپ کو بلی کا بچہ پالنے کا بہت شوق تھا اس لیے ابوہریرہ لقب پڑ گیا۔ **زرنی غبا تزدد حبا:** کبھی کبھی ملا کرو کہ اس طرح ملنا محبت کو زیادہ کرتا ہے۔ **محجوب:** پردہ میں۔ **محبوب:** پیارا۔ **زمستان:** سردی کا موسم۔

ترجمہ مع مطلب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روزانہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ مجھ سے ایک دن ناغہ کر کے ملا کرو کہ ایسا کرنے سے محبت بڑھے گی۔ ایک اللہ والے سے لوگوں نے دریافت کیا کہ اس خوبصورتی اور چمک دمک کے ساتھ کہ آفتاب ہے اس کے باوجود ہم نے نہیں سنا کہ کسی نے اس کو محبوب بنایا ہے اور اس کے ساتھ عشق کیا ہے انہوں نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کو روز دیکھ سکتے ہیں۔ مگر سردی کے دنوں میں کہ چھپا رہتا ہے اس لیے محبوب (پیارا) ہوتا ہے۔ (شعر) (۱) کسی کی ملاقات کے لیے جانا عیب نہیں ہے لیکن اتنا نہ جانا چاہیے کہ وہ کہہ دے بس معاف رکھے۔ (۲) اے مخاطب! اگر اپنے کو تو ملامت کرتا رہے گا اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرتا رہے گا تو کسی سے ملامت نہ سنے گا۔

فائدہ: درویش کو چاہئے کہ لوگوں سے کم ملا کرے اس لیے کہ مخلوق سے زیادہ ملنے اور تعلق رکھنے سے قلب میں کدورت پیدا ہوتی ہے۔

حکایت (۲۹) یکے از بزرگاں بادے مخالف در شکم پیچیدن گرفت و طاقت ضبط آں نداشت بے اختیار از وے صادر شد گفت اے درویشاں مرا در ینچہ کردم اختیارے نبود و بزہ وے برمن نوشتند و راحتے بدرونِ من رسید شما نیز بکرم معذور دارید۔

ندارد ہیچ عاقل باد دربند	شعر	شکم زندان باد ست اے خرد مند
کہ باد اندر شکم باریست بردل		چو باد اندر شکم پیچد فروہل
چو خواہد شدن دست پیشش مدار	شعر	حریفِ گرانجانِ ناسازگار

حلِ الفاظ: **بادِ مخالف:** گوز پاد۔ **بزہ:** گناہ۔ **نہ نوشتند:** فرشتوں نے نہیں لکھا۔ **فروہل:** چھوڑ دے۔ **دست پیشش مدار:** اس کو نہ روک۔ **حریف:** مخالف۔ **گراں جان:** سخت جان۔ **ناسازگار:** ناموافق۔

ترجمہ مع مطلب: ایک بزرگ کے پیٹ میں مخالف ہوا نے پیچ کھانا شروع کیا، اس کے ضبط کرنے کی طاقت نہ رکھتا تھا۔ پس بے اختیار ہو کر اس کا گوز (پاد) نکل گیا۔ لوگوں کو حیرت ہوئی۔ اس بزرگ نے فرمایا اے درویشو! جو کچھ مجھ سے مجبوری میں ہوا اس میں میرا اختیار نہ تھا اور اس کا گناہ بھی فرشتوں نے میرے ذمہ نہیں لکھا اور ایک قسم کی راحت میرے دل کو ملی لہٰذا تم سب کو بھی عنایت و کرم سے مجھ کو معذور سمجھنا چاہیے۔ (مثنوی) اے عقلمند پیٹ ہوا کا جیل خانہ ہے۔ کوئی عقلمند ہوا کو قید میں نہیں رکھتا ہے۔ جب تیرے پیٹ میں مخالف ہوا پیچ و تاب کھائے تو اس کو چھوڑ دے اس لیے کہ ہوا پیٹ میں رکی ہوئی دل پر ایک بوجھ ہوتی ہے اور اس کے نکل جانے سے طبیعت ہلکی ہو جاتی ہے۔ (شعر) سخت جان ناموافق ساتھی جب جانا چاہے اس کو مت روک۔

فائدہ: امور طبعی جن میں آدمی مجبور ہوتا ہے۔ ان کے صادر ہو جانے پر کسی کا مذاق نہیں اڑانا چاہیے۔

حکایت (۳۰) از صحبتِ یارانِ دمشقم ملالتے پدید آمدہ بود سر در بیابان قدس نہادم و با حیوانات اُنس گرفتم تا وقتے کہ اسیرِ قیدِ فرنگ شدم و در خندقِ طرابلس با جہوداں بکارِ گِل داشتند یکے از رؤسائے حلب کہ سابقہ معرفتے درمیان ما بود گذر کرد و بشناخت گفت اینچہ حالتست کہ موجب ملالت ست گفتم چہ گویم۔

حلِ الفاظ: **دمشق:** شام کا مشہور شہر ہے۔ **ملال:** رنج۔ **بیابانِ قدس:** بیت المقدس کے قریب کا جنگل۔ **اسیر قید فرنگ شدم:** عیسائیوں کی قید میں قیدی ہو گیا۔ **طرابلس:** شام کا مشہور شہر ہے۔ **جہوداں:** یہودی لوگ۔ **بکارِ گِل:** مٹی کے کام پر۔ **حلب:** مشہور شہر شام کا، وہاں کا آئینہ مشہور ہے۔ **سابقہ معرفتے:** پہلی جان پہچان۔

ترجمہ مع مطلب: ایک مرتبہ دمشق کے دوستوں کی مصاحبت سے مجھ کو رنجش پیش آ گئی۔ اس لیے میں بیت المقدس کے جنگل کی طرف نکل گیا۔ اور میں نے جانوروں سے انس (محبت) پیدا کر لیا۔ یہاں تک کہ ایک وقت عیسائیوں نے مجھ کو پکڑ کر قیدی بنا لیا اور یہودیوں کے ساتھ طرابلس کی خندق کھودنے میں مٹی کے کام پر لگا دیا، حلب کا ایک رئیس کہ اس سے ہماری پہلی جان پہچان تھی اِدھر گزرا اور اس نے مجھ کو پہچان کر کہا یہ کیا حالت ہے کہ میرے لیے تکلیف کا سبب ہے میں نے کہا کیا عرض کروں۔

کہ از خدائے نبودم بدیگرے پرداخت	قطعہ	ہمیگریختم از مردماں بکوہ و بدشت
کہ در طویلہ نامردم بباید ساخت		قیاس کن کہ چہ حالم بود دریں ساعت

پائے در زنجیر پیش دوستاں	فرد	بہ کہ بابیگانگاں در بوستاں

حلِ الفاظ: کوہ: پہاڑ۔ دشت: جنگل۔ **پرداخت:** مشغول۔ **طویلہ:** اصطبل۔ **بباید ساخت:** موافقت کرنی پڑی۔
بیگانگاں: جمع بیگانہ۔ غیر

ترجمہ مع مطلب: میں آدمیوں سے پہاڑوں اور جنگلوں میں بھاگا پھرتا تھا تاکہ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے سے مشغول نہ ہوں، تو خود ہی اندازہ کر لے۔ اس گھڑی میرے دل پر کیا گزرتی ہوگی کہ حیوانات کی جماعت سے موافقت کرنی پڑ رہی ہے۔
(فرد) دوستوں کے ساتھ اگر پاؤں میں زنجیر پڑی ہو یہ اس سے بہتر ہے کہ غیروں کے ساتھ چمن کی سیر حاصل ہو۔ مطلب یہ ہے کہ غیروں کے ساتھ چمن کی زندگی سے دوستوں کے ساتھ جیل خانہ کی زندگی بہتر ہے۔

برحالتِ من رحمت آورد و بدہ دینار از قیدِ فرنگم باز خرید و باخویشتن بہ حلب بُرد دُخترے داشت بنکاح من در آورد بکابین صد دینار چوں مدتے برآمد بدخوئی و ستیزہ روئی آغاز کرد و زباں درازی کردن گرفت و عیش مرا مُنغص می کرد۔

زنِ بد در سرائے مردِ نکو	شعر	ہم دریں عالم ست دوزخ او
زینہار از قرینِ بد زنہار		وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ

حلِ الفاظ: رحمت آورد: رحم کیا۔ بکابین صد دینار: سو دینار مہر کے عوض۔ **بدخوئی:** کج خلقی۔ **ستیزہ روئی:** لڑائی، جنگجوئی۔ **عیش:** زندگی۔ **منغص:** مکدر۔ سرائے: گھر۔ مردِ نکو: نیک آدمی۔ زنہار: پناہ، الحذر۔ قرین بد: برا ساتھی۔

ترجمہ مع مطلب: اس حلب کے رئیس کو میری حالت پر رحم آیا اور اس نے دس دینار میں عیسائیوں کی قید سے مجھ کو خرید لیا اور اپنے ہمراہ حلب لے گیا۔ اس کے ایک لڑکی جوان تھی۔ سو دینار سرخ کے عوض اس کا نکاح مجھ سے کر دیا۔ جب ایک مدت گزر گئی تو اس بیوی نے کج خلقی اور لڑائی جھگڑا شروع کر دیا۔ زبان چلانے لگی اور میری زندگی تلخ کرنے لگی۔ (شعر) بُری عورت نیک مرد کے گھر میں اگر ہے تو اسی عالم دنیا میں اس کے لیے دوزخ ہے۔ پناہ ہے بُرے ساتھی سے اللہ کی پناہ۔ اے ہمارے رب ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

بارے زبان تعنّت دراز کردہ ہمی گفت تو آں نیستی کہ پدرم ترا از قیدِ فرنگ بدہ دینار باز خرید گفتم بلے من آنم کہ بہ دہ دینار از قیدِ فرنگم باز خرید و بصد دینار بدستِ تو گرفتار کرد۔

شنیدم گوسپندے را بزرگے	قطعہ	رہانید از دہان و دستِ گرگے
شبانگہ کارد بر حلقش بمالید		روانِ گوسفند ازوے بنالید
کہ از چنگالِ گرگم در ربودی		چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی

حلِ الفاظ: **زبان تعنت:** ملامت کی زبان۔ **گوسفند:** بکری۔ **گرگ:** بھیڑیا۔ **کارد:** چھری۔ **شبانگہ:** رات کے وقت۔ **روان:** روح۔ **چنگال:** چنگل۔ **عاقبت:** آخرکار، انجام۔ **چنگال گرگ:** بھیڑیے کے پنجوں سے۔ **دراز:** لمبی۔

ترجمہ مع مطلب: ایک مرتبہ نالائق بیوی ملامت کی زبان دراز کر کے کہہ رہی تھی تو وہی تو ہے جس کو میرے باپ نے دس دینار میں عیسائیوں کی قید سے خریدا تھا یعنی چھڑایا تھا۔ میں نے کہا ہاں میں وہی ہوں جس کو تیرے باپ نے دس دینار میں فرنگیوں کی قید سے چھڑایا اور سو دینار میں تیرے ہاتھ پکڑوا دیا یعنی ایک آفت سے چھڑا کر دوسری اس سے بڑی آفت میں پھنسا دیا۔ (اشعار) میں نے سنا کہ ایک بزرگ نے ایک بکری کو بھیڑیے کے منہ اور پنجہ سے چھڑایا اور اپنے گھر لے آیا۔ رات کو اس کے گلے پر چھری پھیرنے لگا۔ بکری کی روح نے اس سے فریاد کی اور کہا کہ میں تو تیری شکر گزار تھی کہ تو نے بھیڑیے سے مجھ کو بچایا۔ مگر جب غور کیا تو تو خود ہی بھیڑیا نکلا۔

فائدہ: درویش کو مصائب پر صبر کرنا چاہیے اور خانگی معاملات میں بہت ہی ضبط و تحمل سے کام لینا چاہیے۔

حکایت (۳۱) یکے از پادشاہاں عابدے را پرسید کہ عیال داشت اوقاتِ عزیزت چوں میگذرد گفت ہمہ شب در مناجات و سحر در دعائے حاجات و ہمہ روز در بندِ اخراجات ملک را مضمون اشارت عابد معلوم گشت فرمود تا وجہ کفاف او معین دارند تا بار عیال از دل او برخیزد۔

اے گرفتارِ پائے بندِ عیال	مثنوی	دگر آزادگی مبند خیال
غم فرزند و نان و جامہ و قوت		بازت آرد زسیر در ملکوت
ہمہ روز اتفاق میازم		کہ بشب با خدای پردازم
شب چو عقدِ نماز بربندم		چہ خورد بامداد فرزندم

حلِ الفاظ: **عابد:** عبادت کرنے والا۔ **عیال:** بیوی بچے، کنبہ۔ **مناجات:** سرگوشی۔ **حاجات:** جمع حاجت، ضرورتیں۔ **در بندِ اخراجات:** اخراجات کی فکر میں۔ **مضمون اشارت عابد:** عابد کے اشارہ کا مطلب۔ **کفاف:** روزی بقدر کفایت۔ **بار:** بوجھ۔ **معین:** مقرر۔ **ملکوت:** عالم ارواح۔

ترجمہ مع مطلب: ایک بادشاہ نے ایک عیالدار عابد سے دریافت کیا کہ آپ کے اوقاتِ عزیز کیسے گزرتے ہیں۔ روز و شب کیونکر بسر ہوتی ہے؟ اس فقیر نے جواب دیا کہ رات بھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ مناجات میں لگا رہتا ہوں اور صبح ہوتے ہی ضروریات دنیاوی کی دعا میں اور سارے دن اخراجات کی فکر میں رہتا ہوں۔ بادشاہ کو عابد کے اشارہ کا مطلب معلوم ہو گیا۔ حکم دے دیا کہ اس کا وظیفہ مقرر کر دیں تا کہ اس کے دل سے بچوں کے خرچ کی فکر کا بوجھ اٹھ جائے اور بے فکری سے اللہ کی یاد میں لگ جائے۔
(مثنوی) اے بال بچوں کی قید میں گرفتار! تو ہرگز آزادگی کا خیال مت کر کہ تجھ کو آزادی میسر آئے گی اور بے فکری سے ذکر

اللہ کر سکے گا اس لیے کہ بال بچوں اور ان کے کھانے کپڑے کی فکر تجھ کو عالم ملکوت کی سیر سے واپس لے آئے گی۔ تمام دن پختہ ارادہ کرتا ہوں کہ رات کو صرف اپنے اللہ سے مشغول رہوں گا۔ رات کو جب نماز کی نیت باندھتا ہوں تو میرا دل کہتا ہے کہ صبح کو میرے بیوی بچے کیا کھائیں گے۔

فائدہ: درویشوں کو بال بچوں کی فکر میں زیادہ غلو نہ کرنا چاہیے اس لیے کہ اس سے روحانی ترقی میں فرق پڑ جاتا ہے۔

حکایت (۳۲) یکے از متعبداں در بیشہ زندگانی کردے و برگِ درختاں خوردے پادشاہے بحکمِ زیارت نزدیک وے رفت گفت اگر مصلحت بینی شہر از برائے تو مقامے بسازم کہ فراغِ عبادت ازیں بہ دست دہد و دیگراں ہم ببرکاتِ انفاسِ شما مستفید گردند و بمصالح اعمال شما اقتدا کنند زاہد را ایں سخن قبول نیامد روے برتافت۔

حلّ الفاظ: **متعبدان:** جمع متعبد، بتکلف عبادت کرنے والا۔ **بیشہ:** جنگل۔ **بحکم زیارت:** زیارت کے لیے۔ **فراغ:** یکسوئی۔ **دست دہد:** حاصل ہو۔ **انفاس:** سانس، کلام۔ **اقتدا:** پیروی۔

ترجمہ مع مطلب: عابدوں میں سے ایک عابد جنگل میں زندگی بسر کرتا تھا اور درختوں کے پتے کھا کر وقت گزارتا تھا۔ ایک بادشاہ زیارت کے لیے اس کے پاس گیا اور کہا کہ اگر آپ کی مصلحت کے خلاف نہ ہو تو آپ کے لیے شہر میں ایک ایسا مقام تجویز کردوں کہ عبادت کی یکسوئی جنگل سے زیادہ وہاں حاصل ہوگی اور مخلوقِ خدا بھی آپ کی ذات بابرکات سے فیض حاصل کرے گی اور لوگ آپ کے نیک اعمال کی پیروی کر کے فائدہ اٹھائیں گے۔ زاہد کو یہ بات (بادشاہ کی) پسند نہ آئی اور اس کی تعمیل سے منہ پھیر لیا۔

یکے از وزیراں گفتش پاسِ خاطرِ ملک را روا باشد کہ دو سہ روزے بشہر آئی و کیفیتِ مکان معلوم کنی پس اگر صفائی وقت عزیزاں را از صحبتِ اغیار کدورتے باشد اختیار باقی ست آوردہ اند کہ عابد بشہر درآمد و بستان سرائے خاص ملک بدو پرداختند مقامے دلکشای رواں آسای چوں بہشت۔

گلِ سرخش چو عارضِ خوباں	مثنوی	سنبلش ہمچو زلفِ محبوباں
ہمچناں از نہیبِ بردِ عجوز		شیر ناخوردہ طفلِ دایہ ہنوز

حلّ الفاظ: **کدورتے** تیرگی: گدلا پن۔ **وقت عزیزاں:** آنجناب کا وقت۔ **اغیار:** جمع غیر۔ **بستان سرائے:** وہ محل جو باغ میں ہو۔ **رواں آسای:** روح کو آرام دینے والا۔ **گل سرخ:** گلاب کا پھول، لالہ کا پھول۔ **عارض:** رخسارہ۔ **خوباں:** حسیناں۔ **سنبل:** بالچھڑ۔ **نہیب:** لوٹ مار، خوف۔ **برد:** ٹھنڈک، سردی۔ **عجوز:** بڑھیا۔ **بردِ عجوز:** چلہ کی سردی میں سات دن سخت سردی کے۔

ترجمہ مع مطلب: وزیروں میں سے ایک نے عرض کیا کہ بادشاہ کی دلجوئی کے لیے مناسب ہے کہ آپ دو تین دن کے لیے

شہر میں آ جائیں اور مکان کی کیفیت معلوم کرلیں۔ پس اگر آنجناب کے وقتِ عزیز کی صفائی کو غیروں کی صحبت سے تکدر پیش آئے جناب کو اختیار باقی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ عابد شہر میں آ گیا اور اس کے رہنے کے لیے ایک محل باغِ شاہی میں خاص طور سے خالی کر دیا۔ وہ مقام جنت کی طرح دلکشا اور روح افزا تھا۔ (مثنوی) اس چمن کے گل سرخ محبوبوں کے رخساروں کی طرح تھے اور اس باغ کا سنبل معشوقوں کی زلفوں کے مشابہ تھا۔ اور یہ گلاب اور سنبل سخت سردی کے باوجود اس کے اثر سے محفوظ اور ایسے تروتازہ اور نرم ونازک تھے جیسا کہ وہ بچہ جس نے ابھی تک دایہ کا دودھ نہ پیا ہوا ہوتا ہے۔

وَ اَفَانِیْنُ عَلَیْهَا جُلُنَارُ	شعر	عُلِّقَتْ بِالشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارُ

مَلِک در حال کنیزک ماہرو پیش او فرستاد کہ وصفش ایں ست

ازیں مہ پارہ عابد فریبے	قطعہ	ملایک صورتے طاؤس زیبے
کہ بعد از دیدنش صورت نہ بندد		وجودِ پارسایاں را شکیبے

ہمچناں در عقبش غلامے بدیع الجمال لطیف الاعتدال

هَلَكَ النَّاسُ حَوْلَهُ عَطَشًا	قطعہ	وَ هُوَ سَاقٍ یَرٰی وَ لَا یَسْقِیْ
دیدہ از دیدنش نگشتے سیر		ہمچناں کز فرات مستسقی

حلِ الفاظ: افانین: شاخیں۔ **جلنار:** گلِ انار۔ **ماہرو:** چاند جیسے مکھڑے والی۔ **ملایک صورت:** فرشتہ صورت۔ **طاؤس زیب**، مور جیسی زیبائش والی۔ **بدیع الجمال:** نادر حسن والا۔ **لطیف الاعتدال:** پاکیزہ، تناسب اعضاء والا۔ **فرات:** عراق کا مشہور دریا ہے۔ **مستسقی:** جس کو استسقاء کی بیماری ہو، جس میں پانی پیتے پیتے پیٹ پھول جاتا ہے۔

ترجمہ مع مطلب: اس کی ہر ایک شاخ پر گل انار سبز درختوں پر انگاروں کی بہار دے رہے تھے۔ یعنی گل انار سبز شاخوں پر لٹکے ہوئے ایسی بہار دے رہے تھے جیسے درختوں پر انگارے لٹکا دیے گئے ہیں۔ بادشاہ نے اسی وقت ایک باندی نہایت حسین چاند جیسی اس کی خدمت کے لیے بھیج دی جس کا وصف یہ ہے کہ وہ باندی چاند کا ٹکڑا عابد وزاہد کو فریب دینے والی۔ فرشتہ صورت، مور کی سی زیب وزینت رکھنے والی تھی۔ اس کی صورت دیکھ کر ناممکن تھا کہ پرہیزگاروں کو بھی صبر وقرار باقی رہے۔ اسی طرح اس کے بعد ایک غلام نادر حسن پاکیزہ تناسب اعضاء والا اس کی خدمت میں بھیجا جس کی شان یہ تھی۔ (قطعہ) لوگ پیاس سے اس کے اردگرد مر گئے اور وہ ایسا ساقی ہے کہ بھرے جام دکھاتا ہے اور پلاتا نہیں ہے۔ اس کے دیکھنے سے آنکھیں ایسے ہی سیر نہیں ہوتی تھیں جیسا کہ دریائے فرات سے جس کا پانی نہایت شیریں ہے۔ استسقاء والا سیر نہیں ہوتا۔

عابد از طعامہائے لذیذ خوردن گرفت و کسوتہائے لطیف پوشیدن و از فواکہ و مشموم و حلاوات تمتع یافتن و در جمال غلام و

کنیزک نظر کردن کہ خردمندان گفتہ اند زلف خوبان زنجیر پائے عقل ست ودامِ مرغ زیرک۔

در سرکارِ تو کردم دل ودیں باہمہ دانش	بیت	مرغ زیرک بحقیقت منم امروز تو دامے

حلِ الفاظ: **طعامہائے لذیذ:** مزیدار کھانے۔ **کسوتہائے لطیف:** پاکیزہ لباس۔ **فواکہ:** جمع فاکہہ، میوے۔ **مشموم:** خوشبو۔ **حلاوت:** شیرینی۔ **تمتع:** فائدہ۔ **سر:** خیال۔ **مرغ زیرک:** چالاک قسم کا پرندہ ہوتا ہے، جال میں بہت کم آتا ہے۔ **دام:** جال۔

ترجمہ مع مطلب: عابد نے عمدہ عمدہ لذیذ کھانے کھانے اور پاکیزہ کپڑے پہننے شروع کر دیے۔ میوں، خوشبوؤں، مٹھائیوں سے فائدے حاصل کرنے لگا اور باندی اور غلام کے حسن پر نگاہ کرنے لگا اسی لیے عقل مندوں نے کہا ہے کہ معشوقوں کی زلفیں عقل کے پاؤں کی زنجیریں اور مرغ زیرک کے لیے جال ہیں۔ (بیت) میں نے تیرے عشق میں دل و دین اور عقل سب کھو دیے۔ آج حقیقت میں میں مرغ زیرک ہوں اور تو جال ہے۔

فی الجملہ دولت وقت مجموعش بزوال آمد چنانکہ گفتہ اند

ہر کہ ہست از فقیہ و پیر و مرید	قطعہ	وز زبان آورانِ پاک نفس
چوں بہ دنیائے دوں فرود آمد		بعسل در بماند ہمچو مگس

حلِ الفاظ: **وقت مجموع:** اطمینان قلبی۔ **زبان آور:** شاعر۔ **فقیہ:** عالم۔ **پاک نفس:** پاک کلام۔ **دنیائے دوں:** ذلیل دنیا۔ **عسل:** شہد۔ **مگس:** مکھی۔

ترجمہ مع مطلب: حاصل کلام اطمینان قلب کی دولت جو عبادت و ریاضت کی بدولت حاصل ہوئی تھی، ختم ہونے لگی، جیسا کہ عقل مندوں نے کہا ہے۔ (قطعہ) جو کوئی بھی ہے عالم ہو یا پیر یا مرید یا شاعرِ پاک کلام۔ اگر ذلیل دنیا کے دھندوں میں لگ گیا تو ایسا اُس میں پھنس جاتا ہے جیسا مکھی شہد میں۔

بار دیگر ملک بدیدنِ اورغبت کرد عابد را دید از ہیاتِ نخستین بگردیدہ وسرخ وسفید برآمدہ وفربہ شدہ وبر بالشِ دیبا تکیہ زدہ وغلامِ پری پیکر بمروحہ طاؤسی بر بالائے سر ایستادہ بر سلامت حالش شادمانی کرد واز ہر درے سخن گفتند تا ملک بانجامِ سخن گفت چنانکہ من ایں ہر دو طائفہ را دوست میدارم کس ندارد یکے علماء و دیگر زہاد۔

حلِ الفاظ: **ہیاتِ نخستین:** پہلی حالت۔ **بالش:** تکیہ۔ **تکیہ زدہ:** ٹیک لگائے۔ **پری پیکر:** پری شکل کا۔ **مروحہ طاؤسی:** مورچھل۔ **علماء:** جمع عالم۔ **زہاد:** جمع زاہد۔

ترجمہ مع مطلب: بادشاہ نے دوبارہ عابد کی زیارت کی خواہش کی۔ عابد کو دیکھا پہلی حالت سے بدلا ہوا سرخ سفید اور موٹا ہو گیا تھا۔ ریشمی گاؤ تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے تھا اور پری صورت غلام سرہانے مورچھل لیے کھڑا جھل رہا تھا۔ بادشاہ نے اس کے

حال کی سلامتی پر خوشی ظاہر کی اور ہر قسم کی باتیں عابد سے کیں یہاں تک کہ آخر میں فرمایا جیسا کہ میں ان دو فرقوں کو دوست رکھتا ہوں۔ دنیا میں کوئی نہ رکھتا ہوگا۔ ایک عالموں کی جماعت کو دوسرے زاہدوں کے گروہ کو۔

وزیرِ فیلسوف جہاں دیدہ حاذق کہ با او بود گفت اے خداوندِ روئے زمین شرطِ دوستی آن ست کہ با ہر دو طائفہ نکوئی کنی علماء را زر بدہ تا دیگر بخوانند و زاہداں را چیزے مدہ تا زاہد بمانند۔

حلِ الفاظ: فیلسوف: دانا۔ جہاندیدہ: تجربہ کار۔ حاذق: ماہر۔

ترجمہ مع مطلب: بادشاہ کے ہمراہ اس کا دانا تجربہ کار ماہر وزیر بھی تھا۔ اس نے عرض کیا اے روئے زمین کے مالک! دوستی کی شرط یہ ہے کہ آپ دونوں فرقوں کے ساتھ نیکی کا معاملہ کریں۔ عالموں کو مال و زر عنایت فرمایئے تا کہ دوسرے لوگ بھی ان کی خوشحالی دیکھ کر علم حاصل کریں۔ اور زاہدوں کو کچھ مت دیجئے تا کہ ان کا زہد باقی رہ سکے۔

خاتونِ خوبصورت و پاکیزہ روی را درویش نیک سیرت و فرخندہ روی را	قطعہ	نقش و نگار و خاتم فیروزہ گو مباش نانِ رباط و لقمہ در یوزہ گو مباش

حلِ الفاظ: خاتونِ خوبصورت پاکیزہ رو: پاکیزہ چہرہ کی خوبصورت عورت۔ خاتم فیروزہ: فیروزہ کی انگوٹھی۔ گو مباش: کہہ دو کہ نہ ہو، کوئی ضرورت نہیں۔ فرخندہ: مبارک۔ نانِ رباط: مسافر خانہ کی روٹی۔ لقمہ در یوزہ: بھیک کا لقمہ۔

ترجمہ مع مطلب: خوبصورت اور پاکیزہ چہرہ والی خاتون کو بناؤ سنگار اور فیروزہ کی انگوٹھی اگر نہ ہو کوئی ضرورت نہیں۔ اس لیے کہ اس کا حسن اس کے لیے کافی ہے۔ (شعر) تکلف سے بری ہے حسن ذاتی..... قبائے گل میں گل و بوٹہ کہاں ہے۔ نیک سیرت اور مبارک ذات درویش کے لیے اگر مسافر خانہ کی روٹی اور بھیک کا لقمہ نہ ہو کوئی ضرورت نہیں اس لیے کہ اس کا غنائے نفس اس کو کافی ہے۔

تا مرا ہست دیگرم باید	فرد	گر نخوانند زاہدم شاید
نہ زاہد را درم باید نہ دینار	فرد	چو بستد زاہدے دیگر بدست آر
آنرا کہ سیرتِ خوش و سریست با خدای انگشتِ خوبروی و بنا گوش دلفریب	قطعہ	بے نانِ وقف و لقمہ در یوزہ زاہدست بے گوشوار و خاتم فیروزہ شاہدست

حلِ الفاظ: سیرتِ خوش: اچھی عادت۔ سریست باخدا: خدا تعالیٰ کے ساتھ راز و نیاز۔

ترجمہ مع مطلب: (۱) جب تک مجھ کو ہے اور چاہیے یعنی جب تک مجھ میں قناعت نہیں ہے اگر مجھ کو زاہد نہ کہیں تو لائق ہوں یعنی میں اس لائق ہوں کہ مجھے زاہد نہ کہا جائے۔ (۲) زاہد کو درم چاہیے نہ دینار۔ اگر کوئی زاہد درم و دینار لینے لگے تو حقیقتاً وہ زاہد نہیں ہے تو کسی دوسرے زاہد کی تلاش کر۔ (قطعہ) وہ آدمی جس کو اچھی سیرت اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ راز و نیاز کی دولت حاصل

ہے بھیک کے لقمہ اور لنگر کی روٹی کے بغیر وہ زاہد ہے۔ خوبصورت انگلی میں اگر فیروزہ کی انگوٹھی نہ ہو تو وہ جب بھی خوبصورت ہے اور دلفریب کان کی لو میں اگر جھومکیاں نہ ہوں تو وہ اس کے بغیر بھی پیاری ہی معلوم ہو گی۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فقیر جب تک اپنے کمال فقر کو نہ پہنچ جائے اس سے پہلے اس کو دنیا اور دنیا داروں کے اختلاط سے پرہیز کرنا چاہیے ورنہ اپنی اطمینان قلب کی پونجی بھی کھو بیٹھے گا۔

حکایت (۳۳) **مطابق ایں سخن ہمچنیں پادشاہے را مہمے پیش آمد گفت اگر انجام ایں حالت مرادِ من بر آید چندیں درم دہم زاہداں راچوں حاجتش بر آمد وتشویش خاطرش برفت وفائے نذرش بوجود شرط لازم آمد یکے را از بندگانِ خاص کیسہ درم داد تا بزاہداں صرف کند گویند غلامے عاقل و ہوشیار بود ہمہ روز بگردید و شبانگہ باز آمد و درمہا را بوسہ داد و پیش ملک نہاد و گفت زاہداں را چنداں کہ طلب کردم نیافتم**

حلّ الفاظ: مہم: بڑا کام۔ **برادِ من برآید:** میرے مقصد کے موافق ہو جائے۔ **تشویش خاطر:** دل کی پریشانی۔ **وفائے نذر:** نذر کا پورا کرنا۔ **بندگان:** جمع بندہ، غلام۔ **کیسہ درم:** روپیوں کی تھیلی۔ **زاہداں:** جمع زاہد، پرہیز گاروں۔ **بوسہ داد:** چوم لیا۔

ترجمہ مع مطلب: اسی مضمون کی ایک اور حکایت یہ ہے کہ ایک بادشاہ کو ایک مہم پیش آئی اس نے منت مانی کہ اگر اس کام کا انجام میرے مقصد کے مطابق ہو جائے گا اتنے درہم زاہدوں کو دوں گا۔ جب وہ ضرورت پوری ہو گئی اور دل کی پریشانی دور ہو گئی منت کا پورا کرنا شرط کر لینے کی وجہ سے ضروری ہو گیا۔ اپنے خاص غلاموں میں سے ایک کو روپیوں کی تھیلی دی اور فرمایا اس کو زاہدوں پر صرف کر دے لوگوں نے بیان کیا ہے کہ غلام عقلمند اور ہوشیار تھا۔ سارا دن گھومتا رہا اور شام کو واپس لوٹ آیا۔ بادشاہ کے سامنے درہموں کو رکھ کر بوسہ دیا اور عرض کی حضور! میں نے زاہدوں کی بہت تلاش کی مجھے تو کوئی ملا نہیں۔

گفت ایں چہ حکایت ست آنچہ من دانم دریں ملک چہار صد زاہد ست گفت اے خداوند جہاں آنکہ زاہد ست نمی ستاند و آنکہ می ستاند زاہد نیست ملک بخندید و ندیماں را گفت چندانکہ مرا درحق درویشاں خدا پرستاں ارادت ست و اقرار ایں شوخ دیدہ را عداوت ست و انکار وحق بجانب اوست۔

زاہد کہ درم گرفت و دینار	شعر	زاہد ترازو یکے بدست آر

حلّ الفاظ: ندیماں: جمع ندیم، مصاحب۔ **ایں چہ حکایت ست:** یہ کیا قصہ ہے۔ **شوخ دیدہ:** بے حیا۔ **خدا پرستان:** جمع خدا پرست کی، خدا کے پوجنے والے۔ **ارادت:** اعتقاد۔ **عداوت:** دشمنی۔ **درہم:** چاندی کا سکہ۔ **دینار:** سونے کا سکہ۔

ترجمہ مع مطلب: بادشاہ نے فرمایا یہ کیا واقعہ ہے میری سمجھ میں نہیں آیا اس لیے کہ میرے علم کے مطابق اس ملک میں چار سو زاہد موجود ہیں۔ غلام نے عرض کیا کہ اے مالک جہاں واقعہ یہ ہے کہ جو لیتا ہے وہ زاہد نہیں ہے اور جو طمع نہیں کرتا اور زاہد ہے وہ

لیتا نہیں۔ دُوں تو کس کو دُوں۔ بادشاہ سلامت ہنسے اور مصاحبین سے فرمایا جتنا مجھ کو درویشوں اور خدا پرستوں کے حق میں اعتقاد ہے اس بے حیا کو اتنی ہی عداوت اور انکار ہے اور بات حق اسی کی جانب ہے۔ (شعر) جو زاہد کہ اس نے درم اور دینار لینا شروع کر دیا وہ زاہد نہیں ہے۔ اس سے زیادہ پرہیزگار کو تلاش کر۔ یعنی حقیقی زاہد کی تلاش کر۔

فائدہ: زاہد اور پرہیزگاری کے لیے قناعت بہت ضروری شے ہے اگر قانع نہیں زاہد نہیں بلکہ زاہدوں کو بدنام کرنے والا ہے۔

حکایت (۴۴) یکے از علمائے راسخ را پرسیدند چہ گوئی در نانِ وقف گفت اگر نان از بہر جمعیت خاطر می ستاند حلال ست و اگر جمع از بہر نان می نشیند حرام۔

نان از برائے کنج عبادت گرفتہ اند	بیت	صاحبدلاں نہ کنج عبادت برائے نان

حلِ الفاظ: علمائے: جمع عالم، جاننے والا۔ راسخ: کامل۔ جمعیت خاطر: سکونِ قلب۔ کنج: کونہ۔

ترجمہ مع مطلب: ایک عالم کامل سے لوگوں نے سوال کیا وقف مال سے روٹی لینے یعنی تنخواہ لینے کے بارہ میں آپ کیا فرماتے ہیں، فرمایا اگر روٹی سکونِ قلب کے لیے لیتا ہے کہ تنخواہ لے کر سکونِ دل کے ساتھ عبادت کر سکوں کام کر سکوں جائز ہے اور اگر اس لیے اطمینان سے بیٹھتا ہے کہ روٹی یعنی تنخواہ لیتا رہے حرام ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر روٹی حاصل کرنے کی نیت سے تنخواہ لیتا ہے حرام ہے اور اگر روٹی اور تنخواہ کی نیت نہیں بلکہ سکونِ قلب سے کام کرنے، عبادت کرنے کی نیت سے تو روٹی لینا جائز ہے۔ (بیت) اللہ والوں نے روٹی وقف کی اس لیے لی ہے کہ روزی سے مطمئن ہو کر گوشہ میں بیٹھ کر عبادت کریں نہ عبادت کا کونہ روٹی کھانے کی نیت سے اختیار کیا ہے۔

فائدہ: درویشوں کا فرض ہے کہ نان ونفقہ لینے میں نیت درست رکھیں اور خیرات کا روپیہ بقدرِ ضرورت حاصل کریں۔

حکایت (۴۵) درویشے بمقامے درآمد کہ صاحب آں بُقعہ کریم النفس بود طائفہ اہل فضل در صحبت او ہر یکے بذلہ و لطیفہ ہمی گفتند و درویش راہ بیاباں قطع کردہ بود و ماندہ شدہ و چیزے نخوردہ یکے ازاں میاں بطریق ظرافت گفت ترا ہم چیزے باید گفت مرا چوں دیگراں فضل داد بے نیست و چیزے نخواندہ ام بیک بیت از من قناعت کنید ہمگناں برغبت گفتند بگو گفت۔

من گرسنہ در برابر سُفرۂ نان	شعر	ہمچو عزبم بر در حمام زنان

حلِ الفاظ: صاحب آں بقعہ: اس سرزمین کا مالک۔ کریم النفس: شریف۔ بذلہ: عمدہ کلام۔ لطیفہ: پرلطف بات۔ ظرافت: خوش طبعی۔ گرسنہ: بھوکا۔ چیزے باید گفت: آپ بھی کچھ فرمائیں۔ ہمگناں: سب۔ قناعت: صبر۔ سفرہ: دسترخوان۔ عزب: رنڈوا، بے بیوی کا۔

ترجمہ مع مطلب: ایک درویش ایک ایسے مقام پر پہنچا جس کا مالک نہایت سخی اور شریف تھا۔ اہل علم کی ایک جماعت اس کی صحبت میں تھی اور ان میں سے ہر ایک عمدہ اور پُرلطف کلام کہتا تھا۔ درویش تھکا ماندہ جنگل کا راستہ طے کر کے آیا تھا۔ اور بھوکا تھا ایک نے ان میں سے خوش طبعی کے طریق پر کہا آیئے آپ بھی کچھ فرمائیے۔ اس درویش نے کہا کہ میں آپ لوگوں کی طرح عالم اور ادیب نہیں ہوں، کچھ پڑھا لکھا بھی نہیں کیا عرض کروں صرف ایک شعر پر مجھ سے قناعت کیجئے۔ سب نے رغبت سے کہا فرمائیے۔ اس نے یہ شعر پڑھا۔ (شعر) میں بھوکا دستر خواں پر اس طرح ہوں جیسا کہ بے بیوی کا مرد عورتوں کے حمام کے دروازہ پر۔

یاراں نہایت عجز او بدانستند وسُفرہ پیش او آوروند صاحب دعوت گفت اے یار زمانے توقف کن کہ پرستارانم کوفتہ بریاں ہمی سازند درویش سر برآورد و بخندید و گفت۔

کوفتہ بر سُفرہ من گومباش	شعر	کوفتہ را نانِ تہی کوفتہ است

حلِ الفاظ: **توقف کن:** ٹھہر جاؤ۔ **پرستارانم:** میری باندیاں، نوکر۔ **گومباش:** کہہ دو نہ ہو، یعنی کوئی ضرورت نہیں۔ **کوفتہ:** تھکا ماندہ۔ **نان تہی:** خالی روٹی۔

ترجمہ مع مطلب: دوستوں نے اس کے عجز کو سمجھ لیا یعنی کہ بہت بھوکا ہے۔ دستر خوان اس کے سامنے لا بچھایا۔ صاحب دعوت نے فرمایا اے یار! ذرا دیر ٹھہر جا۔ لونڈیاں کوفتے بھون لیں تو پھر کھانا کھا لیجیو۔ درویش نے سر اٹھایا اور ہنس کر فرمایا اگر کوفتہ و کباب میرے دستر خوان پر نہ ہو، کوئی ضرورت نہیں۔ بھوکے کے لیے خشک روٹی بھی کوفتہ کے برابر ہے۔ یعنی بھوک میں روکھی بے سالن روٹی بھی اچھی معلوم ہوتی ہے۔ کباب کوفتہ کیسا یہ تو سب پیٹ بھروں کے چوچلے ہیں۔

فائدہ: درویش کو بے تکلیف ہونا چاہیے اور بھوک کے وقت جو کچھ مل جائے کھا لینا چاہیے۔ اس لیے کہ بھوک میں روکھی روٹی بغیر سالن کے بھی مزہ دے جاتی ہے۔

حکایت (۳۶) **مریدے گفت پیر را چہ کنم کز خلائق برنج اندرم از بس کہ بزیارت من ہمی آیند و اوقات مرا از تردد ایشاں تشویش می باشد گفت ہرچہ درویشانند مرایشاں را وامے بدہ و آنچہ توانگر انند از ایشاں چیزے بخواہ کہ یکے گرد تو نگروند۔**

گر گدا پیشرو لشکرِ اسلام بود	بیت	کافراز بیم توقع برود تا درِ چیں

حلِ الفاظ: **خلائق:** خلقت۔ **برنج اندرم:** تکلیف میں ہوں۔ **از بس:** اس لیے۔ **تردد:** آمد و رفت۔ **وام:** قرض۔ **درِ چیں:** چین کا قلعہ۔ **تشویش:** پریشانی، انتشار۔

ترجمہ مع مطلب: ایک مرید نے پیر سے عرض کیا۔ کیا کروں، میں مخلوق سے تکلیف میں ہوں، اس لیے کہ لوگ میری ملاقات کو بہت آتے ہیں اور میرے اوقات عزیز میں ان کے آنے جانے سے خلل پڑتا ہے۔ پیر نے فرمایا آنے والوں میں جو فقیر و محتاج ہیں ان میں سے ہر ایک کو کچھ نہ کچھ قرض دے دے اور جو لوگ مالدار ہیں ان میں سے ہر ایک سے کچھ مانگ لے۔ تاکہ یہ دونوں قسم کے افراد پھر تیرے گرد نہ پھریں۔ مطلب یہ ہے کہ غریب لوگ قرض لینے کے بعد قرض طلب کرنے کے خوف سے اور مالدار تیرے سوال کے خوف سے تیرے پاس آنا ترک کردیں گے۔ تیری عبادت میں پھر کوئی خلل واقع نہ ہوگا۔
(شعر) اگر فقیر لشکرِ اسلام کے آگے آگے چلنے والا ہو تو کافر اس کے خوف سے چین کے دروازے تک یا قلعہ چین تک بھاگ جائے گا۔

فائدہ: مرید مبتدی متوسط الحال کو ایسی تدابیر اختیار کرنی ضروری ہیں جن سے اوقاتِ عزیز میں خلل واقع نہ ہو۔ اس لیے کہ درجہ کمال تک پہنچنے سے پہلے پہلے مخلوق سے ملنا جلنا انتہائی مضر ہے۔

حکایت (۳۷) فقیہے پدر را گفت ہیچ ازیں سخنانِ دلاویز رنگینِ متکلماں درمن اثر نمی کند بحکم آنکہ نمی بینم مرایشاں را کردارے موافق گفتار

ترکِ دنیا بمردم آموزند	مثنوی	خویشتن سیم و غلہ اند و زند
عالمے را کہ گفت باشد و بس		ہرچہ گوید نگیرد اندر کس
عالم آں کس بود کہ بدنکند		نہ بگوید بخلق و خود نہ کند

آیت : ﴿ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ ﴾

عالم کہ کامرانی و تن پروری کند	بیت	او خویشتن گم ست کرا رہبری کند

حل الفاظ: **فقیہ:** فقہ جاننے والا۔ **عالم:** دین کی سمجھ رکھنے والا۔ **سخنان دلآویز:** شیریں دل آویز کلام۔ **متکلماں:** واعظان۔ **نگیرد اندر کس:** کسی میں اثر نہ کرے گا۔ **کامرانی:** خواہشات پورا کرنا۔ **تن پروری:** جسم پروری۔

ترجمہ مع مطلب: ایک دانش ور (عالم) بیٹے نے باپ سے عرض کیا اے باپ! ان واعظوں کا رنگین و دلچسپ کلام مجھ پر کچھ اثر نہیں کرتا ہے۔ اس لیے کہ میں ان حضرات کے عمل کو ان کے اقوال کے مطابق نہیں پاتا ہوں یعنی جو کہتے ہیں، اس پر عمل نہیں کرتے۔ (مثنوی) دوسروں کو دنیا چھوڑنے کی تعلیم دیتے ہیں اور خود سونا، چاندی، غلہ اکٹھا کرتے ہیں۔ جو ایسا عالم ہو کہ اس کا کہنا ہی کہنا ہو اور اس پر خود کچھ عمل نہ کرتا ہو۔ ایسا شخص جو کچھ بھی کہے گا کسی پر اثر نہ ہوگا۔ عالم وہ ہو دے کہ خود برائی نہ کرے اور نیکی میں لگا رہے اور وہ عالم کہلانے کے لائق نہیں کہ خلقت کو وعظ و نصیحت کرتا رہے اور خود ان پر عمل نہ کرے۔ (آیت) تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے آپ کو بھلائے بیٹھے ہو۔ (بیت) جو عالم کہ جسم پروری اور خواہشات نفسانی کے پورا کرنے میں لگا رہے

وہ خودگم (گمراہ) ہے کسی کی کیا رہبری کرے گا یعنی کسی گم ہوئے کو کیا راستہ دکھائے گا۔

پدر گفت اے پسر بمجرد ایں خیالِ باطل نشاید روی از تربیتِ ناصحاں بگردانیدن وعلماء را بضلالت منسوب کردن و در طلبِ عالم معصوم از فوائد علم محروم ماندن ہمچو نابینائے کہ شبے در وحل افتادہ بود و می گفت آخر اے مسلماناں چراغے فرا راہِ من داریدزنے فارحہ بشنید وگفت تو کہ چراغ نمی بینی بچراغ چہ بینی ہمچنیں مجلس وعظ چوں کلبہ بزازست آنجا تا نقدے ندہی بضاعتے نستانی وایں جا تا ارادتے نیاوری سعادتے نبری۔

حلِ الفاظ: **خیالِ باطل:** غلط خیال۔ **ضلالت:** گمراہی۔ **عالم معصوم:** بے گناہ عالم۔ **نابینا:** اندھا۔ **وحل:** کیچڑ۔ **فارحہ:** خوش طبع۔ **کلبہ بزار:** کپڑا بیچنے والے کی دوکان۔ **بضاعت:** پونجی۔ **ارادت:** اعتقاد۔ **سعادت:** خوش نصیبی، نیک بختی۔

ترجمہ مع مطلب: باپ نے فرمایا اے بیٹے! محض اس غلط خیال کی وجہ سے نصیحت کرنے والوں کی نصیحت سے منہ پھیرنا اور عالموں کو گمراہ جاننا اور معصوم عالم کی طلب میں علم کے فائدوں سے محروم رہنا ایسا ہے جیسا کہ ایک اندھا ایک رات کیچڑ میں پھنس گیا تھا اور کہہ رہا تھا آخر کسی مسلمان کو توفیق نہیں کہ ایک چراغ میرے راستہ میں رکھ دے۔ ایک خوش مزاج عورت نے سنا اور کہا جب تو چراغ ہی دیکھ نہیں سکتا تو چراغ سے کیا خاک دیکھ لے گا۔ اسی طرح وعظ ونصیحت کی مجلس بزاز کی دکان کی مانند ہے۔ جب تک نقد نہ دے گا۔ سامان نہ لے سکے گا اور اس جگہ جب تک عقیدت نہ لے جائے گا سعادت حاصل نہ کرے گا۔

گفتِ عالم بگوشِ جاں بشنو باطل ست آنچہ مدعی گوید مرد باید کہ گیرد اندر گوش	قطعہ	ور نماند بہ گفتنش کردار خفتہ را خفتہ کے کند بیدار ور نبشت ست پند بر دیوار
صاحبدلے بمدرسہ آمد زخانقاہ گفتم میانِ عالم و عابد چہ فرق بود گفت او گلیم خویش بدر می برد زموج	قطعہ	بشکست عہدِ صحبت اہل طریق را تا کردی اختیار ازاں ایں فریق را ویں جہد میکند کہ بگیرد غریق را

حلِ الفاظ: **گفت:** کلام، گفتگو۔ **ور نماند بگفتنش کردار:** اگرچہ اس کا عمل اس کے قول کے مطابق نہ ہو۔ **باطل:** غلط، جھوٹ۔ **مدعی:** دعویٰ کرنے والا۔ **مدرسہ:** جہاں علم شریعت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ **خانقاہ:** جہاں تصوف یعنی علم طریقت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ **اہل طریق:** صوفیا۔ **گلیم خویش:** اپنی کملی۔ **بدر میبرد ز موج:** موج سے باہر لے جاتا ہے۔

ترجمہ مع مطلب: (قطعہ اول) عالم جو فرمائے دل کے کانوں یعنی توجہ سے سنو، اگرچہ اس کا عمل اس کے قول کے مطابق نہ ہو۔ مدعی جو یہ کہتا ہے کہ غافل غافل کو بیدار نہیں کر سکتا یعنی نیکی اور خیر کی طرف توجہ نہیں دلا سکتا، سب غلط اور جھوٹ ہے۔ آدمی کو چاہیے کہ نصیحت حاصل کرے۔ اگرچہ نصیحت دیوار پر لکھی ہوئی ہو۔ (قطعہ ثانی) ایک اللہ والا صوفیا کی صحبت کے عہد کو توڑ کر

خانقاہ چھوڑ کر مدرسہ میں آ گیا۔ یعنی طالب علمی اختیار کر لی۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ میں نے اس سے کہا عالم اور عابد میں تو نے کیا فرق دیکھا کہ عابدوں کی صحبت چھوڑ کر عالموں کی غلامی اختیار کی، اس عابد نے کہا وہ صوفی موج سے صرف اپنی کملی باہر لے جاتا ہے یعنی صرف اپنی ذات کو بچاتا ہے اور یہ عالم ہر ڈوبتے کو نکالنے اور بچانے کی کوشش کرتا ہے اس لیے عالم کا مرتبہ عابد سے زیادہ ہے۔

فائدہ: (۱) علماء کے وعظ و نصیحت کو عقیدت کے ساتھ سننا چاہیے تاکہ اس سے فائدے حاصل ہوں۔ (۲) علماء کے عمل کی طرف دھیان نہ دینا چاہیے ورنہ علم کے فوائد سے محروم رہ جاؤ گے۔ اس لیے کہ علماء معصوم نہیں ہوتے۔ (۳) عالم کا درجہ عابد سے ہزار گنا زیادہ ہے۔

حکایت (۳۸) یکے بر سر راہ خفتہ بود و زمام اختیار از دست رفتہ عابدے بروے گذر کرد و در آں حالت مستقبح او نظر کرد جواں از خواب مستی سر بر آورد و گفت ﴿ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝ ﴾

اِذَا رَاَيْتَ اَثِيْمًا كُنْ سَاتِرًا وَّ حَلِيْمًا	شعر	يَا مَنْ يُقَبِّحُ اَمْرِیْ لِمَ لَا تَمُرُّ كَرِيْمًا
متاب اے پارسا روئے از گنہگار اگر من نا جوانمردم بکردار	قطعہ	بخشایندگی در وے نظر کن تو بر من چوں جوانمرداں گذر کن

حلِ الفاظ: زمامِ اختیار: اختیار کی باگ۔ حالت مستقبح: گندی حالت۔ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ الخ: مومنین جب گزرتے ہیں بیہودگی پر تو شریفوں اور بزرگوں کی طرح گزر جاتے ہیں۔ اثیم: گنہگار۔ ساتر: پردہ پوش۔ حلیم: بردبار۔ کریم: شریف، بزرگ۔ ناجوانمرد: کم ہمت، جس میں جوانمردی نہ ہو۔

ترجمہ مع مطلب: ایک شخص راستہ پر مدہوش و مست پڑا ہوا تھا اور اپنے اختیار سے باہر ہو چکا تھا، ایک عابد اس پر سے گزرا اور اس کی خراب حالت میں غور سے دیکھا، اس جوان نے مستی کی نیند سے سر اٹھایا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب مؤمنین گزرتے ہیں بیہودگی پر تو کریموں کی طرح گزر جاتے ہیں۔ (شعر) جب تو کسی گناہگار کو دیکھے تو پردہ پوش اور بردبار بن جا۔ اے وہ شخص کہ میرے کام کی برائی کرتا ہے، کیوں کریموں کی طرح گزر نہیں جاتا ہے۔
(قطعہ) اے پارسا، گناہگار سے منہ مت پھیر بلکہ کرم و بخشش کی اس پر نظر کر۔ اگر میں عمل کے اعتبار سے جوانمرد نہیں ہوں تو تو مجھ پر جوانمردوں کی طرح گزر جا۔ یعنی اگر میں گناہگار ہوں تو تجھے میرے حال پر کرم اور شفقت کرنی چاہئے اور گناہوں کو چھپانا چاہیے اور مجھ کو حقیر نہ جاننا چاہئے۔ اس لیے کہ اچھے اور برے سب اس کے بنائے ہوئے۔

فائدہ: درویشوں کو چاہیے کہ گناہگاروں کو دیکھ کر ان پر شفقت کریں۔ اور ان کے گناہوں کو چھپائیں، ان کو حقیر نہ مانیں اور اپنی نیکیوں کو اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھیں اور ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور قطعاً گھمنڈ نہ کریں۔

حکایت (۳۹) طائفہ رنداں بخلاف درویشے بدر آمدند و سخنانِ ناسزا گفتند و بزدند و برنجانیدند شکایت از بے طاقتی پیش پیر طریقت برد کہ چنیں حالے رفت گفت اے فرزند خرقہ درویشاں جامہ رضا ست ہر کہ دریں کسوت تحمل بیمرادی نکند مدعی ست نہ درویش و خرقہ برو حرام ست۔

دریائے فراواں نشود تیرہ بسنگ	فرد	عارف کہ برنجد تنگ آبست ہنوز
گر گزندت رسد تحمل کن	قطعہ	کہ بعفو از گناہ پاک شوی
اے برادر چو عاقبت خاک ست		خاک شو پیش ازانکہ خاک شوی

حلِ الفاظ: طائفہ رنداں: فاسقوں کا گروہ۔ سخنانِ ناسزا: نامناسب باتیں۔ جامہ رضا: سے مراد فقیری کا خرقہ ہے جسے پہن کر راضی برضا رہنا چاہئے۔ مدعی: دعویٰ کرنے والا۔ دریائے فراواں: بڑا دریا۔ نشود تیرہ بسنگ: پتھر سے گدلا نہیں ہوتا۔ تنگ آب: تھوڑا پانی۔

ترجمہ مع مطلب: اوباش لوگوں کی ایک جماعت ایک فقیر کے خلاف نکل آئی یعنی آمادہ پیکار ہوگئی، ان فاسقوں نے اس فقیر کے خلاف نامناسب باتیں کہیں۔ اس کو مارا اور بہت ستایا۔ وہ فقیر بیچارہ بے طاقت ہونے کی وجہ سے ان کی شکایت اپنے پیرومرشد کے پاس لے گیا۔ اور اس نے کہا مجھ پر ایسا حال گزرا۔ پیر نے فرمایا اے بیٹے فقیر کی گدڑی رضا کا لباس ہے۔ اس میں راضی بہ رضا رہنا چاہیے۔ کسی قسم کی شکایت نہ کرنی چاہیے جو کہ اس لباس میں نامرادی اور تکالیف کی برداشت نہیں کرتا وہ درویش کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا ہے۔ حقیقت میں فقیر نہیں ہے اور اس پر فقیری کا خرقہ حرام ہے۔ (فرد) بڑا دریا پتھر ڈالنے سے گدلا نہیں ہوتا۔ جو عارف کہ مصائب سے رنجیدہ ہو جائے وہ تھوڑا پانی ہے یعنی ناقص ہے۔ (قطعہ) اگر تجھ کو تکلیف پہنچے اس کو برداشت کر اور تکلیف پہنچانے والے کو معاف کر دے۔ اس لیے کہ ایسا کرنے سے تو گناہ سے پاک ہو جائے گا۔ اے بھائی! جب انجام کار خاک ہونا ہے اس سے پہلے کہ قبر میں خاک ہو تو پہلے ہی مری مٹی کا بن جا یعنی عاجزی و انکساری اور نفس کشی اختیار کر۔

فائدہ: درویشوں کو نالائقوں کی ایذا رسانی پر تحمل کرنا چاہیے اور ان کو معاف کر دینا چاہیے۔

حکایت (۴۰) منظوم

ایں حکایت شنو کہ در بغداد	رایت و پردہ را خلاف افتاد
رایت از گرد راہ و رنج رکاب	گفت با پردہ از طریق عتاب
من و تو ہر دو خواجہ تاشانیم	بندہ بارگاہ سلطانیم
من ز خدمت دمے نیا سودم	گاہ و بیگاہ در سفر بودم
تو نہ رنج آزمودہ نہ حصار	نہ بیابان و بادو گرد و غبار

حلِ الفاظ: رایت: جھنڈا۔ **خلاف افتاد:** اختلاف ہو گیا۔ **رکاب:** سواری شاہی۔ **عتاب:** غصہ۔ **خواجہ:** آقا۔ **تاش:** لفظ شرکت کے لیے۔ **خواجہ تاش:** ایک آقا کے دو غلام یعنی شریک خواجہ۔ **بارگاہ:** درگاہ۔ **گاہ و بیگاہ:** وقت بیوقت۔ **حصار:** قلعہ۔

ترجمہ مع مطلب: یہ کہانی سنو کہ بغداد میں جھنڈے اور پردہ میں اختلاف ہو گیا جھنڈے نے راستہ کی گرد اور سواری میں ساتھ رہنے کی تکلیف کی وجہ سے پردہ سے غصہ کے طریق پر کہا میں اور تو ایک آقا کے غلام ہیں۔ دونوں شاہی بارگاہ کے خادم ہیں۔ میں خدمت سے ایک سانس کے لیے آرام نہیں پاتا ہوں۔ وقت بے وقت سفر میں رہتا ہوں تو نے نہ کسی قسم کی تکلیف اٹھائی اور نہ قلعہ کی لڑائی کو آزمایا، نہ جنگل اور ہوا اور گرد و غبار کا تجربہ کیا۔

قدم من بسعی پیشتر ست	پس چرا عزت تو بیشتر ست
تو بر بندگانِ مہ روئی	با کنیزانِ یاسمن بوئی
من فتادہ بدستِ شاگرداں	بسفر پائے بندو سرگرداں
گفت من سر برآستاں دارم	نہ چوتو سر بر آسماں دارم
ہر کہ بیہودہ گردن افرازد	خویشتن رابگردن اندازد

حلِ الفاظ: سعی: کوشش، بھاگ دوڑ۔ **یاسمن:** چنبیلی۔ **شاگرداں:** ملازمین۔ **بسفر پائے بند:** سفر کی بیڑی پیر میں۔ **سر برآستاں دارم:** سر چوکھٹ پر رکھتا ہوں یعنی عاجزی کرتا ہوں۔ نہ سر برآسمان دارم: تکبیر نہیں کرتا ہوں۔

ترجمہ مع مطلب: میرا قدم کوشش میں آگے ہے پھر تیری عزت کیوں زیادہ ہے؟ تو چاند جیسے غلاموں اور چنبیلی بو والی باندیوں کے چہرہ پر رہتا ہے، میں غریب خادموں کے ہاتھوں میں پڑا ہوا اور بیڑی پیروں میں پڑی ہوئی اور پریشان رہتا ہوں اس کی کیا وجہ ہے۔ پردہ نے جواب دیا میں عاجزی اختیار کیے ہوئے ہوں، تیری طرح تکبر نہیں کرتا ہوں، جو کہ بے قاعدہ تکبر کرتا ہے اپنے آپ کو گردن کے بل ڈالتا ہے یعنی ذلیل کرتا ہے۔

فائدہ: اس حکایت میں جھنڈے سے مراد وہ سالک ہے جو راہ سلوک میں محنت شاقہ کرنے کے باوجود غرور ریاضت کی وجہ سے مقصد اصلی سے محروم رہ جاتا ہے۔ اور پردہ سے مراد وہ سالک ہے جو تھوڑی ریاضت کرنے پر اپنی فروتنی اور عاجزی کی بنا پر تجلیات خداوندی کے مشاہدہ سے فائز المرام ہو جاتا ہے۔

حکایت (۴۱) یکے از صاحبدلاں زور آزمائے رادید بہم برآمدہ و کف بردہاں انداختہ گفت ایں راچہ حالتست گفتند فلاں دشنام دادش گفت ایں فرومایہ ہزار من سنگ برمیدارد و طاقت سخنے نمی آرد

لاف سر پنجگی و دعوائے مردی بگذار	قطعہ	عاجز نفسِ فرومایہ چہ مردے چہ زنے
گرت از دست برآید دہنے شیریں کن		مردی آں نیست کہ مشتے بزنی بردہنے

اگر خود بردرد پیشانئے پیل	قطعه	نہ مردست آنکہ دروے مردی نیست
بنی آدم سرشت از خاک دارند		اگر خاکی نباشد آدمی نیست

حلّ الفاظ: **زور آزمائے:** ایک پہلوان۔ **بہم برآمدہ:** غصہ میں بھرا ہوا۔ **کف برد ہاں انداختہ:** جھاگ منہ سے گرائے ہوئے۔ **نفس فرومایہ:** کمینہ نفس۔ **لاف:** دعویٰ۔ **سرپنچگی:** پہلوانی، قوت۔ **مردی:** مردانگی۔ **چہ مردے چہ زنے:** مرد ہو یا عورت دونوں برابر ہیں۔ **مردمی:** انسانیت۔ **خاکی:** متواضع۔ **سرشت:** خمیر، فطرت۔

ترجمہ مع مطلب: اللہ والوں میں سے ایک اللہ والے نے ایک پہلوان کو غصہ سے بھرا ہوا اور غصہ کے جوش میں جھاگ منہ سے گرائے ہوئے دیکھا کہ انہوں نے لوگوں سے دریافت کیا یہ کیا حالت ہے؟ لوگوں نے کہا فلاں آدمی نے اس کو گالی دے دی ہے انھوں نے فرمایا یہ کمینہ ہزار من کا پتھر اٹھالیتا ہے اور ایک بات کی برداشت نہیں کرسکتا۔ (قطعہ) مردانگی اور زور آوری کا دعویٰ چھوڑ دے اس لیے کہ کمینہ نفس سے عاجز وشکست خوردہ آدمی کا کیا مرد کیا عورت یعنی جس نے نفس کے مقابلہ میں ہار مان لی اس کا مرد ہونا بھی بیکار ہے وہ عورتوں کے برابر ہے۔ اگر تجھ سے ہو سکے کسی کا منہ میٹھا کردے۔ یہ کیا انسانیت ہے کہ کسی کے منہ پر مکہ مار دے تو؟ (قطعہ ثانی) تحقیق اگر کوئی آدمی اپنی طاقت سے ہاتھی کی پیشانی چیر ڈالے اس کو باوجود اس کو اپنے کو آدمی نہ سمجھنا چاہیے جب کہ اس میں آدمیت نہیں ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد سب کی سب مٹی سے پیدا کی گئی ہے اگر آدمی میں عاجزی نہ ہو وہ آدمی نہیں ہے۔

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بہادر آدمی وہ ہے جو نفس پر قابو پالے، اپنے مخالف کو پچھاڑ دینا یہ بہادری نہیں ہے۔

حکایت (۴۲) بزرگے را پرسیدم از سیرتِ اخوانِ صفا گفت کمینہ آنکہ مراد خاطرِ یاران بر مصالح خویش مقدم دارد حکماء گفتہ اند برادر کہ در بند خویش ست نہ برادر ست و نہ خویش ست

ہمراہ اگر شتاب کند در سفر بالیست	فرد	دل در کسے مبند کہ دل بستہ تو نیست
چوں نبود خویش را دیانت و تقویٰ	فرد	قطع رحم بہتر از مودتِ قربیٰ

حلّ الفاظ: **اخوان:** جمع اخ بھائی۔ **صفا:** روشن۔ **اخوان الصفا:** خداشناس و روشن دل آدمی۔ **سیرت:** عادت۔ **کمینہ:** ادنیٰ۔ **مراد خاطر یاران:** دوستوں کی دلی تمنا۔ **بر مصالح خویش:** اپنی مصلحتوں پر۔ **در بند خویش:** اپنی فکر میں۔ **خویش:** اپنا، رشتہ دار۔ **دیانت:** دینداری۔ **تقویٰ:** پرہیزگاری۔ **قطع رحم:** رشتہ داری چھوڑنا۔ **از مودت قربیٰ:** رشتہ داری کی محبت سے۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے ایک بزرگ سے خداشناس مخلص دوستوں کی سیرت دریافت کی، انہوں نے فرمایا ایسے لوگوں کی ادنیٰ صفت یہ ہے کہ وہ اپنی مصالح اور ضروریات پر دوستوں کے دلی مقاصد کو مقدم رکھتے ہیں۔ عقلمندوں نے فرمایا ہے وہ بھائی کہ ہر وقت اپنی فکر میں رہتا ہے وہ نہ حقیقت میں بھائی ہے نہ اپنا ہے۔ (فرد) سفر کا ساتھی اگر سفر میں جلدی کرے یعنی ساتھ نہ دے تو تو ٹھہر جا، اس کے ہمراہ مت چل اور اپنے دل کو ایسے شخص کے ساتھ نہ لگا جو دل کی لگی کا نہیں ہے (فرد) جب تیرے رشتہ دار میں دیانت اور پرہیزگاری اور اللہ کا خوف نہ ہو ایسے رشتہ دار سے تعلقات چھوڑ دینا بہتر ہے رشتہ داری کی محبت رکھنے سے۔

یاد دارم کہ یکے مدعی دریں بیت بر قول من اعتراض کردہ بود و گفتہ کہ حق تعالیٰ در کتاب مجید از قطع رحم نہی کردہ است و بمودت ذوی القربیٰ فرمودہ و انچہ تو گفتی مناقض آنست گفتم آیت ﴿ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا ﴾ ۔

ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد	بیت	فدائے یک تنِ بیگانہ کاشنا باشد

حلِ الفاظ: **کتاب مجید:** کتاب بزرگ۔ **از قطع رحم نہی کردہ است:** رشتہ داری چھوڑنے سے منع کیا ہے۔ **ذوی القربیٰ:** رشتہ دار۔ **مناقض:** مخالف۔ **بیگانہ:** غیر۔ **فدا:** قربان۔

ترجمہ مع مطلب: مجھے یاد ہے کہ مدعیانِ (علم) میں سے ایک نے میرے اس بیت پر اعتراض کیا تھا اور کہا تھا کہ حق تعالیٰ نے اپنی کتاب بزرگ میں قطع رحم سے منع کیا ہے اور رشتہ داروں کی محبت کا حکم دیا ہے۔ اور جو کچھ آپ نے اس بیت میں فرمایا حکم الٰہی کے مخالف ہے۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس اعتراض کے جواب میں کہا کہ کیا آپ کے علم میں اس آیت کا مضمون نہیں (ترجمہ آیت) اگر تیرے والدین تجھ کو شرک پر مجبور کریں تو ان کا کہنا نہ مان۔ (بیت) ہزار اپنے جو اللہ سے بیگانہ ہوں اس ایک غیر آدمی پر قربان کیے جاسکتے ہیں جو عارف باللہ ہو یعنی اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے والا اور اس کا مطیع فرمان ہو۔

فائدہ: درویش کا اولین فرض ایثار ہے اور درویش کو اللہ کے نافرمانوں سے خواہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں تعلق رکھنا مناسب نہیں۔

حکایت (۴۳) منظوم

پیر مردے لطیف در بغداد	دخترک را بکفش دوزے داد
مردکِ سنگدل چناں بگزید	لبِ دخترِ کہ خون او بچکید
بامداداں پدر چناں دیدش	پیشِ داماد رفت و پرسیدش
کاے فرومایہ ایں چہ دندانست	چند خائی لبش نہ انبان ست
بمزاحت نگفتم ایں گفتار	ہزل بگذار وجد ازو بردار
خوئے بد در طبیعتے کہ نشست	نہ رود جز بوقتِ مرگ از دست

حلِ الفاظ: **لطیف:** پاکیزہ، اچھا۔ **کفش دوز:** موچی۔ **مردک:** ذلیل آدمی۔ **سنگدل:** سخت دل، بے رحم۔ **ایں چہ دندان ست:** ایسے بھی کیا دانت ہیں۔ **انبان:** نری کا چیڑہ۔ **مزاح:** مذاق۔ **ہزل:** مسخرا پن، بیہودگی۔ **جد واقعیت:** سخن سنجیدہ۔ **از دست رفتن:** چھوٹ جانا۔

ترجمہ مع مطلب: بغداد شہر میں ایک شریف و پاکیزہ بوڑھے آدمی نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک موچی کے ساتھ کر دیا، شب زفاف میں اس ذلیل بے رحم موچی نے اس لڑکی کے ہونٹ میں ایسا کاٹ لیا کہ اس کے ہونٹ سے خون ٹپک پڑا۔ صبح کو اس لڑکی کے باپ نے اس کا یہ حال دیکھا غصہ سے داماد کے پاس جا کر پوچھا، اے کمینے ایسے بھی کیا دانت ہیں کہ تو نے اس کے ہونٹوں کو ایسا چبایا کہ

اس کا یہ حال ہوگیا۔ کیا تو نے اس کے ہونٹوں کو کمایا ہوا چمڑا سمجھا تھا۔ حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے مخالف میں نے یہ کہانی صرف ہنسی اور خوش طبعی کے لیے بیان نہیں کی۔ تیرے لیے ضروری ہے کہ مذاق سے علیحدہ ہو کر جو اس میں واقعیت اور نصیحت ہے اسے حاصل کر اور وہ نصیحت یہ ہے کہ بری عادت جس طبیعت میں گھر کر گئی اور جم گئی تو پھر وہ انسان کے جیتے جی نہیں چھوٹتی۔

فائدہ: اس حکایت کا یہ ہے کہ بُری عادتیں جب طبیعت ثانیہ بن جاتی ہیں، تو وہ مرنے سے پہلے نہیں چھوٹتیں، مثل مشہور ہے: جبل گردد جبلت نگردد یعنی پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے لیکن فطرت نہیں بدلتی۔

حکایت (۴۴) آوردہ اند کہ فقیہے دخترے داشت بغایت زشت رو بجائے زناں رسیدہ باوجود جہاز و نعمت کسے در مناکحت او رغبت نمی کرد۔

زشت باشد دبیقی و دیبا	فرد	کہ بود بر عروسِ نازیبا

حلِ الفاظ: **فقیہ:** عالم، دانش مند۔ **بغایت زشت رو:** انتہائی بدصورت۔ **بجائے نان رسیدہ:** جوان ہوگئی تھی۔ **جہاز و نعمت:** نعمت و جہیز۔ **مناکحت:** نکاح کرنا۔ **دبیقی:** ریشمی کپڑا نفیس مصر کا بنا ہوا۔ **دیبا:** زربفت۔ **عروس:** دلہن۔

ترجمہ مع مطلب: بیان کیا ہے کہ ایک فقیہ کے ایک لڑکی نہایت بدصورت تھی اور وہ جوان ہوگئی تھی باوجود مال و جہیز کے کوئی اس سے نکاح کرنے پر رغبت نہیں کرتا تھا۔ (فرد) بدصورت دلہن کے اوپر اعلیٰ ریشمی لباس اور زربفت بھی برا معلوم ہوتا ہے۔

فی الجملہ بحکمِ ضرورت با ضریرے عقدِ نکاحش بستند و آوردہ اند کہ حکیمے دراں تاریخ از سراندیپ آمدہ بود کہ دیدہ نابینا را روشن ہمی کرد فقیہ را گفتند چرا دامادِ خود را علاج نہ کنی گفت ترسم کہ بینا شود و دخترم را طلاق دہد۔ ع شوئے زن زشت روئے نابینا بہ

حلِ الفاظ: **بحکم ضرورت:** مجبوراً۔ **ضریر:** اندھا۔ **حکیم:** طبیب۔ **سراندیپ:** لنکا جسے جزیرہ سیلون بھی کہتے ہیں۔ **شوئے:** خاوند۔ **بینا:** دیکھنے والا۔

ترجمہ مع مطلب: حاصل کلام ضرورت کی وجہ سے مجبور ہو کر ایک اندھے کے ساتھ اس لڑکی کا نکاح کر دیا، کہتے ہیں کہ ایک مشہور حکیم ان ہی دنوں جزیرہ لنکا سے وہاں آیا ہوا تھا جو اندھی آنکھوں کو اپنے علاج سے روشن کرتا تھا لوگوں نے اس فقیہ سے کہا تم اپنے داماد کا علاج کیوں نہیں کراتے؟ اس نے جواب دیا میں ڈرتا ہوں کہ ایسا نہ ہو کہ بینا ہو کر میری بیٹی کو طلاق دے دے۔ ع بدصورت عورت کے خاوند کا اندھا ہونا بہتر ہے

فائدہ: درویشوں کو دنیاوی معاملات میں بھی ہوشیاری چاہیے۔ جیسا کہ اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے۔

حکایت (۴۵) پادشاہے بدیدہ استحقار در طائفہ درویشاں نظر کردے یکے از اں میاں بفراست بجائے آورد و گفت اے ملک ما دریں دنیا بہ عیش از تو خوشتریم و بہ عیش از تو کمتریم و بمرگ برابریم و بقیامت بہتر انشاء اللہ تعالیٰ۔

اگر کشور کشائے کامران ست	مثنوی	وگر درویش حاجت مندِ نان ست
دراں ساعت کہ خواہند ایں و آں مرد		نخواہند از جہاں بیش از کفن برد
چو رخت از مملکت بربست خواہی	مثنوی	گدائی بہتر ست از پادشاہی

حلِّ الفاظ: بدیدہ استحقار: ذلت کی نظر سے۔ فراست: دانائی۔ جیش: لشکر۔ کامران: کامیاب۔ ساعت: گھڑی۔

ترجمہ مع مطلب: ایک بادشاہ فقیروں کی جماعت کو ذلت کی نظر سے دیکھتا تھا۔ ان میں سے ایک نے دانائی سے اس بات کو سمجھ لیا اور اس نے کہا اے بادشاہ ہم اس دنیا میں زندگی کے معاملہ میں تجھ سے زیادہ اچھے ہیں اس لیے کہ بے غم ہیں اور لاؤ لشکر میں تجھ سے کم ہیں اور مرنے میں برابر اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت میں بہتر ہوں گے۔ اس لیے کہ حضور ﷺ نے فرمایا غرباء امراء سے پانچ سو برس پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ (مثنوی) اگر بادشاہ ولایتوں کا فتح کرنے والا ہے یا کوئی فقیر روٹی کا محتاج ہے اس گھڑی کہ یہ اور وہ دونوں مریں گے دنیا سے کوئی کفن کے سوا نہ لے جائے گا۔ جب ایک دن سلطنت چھوڑ کر سامانِ سفر باندھنا ہی پڑے گا اور دنیا سے جانا ہی ہوگا تو پھر ایسی بادشاہی سے درویشی بہتر ہے۔

طریقت ۔ ظاہر درویشی جامۂ ژندست وموئے سترده وحقیقت آں دل زنده ونفس مرده۔

نہ آنکہ بردر دعوی نشیند از جلفی	قطعه	وگر خلاف کنندش بجنگ برخیزد
کہ گر ز کوہ فرو غلطد آسیا سنگے		نہ عارف ست کہ از راہ سنگ برخیزد

حلِّ الفاظ: جامہ ژند: گدڑی، پرانے کپڑے۔ موئے سترہ: بال مونڈے ہوئے۔ جلفی: کمینہ پن، بیباکی، مسخرگی۔

ترجمہ مع مطلب: درویشی کا ظاہر پھٹے پرانے کپڑے اور بال مونڈے ہوئے ہونا ہے اور فقیری کی حقیقت یہ ہے کہ دل اللہ کی یاد سے زندہ اور نفس مجاہدوں کے ذریعہ مردہ ہو۔ (قطعہ) وہ فقیر نہیں ہے کہ فقیری کا دعویٰ کرے۔ مسخرے پن سے اگر اس کے خلاف کوئی بات کر دیں تو برداشت نہ کر سکے اور لڑنے پر آمادہ ہو جائے۔ اگر چکی کے پاٹ کے برابر پتھر پہاڑ سے لڑھک آئے وہ عارف نہیں ہے کہ پتھر کے راستہ سے اٹھ کر کھڑا ہو جائے۔ اس لیے کہ فقیر کو اللہ تعالیٰ پر کامل اعتماد ہوتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ کوئی تکلیف بغیر مشیت الٰہی کے اس کو نہیں پہنچ سکتی۔

طریقت ۔ طریق درویشاں ذکر ست وشکر وخدمت وطاعت وایثار وقناعت وتوحید وتوکل وتسلیم وتحمل ہر کہ بدین صفتہا کہ گفتم موصوف ست بحقیقت درویش ست واگر در قباست اما ہرزہ گرد بے نماز ہوا پرست ہوس باز کہ روزہا بشب آرد در بند شہوت وشبہا روز کند در خواب غفلت وبخورد ہر چہ درمیاں آید وبگوید ہر چہ برزبان آید رندست واگر در عباست۔

اے درونت برہنہ از تقویٰ	قطعه	کز بروں جامۂ ریا داری
پردہ ہفت رنگ در بگذار		تو کہ درخانہ بوریا داری

حلِ الفاظ: **ذکر:** یادِ خداوندی۔ **خدمت:** مخلوق کی خدمت۔ **طاعت:** بندگی۔ **ایثار:** اپنے نفس پر دوسرے کو ترجیح دینا۔ **قناعت:** تھوڑے پر صبر کرنا۔ **توحید:** اللہ کو ایک کہنا اور ایک سمجھنا اور اصطلاح تصوف میں قلب کو غیر اللہ سے پاک کرنا۔ **توکل:** اللہ پر بھروسہ کرنا اپنی عاجزی کے تصور کے ساتھ۔ **تسلیم:** سونپنا، سلام کرنا۔ **تحمل:** برداشت کرنا۔ **رند:** شریعت کی پابندی سے بے پروا۔ **عبا:** علماء صلحاء کا لباس۔ **قبا:** قیمتی پشمینہ کا لباس جسے دنیا دار پہنتے ہیں۔ **درونت:** تیرا باطن۔ **برہنہ:** ننگا، خالی۔ **تقویٰ:** پرہیزگاری۔ **جامہ ریا:** ریاکاری کا لباس۔ **پردہ ہفت رنگ:** سات رنگ کا پردہ، اپنے آپ کو مالدار ظاہر کرنے کے لیے۔

ترجمہ مع مطلب: درویشوں کا طریق یعنی درویشوں کی راہ اللہ کا ذکر اور اس کا شکر ادا کرنا، مخلوق کی خدمت کرنا بندگی حق کرنا، قناعت، توحید، اللہ پر بھروسہ کرنا۔ مصائب دنیاوی پر صبر کرنا۔ جو کہ ان صفتوں سے موصوف ہو جو میں نے بیان کیں وہ حقیقت میں درویش ہے اگرچہ دنیاداروں کی طرح قیمتی لباس پہنے ہوئے ہو، لیکن بے فائدہ گھومنے والا۔ بے نمازی، خواہشات کی پوجا کرنے والا، خواہشات پوری کرنے والا کہ دنوں کو رات کرتا رہے۔ شہوات کی فکر میں اور راتوں کو دن کرے غفلت کی نیند میں اور جو سامنے آئے کھائے اور جو زبان پر آئے بک دیوے وہ فاسق ہے اگرچہ علماء صلحاء کا لباس پہنے ہوئے ہو۔ (قطعہ) اے وہ کہ تیرا باطن خوفِ خدا اور پرہیزگاری سے خالی ہے اور ظاہر میں تو مکاری سے پرہیزگاروں کا لباس پہنے ہوئے ہے اس سے کیا فائدہ۔ اپنے گھر کے دروازہ پر اپنے کو مالدار ظاہر کرنے کے لیے سات رنگ کے پردے مت لٹکا۔ اے وہ شخص کہ تیرے گھر میں بوریے کے سوا کچھ نہیں ہے۔

مثنوی

دیدم گل تازہ چند دستہ	برگنبدے از گیاہ بستہ
گفتم چہ بود گیاہ ناچیز	تا درصفِ گل نشیند او نیز
بگریست گیاہ و گفت خاموش	صحبت نہ کند کرم فراموش
گرنیست جمال و رنگ و بویم	آخر نہ گیاہِ باغ اویم
من بندۂ حضرتِ کریم	پروردہ نعمتِ قدیم
گر بے ہنرم و گر ہنرمند	لطف ست امیدم از خداوند
آنکہ بضاعتے ندارم	سرمایہ طاعتے ندارم
اوچارہ کارِ بندہ داند	چوں ہیچ و سیلتش نماند
رسم ست کہ مالکانِ تحریر	آزاد کنند بندہ پیر
اے بارخدائے عالم آرای	بر سعدیٔ پیر خود ببخشائی
سعدیؒ وہ کعبہ رضا گیر	اے مردِ خدا رہ خدا گیر
بدبخت کسی کہ سر بتابد	زیں درکہ در دگر نیابد

حلِ الفاظ: **دیدم گل تازہ الخ:** ایک گنبد پر چند گلدستہ تازہ پھولوں کے گھاس سے بندھے ہوئے دیکھے۔ **گیاہ:** گھاس۔

صحبت فکند کرم فراموش: اہل کرم صحبت کے حق کو نہیں بھلاتے۔ **بضاعت:** پونجی۔ **وسیلہ:** ذریعہ۔ **رسم:** طریقہ۔ **مالکانِ تحریر:** آزادی کے مالک۔ **یار:** بزرگ۔ **عالم آراء:** عالم کو زینت دینے والے۔ **کعبۂ رضا:** سے مراد رضائے خداوندی ہے جس کی طرف متوجہ ہونا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ کعبہ کی طرف۔ **سر بتابد:** سر موڑ لے۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے چند گلدستے تازہ پھولوں کے گھاس سے بندھے ہوئے ایک گنبد پر دیکھے میں نے کہا۔ ناچیز گھاس کیا حقیقت رکھتی ہے کہ وہ بھی پھولوں کی صف میں بیٹھے، گھاس نے رو کر کہا تو خاموش رہ، شریف انسان دوستی اور صحبت کے حق کو نہیں بھلاتا ہے اگرچہ مجھ کو خوبصورتی اور رنگ بو حاصل نہیں ہے تو کیا میں اس ہی باغ کی گھاس نہیں ہوں جس کے یہ پھول ہیں اگر ہوں تو مجھ کو پھولوں کی صحبت میں رہنے کا حق بھی حاصل ہے۔ سعدی مناجات کی طرف متوجہ ہو کر عرض کرتے ہیں کہ میں اللہ کریم کی بارگاہ کا ادنیٰ بندہ ہوں اور اس کی ہمیشہ کی نعمتوں کا پالا ہوا ہوں۔ اگر میں ہنر والا ہوں یا بے ہنر۔ اس کے باوجود مجھے اللہ تعالیٰ سے لطف و کرم کی امید ہے۔ مجھے خدا تعالیٰ کے لطف و کرم کی امید اس کے باوجود ہے کہ میں کوئی پونجی اور بندگی کا سرمایہ نہیں رکھتا ہوں، جب بندہ کے لیے اور ذریعہ باقی نہ رہے اور وہ ہر طرف سے نا اُمید ہو جائے ایسے مایوسی کے وقت میں وہ اللہ تعالیٰ ہی بندے کے کام کی تدبیر جانتا ہے۔ یہ قاعدہ ہے کہ آزادی کے مالک بوڑھے غلام کو آزاد کر دیا کرتے ہیں اور خدماتِ مفوضہ سے سبکدوش کر کے پنشن کر دیتے ہیں، اے بزرگ خدا! دنیا کے سنوارنے والے! اس اپنے بوڑھے سعدی پر عنایت و مہربانی فرما اور اس کو بخش دے، اے سعدی کعبہ رضا کی راہ اختیار کر یعنی ہر آن اس کی رضا مندی کو پیش نظر رکھ، اے مردِ خدا اللہ کی راہ اختیار کر، بدبخت ہے وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ کے دروازہ سے منہ پھیر لے اس لیے کہ دوسرا دروازہ بھی نہ پا سکے گا۔ اور یہ واقعہ ہے کہ اس کے در سے روگردانی کرنے کے بعد کہیں پناہ کی جگہ نہیں۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ کی رضامندی کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیے اور اپنی زندگی و عبادت پر بھروسہ نہ کرنا چاہیے۔

حکایت (۴۶) حکیمے را پرسیدند از سخاوت و شجاعت کدام بہترست گفت آں کس را کہ سخاوت ست بشجاعت حاجت نیست۔

کہ دستِ کرم بہ کہ بازوئے زور	فرد	نبشت ست برگورِ بہرام گور
بماند نامِ بلندش بہ نیکوئی مشہور	قطعہ	نماند حاتم طائی و لیک تا ابد
چو باغباں بزند بیشتر دہد انگور		زکوٰۃِ مال بدر کن کہ فضلہ رز را

حلِّ الفاظ: **گور:** قبر۔ **بہرام گور:** نام بادشاہ گورخر کے شکار میں مشہور تھا۔ **ابد:** ہمیشہ۔ **بدر کن:** نکال۔ **فضلہ رز:** انگور کی بڑھی ہوئی شاخیں۔ **شجاعت:** بہادری۔

ترجمہ مع مطلب: لوگوں نے ایک حکیم سے دریافت کیا کہ سخاوت اور شجاعت دونوں میں سے کون بہتر ہے۔ انہوں نے فرمایا جس کو سخاوت ہے شجاعت کی ضرورت نہیں۔ (فرد) بہرام گور بادشاہ کی قبر پر لکھا ہوا ہے کہ سخاوت کا ہاتھ طاقتور بازو سے بہتر ہے۔ (قطعہ) اگرچہ حاتم طائی دنیا میں نہیں رہا لیکن اس کا بلند نام قیامت تک نیکی میں مشہور رہے گا۔ مال کی زکوٰۃ مال سے نکالتا رہ، اس لیے کہ مالی جب انگور کی بڑھی ہوئی شاخوں کو کاٹ دیتا ہے تو انگور کا درخت انگور بہت دیتا ہے۔

باب سوم

در فضیلتِ قناعت

تیسرا باب قناعت کی بڑائی کے بیان میں

حکایت (۱) خواہندہ مغربی در صفِ بزازانِ حلب مے گفت اے خداوندانِ نعمت اگر شمارا انصاف بودے و مارا قناعت رسم سوال از جہاں برخاستے۔

اے قناعت توانگرم گرداں	قطعہ	کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست
کنج صبر اختیارِ لقمان ست		ہر کرا صبر نیست حکمت نیست

حلِ الفاظ: **خواہندہ:** سائل بھکاری۔ **مغربی:** اشرفی یا مغرب کا رہنے والا۔ **صف:** لائن۔ **بزازان:** جمع بزاز، پارچہ فروش۔ **ورائے تو:** تیرے سوا۔ **کنج:** کونہ۔ **گنج:** خزانہ۔ **حکمت:** دانائی۔

ترجمہ مع مطلب: ایک فقیر مغرب کا رہنے والا حلب کے پارچہ فروشوں کی لائن میں کہہ رہا تھا اے مال والو! اگر تم لوگ انصاف کرتے یعنی فقیروں کا حق ان کو دیتے اور ہم فقراء کی جماعت کو قناعت ہوتی تو دنیا سے بھیک مانگنے کی رسم (طریقہ) ختم ہو جاتی۔ (قطعہ) اے قناعت! آج مجھ کو مالدار کردے کہ تجھ سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے۔ صبر کا گوشہ حضرت لقمان کا پسندیدہ ہے جس کو صبر نہیں ہے دانائی نہیں ہے۔

فائدہ: مالدار کے لیے بخل کرنا اور غریب کے لیے بغیر ضرورت بھیک مانگنا بدترین عیب ہے۔

حکایت (۲) دو امیر زادہ در مصر بودند یکے علم آموخت و دیگر مال اندوخت عاقبۃ الامر یکے علامہ گشت و آں دیگر عزیز مصر شد پس ایں توانگر بچشم حقارت در فقیہ نظر کردے و گفتے من بہ سلطنت رسیدم و ایں ہمچناں در مسکنت بماند گفت اے برادر شکر نعمت باری عز اسمہ ہمچناں بر من افزوں ترست کہ میراث پیغمبراں یافتم یعنی علم و ترا میراث فرعون و ہامان رسید یعنی ملکِ مصر

من آں مورم کہ در پایم بمالند	مثنوی	نہ زنبورم کہ از نیشم بنالند
کجا خود شکر ایں نعمت گذارم		کہ زورِ مردم آزارے ندارم

حلِ الفاظ: **عاقبۃ الامر:** آخرکار۔ **علامہ:** بڑا عالم۔ **عزیز مصر:** مصر کا بادشاہ یا وزیر۔ **مسکنت:** عاجزی، میراث پیغمبراں علم

ہے۔ **فرعون:** مصر کے بادشاہوں کا لقب۔ **ہامان:** فرعون کا وزیر تھا۔ **واجب:** ضروری ہے۔ **مور:** چیونٹی۔ **زنبور:** بھڑ، تتیا **نیش:** ڈنگ۔

ترجمہ مع مطلب: ایک سردار کے دولڑکے مصر میں تھے ایک نے علم حاصل کیا دوسرے نے مال جمع کیا۔ آخرکار ایک بہت بڑا عالم بن گیا اور دوسرا مصر کا وزیر یا بادشاہ ہوگیا اس کے بعد یہ مالدار اپنے غریب بھائی عالم کی طرف ذلت کی نظر سے دیکھتا تھا اور کہتا تھا کہ میں مرتبہ سلطنت تک پہنچ گیا اور تو ویسے ہی عاجزی اور غربت میں رہا۔ اس عالم نے فرمایا اے بھائی اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر مجھ پر تجھ سے زیادہ واجب ہے اس لیے کہ اس نے پیغمبروں کی میراث یعنی علم پالیا اور تجھ کو فرعون اور ہامان کی میراث پہنچی یعنی ملک مصر کی بادشاہت۔

(مثنوی) میں وہ چیونٹی ہوں کہ مجھ کو پاؤں میں پامال کرتے ہیں نہ میں وہ بھڑ، تتیا ہوں کہ میرے ڈنگ سے لوگ فریاد کریں۔ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا کس طرح شکر ادا کروں کہ لوگوں کو ستانے کی طاقت نہیں رکھتا ہوں۔

فائدہ: قناعت بڑی نعمت ہے کہ اسی کے ذریعہ سے غریب بھائی نے پیغمبروں کی میراث یعنی دولتِ علم حاصل کرلی تھی۔

حکایت (۳) درویشے راشنیدم کہ در آتش فاقہ می سوخت وخرقہ بخرقہ می دوخت وتسکینِ خاطر خود رامی گفت

بنانِ خشک قناعت کنیم و جامہ دلق	شعر	کہ رنج محنت خود بہ کہ بارمنتِ خلق

کسے گفتش چہ نشینی کہ فلاں دریں شہر طبعے کریم را ردو کرمے عمیم میان بخدمتِ آزادگان بستہ و بردر دلہا نشستہ اگر بصورت چنانکہ ہست وقوف یابد پاسِ خاطر عزیزاں داشتن منت دارد وغنیمت شمارد وگفت خاموش کہ در پستی مردن بہ کہ حاجت پیش کسے بردن

ہم رقعہ دوختن بہ و الزامِ کنج صبر حقا کہ باعقوبتِ دوزخ برابر است	قطعہ	کز بہر جامہ رقعہ بر خواجگان نبشت رفتن بپائے مردیٔ ہمسایہ در بہشت

حل الفاظ: **خرقہ بخرقہ:** پیوند پر پیوند۔ **تسکین:** تسلی۔ **دلق:** پرانا کپڑا، گدڑی۔ **بارمنت خلق:** مخلوق کے احسان کا بوجھ۔ **طبعے کریم:** سخی طبیعت۔ **عمیم:** عام۔ **آزادگان:** فقراء۔ **وقوف:** خبر، اطلاع۔ **منت دارد:** احسان مانے گا۔ **غنیمت شمارد:** غنیمت شمار کرے گا۔ **رقعہ دوختن:** پیوسینا۔ **الزام کنج صبر:** صبر کے گوشہ کو لازم پکڑنا۔ **خواجگان:** جمع خواجہ، سردار۔ **حقا:** میں الف قسمیہ ہے، قسم ہے حق تعالیٰ کی۔ **عقوبت:** عذاب۔ **بپائے مردی:** ہمسایہ، پڑوسی کی مدد سے۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے ایک درویش کے متعلق سنا کہ وہ فاقہ کی آگ میں جلتا تھا اور پیوند پر پیوند لگاتا تھا اور دل کی تسلی کے لیے یہ شعر پڑھتا تھا۔ (شعر) ہم خشک روٹی اور پھٹے پرانے کپڑوں پر قناعت کرتے ہیں اس لیے کہ اپنی جان پر محنت وسختی برداشت کرنا خلقت کے احسان کا بوجھ اٹھانے سے بہتر ہے۔ ایک آدمی نے اس فقیر سے کہا فلاں آدمی اس شہر میں سخی طبیعت رکھتا

ہے اور اس کی سخاوتیں عام ہیں۔ ہر وقت اپنی کمر درویشوں کی خدمت کے لیے باندھے رہتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں گھر کیے ہوئے ہے۔ اگر آپ کی صورتِ حال پر جیسا کہ ہے واقف ہو جائے تو آپ کی دلداری کو غنیمت شمار کرے گا اور الٹا احسان مانے گا۔ فقیر نے کہا چپ رہو۔ فقر و فاقہ میں مر جانا کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے۔ (قطعہ) گدڑی میں پیوند پر پیوند لگانا اور صبر کے کونہ کو اختیار کر لینا بہتر ہے امیر آدمیوں کے سامنے کپڑوں کے حصول کے لیے عرضی لکھنے سے، اللہ کی قسم دوزخ کے عذاب کے برابر ہے ہمسایہ کی مدد سے جنت میں جانا۔

فائدہ: فقر و فاقہ کو برداشت کرنا امراء کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے ہزار درجہ بہتر ہے۔

حکایت (۴) یکے از ملوکِ عجم طبیبے حاذق را بخدمتِ محمد مصطفیٰ ﷺ فرستاد سالے چند در دیارِ عرب بود کسے تجربتے پیش او نیاورد و معالجتے ازوے درنخواست پیش پیغمبر ﷺ آمد و گلہ کرد کہ مرایں بندہ را برائے معالجتِ اصحاب بخدمت فرستادہ اندریں مدت کسے التفاتے نہ کرد تا خدمتے کہ بر بندہ معین ست بجا آرد رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام گفت ایں طائفہ را طریقے ہست کہ تا اشتہا غالب نہ شود نخورند و ہنوز اشتہا باقی بود کہ دست از طعام بدارند حکیم گفت ہمین ست موجب تندرستی زمین خدمت ببوسید و رفت۔

سخن آنگہ کند حکیم آغاز	**مثنوی**	یا سرانگشت سوئے لقمہ دراز
کہ زنا گفتنش خلل زاید		یا زنا خوردنش بجاں آید
لا جرم حکمتش بود گفتار		خوردنش تندرستی آرد بار

حلّ الفاظ: **حاذق:** زیرک، ماہر۔ **تجربہ:** آزمانا۔ **معالجت:** علاج کرنا۔ **اصحاب یاران:** صحابہ۔ **اشتہار:** خواہش، بھوک۔ **گلہ:** شکایت۔ **التفات:** توجہ۔ **زمینِ خدمت ببوسید:** تعظیم بجا لایا۔ **عجم:** سرزمین عرب کے سوا تمام دنیا۔ **آغاز:** شروع۔ **سرانگشت:** ہاتھ۔ **خلل:** نقصان۔ **زاید:** پیدا ہوئے۔ **بجان آید:** جان پر بن جائے۔ **لاجرم:** لامحالہ۔ **بار:** پھل۔ **دانا:** عقلمند۔

ترجمہ مع مطلب: عجم کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے ایک طبیب حاذق کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں بھیجا، وہ حکیم چند سال عرب کے شہروں میں رہا کوئی آدمی آزمائش کے لیے بھی اس کے پاس نہ آیا اور نہ کسی نے اس سے علاج کرایا۔ حضرت پیغمبر ﷺ کے سامنے حاضر ہوا اور شکایت کی کہ اس غلام کو خاص طور پر آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے علاج کے لیے بھیجا ہے۔ اتنی طویل مدت میں کسی نے میری طرف توجہ نہیں کی تا کہ جو خدمت بندہ کے سپرد کی گئی تھی اس کو بجا لائے، اس کے جواب میں سردارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا میری اس جماعت صحابہ کا ایک طریقہ ہے کہ جب تک بھوک غالب نہیں ہوتی کھانا نہیں کھاتے اور اس سے پہلے کہ پیٹ بھرے تھوڑی بھوک باقی رکھتے ہوئے ہاتھ کھانے سے کھینچ لیتے ہیں۔ حکیم نے عرض کیا کہ ان حضرات کی تندرستی کا یہی سبب ہے۔ خدمت کی زمین چومی اور وہاں سے روانہ ہو گیا۔ (مثنوی) عقلمند اس وقت کلام کرنا شروع کرتا

ہے یا ہاتھ کھانے کی طرف بڑھاتا ہے جب کہ اس کے نہ بولنے سے خرابی پیدا ہوتی ہو یا نہ کھانے سے جان پر بن جاتی ہو۔ پھر یہ بھی ضروری بات ہے کہ اس کا کلام حکمت ہوتا ہے اور اس کا کھانا تندرستی پیدا کرتا ہے۔

فائدہ: صحت قائم رکھنے کے لیے کم کھانا بہت ضروری ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہی طریقہ تھا جو اس حکایت میں ذکر کیا گیا۔ اور کم کھانے سے باطن بھی درست ہوتا ہے۔

حکایت (۵) در سیرت اردشیر بابکاں آمدہ است کہ حکیم عرب را پرسیدند کہ روزے چہ مایہ طعام باید خوردن گفت صد درم سنگ کفایت کند گفت ایں قدر چہ قوت دہد گفت هٰذَا الْمِقْدَارُ يَحْمِلُكَ وَ مَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ فَأَنْتَ حَامِلُهٗ یعنی ایں قدر ترا بر پا میدارد و چہ بریں زیادت کنی حمال آنی۔

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن ست	شعر	تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن ست

حل الفاظ: **اردشیر بابکاں:** اردشیر کے معنی شیر خشمناک کے ہیں اور منسوب ہے بابک کی طرف جو اس کا نانا تھا۔ **چہ مایہ:** کس قدر۔ **صد درم:** ایک درہم ساڑھے تین ماشہ کا اس لیے یہ مقدار ۲۹ تولہ ۲ ماشہ ہے۔ **هذا المقدار يحملك:** یہ مقدار تیر اقوام قائم رکھے گی۔ **حمال:** بوجھ اٹھانے والا۔

ترجمہ مع مطلب: اردشیر بابکاں کے احوال میں آیا ہے کہ اس نے عرب کے ایک حکیم سے دریافت کیا کہ روزانہ کس قدر کھانا کھانا چاہیے۔ حکیم نے عرض کیا سو درہم یعنی ڈیڑھ پاؤ سے کچھ کم کافی ہے۔ بادشاہ نے کہا اس قدر کیا طاقت بخشے گا۔ حکیم نے عرض کیا کہ اتنی مقدار کھانا آپ کو اٹھالے گا یعنی طاقت قائم رکھے گا اور اس سے زیادہ جو آپ کھائیں گے آپ اس کا بوجھ اٹھانے والے ہوں گے یعنی وہ آپ کی طبیعت پر بوجھ بن جائے گا۔

(شعر) کھانا تو صرف زندہ رہنے اور ذکر کرنے کے لیے ہے اور اے مخاطب تو اس کا معتقد ہے کہ زندگی کا مقصد کھانا پینا ہی ہے۔

فائدہ: اس زمانہ کے آدمی قوی ہوتے تھے ان حضرات کا پیٹ اوپر ذکر کی گئی مقدار سے زیادہ میں بھرتا تھا اس لیے ان کو اس سے کم وزن کھانا کھانے کی تعلیم دی گئی۔ اس زمانہ کے آدمی کمزور ہیں اس لیے ان کو اس سے بھی کم کھانا چاہیے۔

حکایت (۶) دو درویش خراسانی ملازم صحبت یکدیگر سفر کردندے یکے ضعیف بود کہ بعد دو شب افطار کردے و دیگر قوی کہ روزے سہ بار خوردے اتفاقاً بر در شہرے بہ تہمت جاسوسی گرفتار آمدند ہر دو را بخانہ در کردند و بگل بر آوردند بعد از دو ہفتہ کہ معلوم شد کہ بیگناہاند قوی را دیدند مردہ و ضعیف جاں بسلامت بردہ مردم دریں عجب بماندند حکیمے گفت خلاف ایں عجب بودے کہ ایں بسیار خوار بودہ است طاقت بے نوائی نیاورد و ہلاک شد و آں دگر خویشتن دار بود لاجرم بر عادت خویش صبر کرد و بسلامت خلاص یافت۔

چہ کم خوردن طبیعت شد کسے را	قطعہ	چو سختی پیشش آید سہل گیرد
وگر تن پرورست اندر فراخی		چو تنگی بیند از سختی بمیرد

حلِ الفاظ: **ملازم صحبت یکدیگر:** ایک دوسرے کی صحبت کے پابند۔ **بعد دو شب افطار کردے:** دو رات چھوڑ کر تیسری رات کھانا کھاتا تھا۔ **تہمت:** بدگمانی۔ **جاسوسی:** مخبری۔ **بخانہ در کردند:** کوٹھڑی میں بند کر دیا۔ **بگل در کردند:** مٹی سے لیپ دیا۔ **جان سلامت بردہ:** زندہ رہا۔ **قوی:** طاقت والا۔ **خلاف ایں عجب بودے:** یعنی اگر اس کے خلاف ہوتا تو تعجب ہوتا۔ **بینوائی:** فاقہ کشی۔ **خویشتن دار:** صابر۔ **لاجرم:** لامحالہ۔ **طبیعت:** عادت۔ **تن پرور:** آرام طلب۔

ترجمہ مع مطلب: دو فقیر خراسان کے رہنے والے ایک ساتھ رہتے اور ایک ساتھ سفر کرتے تھے ایک ان میں کمزور تھا کہ تیسرے دن دو رات گزارنے کے بعد افطار کرتا یعنی کچھ کھاتا تھا اور دوسرا فقیر طاقت ور کہ ایک دن میں تین مرتبہ کھاتا تھا۔ اتفاقاً ایک شہر کے دروازہ پر جاسوسی کی بدگمانی میں پکڑے گئے دونوں کو ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا اور اس کے دروازوں کو مٹی سے بند کر دیا۔ دو ہفتہ کے بعد معلوم ہوا کہ بے قصور ہیں۔ مکان کھولا تو دیکھا کہ طاقتور بڑ پیٹو مر گیا اور کمزور زندہ ہے۔ لوگوں نے اس پر تعجب کیا، ایک حکیم نے کہا کہ اس کے خلاف ہوتا تو تعجب ہوتا اس لیے کہ یہ بہت کھانے والا تھا۔ فاقہ کی برداشت نہ کر سکا اور مر گیا اور وہ دوسرا صبر کرنے کا عادی تھا لامحالہ اپنی عادت کے موافق صبر کیا اور سلامتی سے رہائی پائی۔ (قطعہ) جب کم کھانا کسی کی طبیعت ثانیہ بن گئی ایسے آدمی کو جب فقر و فاقہ پیش آئے اس کو آسان معلوم ہووے اور اگر کشادگی اور امارت کے زمانہ میں جسم کو پالنے والا ہے جب تنگی اٹھائے گا، تکلیف کا عادی نہ ہونے کے باعث مر جائے گا۔

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ کم کھانے اور تنگی برداشت کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے اس لیے کہ مصیبت کے وقت یہ عادت کام آتی ہے۔

حکایت (۷) یکے از حکماء پسر را نہی ہمی کرد از بسیار خوردن کہ سیری مردم را رنجور کند گفت اے پدر گرسنگی خلق را بکشد نشنیدہ کہ ظریفاں گویند بہ سیری مردن بہ کہ گرسنگی بردن گفت اندازہ نگہدار ﴿كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا﴾

نہ چنداں بخور کز دہانت بر آید	شعر	نہ چندانکہ از ضعف جانت بر آید
باآنکہ در وجود طعامست عیش نفس	قطعہ	رنج آورد طعام کہ بیش از قدر بود
گر گلشکر خوری بہ تکلف زیاں کند		ور نانِ خشک دیر خوریٰ گلشکر بود

حلِ الفاظ: **نہی ہمی کرد:** منع کرتا تھا۔ **سیری:** پیٹ بھر کر کھانا۔ **رنجور:** بیمار۔ **گرسنگی:** بھوک۔ **ظریفاں:** جمع ظریف، خوش طبع۔ **اندازہ نگہدار:** اندازہ رکھ۔ **کلوا:** صیغہ جمع حاضر بحث امر حاضر معروف بمعنی کھاؤ۔ **واشربوا:** بحث امر حاضر صیغہ جمع مذکر حاضر بمعنی پیو۔ **ولا تسرفوا:** اسراف مت کرو، صیغہ جمع مذکر حاضر بحث نہی حاضر۔ **عیش نفس:** نفس کی زندگی۔ **قدر:** اندازہ۔

گلشکر: گلقند۔ **زیاں**: نقصان۔ **دیر خوری**: دیر سے کھائے گا۔ **بہ تکلف**: بے ضرورت۔

ترجمہ مع مطلب: ایک حکیم بیٹے کو زیادہ کھانے سے منع کرتا تھا۔ اس لیے کہ پیٹ بھر کر کھانا بیمار کرتا ہے۔ بیٹے نے کہا اے باپ بھوک تو آدمی کو مار ہی ڈالتی ہے۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ خوش طبع لوگ کہتے ہیں کہ پیٹ بھر کر مر جانا بھوکوں مر کر جینے سے بہتر ہے۔ باپ نے کہا (بیٹے!) میانہ روی کا کھانے پینے میں انداز رکھ اس لیے کہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو یعنی اسراف نہ کرو۔ (شعر) نہ اتنا زیادہ کھا کہ تیرے منہ سے نکل پڑے اور نہ اتنا کم کھا کہ کمزوری سے جان نکلنے لگے۔ (قطعہ) اس کے باوجود کہ کھانے میں نفس انسانی کی زندگی ہے لیکن جو کھانا مقدار سے زیادہ ہوگا، بیمار کر دے گا۔ اگر گلقند جو مصلح معدہ ہے بے ضرورت پیٹ بھر کر کھائے گا۔ نقصان دے گا اور اگر سوکھی روٹی دیر سے خوب بھوک لگنے پر کھائے گا گلقند کا مزا اور فائدہ دے گی۔

فائدہ: کھانا کھانے میں اعتدال چاہیے نہ اتنا کم کھاؤ کہ کمزوری سے فرائض میں خلل واقع ہو جائے اور نہ اتنا زیادہ کھاؤ کہ اس سے بندگی میں سستی اور بیماری پیدا ہو جائے۔

حکایت (۸) زنجورے را گفتند دلت چہ میخواہد گفت آں کہ دلم چیزے نخورد

معدہ چو پر گشت شکم دردخاست	شعر	سُود ندارد ہمہ اسباب راست

حل الفاظ: رنجور: بیمار۔ **اسباب راست**: مناسب درست تدبیریں۔

ترجمہ مع مطلب: ایک بیمار سے پوچھا تیرا دل کس چیز کو چاہتا ہے؟ اس نے جواب میں کہا میرا دل کسی چیز کی خواہش نہیں کرتا۔ (شعر) معدہ جب بھر گیا اور پیٹ میں درد پیدا ہو گیا ایسے وقت میں صحیح مناسب تدبیریں بھی فائدہ نہیں دیتی ہیں۔

فائدہ: بہت کھانا نقصان دہ ہے۔ صحت کو خراب کرتا ہے۔

حکایت (۹) بقالے را درمے چند بر صوفیاں گرد آمدہ بود در واسط ہر روز مطالبت کردے و سخنہائے باخشونت گفتے و اصحاب از تعنت اوخستہ خاطر ہمی بودند و از تحمل چارہ نبود صاحب دلے دراں میاں گفت نفس را وعدہ دادن طعام آسان ترست کہ بقال را بدرم۔

ترک احسان خواجہ اولیٰ تر بہ تمنائے گوشت مردن بہ	قطعہ	کاحتمال جفائے بوابان کہ تقاضائے زشت قصابان

حل الفاظ: درم: چاندی کا سکہ۔ **واسط**: نام شہر۔ **مطالبت**: مانگنا، تقاضہ۔ **خشونت**: سختی۔ **تعنت**: عیب جوئی، سرکشی۔ **خواجہ**: مالک۔ **اولیٰ تر**: بہتر۔ **احتمال**: برداشت کرنا۔ **بوابان**: جمع ابواب کی، دربان۔ **قصابان**: جمع قصاب کی، قصائی۔

ترجمہ مع مطلب: ایک دوکاندار کے چند درہم واسط شہر میں صوفیوں پر قرض تھے۔ وہ ہر دن ان سے تقاضہ کرتا رہتا اور سخت سخت باتیں کہتا تھا۔ صوفیوں کے یار دوست اس دکاندار کی زبان درازی سے رنجیدہ دل رہتے تھے اور سوائے برداشت کرنے کے کوئی چارہ نہ تھا۔ ایک صاحب دل نے ان میں سے فرمایا نفس سے کھانے کا وعدہ کرتے رہنا زیادہ آسان ہے دکاندار کو درہم دینے سے۔ (قطعہ) خواجہ کا (مالک مراد مالدار) احسان سر پر نہ لینا زیادہ اچھا ہے، دربانوں کی سختیاں برداشت کرنے سے۔ گوشت کی تمنا میں مرجانا قصابوں کے سخت تقاضہ سے ہزار درجہ بہتر ہے۔

فائدہ: ادھار لینے سے پرہیز کرنا چاہیے کہ اس کی وجہ سے بعض دفعہ بڑی رسوائی ہوتی ہے۔

حکایت (۱۰) جوان مردے را در جنگِ تاتار جراحتے رسید کسے گفت فلاں بازرگان نوشدارو دارد اگر بخواہی باشد کہ دریغ ندارد و گویند بازرگان بہ بخل معروف بود۔

گر بجائے نانش اندر سفرہ بودے آفتاب	شعر	تا قیامت روز روشن کس ندیدے در جہاں

جوانمرد گفت اگر دارو خواہم از و دہد یا ندہد وا گر دہد نفع کند یا نہ کند بارے خواستن ازو زہر کشندہ است۔

حلِ الفاظ: **جوانمرد:** سخی، بہادر۔ **جراحت:** زخم۔ **نوشدارو:** نام دوا۔ **بازارگاں:** تاجر۔ **بارے:** ایک بار۔ بہر حال: البتہ۔ **زہر کشندہ:** زہر مار ڈالنے والا۔ **تاتار:** نام ولایت جس میں تبت، مشرقی ترکستان وغیرہ ہیں۔

ترجمہ مع مطلب: ایک بہادر آدمی کو تاتار کی لڑائی میں زخم پہنچا یعنی وہ زخمی ہو گیا، ایک آدمی نے اس سے کہا فلاں تاجر نوشدارو رکھتا ہے، اگر تو اس سے مانگے گا تجھ کو محروم نہ رکھے گا کہتے ہیں کہ وہ سوداگر کنجوسی میں مشہور تھا۔ (شعر) ایسا بخیل تھا کہ اگر اس کے دستر خوان پر روٹی کی جگہ سورج کی ٹکیاں ہوتی تو قیامت تک روشن دن کوئی نہ دیکھتا اور دنیا تاریک رہتی، اس بلند حوصلہ نے اس کے جواب میں فرمایا اگر میں اس سے دوا طلب کروں کیا خبر دے یا نہ دے۔ بالفرض اگر دے دے وہ دوا نفع دے یا نہ دے۔ البتہ میرے لیے ایک بار اس سے مانگنا زہر قاتل ہے۔

ہر چہ از دوناں بہ منت خواستی	شعر	در تن افزودی و از جاں کاستی

حکیماں گفتہ اند اگر آبِ حیات فروشند فی المثل بآبروی دانا نخرد کہ مُردن بعزت بہ از زندگانی بمذلت۔

اگر حنظل خوری از دست خوشروی	شعر	بہ از شیرینی ز دست ترشرو

حلِ الفاظ: **دوناں:** جمع دوں کی کمینے۔ **فروشند فی المثل بآبرو:** آبرو کے عوض فروخت کریں۔ **حنظل:** مشہور کڑوی دوا ہے، اندرائن کا پھل۔ **جاں:** روح حیوانی یہاں مراد عزت ہے۔ **در تن افزودی:** سرمایہ بڑھایا تو نے۔ **از جاں کاستی:** آبرو کھو دی۔

ترجمہ مع مطلب: کمینے آدمیوں سے خوشامد سے جو کچھ بھی تو نے مانگا جسم میں بڑھایا (یعنی سرمایہ کو بڑھایا) اور روح کو گھٹایا یعنی آبرو جو جان سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اس کو کم کر دیا۔ حکیموں نے کہا ہے کہ اگر آب حیات آبرو کے عوض فروخت کریں عزت کے ساتھ مرنا بہتر ہے ذلت کی زندگی سے۔ (شعر) اگر تو حنظل جیسی کڑوی چیز خوش اخلاق کے ہاتھ سے کھائے وہ اس میٹھی چیز سے بہتر ہے جو کسی ترش رُو (بداخلاق) کے ہاتھ سے حاصل کرے۔

فائدہ: بخیل سے کوئی چیز نہ مانگنی چاہیے۔ غذا تو غذا دوا مانگنے سے بھی بچنا چاہیے۔ بداخلاق بخیل سے مانگنے سے عزتِ وقار میں کمی آجاتی ہے۔

حکایت (۱۱) یکے از علماء خورندۂ بسیار داشت و کفاف اندک یکے را از بزرگاں کہ معتقدِ و بود حالِ خود بگفت روی از توقع او درہم کشید و تعریضِ سوال از اہلِ ادب درنظرش قبیح آمد۔

زبخت روی ترش کردہ پیش یارِ عزیز	قطعہ	مرد کہ عیش بروبیز تلخ گردانی
بحاجتے کہ روی تازہ رُوی و خنداں رو		فرو نہ بند و کار کشادہ پیشانی

آوردہ اند کہ اندکے در وظیفہ اور زیادت کرد و بسیارے از ارادت کم دانشمند چوں پس از چند روز مودت معہود بر قرار ندید گفت۔

بِئْسَ الْمَطَاعِمُ حِيْنَ الذُّلِّ تَكْسِبُهَا	شعر	اَلْقِدْرُ مُنْتَصِبٌ وَ الْقَدْرُ مَخْفُوْضٌ
نانم افزود و آبرویم کاست	فرد	بے نوائی بہ از مذلت خواست

حلّ الفاظ: **کاف:** روزینہ۔ **توقع:** امید۔ **روئے درہم کشید:** منہ پھیر لیا۔ **قبیح:** بُرا۔ **تعریض سوال:** سوال پیش کرنا۔ **رُو ترش کردہ:** منہ بنا کر۔ **کشادہ پیشانی:** خوش مزاج۔ **ارادت:** اعتقاد۔ **مودت معہود:** گزشتہ دوستی۔ **مطاعم:** کھانے۔ **قِدر:** ہانڈی۔ **قَدر:** بفتح عزت۔ **مخفوض:** پست۔ **بینوائی:** مفلسی۔ **مذلت خواست:** سوال کی ذلت۔

ترجمہ مع مطلب: ایک عالم بہت کھانے والے اور روزی تھوڑی رکھتا تھا یعنی اس کے بال بچے زیادہ، آمدنی کم تھی۔ مجبوراً ایک سردار اور امیر سے جو اس کا معتقد تھا، حال بیان کیا۔ اس امیر نے اس کی امید سے منہ پھیر لیا اور اس کی نظر میں اہل علم سے ایک عالم کا سوال کرنا بُرا معلوم ہوا۔ (قطعہ) نصیبہ کی خرابی سے منہ بگاڑ کر اپنے عزیز دوست کے پاس مت جا کر ایسا کرنے سے تو اس کی زندگی بھی تلخ کر دے گا۔ تو جس ضرورت کے لیے جائے تازہ چہرہ کے ساتھ اور ہنستے ہوئے جا اس لیے کہ کشادہ پیشانی والے کا کام بند نہیں ہوتا۔ بیان کرتے ہیں کہ اس سردار نے اس عالم کے وظیفہ میں تو کچھ زیادتی کر دی لیکن اس کے ساتھ عقیدت مندی میں کمی آ گئی۔ عالم نے جب چند دن کے بعد پہلی سی محبت برقرار نہ دیکھی تو کہا بہت بُرے ہیں وہ کھانے کہ رسوائی کے وقت

یعنی رسوائی کے ساتھ تو ان کو حاصل کرے۔ اس لیے کہ ہانڈی بے شک (چولہے پر) چڑھ جاتی ہے۔ لیکن عزت گھٹ جاتی ہے تو نے میری روٹی بڑھائی اور عزت گھٹادی، اس سے کیا حاصل۔ میرے نزدیک فقر و فاقہ بہتر ہے مانگنے کی ذلت سے۔

فائدہ: اہل علم کو تنگی و پریشانی کی حالت میں خوش وخرم رہنا چاہیے اور تھوڑی روزی پر قناعت کرنی چاہیے اس لیے کہ امیروں سے سوال کرنا اپنی عزت کھونا ہے۔

حکایت (۱۲) درویشے را ضرورتے پیش آمد کسے گفت فلاں نعمتے دارد کامل و کرم نفسی شامل اگر بر حاجت تو واقف گردد ہمانا کہ در قضائے آں توقف روا ندارد گفت من او را ندانم گفت منّت رہبری کنم دستش گرفت تا بمنزلِ آں شخص در آورد یکے را دید لب فروہشتہ و تند نشستہ برگشت و سخن نگفت کسے گفتش چہ کردی گفت عطائے او را بلقائے او بخشیدم۔

مبر حاجت بنزدیک ترش روی	قطعہ	کہ از خوئ بدش فرسودہ گردی
اگر حاجت بری نزد کسے بر		کہ از رویش بنقد آسودہ گردی

حلِّ الفاظ: **نعمتِ دارد کامل:** بہت مالدار ہے۔ **کرم نفس:** سخاوت۔ **شامل:** عام۔ **ہمانا:** یقیناً۔ **قضا:** پورا کرنا۔ **وقف:** ٹھہرنا۔ **منت:** میں تجھ کو۔ **لب فروہشتہ:** ہونٹ لٹکائے۔ **تند نشستہ:** تیز مزاجوں کی طرح منہ بگاڑ کر بیٹھا ہوا۔ **عطائے او:** اس کی بخشش۔ **بلقائے او بخشیدم:** اس کی صورت کو بخش دی۔ **ترشرو:** بدمزاج۔ **فرسودہ گردی:** دل شکستہ ہوگا۔ **نقد:** فوراً۔

ترجمہ مع مطلب: ایک فقیر کو کوئی ضرورت پیش آئی۔ ایک آدمی نے اس سے کہا فلاں آدمی بہت مالدار اور طبیعت کا سخی ہے اگر تیری ضرورت پر واقف ہو جائے تو یقیناً اس کو پورا کرنے میں دیر نہ کرے گا۔ اس فقیر نے کہا میں اس سے واقف نہیں ہوں اس نے کہا چل میں تیری رہبری کروں گا۔ چنانچہ اس آدمی نے اس درویش کا ہاتھ پکڑا اور اس مالدار کے گھر تک لے آیا فقیر نے دیکھا کہ ایک شخص ہونٹ لٹکائے منہ بنائے بیٹھا ہے فقیر یہ دیکھ کر الٹے پاؤں واپس ہونے لگا اور کچھ نہ کہا اسی آدمی نے جو لے گیا تھا کہا یہ آپ نے کیا کیا۔ فقیر نے فرمایا اس کی عطا میں نے اس کی صورت کو بخش دی۔ (قطعہ) اپنی ضرورت کسی ترشرو آدمی کے پاس لے کر نہ جا کہ تو اس کی بری عادت سے تکلیف پائے گا۔ اگر حاجت کسی کے پاس لے جانی ہی پڑے تو ایسے آدمی کو تلاش کر اس سے اپنی ضرورت ظاہر کر جس کا منہ دیکھتے ہی فوراً طبیعت کو آسودگی حاصل ہو جائے یعنی اس سے ملاقات کر کے طبیعت کو خوشی حاصل ہو اور کام بھی ہو جائے۔

فائدہ: درویش کو چاہیے کہ بخیل اور بدمزاج آدمی سے کبھی اپنی ضرورت کا اظہار نہ کرے ورنہ روحانی تکلیف اٹھانی پڑے گی۔

حکایت (۱۳) خشک سالی در اسکندریہ پدید آمد چنانکہ عنانِ طاقت درویشاں از دست رفتہ بود و درہائے آسمان بر زمین بستہ و فریاد اہل زمین بہ آسمان پیوستہ۔

نماند جانور از وحش و طیر و ماہی و مور	قطعه	که بر فلک نشد از بیمرادی افغانش
عجب که دودِ دل خلق جمع می نشود		که ابر گردد و سیلابِ دیده بارانش

حلّ الفاظ: **خشک سالی:** قحط۔ **اسکندریہ:** ملک مصر کا مشہور شہر ہے۔ **عنان:** باگ، لگام۔ **درہائے آسمان بر زمین بستہ:** بارش نہ ہوتی تھی۔ **وحش:** جنگلی جانور۔ **طیر:** پرندے۔ **فغاں:** فریاد۔ **دود:** دھواں۔ **سیلاب دیدہ بارانش:** آنسو بارش بن جائیں۔

ترجمہ مع مطلب: ایک سال اسکندریہ میں ایسی خشک سالی ظاہر ہوئی تھی کہ فاقہ کرتے کرتے فقیروں کے ہاتھ سے صبر کی باگ چھوٹ گئی تھی آسمان کے دروازے زمین کے اوپر بند ہو گئے تھے۔ یعنی قطعاً بارش نہ ہوتی تھی اور زمین والوں کی فریاد آسمان تک نہ پہنچتی تھی۔ (قطعه) جنگل کے وحشی جانور، پرندے، مچھلیاں، چیونٹیاں ان میں سے کوئی جاندار ایسا باقی نہ رہا تھا کہ نامرادی (پیاس، بھوک) کی وجہ سے اس کی فریاد آسمان تک نہ پہنچی ہو۔ تعجب یہ کہ خلقت کے دل کا دھواں بھی جمع نہیں ہوتا ہے کہ بادل بن جائے یعنی یہ نہیں ہوتا کہ ان کی آنکھوں کا سیلاب بارش بن جائے مطلب یہ ہے کہ لوگ آہیں کرتے تھے اور روتے تھے نہ کسی کی آہ میں اثر تھا نہ رونے میں۔ دعائیں بھی قبول نہیں ہو رہی تھیں۔ اس لیے کہ ایک قطرہ پانی نہیں برساتا تھا۔

درچنیں سالے مخنثے دور از دوستاں کہ سخن در وصفِ او ترکِ اَدب است خاصۂ در حضرت بزرگاں و بطریق اہمال از اں درگذشتن ہم نشاید کہ طائفہ بر عجز گویندہ حمل کنند بریں دو بیت اختصار کنیم کہ اندک دلیل بسیارے باشد و مشتے نمونہ خروارے۔

تتری گر کشد مخنث را	شعر	تتری را دگر نباید کشت
چند باشد چو جسرِ بغدادش		آب در یرو آدمی بر پشت

حلّ الفاظ: **مخنث:** ہیجڑا۔ **دور از دوستاں:** خدا کرے دوستوں سے دُور رہے۔ **اہمال:** چھوڑنا۔ **حمل کنند:** گمان کریں گے۔ **خروارے:** ایک اونٹ یا بیل یا گدھے کا بوجھ، مراد گون ہے۔ **تتری:** تاتاری سپاہی۔

ترجمہ مع مطلب: ایسے سخت سال میں ایک ہیجڑا خدا کرے وہ دوستوں سے دُور رہے ایسا کہ اس کے اوصاف میں کلام کرنا ادب کو چھوڑنا ہے یعنی بے ادبی ہے اور خاص کر ایسے بدفعل کا ذکر بزرگوں کی بارگاہ میں کرنا اور بھی بُرا ہے۔ اور اس کے ذکر کو بیکار خیال کر کے چھوڑ دینا یہ بھی مناسب نہیں۔ اس لیے کہ ایک جماعت کہنے والے کی عاجزی کا خیال کرے گی یعنی سعدی کے پاس ان کا حال بیان کرنے کے لیے ایسے الفاظ نہ تھے کہ ان کے پردہ میں چھپ کر بیان کر دیتے۔ اس لیے ہم اس کے حال کے بارہ میں ان دو شعروں پر اکتفا کرتے ہیں کہ تھوڑا بہت کی دلیل ہوتی ہے اور مٹھی نمونہ گون کا ہوتا ہے۔ (قطعه) وہ ہیجڑا ایسا خبیث ہے کہ اگر اس کو تاتاری جو کہ کافر حربی اور واجب القتل ہے مار ڈالے اس کے قصاص (خون کے بدلے) میں اس کافر حربی کو بھی قتل نہیں کرنا چاہیے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ ہیجڑا عملِ قومِ لوط کرانے والا، ایسا بدفعل اور ناپاک تھا کہ اگر اس کو کافر حربی بھی مار ڈالے

اس سے اس کے خون کا بدلہ لینا نہیں چاہیے کب تک وہ بدکار باقی رہے گا اور واصل جہنم نہ ہوگا جو کہ بغداد کے پل کے مانند تھا جیسا کہ بغداد کے پل کے اوپر آدمی گذرتے رہتے ہیں اور نیچے پانی چلتا رہتا ہے ایسی ہی بدفعلی کرنے والے اس کی پشت پر۔ اور ان کا آب منی اس کے نیچے بہتا رہتا تھا۔

چنیں شخصے کہ ایک طرف از نعت اوشنیدی دریں سال نعمت بیکراں داشت تنگدستاں راسیم وزر دادے ومسافراں را سفرہ نہادے گروہے درویشاں از جورفاقہ بطاقت رسیدہ بودند آہنگِ دعوتِ اُوکردند ومشورت بمن آوردند سر از موافقت باززدم وگفتم۔

نخورد شیر نیم خوردہ سگ	قطعہ	گر بہ سختی بمیرد اندر غار
تن بہ بے چارگی وگرسنگی		بنہ دوست پیش سفلہ مدار
گر فریدوں شود بہ نعمت و ملک		بے ہنر را ہیچ کس مشمار
پرنیاں و نسیج بر نااہل		لا جورد و طلاست بر دیوار

حلِّ الفاظ: طرفے: کچھ حصہ۔ **نعت:** تعریف۔ **بیکراں:** بے حد۔ **سُفرہ نہادے:** دسترخوان رکھتا تھا یعنی کھانا کھلاتا تھا۔ **از جورفاقہ بجان آمدہ بودند:** فاقوں کی سختی سے تنگ آ گئے تھے۔ **آہنگ:** ارادہ۔ **دعوت:** کھانے کی طرف بلانا۔ **مشورت:** مشورہ۔ **سر باززدن:** قبول نہ کرنا، انکار کرنا۔ **نیم خوردہ سگ:** کتے کا جھوٹا۔ **گرسنگی:** بھوک۔ **سفلہ:** کمینہ۔ **فریدوں:** ایران کے ایک بادشاہ کا نام۔

ترجمہ مع مطلب: ایسا شخص جس کی کچھ تعریف تو نے سنی اس قحط سالی میں دولت دنیا سے مالا مال تھا اور تنگ دستوں کی سونے چاندی سے مدد کرتا تھا۔ مسافروں کو کھانا کھلاتا تھا۔ فقیروں کا ایک گروہ جو فاقوں کی تکالیف سے تنگ آ گیا تھا اس گروہ کے لوگوں نے اس کی دعوت کھانے کا ارادہ کیا۔ مشورے کے لیے میرے پاس آئے میں نے اس بات کو قبول نہیں کیا اور صاف انکار کر دیا اور کہا۔

(قطعہ) شیر کتے کا جھوٹا نہیں کھاتا ہے۔ اگرچہ سختی (فقر و فاقہ) سے غار کے اندر مر جائے۔ جسم کو عاجزی اور بھوک میں رکھ یعنی بھوک اور عاجزی برداشت کر اور کمینے کے سامنے ہاتھ مت پھیلا۔ اگر کمینہ بے ہنر دولت اور سلطنت میں اپنے وقت کا فریدوں ہو جائے تو اس کے باوجود تو اس کو کسی شمار میں نہ لا۔ یعنی بے ہنر کو انسان مت سمجھ۔ ریشمی لباس اور زربفت نااہل پر ایسے ہیں جیسا کہ لاجورد اور سونا دیوار پر ہو اور لاجورد (سبز رنگ کا پتھر) اگر چڑھا دیا گیا ہو اس کے باوجود وہ جمادات میں ہی رہے گی انسان نہیں شمار کی جا سکتی۔

فائدہ: بلند حوصلہ کریم لوگ فقر و فاقہ برداشت کر سکتے ہیں لیکن کمینوں کے احسان کا بوجھ سر پر نہیں لے سکتے اور عزت نفس کے خلاف کوئی چیز برداشت نہیں کر سکتے۔

حکایت (۱۴) حاتم طائی را گفتند از خود بزرگ ہمت تر در جہاں دیدہ یا شنیدہ گفت بلے روزے چہل شتر قربان کردہ بودم امرائے عرب را پس بگوشہ صحرائے بحاجتے بروں رفتہ بودم خار کشے را دیدم پشتہ خار فراہم آوردہ گفتمش بمہمان حاتم چرا نروی کہ خلقے بر سماطِ او گرد آمدہ اند گفت۔

ہر کہ نان از عملِ خویش خورد	فرد	منت حاتم طائی نبرد

انصاف دادم کہ من اورا بہمت و جوانمردی بیش از خود دیدم

حلِ الفاظ: پشتہ: گٹھا۔ فراہم آوردن: جمع کرنا۔ سماط: دستر خوان۔ گرد آمدن: جمع ہونا۔ عملِ خویش: اپنی مزدوری۔ منت: احسان رکھنا۔ انصاف دادن: انصاف کرنا۔ بیش از خود: اپنے سے زیادہ۔

ترجمہ مع مطلب: لوگوں نے حاتم طائی سے پوچھا تو نے اپنے سے زیادہ بلند ہمت کس کو دیکھا ہے یا سنا ہے۔ کہاں ہاں۔ ایک دن چالیس اونٹ میں نے قربان کیے تھے۔ عرب کے امیروں (سرداروں) کی دعوت کے لیے اور میں جنگل کے ایک گوشہ میں اسی دن ایک ضرورت سے گیا تھا۔ میں نے ایک لکڑ ہارے کو دیکھا کہ اس نے لکڑیوں کا گٹھا جمع کیا تھا۔ میں نے اس سے کہا حاتم کی مہمانی میں کیوں نہیں گیا کہ ایک مخلوق اس کے دستر خوان پر جمع ہوئی ہے۔ اس لکڑ ہارے نے کہا۔
(فرد) جو شخص اپنے گٹوں کی کمائی سے روٹی کھاتا ہے وہ حاتم طائی کا احسان نہیں اٹھاتا ہے۔ میں نے انصاف کیا یعنی میرے دل نے انصاف کیا کہ میں نے ہمت اور جوانمردی میں اپنے سے زیادہ اس کو دیکھا یعنی پایا۔

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اصلی شرافت اور جوانمردی اور ہمت اپنے دست و بازو کی کمائی کھانا ہے۔

حکایت (۱۵) موسیٰ علیہ السلام درویشے را دید از برہنگی بریگ اندر شدہ گفت اے موسیٰ دعا کن تا خدائے عزوجل مرا کفافے دہد کہ از بے طاقتی بجاں آمدم موسیٰ دعا کرد و برفت پس از چند روزے کہ باز آمد از مناجات مراورا دید گرفتار و خلقے انبوہ بروے گرد آمدہ گفت ایں چہ حالت ست گفتند خمر خوردہ و عربدہ کردہ و کسے را کشتہ اکنوں بقصاص فرمودہ اند۔

گربہ مسکین اگر پرداشتے	قطعہ	تخم کنجشک از جہاں برداشتے
ہیچ کس را گردِ خود نگذاشتے		ایں دو شاخ گاؤ گر خرداشتے
عاجز باشد کہ دستِ قوت یابد	فرد	برخیزد و دستِ عاجزاں برتابد

حلِ الفاظ: برہنگی: ننگا ہونا۔ ریگ: ریت۔ کفاف: روزی بقدر کفایت۔ روزینہ: گذارہ۔ انبوہ: مجمع، بھیڑ۔ عربدہ: جنگ۔ قصاص: خون کا بدلہ خون۔ گربہ: بلی۔ مسکین: جس کے پاس کچھ نہ ہو، یعنی عاجز۔ تخم: بیج۔ کنجشک: چڑیا۔ شاخ گاؤ: بیل کے

سینگ۔ **دست**: ہاتھ۔ **برتافتن**: موڑنا۔

ترجمہ مع مطلب: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک فقیر کو دیکھا کہ ننگا ہونے کی وجہ سے وہ ریت میں گھسا ہوا اس فقیر نے عرض کیا اے موسیٰ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو روزی بقدر ضرورت عطا فرمائے اس لیے کہ بے طاقتی کی وجہ سے جان پر بن گئی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی اور چلے گئے۔ چند دن کے بعد جب واپس ہوئے تو اُسی آدمی کو دیکھا کہ گرفتار ہے اور آدمیوں کی بھیڑ چاروں طرف جمع ہے۔ کہا یہ کیا حالت ہے؟ لوگوں نے بیان کیا کہ اس نے شراب پی اور اس کے نشہ میں لڑائی کی اور ایک کو مار ڈالا اب قصاص کا حکم دیا گیا ہے۔ (قطعہ) مسکین بلی اگر پر رکھتی یعنی اگر اللہ تعالیٰ بلی کو پر عطا فرما دیتے تو چڑیوں کا بیج دنیا سے اٹھ جاتا۔ یعنی سب کو کھا جاتی اور ایک چڑیا بھی باقی نہ رہتی۔ کسی انسان کو اپنے پاس نہ پھٹکنے دیتا اگر گدھا بیل کے سے یہ دو سینگ رکھتا۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیل کو جو دو سینگ عطا فرمائے ہیں۔ اگر وہ گدھے کو دے دیئے جاتے تو گدھا مارے سینگوں کے کسی کو اپنے پاس نہ آنے دیتا۔ (مرد) ہوسکتا ہے کہ عاجز توانائی کا ہاتھ پائے تو اٹھے اور دوسرے عاجزوں کا ہاتھ موڑ دے (۲) دوسرا مطلب یہ ہے کہ جو شخص قوت کا ہاتھ پالے اٹھے اور عاجزوں کا ہاتھ موڑ دیوے۔ اللہ کرے وہ خود عاجز ہو جائے اس میں بددعا ہے۔

آیت: ﴿ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ ﴾

مَاذَا أَخَاضَكَ يَا مَغْرُوْرُ فِي الْخَطَرِ	شعر	حَتّٰى هَلَكْتَ فَلَيْتَ النَّمْلُ لَمْ تَطِرِ
سفلہ چو جاہ آمد وسیم وزرش	نظم	سیلی خواہد بضرورت سرش
آں نشنیدی کہ افلاطون چہ گفت		مور ہماں بہ کہ نباشد پرش

پدر را عسل بسیار ست ولیکن پسر گرمی دار ست

آں کس کہ توانگرت نمی گرداند	فرد	او مصلحت تو از تو بہتر داند

حل الفاظ: **لَوْ**: اگر۔ **بَسَطَ**: کشادہ کیا۔ **عِبَادِ**: جمع عبد کی بندے۔ **لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ**: البتہ سرکشی کرتے زمین میں۔ **سفلہ**: کمینہ۔ **جاہ**: مرتبہ۔ **سیم وزر**: سونا چاندی۔ **سیلی**: طمانچہ، تھپڑ۔ **حکمت**: دانائی۔ **عسل**: شہد۔ **گرمی دار**: گرم مزاج۔ **توانگر**: مالدار۔ **مصلحت**: خیر، بھلائی۔ **مور**: چیونٹی۔ **ہماں**: وہی۔

ترجمہ مع مطلب: اور اگر اللہ تعالیٰ رزق کشادہ فرما دیتا تو وہ یقیناً زمین میں بغاوت پھیلا دیتے یعنی سرکشی اور نافرمانی کرتے۔ (شعر) اے مغرور تجھے کس چیز نے باطل خطرہ میں ڈال دیا۔ یہاں تک کہ تو ہلاک کیا گیا اے کاش چیونٹی نہ اڑتی یعنی اس کے پر ہی نہ نکلتے جو اس کی ہلاکت کا باعث ہوتے۔ (نظم) کمینہ کو جب مرتبہ اور سیم وزر حاصل ہوگیا تو اس کے ساتھ اس کے سر پر طمانچہ بھی ضرور چاہیے۔ تاکہ تکبر کی وجہ سے دماغ خراب نہ ہو جائے۔ کیا تو نے نہیں سنا کہ افلاطون نے (جو مشہور حکیم ہوا) کیا کہا کہ چیونٹی وہی بہتر ہے جس کے پر نہ ہوں۔ باپ کے پاس شہد بہت ہے لیکن بیٹا گرم مزاج ہے۔ جس میں شہد مضر پڑتا

ہے تو کبھی بیٹے کو شہد کھانے نہ دے گا۔ (فرد) وہ ذات کہ تجھ کو مالدار نہیں بناتی وہ تیری بھلائی تجھ سے زیادہ جانتی ہے۔

فائدہ: ہم کو اپنے افلاس وغربت پر راضی رہنا چاہیے اور یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو مال و دولت عطا نہیں فرمایا اس میں ضرور ہمارے کچھ فائدے ہوں گے اس لیے کہ اللہ سبحانہ کا کوئی کام مصلحت وخیر سے خالی نہیں ہوتا۔

حکایت (۱۶)

عرابئ را دیدم در حلقہ جوہریانِ بصرہ کہ حکایت مے کرد کہ وقتے در بیاباں راہ گم کردہ بودم و از زادِ معینے چیزے بامن نماندہ دل بر ہلاک نہادہ کہ ناگاہ کیسہ یافتم پر از مروارید ہرگز آں ذوق وشادی فراموش نکنم کہ پنداشتم کہ گندم بریان ست باز آں تلخی ونومیدی کہ معلوم کردم کہ مروارید ست۔

در بیابانِ خشک وریگ رواں	قطعہ	تشنہ را در دہاں چہ دُرچہ صدف
مرد بے توشہ کا فتاد ز پائے		بر کمر بندِ اوچہ زرچہ خزف

حل الفاظ: اعرابی: بدو، گاؤں کا رہنے والا۔ زاد: توشہ۔ معین: مقرر۔ کیسہ: تھیلی۔ پُر از مروارید: موتیوں سے بھری ہوئی۔ ذوق: لذت۔ شادی: خوشی۔ گندم: گیہوں۔ بریاں: بھنے ہوئے۔ ریگ رواں: اڑتا ریت۔ تشنہ: پیاسا۔ دُر: موتی۔ صدف: سیپ۔ خزف: ٹھیکری۔ توشہ: سفری کھانا۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے عرب کے ایک بدو (گاؤں والے) کو شہر بصرہ کے جوہری بازار میں دیکھا کہ وہ یہ قصہ بیان کر رہا تھا۔ کہ میں ایک وقت جنگل میں راستہ بھول گیا تھا اور توشہ مقررہ سے کوئی چیز میرے پاس باقی نہ رہی تھی۔ دل ہلاکت پر رکھا میں نے یعنی مرنے کا یقین کر لیا کہ اچانک موتیوں سے بھری ہوئی تھیلی پا گئی میں کبھی اس کی لذت اور خوشی کو نہیں بھولوں گا کہ میں نے یہ سمجھا کہ یہ بھنے ہوئے گیہوں ہیں۔ پھر اس ناامیدی اور تلخی کو فراموش نہ کروں گا کہ جب معلوم کر لیا یہ گیہوں نہیں بلکہ سچے موتی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ کھول کر دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ یہ گیہوں نہیں موتی ہیں تو بہت ناامید اور افسوس ہوا کہ یہاں جنگل میں بھوک مٹانے کے لیے گیہوں کی ضرورت تھی موتی میرے کس کام آئیں گے۔ (قطعہ) خشک جنگل اور اڑتی ہوئی ریت میں پیاسے کے منہ میں موتی اور سیپی دونوں برابر ہیں۔ بے توشہ آدمی جب عاجز ہو جائے یعنی بھوک پیاس سے پریشان ہو جائے تو اس کے کمربند میں سونا ہونا اور ٹھیکرا ہونا برابر ہے۔

فائدہ: روپیہ کو مقصد اصلی نہ سمجھنا چاہیے اس لیے کہ روپیہ ضروریات پوری کرنے کا ذریعہ ہے جیسا کہ اس حکایت سے معلوم ہوا اور سفر میں توشہ ہمراہ ہونا بہت ضروری ہے اس لیے کہ اگر توشہ ساتھ نہ ہو تو بعض وقت روپیہ کچھ کام نہیں دیتا۔

حکایت (۱۷)

یکے از عرب در بیابانے از غایت تشنگی می گفت

یَالَیْتَ قَبْلَ مَنِیَّتِیْ	نظم	یَوْمًا اَفُوْزُ بِمُنْیَتِیْ
نَھْرٌ تَلَاطَمَ رُکْبَتِیْ		وَ اَظَلُّ اَمْلَأُ قِرْبَتِیْ

حلِ الفاظ: بیابان: جنگل۔ غایت: انتہائی۔ تشنگی: پیاس۔ قبل منیتی: مرنے سے پہلے۔ منیه: آرزو۔ تلاطم: موجیں مارے۔ رکبه: گھٹنا۔ املا: بھر لیتا میں۔ قربه: مشک۔

ترجمہ مع مطلب: ایک عرب جنگل میں شدت پیاس سے کہہ رہا تھا۔ (نظم) اے کاش کہ مرنے سے پہلے ایک دن میری یہ آرزو پوری ہو جاتی کہ ایک نہر ہوتی موجیں مارتی ہوئی میرے گھٹنوں تک اور میں اس سے اپنی مشک بھر لیتا یا ہمیشہ بھرتا رہتا۔

حکایت (۱۸) ہمچناں درویشے در قاع بسیط گمشده و قوت و قوتش نمانده درمے چند داشت بسیار بگردید ره بجائے نبرد پس بہ سختی ہلاک شده طائفہ برسیدند درمہا دیدندش پیش روئے نہاده و بر خاک نبشتہ

مرد بے توشہ برنگیرد گام شلغم پختہ بہ کہ نقرہ خام	قطعه	گر ہمہ زر جعفری دارد در بیاباں فقیرِ سوختہ را

حلِ الفاظ: قاع: میدان۔ بسیط: کشادہ، لمبا چوڑا۔ قوت: توشہ روزی۔ رہ بجائے نبرد: راستہ جگہ پر نہ لے گیا، یعنی راستہ نہ پایا۔ ہلاکت: موت۔ طائفہ: جماعت۔ زر جعفری: خالص سونا، جو جعفر کیمیا گر برمکی کی طرف منسوب ہے۔ گام: قدم، نقرہ۔ خام: خالص چاندی۔ توشہ: سفر کا کھانا۔

ترجمہ مع مطلب: اسی طرح ایک درویش ایک بڑے جنگل میں راستہ بھول گیا تھا۔ طاقت اور کھانے پینے کی کوئی چیز اس کے پاس باقی نہ رہی تھی۔ بہت گھوما پھر راستہ نہ پایا۔ لہٰذا تکلیفیں اٹھا اٹھا کر مر گیا۔ ایک جماعت (قافلہ) وہاں پہنچی اس نے دیکھا کہ درہم اس کے سامنے رکھے ہوئے ہیں اور مٹی پر لکھا ہوا ہے۔ (قطعه) (۱) اگرچہ تمام کا تمام خالص سونا رکھتا ہو لیکن بے توشہ آدمی مراد کو نہ پہنچے گا۔ (۲) اگرچہ تمام خالص سونا رکھتا ہو لیکن آدمی بغیر توشہ کے قدم نہ اٹھائے یعنی بے توشہ آدمی کو قدم نہ اٹھانا چاہیے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر انسان کے پاس خالص سونا کافی مقدار میں موجود ہو لیکن عقلمندی کی بات یہ ہے کہ بغیر توشہ کے آدمی کو سفر کے لیے قدم نہ اٹھانا چاہیے اس لیے کہ خشک جنگلات کے سفر میں توشہ ہی کام دیتا ہے۔ روپیہ پیسہ کام نہیں آ سکتا۔ (۳) جنگل میں بھوک کی آگ سے جلے ہوئے فقیر کے لیے پکے ہوئے شلجم بہتر ہیں خالص چاندی سے۔

فائدہ: سفر میں توشہ کے بغیر قدم نہ اٹھانا چاہیے خاص طور جنگلات کے سفر میں اس لیے کہ وہاں روپیہ کام نہیں دیتا۔

حکایت (۱۹) ہرگز از دورِ زماں نتالیدہ ام و روی از گردشِ ایام در ہم نہ کشیدہ مگر وقتے کہ پایم برہنہ بود و استطاعت پائی پوشی نداشتم بجامع کوفہ در آمدم دل تنگ یکے را دیدم کہ پائے نداشت سپاس نعمت حق بجائے آوردم و بر بے کفشی صبر کردم۔

کمتر از برگ تره بر خوان ست شلغمِ پختہ مرغ بریاں ست	قطعه	مرغ بریاں بچشم مردم سیر و آنکہ را دستگاہ و قدرت نیست

حلِ الفاظ: **دورِ زماں:** زمانہ کی گردش۔ **گردشِ ایام:** زمانہ کے حوادثات۔ **استطاعت:** طاقت۔ **پای پوش:** جوتا۔ **جامع:** مسجد جامع۔ **سپاس:** شکر۔ **برے کفش:** جوتہ نہ ہونے پر۔ **مرغ بریاں:** بھنا ہوا مرغ۔ **ترہ:** ترکاری۔ **دستگاہ:** قدرت۔ **روودرہم کشیدن:** منہ بگاڑنا۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے کبھی زمانہ کی گردش کی شکایت نہیں کی اور زمانہ کے حوادثات سے کبھی منہ نہیں بگاڑا یعنی ترش رو نہیں ہوا، مگر اس وقت کہ میرے پاؤں ننگے تھے (پاؤں میں جوتہ نہ تھا) اور جوتے خریدنے کی طاقت بھی نہ رکھتا تھا۔ اسی حالت میں میں کوفہ کی جامع مسجد میں آیا۔ رنجیدہ دل تھا۔ میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ پاؤں ہی نہیں رکھتا تھا یعنی اس کے پاؤں نہ تھے۔ میں نے یہ دیکھ کر حق تعالیٰ کی نعمت (پاؤں ہونے کا) شکر ادا کیا اور جوتہ نہ ہونے پر صبر کیا۔ **(قطعہ)** پیٹ بھرے آدمی کی نظر میں بھنا ہوا مرغ بھی دسترخوان پر ساگ پات سے کم درجہ کا ہے اور جس شخص میں طاقت اور قدرت (مالی) نہیں ہے۔ اس کے نزدیک پکے ہوئے شلجم بھنا ہوا مرغ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ بھوک میں پکے ہوئے شلجم مرغ بریاں کا مزا دے جاتے ہیں اور بے بھوک مرغ بھی اچھا نہیں لگتا۔

فائدہ: انسان کو اپنے سے کم درجہ کے آدمیوں پر نظر کرنی چاہیے۔ اس لیے کہ ایسا کرنے سے شکر کی توفیق ہوتی ہے اور ہر حال میں حق تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ بے بھوک کھانا نہ کھانا چاہیے۔

حکایت (۲۰) **یکے از ملوک باتنے چند خاصاں در شکارگاہے زمستاں از عمارت دُور افتادند تاشب در آمد در خانہ دہقانے را دیدند ملک گفت شب آنجا رویم تا زحمتِ سرما نباشد یکے از وزراء گفت لائق قدر بلند پادشاہاں نباشد بخانہ دہقانے رکیک التجا کردن ہم اینجا خیمہ بزنیم و آتش افروزیم دہقاں را خبر شد ماحضرے کہ داشت ترتیب کرد و پیش آورد و زمین ببوسید و گفت۔**

حلِ الفاظ: **ملوک:** جمع ملک کی، بادشاہ۔ **زمستان:** سردی۔ **عمارت:** آبادی۔ **دہقان:** گاؤں والا، کاشتکار۔ **زحمت:** تکلیف۔ **رکیک:** ست و کمزور مراد ہے حقیر و کم مرتبہ۔ **التجا:** درخواست، پناہ لینا، خوشامد۔ **ماحضر:** وہ کھانا جو بے تکلف تیار ہو۔ **شکارگاہ:** جائے شکار۔

ترجمہ مع مطلب: ایک بادشاہ اپنے چند خاص مصاحبین کے ساتھ ایک شکارگاہ میں گیا۔ سردی کے زمانہ میں آبادی سے دُور نکل گیا یہاں تک کہ رات ہوگئی۔ ایک گاؤں والے کا گھر دکھائی دیا۔ بادشاہ نے فرمایا۔ رات کو وہیں چلیں تاکہ سردی کی تکلیف نہ ہو۔ وزیروں میں سے ایک نے عرض کیا کہ یہ بات بادشاہوں کے بلند مرتبہ کے لائق نہیں ہے کہ ایک حقیر دیہاتی کے گھر پناہ لے اسی جگہ خیمہ نصب کریں اور آگ روشن کریں۔ اس دیہاتی کو خبر ہوگئی جو کچھ کھانے پینے کا سامان موجود تھا اس سے کھانا تیار کرایا اور حاضر کیا اور آداب بجالایا اور عرض کیا:

قدرِ بلندِ سلطان بدیں قدر نازل شدے ولیکن نخواستند کہ قدرِ دہقاں بلند شود سلطان را سخن گفتن ومطبوع آمد شبانگہ بمنزلِ او نقل کردند بامدادش خلعت ونعمت فرمود شنیدندش کہ قدمے چند در رکابِ سلطان بود و می گفت۔

زقدر وشوکتِ سلطان نگشت چیزے کم کلاہ گوشہ دہقان بآفتاب رسید	قطعه	التفات بمہمان سرائے دہقانے کہ سایہ برسرش انداخت چون تو سلطانے

حلِّ الفاظ: **قدر:** مرتبہ۔ **نازل:** کم پست۔ **مطبوع:** پسندیدہ، خوش۔ **منزل:** اُترنے کی جگہ۔ **نقل کردن:** چلا جانا۔ **شبانگہ:** رات کے وقت۔ **خلعت:** وہ جوڑا جو بادشاہ کی طرف سے کسی کو بطور انعام دیا جائے۔ **رکاب:** سواری۔ **شوکت:** دبدبہ۔ **التفات:** توجہ۔ **کلاہ:** گوشہ۔ **بآفتاب رسید:** مرتبہ بلند ہوگیا۔

ترجمہ مع مطلب: کہ بادشاہ کا مرتبہ اتنی بات سے (قدم رنجہ فرمانے سے) کم نہ ہوتا لیکن مصاحبین نے نہ چاہا کہ مجھ گاؤں والے کا مرتبہ بلند ہوجائے۔ بادشاہ کو اس کا کہنا پسند آیا۔ رات کے وقت اس کے گھر چلے گئے۔ وقت صبح اس کو خلعت اور مال عطا فرمایا۔ سنا ہے کہ وہ گاؤں والا چند قدم بادشاہ کی سواری کے ساتھ چل رہا تھا اور کہتا تھا۔ (قطعه) بادشاہ کی شان وشوکت میں کچھ کمی نہیں ہوئی۔ ایک کسان کے مکان کی طرف توجہ کرنے سے غریب کسان کا مرتبہ انتہائی بلند ہوگیا۔ جب کہ تجھ جیسے بادشاہ نے اس کے سر پر سایہ ڈالا۔

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوا کہ صاحب دولت لوگوں کو غریبوں کی دلداری کرنی چاہیے اور تنگی کے ذائقہ سے بھی آشنا رہنا چاہیے۔

حکایت (٢١) گدائے سئول را حکایت کنند کہ نعمتے وافر اندوختہ بود یکے از پادشاہاں گفتش ہمی نمایند کہ مال بے کراں داری دمارا مہمیست اگر ببرخے ازاں دستگیری کنی چوں ارتفاع برسد وفا کردہ شود وشکر گفتہ آید گفت اے خداوندِ روئے زمین لائق قدرِ بزرگوار پادشاہ نباشد دست بہ مالِ چوں من گدائے آلودہ کردن کہ جو جو بگدائی فراہم آوردہ ام گفت غم نیست کہ بکافری دہم کہ ﴿اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ﴾

گر آب چاہِ نصرانی نہ پاک ست	شعر	جہودِ مردہ می شوئی چہ پاک ست

حلِّ الفاظ: **گدا:** فقیر۔ **سئول:** بہت مانگنے والا۔ **وافر:** زیادہ۔ **بیکراں:** بے حد۔ **مہم:** دشوار مشکل کام۔ **برخے:** تھوڑا سا۔ **دستگیری:** مدد۔ **ارتفاع:** آمدنی۔ **وفا کردہ شود:** ادا کر دیا جائے۔ **قدر:** مرتبہ۔ **آلودن کردن:** گندہ کرنا۔ **فراہم آوردم:** میں نے جمع کیا۔ **غم نیست:** پرواہ نہیں ہے۔ **خبیثات:** بری عورتیں۔ **خبیثین:** برے مرد۔ **چاہ:** کنواں۔ **نصرانی:** عیسائی۔ **جہود:** یہودی۔ **باک:** ڈر۔

ترجمہ مع مطلب: ایک بھیک مانگنے والے فقیر کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ اُس نے مال و دولت بہت جمع کیا تھا۔ ایک بادشاہ نے اس سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ تو بہت مال رکھتا ہے اور ہم کو ایک مہم درپیش ہے۔ اگر اس میں سے تھوڑے سے مال سے تو ہماری مدد کر دے۔ جب ملک کی آمدنی (زرِ مال گذاری) وصول ہوگی ادا کر دیا جائے گا۔ اور شکریہ ادا کیا جائے گا۔ فقیر منحوس نے کہا اے روئے زمین کے مالک بادشاہ کے بلند مرتبہ کے لائق نہیں ہے کہ مجھ جیسے فقیر کے مال سے ہاتھ گندہ کرنے۔ اس لیے کہ میں نے ایک ایک جو (دانہ دانہ) بھیک مانگ کر یہ مال جمع کیا ہے۔ بادشاہ نے فرمایا کچھ پرواہ نہیں ہے۔ میں ایک کافر کو دوں گا۔ اس لیے کہ بُری چیزیں بُروں کے لیے ہیں۔ (شعر) اگر عیسائی کے کنویں کا پانی ناپاک ہے جب تو یہودی ناپاک کے مردہ کو غسل دیتا ہے تو کیا ڈر ہے۔

قَالُوْا عَجِيْنُ الْكِلْسِ لَيْسَ بِطَاهِرٍ	شعر	قُلْنَا نَسُدُّ بِهٖ شُقُوْقَ الْمَبْرَزِ

شنیدم کہ سراز فرمانِ ملک باز زد و حجت آوردن گرفت و شوخ چشمی کردن ملک بفرمود تا مضمونِ خطاب را از وے بزجر و توبیخ مخلص کردند

به لطافت چو برنیاید کار	مثنوی	سر بہ بے حرمتی کشد ناچار
ہر کہ بر خویشتن نہ بخشاید		گر نہ بخشد برو کسے شاید

حلِ الفاظ: عجین: خمیر۔ کلس: چونا۔ طاہر: پاک۔ قلنا: ہم نے کہا۔ نسد: بند کریں گے۔ آ: اس سے۔ شقوق: جمع شق۔ شگاف: پھٹن۔ مبرز: پاخانہ۔ حجت: دلیل۔ شوخ چشمی: بے حیائی۔ خطاب: کلام۔ زجر و توبیخ: ڈانٹ ڈپٹ کر، جبراً۔ مخلص: رہائی۔ لطافت: نرمی پاکیزگی۔ بے حرمتی: بے عزتی۔ ناچار: مجبوراً۔

ترجمہ مع مطلب: (شعر) لوگوں نے کہا چونے کا خمیر پاک نہیں ہے ہم نے کہا کیا ڈر ہے۔ ہم اس سے پاخانہ کی درزیں (پھٹن) بند کریں گے۔ میں نے سنا کہ اس نے بادشاہ کے حکم سے سرتابی کی اور دلیل پیش کرنے لگا اور شوخ چشمی کرے گا۔ بادشاہ نے حکم دے دیا۔ شاہی حکام نے بادشاہ کے کلام کا مضمون (مال) جبراً ڈرا دھمکا کر اس سے چھین لیا۔

(مثنوی) جب کام نرمی سے نہ نکلے مجبوراً معاملہ بے عزتی تک پہنچ جاتا ہے۔ جو شخص اپنے اوپر رحم نہیں کرتا ہے اگر اس پر رحم نہ کھائے تو وہ اسی لائق ہے۔

فائدہ: اگر کسی جگہ مال دے کر عزت محفوظ ہوتی ہو تو مال خرچ کر دینا چاہیے اور اگر کوئی ایسا زبردست مال طلب کرے کہ جس کو اگر نہ دیا جائے تو وہ زبردستی چھین لے گا تو فوراً دے دینا چاہیے اور صبر کرنا چاہیے۔

حکایت (۲۲) **بازرگانے را دیدم کہ صد و پنجاہ شتر بار داشت و چہل بندہ و خدمتگار شبے در جزیرہ کیش مرا بہ حجرہ خویش برد ہمہ شب نیارمید از سخنہائے پریشان گفتن کہ فلاں انبار بترکستان است و فلاں بضاعت بہندوستان و ایں قبالہ**

فلاں زمین است وفلاں چیز را فلاں کس ضمین ست وگاہ گفتے کہ خاطرِ اسکندریہ دارم کہ ہوائے خوش ست باز گفتے نہ کہ دریائے مغرب مشوش ست سعدیا سفرے دیگر درپیش ست اگر آن کردہ شود بقیتِ عمر خویش بگوشہ بنشینم و قناعت کنم۔

حلِ الفاظ: **بازرگان:** سوداگر۔ **صدو پنجاہ:** ڈیڑھ سو۔ **چہل بندہ و خدمتگار:** چالیس غلام اور خدمتگار۔ **کیش:** نام جزیرہ۔ **سخنہائے پریشان:** بہکی بہکی باتیں۔ **انبار:** ذخیرہ، ڈھیر۔ **بضاعت:** پونجی۔ **قبالہ:** دستاویز۔ **ضمین:** ذمہ دار۔ **خاطر:** دل، خیال۔ **اسکندریہ:** نام شہر کا جو مصر میں ہے۔ **دریائے مغرب مشوش:** دریائے مغرب میں طغیانی ہے، پریشان کرنے والا ہے۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے ایک سوداگر کو دیکھا کہ ایک سو پچاس اونٹ سامان کے رکھتا تھا۔ اور چالیس غلام اور خدمت گار ایک رات وہ جزیرہ کیش میں مجھے اپنے چھوٹے سے کمرہ میں لے گیا۔ رات بھر نہ خود سویا اور نہ مجھے سونے دیا۔ بہکی بہکی باتیں کرتا رہا کہ میراں فلاں ڈھیر (سامان) ترکستان میں ہے اور فلاں پونجی ہندوستان میں اور یہ فلاں زمین کی دستاویز (کاغذ) ہے اور فلاں چیز کا فلاں آدمی ضامن ہے اور کبھی کہتا کہ اسکندریہ کا ارادہ رکھتا ہوں کہ وہاں کی آب و ہوا اچھی ہے۔ پھر کہتا نہیں اس لیے کہ دریائے مغرب میں طغیانی ہے، پھر کہتا اے سعدی ایک دوسرا سفر درپیش ہے۔ اگر وہ بھی کر لیا جائے تو اپنی تمام عمر کے لیے گوشہ نشین ہو جاؤں گا اور قناعت کر لوں گا۔

گفتم آں کدام سفرست گفت گوگردِ پارسی خواہم بردن بچین کہ شنیدم کہ قیمتے عظیم دارد وکاسہ چینی بردم آرم و دیبائے رومی ہند وفولاد ہندی بحلب و آبگینہ حلبی بہ یمن و بردیمانی بپارس و ازاں پس ترک سفر کنم و بدکانے بنشینم انصاف ازیں ماخولیا چنداں فرو گفت کہ پیش طاقتِ گفتنش نماند گفت اے سعدی تو ہم سخنے بگوی ازانہا کہ دیدہ وشنیدہ گفتم

آں شنیدستی کہ در صحرائے غور	قطعہ	بارسا لارے بیفتاد از ستور
گفت چشم تنگِ دنیا دار را		یا قناعت پُر کند یا خاکِ گور

حلِ الفاظ: **گوگرد پارسی:** ایرانی گندھک۔ **کاسہ چینی:** چینی کے پیالے۔ **روم:** اٹلی۔ **پولاد:** فولاد۔ **آبگینہ:** شیشہ۔ **بردیمانی:** یمن کی چادریں۔ **پارس:** ایران۔ **ماخولیا:** مالیخولیا باولے پن کی ایک قسم ہے، خلل دماغ فکر فاسد اس میں ہوتا ہے۔ (قطعہ) **غور:** نام ایک شہر کا افغانستان میں۔ **صحرا:** جنگل۔ **پار:** پارسال۔ **سالارے:** سردار۔ **ستوو:** بیل، گھوڑا۔ **قناعت:** تھوڑے پر صبر کرنا۔ **خاک گور:** قبر کی مٹی۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے کہا وہ کون سا سفر ہے؟ اس سوداگر نے کہا ایرانی گندھک چین میں لے جاؤں گا اس لیے کہ میں نے سنا ہے وہاں وہ بڑی قیمت رکھتی ہے اور وہاں سے چینی پیالے روم لے جاؤں گا۔ روم کا ریشم ہندوستان میں اور ہند کا لوہا حلب میں اور حلبی آئینے یمن میں اور یمنی چادریں پارس میں۔ بس (اس کے بعد سفر چھوڑ دوں گا اور ایک دوکان پر بیٹھ جاؤں گا۔ ایسی

پاگل پن کی باتیں اتنی کیں کہ اس سے زیادہ کہنے کی طاقت نہ رہی۔ اس سوداگر نے مجھ سے کہا اے سعدی تم بھی کچھ کہو جو تم نے دیکھا یا سنا ہو، میں نے کہا: (قطعہ) تو نے سنا ہے کہ غور کے جنگل میں گذشتہ سال ایک سردار گھوڑے سے گر پڑا۔ اس نے کہا دنیا دار کی تنگ آنکھ کو یا قناعت بھر سکتی ہے یا قبر کی مٹی۔

فائدہ: انسان کو قناعت کرنی چاہیے۔ اگر قناعت چھوڑ کر حرص میں مبتلا ہو جائے گا تو ایک بڑی سخت مصیبت میں پھنس جائے گا۔

حکایت (۲۳) مالدارے راشنیدم کہ بہ بخل اندر چناں معروف بود کہ حاتمِ طائی درکرم ظاہر حالش بہ نعمت دنیا آراستہ و خستِ نفس جبلی ہمچناں دروے متمکن تا بجائے رسید کہ نانے از دست بجائے نداوے وگربہ ابوہریرہ را بہ لقمہ نواختے وسگِ اصحاب کہف را استخوانے نینداختے فی الجملہ خانہ اوراکس ندیدے درکشادہ سفرہ اوراسر۔

درویش بجز بوئے طعامش نہ شنیدے	بیت	مرغ از پے نانِ خوردنِ اوریزہ نچیدے

شنیدم کہ بہ دریائے مغرب اندر راہ مصر پیش گرفتہ بود و خیالِ فرعونی درسر حَتّٰی إِذَا اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ بادے مخالف بہ کشتی برآمد چنانکہ گویند۔

باطبع ملولت چہ کند دل کہ نسازد	فرد	شرطہ ہمہ وقتے نبود لائق کشتی

دست بدعا برآورد وفریاد بے فائدہ خواندن گرفت فَإِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ۔

دست تضرع چہ سُود بندہ محتاج را	شعر	وقتِ دعا برخدا وقت کرم در بغل
از زر وسیم راحتے برساں وانگہ ایں خانہ کز تو خواہد ماند	قطعہ	خویشتن ہم تمتعے برگیر خشتے از سیم و خشتے از زر گیر

حلِّ الفاظ: بخل: کنجوسی۔ معروف: مشہور۔ خست: کنجوسی۔ جبلی: پیدائشی۔ متمکن: قائم۔ بجان: جان کے بدلہ میں۔ ابوہریرہ: ایک بڑے صحابی ہیں۔ گربہ: بلی۔ لقمہ: نوالہ۔ بہ لقمہ نواختے: ایک نوالہ سے سرفراز نہ کرتا تھا۔ سگ: کتا۔ استخوان: ہڈی۔ درکشادہ: دروازہ کھلا ہوا۔ سُفرہ اوراسر: دسترخوان پھیلا ہوا۔ بوئے طعامش: اس کے کھانے کی بُو۔ خیالِ فرعونی: متکبرانہ خیالات۔ حتیٰ: یہاں تک کہ۔ إذا: جب۔ اَدرک: پایا۔ غرق: ڈوبنا۔ بادِ مخالف: مخالف ہوا۔ مرغ: پرندہ۔ شُرطہ: وہ خوشگوار ہوا جو طوفان کے بعد سمندر میں چلتی ہے۔ تضرع: عاجزی رونا۔ تمتع: فائدہ حاصل کرنا۔ فلک: کشتی۔ سود: فائدہ۔ محتاج: ضرورت مند، تنگ دست۔ خشت: اینٹ۔ مخلصین: جمع مخلص کی خالص کرنے والا۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے ایک مالدار کو سنا کہ وہ کنجوسی میں ایسا مشہور تھا جیسا کہ حاتم طائی سخاوت میں، اس کی ظاہری حالت دنیا کی نعمتوں سے آراستہ تھی اور نفس کی فطری کنجوسی ویسی ہی اس میں برقرار تھی۔ اس کی کنجوسی اس درجہ تک (ترقی کر کے) پہنچ

گئی تھی کہ ہاتھ سے ایک روٹی جان کے بدلہ میں نہ دیتا تھا۔ یعنی جان دے دیتا، مگر روٹی نہ دیتا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بلی پر ایک لقمہ سے نوازش نہ کرتا اور اصحاب کہف کے کتے کو ایک ہڈی بھی نہ ڈالتا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ کسی نے یہ نہیں دیکھا کہ اس کے گھر کا دروازہ کھلا ہوا اور دستر خوان بچھا ہوا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا کنجوس تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی متبرک بلی اور اصحاب کہف کے متبرک کتے کو ایک لقمہ اور ایک ہڈی نہیں دے سکتا تھا اور کھانا کھاتا تو دروازہ بند کر لیتا تھا۔ (بیت) فقیر اس کے کھانے کی بُو کے سوا نہ سونگھتا تھا اور مرغ اس کے کھانا کھانے کے بعد ریزے نہ چنتا۔

میں نے سنا کہ اس نے مغربی سمندر سے مصر کا واستہ اختیار کیا تھا اور فرعونی خیالات اس کے دماغ میں تھے یہاں تک کہ ڈوبنے نے اس کو پا لیا۔ کشتی کے مخالف ہوا چلنے لگی جیسا کہ کہتے ہیں۔ (فرد) دل تیری رنجیدہ طبیعت کے ساتھ موافقت نہ کرے تو کیا کرے یعنی مجبوراً میرے دل کو طبع ملول کی موافقت کرنی ہی پڑتی ہے اس لیے کہ موافق ہوا ہر وقت کشتی کے لائق نہیں چلتی ہے۔ دعا کے لیے ہاتھ اٹھایا اور بے فائدہ فریاد کرنی شروع کی۔ جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو پکارتے ہیں۔ اللہ کو گویا کہ خالص کرنے والے ہیں اللہ کے لیے دین کو۔ (شعر) عاجزی کا ہاتھ (عاجزی کے ساتھ) دعا کے لیے اٹھانے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے ہاتھ بھی وہ ہاتھ جو دعا کے وقت خدا کے سامنے رہتا ہے، بخشش کے وقت بغل میں۔ (قطعہ) سونے چاندی سے دوسروں کو آرام پہنچا اور خود بھی فائدہ حاصل کر۔ جب کہ یہ گھر تجھ سے چھوٹے گا اور یہیں رہ جائے گا۔ فرض کر لے کہ وہ ایک اینٹ چاندی اور ایک اینٹ سونے سے بھی بنایا گیا ہے۔ تب بھی بیکار ہے۔

آوردہ اند کہ در مصر اقاربِ درویش داشت بعد از ہلاکِ وے بہ بقیت مال وے توانگر شدند جامہائے کہن بمرگ او بدریدند وخز دمیاطی بعوض آں ببریدند ہمدراں ہفتہ یکے را دیدم از ایشاں برباد پائے سوار رواں و غلام پری پیکر درپے دواں

وہ کہ گر مُردہ باز گردیدے	قطعہ	بسرائے قبیلہ و پیوند
رد میراث سخت تر بودے		وارثان را مرگ خویشاوند

بسابقہ معرفتے کہ درمیان ما بود آستینش گرفتم و گفتم

بخورائے نیک سیرت سرہ مرد	بیت	کاں فرو مایہ گرد کرد و نخورد

حلِ الفاظ: اقارب: رشتہ دار۔ ہلاک: موت۔ مرگ: موت۔ خز: سلک۔ دمیاطی: قیمتی کپڑا، ریشمی دمیاط شہر کا بنا ہوا۔ ببریدند: ترشوائے۔ بادپا: تیز رفتار گھوڑا۔ وہ: افسوس آہ۔ پیوند: رشتہ داری۔ رد: واپس۔ میراث: وہ مال و جائیداد جو ورثہ میں ملے۔ وارث: مردے کے مال کا مالک و مستحق۔ معرفت: شناسائی۔ سرہ: خالص، کھرا۔ گرد کرد: جمع کیا۔

ترجمہ مع مطلب: نقل کیا ہے کہ مصر میں فقیر رشتہ دار رکھتا تھا۔ اس کے مرنے کے بعد وہ اس کے چھوڑے ہوئے مال سے

مالدار ہو گئے۔ پرانے کپڑے اس کے مرنے کے بعد پھاڑ ڈالے اور ان کی جگہ، ریشمی اور اعلیٰ قسم کے دمیاطی کپڑے تیار کرائے
اسی ہفتہ میں میں نے ان رشتہ داروں میں سے ایک کو دیکھا کہ وہ تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہے، اور ایک خوبصورت غلام اس کے
پیچھے دوڑ رہا ہے۔ (قطعہ) سخت افسوس ہوتا اگر مردہ واپس آ جاتا قبیلے اور رشتہ داروں کے گھر میں ترکہ واپس کرنا زیادہ سخت ہوتا
وارثوں کو اپنے رشتہ دار کی موت سے پہلی واقفیت کی وجہ سے، جو ہم دونوں کے درمیان تھی، میں نے اس کی آستین پکڑی اور کہا۔
(بیت) اے نیک سیرت اس آدمی کا (اس مرے ہوئے کا) مال خوب کھا کہ اس کمینہ نے ساری عمر جمع کیا اور نہیں کھایا۔
فائدہ: اگر انسان کنجوسی کرتا ہے اور نہ کھاتا ہے نہ کھلاتا ہے، اس کے رشتہ دار اس کی موت کے منتظر رہتے ہیں۔ اور اس کے مرنے
کے بعد اس کے مال کو خوب اڑاتے ہیں۔

حکایت (۲۴) صیاد ضعیف را ماہی قوی بدام افتاد طاقتِ حفظِ آں نداشت ماہی برو غالب آمد و دام از دستش در ربود۔

شد غلامے کہ آبِ جو آرد دامِ ہر بار ماہی آوردے	قطعہ	آبِ جو آمد و غلام بہ برد ماہی ایں بار رفت و دام ببرد
صیاد نہ ہر بار شکارے ببرد	بیت	یک روز بہ بنی کہ پلنگش بخورد

حلِ الفاظ: صیاد: شکاری۔ ضعیف: کمزور۔ ماہی: مچھلی۔ قوی: طاقتور، بڑی۔ دام: جال۔ آبِ جو: نہر کا پانی۔ پلنگش
خورد: تیندوا کھا لیوے۔

ترجمہ مع مطلب: ایک کمزور شکاری کے جال میں ایک بڑی مچھلی آ پھنسی۔ اس کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ مچھلی اس پر
غالب آ گئی اور جال ہاتھ سے چھڑا لے گئی۔ (قطعہ) ایک غلام ندی کا پانی لینے گیا۔ ندی کا پانی آیا اور غلام کو بہا کر لے گیا۔
جال ہر دفعہ مچھلی لاتا تھا۔ اس مرتبہ مچھلی گئی اور جال بھی لے گئی۔ (بیت) شکاری ہر بار شکار نہیں لے جاتا۔ ہو سکتا ہے ایک دن
تیندوا اس کو پھاڑ ڈالے۔

دیگر صیاداں دریغ خوردند و ملامتش کردند کہ چنیں صیدے در دامت افتاد و نہ توانستی نگاہ داشتن گفت اے برادراں چہ
تواں کرد مرا روزی نہ بود و او ہمچنیں روزی ماندہ۔

حکمت: صیادِ بے روزی در دجلہ نگیرد و ماہی بے اجل بر خشکی نمیرد

حلِ الفاظ: دیگر صیاداں: دوسرے شکاری۔ دریغ: افسوس۔ ملامت: برا بھلا کہنا۔ نگہداشتن: حفاظت کرنا۔ بے اجل:
بے موت۔ روزی: حصہ۔

ترجمہ مع مطلب: دوسرے شکاریوں نے افسوس کیا اور اس کو ملامت کرنے لگے کہ ایسا شکار تیرے جال میں پھنسا اور تو اس

کی حفاظت نہ کرسکا۔ اس نے کہا اے بھائیو! میں کیا کرسکتا تھا کہ وہ مچھلی میری روزی نہیں تھی۔ اور ابھی اس کی زندگی کے دن باقی تھے۔ مطلب یہ ہے کہ اس شکاری نے کہا اس میں میرا کوئی قصور نہیں، وہ مچھلی میرے نصیب میں (میرے حصہ میں) نہیں تھی۔ اور اس مچھلی کی زندگی کے دن باقی تھے جو اس کو پورے کرنے تھے۔ ہاتھ آتی تو کیسے آتی۔

حکمت:۔ بے روزی کے شکاری دجلہ میں مچھلی نہیں پکڑ سکتا ہے اور بے موت کے مچھلی خشکی میں نہیں مر سکتی ہے۔

فائدہ: ہر نقصان کو خدا کی طرف سے خیال کر کے اس پر صبر کرنا چاہیے اور اور روزی کا تعلق بھی تقدیر سے ہے۔

حکایت (۲۵) دست و پا بریدہ ہزار پائے رابکشت صاحبدلے بروبگذشت وگفت سبحان اللہ باہزار پائے کہ داشت چوں اجلش فراز آمد از دست و پائے گریختن نتوانست

چو آید زپے دشمن جانستاں	مثنوی	ببندد اجل پائے مردِواں
دراں دم کہ دشمن پیاپے رسید		کمانے کیانی نباید کشید

حلِ الفاظ: **دست و پا بریدہ:** ہاتھ پیر کٹا ہوا۔ **ہزار پائے:** کنکھجورا۔ **اَجل:** موت۔ **صاحبدل:** اللہ والا۔ **سبحان اللہ:** اللہ پاک ہے۔ **جانستان:** جان لینے والا۔ **مردِواں:** دوڑنے والا آدمی۔ **کیانی:** وہ کمان جو شاہانِ ایران کے لائق ہے۔ **کیانی:** جمع کیان کی جو ایران کے بادشاہوں کا لقب ہے۔

ترجمہ مع مطلب: ایک لنگڑے لولے آدمی نے ایک ہزار پا یعنی کنکھجورے کو مار ڈالا۔ ایک اللہ والے کا اس پر گزر ہوا۔ انہوں نے فرمایا سبحان اللہ، باوجود ہزار پاؤں ہونے کے جب موت آ پہنچی تو ایک بے دست و پا سے نہ بھاگ سکا۔

(مثنوی) جب جان لینے والا دشمن پیچھے سے آ جاتا ہے تو موت دوڑنے والے آدمی کے پاؤں باندھ دیتی ہے۔ جس وقت دشمن پے در پے پہنچا کیانی کمان نہیں کھینچنی چاہیے۔ مطلب یہ ہے کہ جب اچانک اور پے در پے حملہ آور ہو کیانی کمان کے چلانے کا موقع نہیں ملتا۔

فائدہ: آنے والے مصائب کا دُور کرنا انسان کے بس سے باہر ہے لہٰذا ان پر صبر کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی مشیت پر راضی رہنا چاہیے۔

حکایت (۲۶) ابلہے را دیدم سمین وخلعتے ثمین در بر و مرکب تازی در زیر و قصبے مصری بر سر کسے گفت سعدی چگونہ ہمی بینی ایں دیبائے معلم بریں حیوان لایعلم گفتم۔

قَدْ شَابَهَ بِالْوَرٰى حِمَارٌ	شعر	عِجْلًا جَسَدًا لَهُ خُوَارٌ

گفتہ اند یک طلعت زیبا بہ از ہزار خلعت و دیبا

حل الفاظ: ابلہ: بیوقوف۔ **سمین:** موٹا۔ **ثمین:** قیمتی۔ **تازی:** عربی۔ **مرکب:** گھوڑا۔ **ورزیر:** سواری میں۔ **قصب:** کتان ریشمی کپڑا۔ **معلم:** منقش۔ **حیوان:** جاندار۔ **لایعلم:** جاہل۔ **شابہ:** مشابہ ہوگیا۔ **بالوری:** مخلوق سے۔ **حمار:** گدھا۔ **عجل:** بچھڑا۔ **جسد:** جسم۔ **خوار:** آواز۔ **طلعتِ زیبا:** اچھی صورت۔ **خلعتِ دیبا:** دیبا کا ریشمی جوڑا۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے ایک بیوقوف کو دیکھا موٹا تازہ قیمتی لباس پہنے ہوئے عربی گھوڑے پر سوار اور مصری اور ریشمی عمامہ (پگڑی) سر پر تھا۔ ایک آدمی نے کہا اے سعدی کیسا دکھائی دے رہا ہے۔ یہ ریشمی دیبا اس جاہل حیوان پر۔ میں نے کہا تحقیق گدھا آدمی سے مشابہ ہوگیا ہے یا ایک بچھڑا ہے کہ اس کے جسم ہے اور اس کے لیے آواز ہے۔ عقلمندوں نے کہا ہے کہ ایک اچھی صورت ہزار ریشمی جوڑوں سے بہتر ہے۔

شریف اگر متضعف شود خیال مبند ور آستانہ سیمین بہ میخ زر بزند	قطعہ	کہ پائگاہِ بلندش ضعیف خواہد شد گماں مبر کہ یہودی شریف خواہد شد
بآدمی نتواں گفت ماند ایں حیوان بہ گرددر ہمہ اسباب ملک وہستی او	قطعہ	مگر دراعہ و دستار ونقش بیرونش کہ ہیچ چیز نہ بینی حلال جز خونش

حل الفاظ: متضعف: کمزور۔ **پائیگا:** مرتبہ۔ **وَر:** اگر۔ **آستانہ سیمین:** چاندی کی چوکھٹ۔ **شریف:** سید اور لقب تھا حاکم مکہ کا۔ **دراعہ:** لمبا کرتا۔ **عبا:** دستار، پگڑی۔ **نقش:** بیرونی صورت۔

ترجمہ مع مطلب: اشریف آدمی اگر ضعیف ہو جائے تو یہ خیال مت کر کہ اس کا بلند مرتبہ بھی کم ہو جائے گا۔ اگر چاندی کی چوکھٹ میں سونے کی میخیں لگالے۔ اس کے باوجود یہ خیال مت کر کہ یہودی شریف ہو جائے گا۔ (قطعہ) نہیں کہہ سکتے کہ یہ حیوان آدمی سے ذرا بھی مشابہ ہے، مگر قمیص اور پگڑی اور اس کے ظاہری نقش و نگار تو اس کے تمام اسباب ملکیت اور ہستی میں تلاش کر تو اس کے خون کے سوا کوئی چیز حلال نہیں دیکھے گا۔

فائدہ: کسی جاہل کے مال و دولت کو دیکھ کر اس کو بلند مرتبہ نہ سمجھنا چاہیے اس لیے کہ شرافت اور بڑائی کا معیار علم و فضل ہے نہ کہ دنیاوی مال و دولت۔

حکایت (۲۷)

دزدے گدائے را گفت شرم نمی داری از برائے جوئے سیم دست پیش ہر لیئم دراز کردن گفت

دست دراز پئے یک حبہ سیم	بیت	بہ کہ ببرند بدانگے ودو نیم

حل الفاظ: دزد: چور۔ **جوئے سیم:** ایک جو چاندی۔ **حبہ:** ایک رتی۔ **وانگ:** چھ رتی۔

ترجمہ مع مطلب: ایک چور نے ایک فقیر سے کہا تجھے شرم نہیں آتی ہے کہ ایک جو چاندی کے لیے ہر بخیل اور کمینہ کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہے۔ اس فقیر نے کہا ایک حبہ چاندی کے لیے ہاتھ پھیلانا بہتر ہے، اس سے کہ ایک دانگ کے عوض میں ہاتھ کاٹ کر دو ٹکڑے کر دیں۔

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوا کہ بھیک مانگنا ذلت کی بات ہے اور چوری کرنے سے آخرت خراب ہوتی ہے اور ہاتھ بھی کٹتا ہے۔ دونوں سے پرہیز کرنا چاہیے اور بغیر ضرورت بھیک مانگنا چوری کرنے سے کم درجہ کا جرم ہے۔

حکایت (۲۸) مشت زنے را حکایت کنند کہ از دہرِ مخالف بفغاں آمدہ بود و از حلق فراخ و دست تنگ بجاں رسیدہ شکایت پیش پدر برد و اجازت خواست کہ عزم سفر دارم مگر بقوتِ بازو دامن کامے فراچنگ آرم کہ بزرگاں گفتہ اند۔

فضل و ہنر ضائع ست تانمایند	قطعہ	عود بر آتش نہند و مشک بسایند

حلِ الفاظ: **مشت زن:** پہلوان۔ **دہر:** زمانہ۔ **فغاں:** فریاد۔ **حلق فراخ:** چوڑا حلق، مراد بہت کھانا۔ **تنگ دست:** مفلس۔ **عزم:** ارادہ۔ **کام:** مقصد۔ **فراچنگ آوردن:** حاصل کرنا۔ **عود:** سیاہی مائل لکڑی جس کے جلانے سے خوشبو مہکتی ہے۔ **مشک:** ایک دوا سیاہ خوشبودار۔

ترجمہ مع مطلب: ایک پہلوان کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ناموافق زمانہ سے فریاد میں آیا ہوا تھا۔ اور بھوک کی زیادتی اور تنگ دستی سے عاجز ہو گیا تھا۔ باپ سے شکایت کی اور اجازت مانگی کہ سفر کا ارادہ ہے۔ شاید کہ قوتِ بازو سے مقصد حاصل کر لوں اس لیے کہ بزرگوں نے فرمایا ہے۔ (بیت) فضل اور ہنر سب بیکار ہے اگر اس کو ظاہر نہ کیا جائے۔ عود کو آگ پر رکھتے ہیں اور مشک کو پیستے ہیں، مطلب یہ ہے کہ اگر فضل و ہنر کو چھپایا جائے تو بیکار ہے اس لیے کہ عود بغیر جلائے اور مشک بغیر گھسے خوشبو نہیں دیتے۔

پدر گفت اے پسر خیال محال از سر بدر کن و پائے قناعت در دامن سلامت کش کہ خردمنداں گفتہ اند دولت نہ بکوشیدن ست و چارہ آں کم جوشیدن ست۔

کس نتواند گرفت دامن دولت بزور	شعر	کوششِ بیفائدہ ست وسمہ برابروے کور
اگر بہر سرِ مویت ہنر دو صد باشد	فرد	ہنر بکار نیاید جو بخت بد باشد
چہ کند زور مند واژوں بخت	بیت	بازوئے بخت بہ کہ بازو سخت

حلِ الفاظ: **خیال محال:** ناممکن خیال۔ **از سر بدر کن:** دماغ سے نکال دے۔ **پائے قناعت در دامن سلامت کش:** قناعت کا پاؤں سلامتی کے دامن میں کھینچ لے یعنی قناعت کر کے سلامتی کے ساتھ رہو۔ **کم جوشیدن:** صبر کرنا، سکون۔ **وسمہ:** خضاب۔ **کور:** اندھا۔ **مو:** بال۔ **بخت:** نصیب۔ **واژوں:** الٹا۔

ترجمہ مع مطلب: باپ نے فرمایا اے بیٹے ناممکن خیال کو دماغ سے نکال دے اور قناعت کے ساتھ سلامتی سے رہ، عقلمندوں نے فرمایا ہے کہ دولت کوشش سے نہیں ملتی، اس کا علاج صبر و سکون ہے۔ (شعر) کوئی شخص دولت کا دامن طاقت سے نہیں پکڑ

سکتا، کوشش کرنا ایسا ہی بے فائدہ ہے جیسا کہ اندھے کے ابرو پر خضاب لگانا۔ (فرد) تیرے سر کے ہر بال میں دو سو ہنر ہوں، ہنر کام نہ آئے گا جب تیرا نصیب بُرا ہو۔ (بیت) اوندھے نصیب والا طاقتور کیا کر سکتا ہے۔ یعنی نصیب جب خراب ہو طاقت کام نہیں دیتی، نصیبہ کا قوی ہونا بہتر ہے، بازو کے قوی ہونے سے۔

پسر گفت اے پدر فوائد سفر بسیار ست از نزہتِ خاطر و جر منافع و دیدنِ عجائب وشنیدن غرائب تفرج بلدان و محاورتِ خلان وتحصیل جاہ و ادب و مزید مال ومکتسب ومعرفتِ یاراں وتجربت روزگاں چنانکہ سالکان طریقت گفتہ اند۔

تابدکانِ خانہ در گروی	نظم	ہرگز اے خام آدمی نشوی
برو اندر جہاں تفرّج کن		پیش ازاں روزکز جہاں بروی

حلِ الفاظ: **فوائد:** جمع فائدہ کی بہت فائدے۔ **نزہت:** پاکیزگی، تفریح۔ **خاطر:** طبیعت، دل۔ **جر منافع:** فائدے حاصل کرنا۔ **غرائب:** نادر عجیب باتیں۔ **تفرج بلدان:** شہروں کی تفریح۔ **محاورت خلان:** دوستوں کی ہم نشینی۔ **تحصیل جاہ و ادب:** ادب اور مرتبہ کا حاصل کرنا۔ **مزید مال:** مال کی زیادتی۔ **تجربت روزگار:** زمانہ کا تجربہ۔ **سالکان:** جمع سالک کی، اللہ کے راستہ پر چلنے والے۔ **طریقت:** باطن کی صفائی کی راہ۔ **خام:** کچا۔ **تفرج:** تفریح، سیر۔ **از جہاں بروی:** مرنے سے پہلے۔ **مکتسب:** حاصل کیا ہوا۔

ترجمہ مع مطلب: بیٹے نے کہا اے باپ سفر کے فائدے بہت ہیں، دل کی فرحت، منافع کا حصول، عجیب چیزوں کا دیکھنا، نادر باتوں کا سننا، شہروں کی سیر، دوستوں کی ملاقات، علم ادب اور مرتبہ کا حاصل کرنا، مال و دولت کی زیادتی، نئے نئے دوستوں سے شناسائی، زمانہ کے تجربات، جیسا کہ راہ طریقت کے چلنے والوں (عارفین) نے کہا ہے۔ (نظم) جب تک تو گھر کی دوکان میں گروی رہے گا یعنی سفر نہ کرے گا اے ناقص! (نا تجربہ کار) تو ہرگز آدمی نہیں بن سکتا۔ جا دنیا میں سیر کر اس سے پہلے کہ دنیا سے چلا جائے۔

پدر گفت اے پسر منافع سفر چنیں کہ تو گفتی بیشمار ست لیکن مسلم پنج طائفہ راست نخستیں بازرگانے را کہ باوجود نعمت ومکنت غلاماں وکنیزاں دارد وشاگردانِ چابک ہر روز بشہرے و ہر شب مقامے و ہر دم بتفرج گاہے و ہر لحظہ از نعیم دنیا متمتع۔

منعم بکوہ و دشت و بیاباں غریب نیست	قطعہ	ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت
واں را کہ بر مرادِ جہاں نیست دسترس		ورزاد بوم خویش غریب ست وناشاخت

حلِّ الفاظ: **چنیں:** جیسا۔ **مسلم:** مانے ہوئے، ثابت۔ **پنج طائفہ:** پانچ گروہ۔ **مکنت:** طاقت۔ **بازرگان:** سوداگر۔ **کنیز:** باندی۔ **شاگردان چابک:** چست خدمتگار۔ **تفرج گاہ:** تفریح گاہ۔ **نعیم:** نعمت۔ **متمتع:** فائدہ حاصل کرنے والا۔ **غریب:** اجنبی، مسافر۔ **خیمہ زد:** خیمہ لگایا۔ **بارگاہ ساخت:** بارگاہ بنائی۔ **دسترس:** قدرت۔ **زادبوم:** پیدائش کی جگہ، وطن۔ **منعم:** مالدار۔

ترجمہ مع مطلب: باپ نے کہا اے بیٹے سفر کے فائدے جیسے کہ تو نے بیان کیے بیشمار ہیں، مگر سفر پانچ گروہوں کے لیے مناسب ہے۔ اول وہ سوداگر جو نعمت اور قدرت کے باوجود غلام اور باندیاں رکھتا ہے اور چست خدمت گار، ہر روز ایک نئے شہر میں اور ہر رات ایک نئے مقام میں، ہر وقت ایک سیر گاہ میں اور ہر گھڑی دنیا کی نعمتوں سے فائدے اٹھانے والا ہے۔

(قطعہ) مالدار پہاڑوں، جنگلوں، بیابانوں میں مسافر نہیں ہے، جہاں گیا خیمہ نصب کیا اور بارگاہ بنالی، دربار جمالیا۔ جس شخص کو دنیا کی مرادوں پر قدرت نہیں ہے (یعنی وہ غریب مفلس ہے وہ اپنے ہی وطن اصلی میں اجنبی ہے اور ایسا ہے کہ لوگ نہیں پہچانتے۔

دوم عالمے کہ بہ منطق شیریں وقوتِ فصاحت و مایہ بلاغت ہر جا کہ رَوَد بخدمت او اقدام نمایند و اکرام کنند۔

وجودِ مردم دانا مثالِ زر طلاست	قطعہ	کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند
بزرگ زادہ ناداں بشہروا ماند		کہ در دیارِ غریبش ہیچ نستانند

حلِّ الفاظ: **منطق شیریں:** میٹھی گفتگو۔ **فصاحت:** خوش بیانی۔ **بلاغت:** مقتضی حال کے مطابق کلام کرنا۔ **اقدام:** پیش قدمی۔ **اکرام:** اعزاز۔ **دانا:** عالم۔ **طلا:** سونا۔ **داماند:** عاجز رہتا ہے۔ **شہروا:** کھوٹا سکہ۔ **دیار:** ولایت۔ **غریب:** اجنبی۔

ترجمہ مع مطلب: دوسرے وہ عالم کہ شیریں بیانی، فصاحت کی قوت اور بلاغت کی پونجی کی وجہ سے جہاں جاتا ہے لوگ اس کی خدمت کے لیے آگے بڑھتے ہیں، اور اس کی تعظیم کرتے ہیں۔ (قطعہ) عالم کا وجود خالص سونے کی طرح ہے کہ وہ جہاں جاتا ہے لوگ اس کی قدر و قیمت جانتے ہیں اور جاہل بزرگ زادہ کھوٹے سکہ کی مانند ہے۔ (شہر کا وہ سکہ جو اپنی ولایت میں چلے اور دوسری ولایت میں نہ چلے) جس طرح غیر ولایت میں کھوٹا سکہ کوئی کسی قیمت پر نہیں لیتا ہے۔ اسی طرح جاہل بزرگ زادہ کہ اس کی اپنے دیس میں عزت ہوتی ہے اور پردیس میں اس کو کوئی نہیں پوچھتا۔

سوم خوبروئے کہ درونِ صاحبدلاں بہ مخالطت او میل کند کہ بزرگاں گفتہ اند کہ جمال بہ از بسیاریِ مال و گویند روئے زیبا مرہم دلہائے خستہ ست و کلید درہائے بستہ لاجرم صحبت او ہمہ جا غنیمت شناسند و خدمتش را منت دانند۔

شاہد آنجا کہ رود عزت و حرمت بیند	قطعہ	در برانند بقہرش پدر و مادر خویش
پرِ طاؤس در اوراقِ مصاحف دیدم		گفتم ایں منزلت از قدرِ تو می بینم بیش
گفت خاموش کہ ہر کس کہ جمالے دارد		ہر کجا پائے نہد دست بیدارندش پیش

چوں در پسر موافقت و دلبری بود	قطعه	اندیشه نیست گر پدر ازوے بری بود
او جوہرست گو صدف اندر میان مباش		درّ یتیم راہمہ کس مشتری بود

حلِّ الفاظ: **خوبرو:** خوبصورت۔ **درون صاحبدلاں:** صاحب دلوں کا دل۔ **مخالطت:** میل ملاقات۔ **میل:** رغبت۔ **روئے زیبا:** حسین چہرہ۔ **جمال:** خوبصورتی۔ **منت:** احسان۔ **کلید:** تالی، کنجی۔ **شاہد:** حسن والا۔ **حرمت:** عزت۔ **قہر:** غصہ۔ **اوراق:** جمع ورق کی۔ **مصاحف:** جمع مصحف کی، قرآن شریف۔ **دست پیش داشتن:** منع کرنا، ہاتھ سامنے رکھنا۔ **بری:** بیزار۔ **جوہر:** موتی۔ **صدف:** سیپ۔ **دریتیم:** یکتا موتی۔ **مشتری:** خریدار۔ **قدم:** پاؤں۔ **دلبری:** دل لے جانے کی صفت یعنی محبوبیت۔

ترجمہ مع مطلب: تیسرے وہ خوبصورت کہ اہل دل کا دل اس کی ملاقات اور میل جول کی طرف رغبت کرتا ہے، بزرگوں نے فرمایا ہے تھوڑا سا حسن و جمال بہتر ہے بہت سے مال و زر سے۔ اور کہتے ہیں اچھی صورت زخمی دلوں کے لیے مرہم ہے اور بند دروازوں کی تالی ہے بلاشبہ لوگ اس کے ساتھ رہنے کو ہر جگہ غنیمت جانتے ہیں اور اس کی خدمت کرنے کو الٹا اپنے اوپر احسان سمجھتے ہیں۔

(قطعه) معشوق جہاں جائے گا عزت اور احترام دیکھے گا۔ اگرچہ اس کے ماں باپ غصہ سے اس کو نکال دیں، میں نے مور کے پر کو قرآن مجید کے اوراق میں دیکھا۔ میں نے کہا میں تیری عزت تیرے مرتبہ سے زیادہ دیکھ رہا ہوں۔ اس کی کیا وجہ ہے اس (مور کے پر) نے زبانِ حال سے جواب دیا کہ چپ رہ، جو کوئی خوبصورتی رکھتا ہے جہاں وہ پاؤں رکھتا ہے لوگ اس کے سامنے ہاتھ بچھا دیتے ہیں کہ اس پر قدم رکھیئے۔ (قطعه) جب لڑکے میں موافقت اور دلبری ہو یعنی جب لڑکا خوش اخلاق اور حسین ہو اس کو کیا فکر اگر اس کا باپ اس سے بیزار ہو جائے وہ موتی ہے اگرچہ سیپ کے اندر نہیں ہے، یکتا موتی کا ہر آدمی خریدار ہوتا ہے۔

چہارم خوش آوازے کہ بہ حنجرۂ داؤدی آب از جریان و مرغ از طیران باز دارد پس بوسلیت آں فضیلت دل مشتاقاں صید کند و ارباب معنی بمناومت او رغبت نمایند و بانواع خدمت کنند۔

سَمْعِیْ اِلٰی حُسْنِ الْاَغَانِیْ	شعر	مَنْ ذَالَّذِیْ جَسَّ الْمَثَانِیْ
چہ خوش باشد آہنگ نرم و حزیں	قطعه	بگوش حریفانِ مست صبوح
بہ از روئے فریباست آوازِ خوش		کہ ایں حظِ نفس ست و آں قوت روح

حلِّ الفاظ: **حنجرہ داؤدی:** حضرت داؤد علیہ السلام کا سا گلا۔ **آب از جریان باز دارد:** حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز سے چلتا پانی رک جاتا تھا، یہ معجزہ تھا۔ **طیران:** اُڑنا۔ **صید:** شکار۔ **مناومت:** ہم نشینی۔ **سمعی:** میرے کان۔ **اغانی:** جمع اغنیۃ باجے۔ **جس:** بجایا۔ **مثانی:** دوتارہ۔ **آہنگ:** آواز۔ **نرم و حزیں:** نرم و غمگین۔ **صبوح:** وہ شراب جو صبح کے وقت آفتاب سے پہلے پی جائے۔

حظ: حصہ۔ **قُوت:** روزی۔

ترجمہ مع مطلب: چوتھے وہ خوش آواز جو اپنے داؤدی گلے سے پانی کو بہنے سے اور پرندوں کو اڑنے سے روک دیوے اور اس فضیلت کے ذریعے مشتاقوں کے دلوں کا شکار کر لیتا ہے اور صاحب باطن اس کی ہم نشینی کی طرف رغبت کرتے ہیں۔ اور اس کی طرح طرح سے خدمت کرتے ہیں۔ (شعر) میرے کان باجے کی اچھی آواز میں لگے ہیں۔ کسی نے دوتارہ بجایا ہے۔ (قطعہ) درد بھری اور نرم آواز کیسی اچھی معلوم ہوتی ہے ان دوستوں کے کانوں میں جو صبح کی شراب سے مست ہوں، اچھی آواز اچھی صورت سے بہتر ہے۔ اس لیے کہ اچھی صورت میں حظ نفس ہے (نفس کی لذت) اور اچھی آواز روح کی غذا ہے۔

پنجم پیشہ ورے کہ بہ سعی باز، وکفافے حاصل کند تا آبروازبہر لقمہ ریختہ نگردد چنانچہ بزرگاں گفتہ اند۔

سختی و محنت نکشد پنبہ روز	قطعہ	گر بغریبی رود از شہر خویش
گرسنہ خفتند ملکِ نیمروز		در بخرابی فتد از مُلکِ خویش

حلِ الفاظ: **پیشہ ور:** صاحب پیشہ۔ **سعی:** کوشش۔ **کفاف:** روزینہ۔ **لقمہ:** نوالہ۔ **غریب:** مسافر۔ **پنبہ دوز:** روئی دھننے والا۔ **خرابہ:** اجاڑ۔ **گرسنہ:** بھوکا۔ **ملکِ نیمروز:** ولایت سیستان کا بادشاہ مراد رستم۔

ترجمہ مع مطلب: پانچویں وہ پیشہ ور کہ بازو کی کوشش سے روزی حاصل کرے تا کہ عزت لقمہ کی وجہ سے جاتی نہ رہے جیسا کہ بزرگوں نے کہا ہے کہ اگر دھنیا اپنے شہر سے سفر میں چلا جائے تو وہ بھی اپنے ہنر کی وجہ سے تکلیف نہیں اٹھاتا ہے اور اگر سیستان ولایت کا بادشاہ اپنے ملک سے کسی ویرانہ میں جا پڑے (مراد رستم ہے) تو وہ بھی اگر بے ہنر ہو گا بھوکا سوئے گا۔

چنیں صفتہا کہ بیان کردم اے پسر درسفر موجب جمعیت خاطرست وداعیہ طیب عیش وآنکہ ازیں جملہ بے بہرہ ست بخیال باطل درجہاں برود ودیگر کسش نام ونشان نہ شنود۔

بغیر مصلحتش رہبری کند ایام	قطعہ	ہر آنکہ گردش گیتی بکین او برخاست
قضا ہمی بردش تا بسوئے دانہ ودام		کبوترے کہ دگر آشیاں نخواہد دید

حلِ الفاظ: **موجب جمعیت خاطر:** اطمینانِ دلی کا سبب۔ **داعیہ:** سبب۔ **طیب عیش:** اچھی زندگی۔ **بہرہ:** حصہ۔ **گیتی:** دنیا۔ **کین:** دشمنی۔ **آشیاں:** گھونسلہ۔ **دام:** جال۔

ترجمہ مع مطلب: اے بیٹے یہ باتیں جو میں نے بیان کی ہیں سفر میں سکونِ دل کا سبب بنتی ہیں اور اچھی زندگی کا باعث اور جو شخص ان تمام باتوں سے محروم ہے وہ حماقت سے دنیا میں سفر کرتا ہے اور پھر کوئی شخص اس کا نام ونشان تک نہیں سن پاتا۔ (قطعہ) ہر وہ شخص کہ دنیا کی گردش اس کی دشمنی کے لیے آمادہ ہو، زمانہ برے کاموں کی طرف اس کی رہبری کرتا ہے، وہ کبوتر کبھی اپنا گھونسلہ نہیں دیکھے گا جس کو موت دانہ اور جال کی طرف لے جا رہی ہو۔

پسر گفت اے پدر قول حکما را چگونہ مخالفت کنم کہ گفتہ اند رزق اگرچہ مقسوم ست بہ اسباب حصول آں تعلق شرط ست و بلا اگرچہ مقدور ست از ابواب دخول آں حذر کردن واجب۔

رزق ہر چند بے گماں برسد ورچہ کس بے اجل نخواہد مُرد	قطعہ	شرط عقل ست جستن از درہا تو مرد در دہانِ اژدہا

حلِ الفاظ: مقسوم: تقسیم کیا ہوا۔ ابواب: جمع باب کی، دروازے۔ دخول: داخل ہونا، آنا۔ حذر: ڈر، پرہیز۔ اژدر: اژدہا۔ دہان: منہ۔

ترجمہ مع مطلب: لڑکے نے کہا اے باپ میں عقلمندوں کے قول کی کس طرح مخالفت کروں کہ انہوں نے کہا ہے۔ رزق اگرچہ تقسیم کیا گیا ہے۔ یعنی قسمت میں لکھا ہوا ہے۔ لیکن اس کا حاصل ہونا اسباب کے ذریعہ شرط ہے اور مصیبت اگرچہ مقدر ہے یعنی تقدیر میں لکھی ہوئی ہے لیکن اس کے آنے سے پہلے واجب ہے کہ اس کے داخل ہونے (آنے) کے دروازوں سے احتیاط کی جائے۔ (قطعہ) رزق اگرچہ بلاشبہ پہنچتا ہے لیکن عقل کے نزدیک رزق کو ان دروازوں سے تلاش کرنا شرط ہے یعنی تجارت، زراعت، ملازمت وغیرہ ذرائع سے اس کو تلاش کرنا چاہیے۔ اگرچہ کوئی شخص موت کے بغیر نہیں مرے گا۔ لیکن یہ جاننے کے باوجود تو اژدھے کے منہ میں مت جا۔ اس لیے کہ ایسا کرنا قرآن مجید کے حکم کے خلاف ہے آیت

﴿وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾

ترجمہ: "تم اپنے کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں مت ڈالو"۔

دریں صورت کہ منم با پیل دماں بزنم و با شیر ژیاں پنجہ در افگنم پس مصلحت آنست اے پدر کہ سفر کنم کہ ازیں بیش طاقت بے نوائی ندارم۔

چوں مرد بیفتاد ز جای و مقام خویش شب ہر توانگرے بسرائے ہمی رود	قطعہ	دیگر چہ غم خورد ہمہ آفاق جائے اوست درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست

حلِ الفاظ: پیل دماں: مست ہاتھی۔ شیر ژیاں: جو شیر غصہ میں ہو۔ بے نوا: مفلس۔ آفاق: عالم۔ صورت: مراد حالت۔

ترجمہ مع مطلب: جس حالت میں میں ہوں، ہاتھی کے ساتھ مقابلہ کر سکتا ہوں، اور غضب ناک شیر سے پنجہ لڑا سکتا ہوں پس اسی میں مصلحت ہے کہ میں سفر کروں اس لیے کہ اس سے زیادہ مفلسی کی طاقت نہیں رکھتا ہوں۔ (قطعہ) جب آدمی اپنی جگہ اور مقام سے چلا گیا پھر کیا غم ہے تمام عالم اس کی جگہ ہے۔ ہر مال دولت والا رات ایک مکان میں گزارتا ہے۔ فقیر کو جہاں رات ہو گئی وہی اس کا مکان ہے۔

ایں بگفت و پدر را وداع کرد و ہمت خواست و رواں شد و با خویشتن ہمی گفت۔

ہنر ور چو بختش نباشد بکام	شعر	بجائے رود کش ندانند نام

ہمچنیں تا برسید بر کنار آبے کہ سنگ از صلابت او بر سنگ ہمی آمد و خروشش بفرسنگ می رفت۔

سہمگیں آبے کہ مرغابی درو ایمن نبودے	بیت	کمترین موج آسیا سنگ از کنارش در ربودے

حلِّ الفاظ: **وداع:** رخصت۔ **ہمت:** دعا و توجہ۔ **کام:** مقصد۔ **بخت:** نصیبہ۔ **صلابت:** سختی۔ **خردش:** شور۔ **فرسنگ:** تین میل۔ **سہمگیں:** خوفناک۔ **مرغابی:** پانی کا مشہور پرند۔ **آسیا سنگ:** چکی کا پاٹ، بڑا پتھر۔

ترجمہ مع مطلب: بیٹے نے یہ کہا اور باپ کو رخصت کیا اور دعا کی درخواست کی اور روانہ ہو گیا اور اپنے دل میں کہتا تھا (شعر) ہنر والا جب اس کا نصیبہ مخالف ہو جہاں جائے گا کوئی اس کا نام نہیں جانے گا، وہ چلتے چلتے ایک ایسے دریا کے کنارہ پر پہنچا جس کے تیز چلنے سے پتھر پتھر سے ٹکراتا تھا اور اس کے پانی کا شور میلوں تک جاتا تھا۔ (بیت) ایسا خوفناک پانی کہ مرغابی جو پانی کا پرندہ ہے وہ بھی اس میں بے خوف نہ تھی۔ اس کی ادنیٰ موج چکی کے پاٹ کو (بڑے بڑے پتھروں کو) کنارے سے بہالے جاتی تھی۔

گروہے مرداں را دید ہر یک بقراضہ در معبر نشستہ و رختِ سفر بستہ جوان را دست عطا بستہ بود زبانِ ثنا بر کشود چنداں کہ زاری کرد یاری نہ کردند ملاحِ بے مروت از و بخندہ برگردید و گفت۔

بے زر نتوانی کہ کنی بر کس زور	شعر	ور زر داری بزور محتاج نہ
زر نداری نتواں رفت بزور از دریا	شعر	زور دہ مرد چہ باشد زر یک مرد بیار

حلِّ الفاظ: **قراضہ:** سونے چاندی کے ریزے، ریزگاری۔ **معبر:** کشتی۔ **رختِ سفر:** سامانِ سفر۔ **دست عطا:** بخشش کا ہاتھ۔ **زبانِ ثناء:** تعریف کی زبان۔ **زاری کردن:** رونا۔ **یاری کردن:** مدد کرنا۔ **زورِ دہ مرد:** دس آدمیوں کی طاقت۔ **زرِ یک مرد:** ایک آدمی کا زرکرایہ۔ **ملاح:** ناخدا، کشتی چلانے والا۔

ترجمہ مع مطلب: پہلوان نے آدمیوں کے ایک مجمع کو دیکھا کہ ہر ایک کچھ ریزگاری دے کر کشتی میں بیٹھ رہا ہے اور سامانِ سفر باندھ رہا ہے، جوان کا بخشش کا ہاتھ بندھا ہوا تھا۔ ملاح کی تعریف میں زبان کھولی کتنی ہی عاجزی کی لوگوں نے کوئی ہمدردی نہ کی۔ بے مروت ملاح ہنستا ہوا واپس ہو گیا اور اس نے کہا۔ (شعر) سونے کے بغیر یعنی رقم کے بغیر تو کسی پر زور نہیں کر سکتا ہے اور اگر تو روپیہ پیسہ رکھتا ہے تو طاقت کا محتاج نہیں ہے۔ اگر تو رقم نہیں رکھتا ہے تو طاقت سے دریا پار نہیں کر سکتا، دس آدمیوں کی طاقت سے کیا فائدہ ایک آدمی کا کرایہ لے آ۔

جواں رادل از طعنہ ملاح بہم برآمد خواست کہ از وانتقامے کشد کشتی رفتہ بود آواز داد کہ اگر بدیں جامہ کہ پوشیدہ ام قناعت کنی دریغ نیست ملاح طمع کرد و کشتی باز گردانید۔

بدوزد شرہ دیدہ ہوش مند	قطعہ	در آرد طمع مرغ و ماہی بہ بند

حلِّ الفاظ: طعنہ: بُرا بھلا کہنا۔ انتقام: بدلہ لینا۔ جامہ: کپڑا، لباس۔ قناعت: صبر، کفایت۔ دریغ: افسوس۔ طمع: لالچ۔ شرہ: حرص۔ مرغ: پرندہ۔ ماہی: مچھلی۔

ترجمہ مع مطلب: جوان کا دل (مراد پہلوان ہے) ملاح کے طعنوں سے جوش میں بھر گیا۔ چاہا کہ اس سے بدلہ لے، کشتی جا چکی تھی۔ آواز دی اور کہا اگر ان کپڑوں پر جن کو میں پہنے ہوئے ہوں کفایت کر لے تو مجھے دینے میں دریغ نہیں ہے۔ ملاح نے لالچ کیا اور کشتی لوٹائی۔ (بیت) حرص عقلمند آدمی کی آنکھیں سی دیتی ہے۔ حرص چڑیوں اور مچھلیوں کو جال میں پھنسا دیتی ہے۔

چندانکہ دست جوان بہ ریش و گریبانش رسید بخود درکشید و بے محابا فرو کوفت یارش از کشتی بدر آمد کہ پشتی کند ہمچنیں درشتی دید پشت بگردانید مصلحت آں دیدند کہ با او بمصالحت گرانید و بہ اجرت کشتی مسامحت نمایند۔

جو پرخاش بینی تحمل بیار،	مثنوی	کہ سہلے بہ بندد در کار زار
بہ شیریں زبانی و لطف و خوشی		توانی کہ پیلے بموئے کشی،
لطافت کن آنجا کہ بینی ستیز		نبرد قز نرم را تیغ تیز

حلِّ الفاظ: ریش: داڑھی۔ بے محابا: بے دھڑک، بے خوف۔ پشتی کند: مدد کرے۔ درشتی: سختی۔ مصالحت: صلح۔ مسامحت: درگذر، معاف۔ پرخاش: جنگ۔ تحمل: برداشت۔ سہلی: نرمی۔ کارزار: جنگ۔ قز: ریشم۔ تیغ: تلوار۔

ترجمہ مع مطلب: یہاں تک کہ جوان کا ہاتھ ملاح کی داڑھی اور گریبان تک پہنچ گیا۔ اس کو اپنی طرف کھینچ لیا اور بے دھڑک مارنا شروع کر دیا۔ اس کا دوست کشتی سے باہر آیا تا کہ ملاح کی مدد کرے اس نے ایسی سختی (قوت مار) دیکھی تو پیٹھ پھیر کر بھاگ لیا۔ ملاح اور اس کے ساتھی نے اسی میں خیر دیکھی کہ اس سے صلح کر لیں اور کشتی کے کرایہ سے درگذر کریں۔ یعنی کرایہ معاف کر دیں۔ (مثنوی) جب چھیڑ چھاڑ (لڑنے کے لیے) دیکھے تو برداشت کر۔ اس لیے کہ نرمی لڑائی کا دروازہ بند کر دیتی ہے۔ شیریں زبانی (میٹھی) یعنی نرمی اور مہربانی سے تو ہاتھی کو ایک بال سے کھینچ سکتا ہے۔ اس جگہ کہ لڑائی دیکھے تو نرمی اختیار کر، کیونکہ نرم ریشم کو تیز تلوار نہیں کاٹ سکتی۔

بعذر ماضی بقدمش در افتادند و بوسہ چند بہ نفاق برسر و چشمش دادند پس بہ کشتی در آوردند و روان شدند تا برسیدند بہ ستونے کہ از عمارت یونان در آب ایستادہ بود ملاح گفت کشتی را خللے ہست یکے از شما کہ زور آور تر ست باید کہ بریں ستون برود خطام

کشتی بگیرد تا عمارت کنیم۔

حلِ الفاظ: عذر: بہانہ۔ نفاق: ظاہر میں کچھ اور باطن میں اس کے خلاف۔ **خلل**: رخنہ، خرابی۔ **خطام کشتی**: کشتی کی رسی۔ **عمارت**: درستی۔

ترجمہ مع مطلب: ملاح گذشتہ قصور کی معافی میں اس کے قدموں میں گر پڑے اور منافقت سے اس کے سر اور آنکھوں کو چوما، پھر اس کو کشتی میں لے آئے یعنی بٹھایا اور روانہ ہو گئے۔ جب اس ستون کے پاس پہنچے جو یونان والوں کا تعمیر کیا ہوا پانی میں کھڑا تھا۔ ایک ملاح نے کہا کشتی میں خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ تم میں سے جو زیادہ طاقت والا ہو اس ستون پر چڑھ جائے اور کشتی کی رسی پکڑ لیوے تا کہ ہم کشتی درست کر لیں۔

جواں بہ غرور دلاوری کہ در سر داشت از خصم آزردہ دل نیندیشید وقول حکما را کار نفرمود کہ گفتہ اند ہر کرا رنجے بدل رسانیدی اگر در عقب آں صد راحت برسانی از پاداشِ آں یک رنجش ایمن مباش کہ پیکاں از جراحت بدر آید و آزار در دل بماند۔

حلِ الفاظ: خصم آزردہ دل: رنجیدہ دل دشمن۔ **عقب**: بعد میں۔ **پاداش**: عوض، بدلہ۔ **پیکان**: تیر۔ **جراحت**: زخم۔

ترجمہ مع مطلب: جوان اپنی قوت اور دلاوری کے تکبر میں جو دماغ میں رکھتا تھا۔ رنجیدہ دل دشمن کے بارہ میں نہ سوچ سکا اور اس نے داناؤں کے قول پر عمل نہیں کیا کہ انہوں نے فرمایا ہے جس کسی کے دل کو تو نے ایک رنج بھی پہنچایا ہو۔ اگر اس کے بعد سو آرام پہنچائے تو تو اس ایک رنج (تکلیف) کے بدلہ سے بے خوف نہ ہو۔ اس لیے کہ تیر زخم سے نکل جاتا ہے، مگر دل میں اس کی ٹیس باقی رہ جاتی ہے یعنی تکلیف باقی رہ جاتی ہے۔

چہ خوش گفت یکتاش باخیلتاش	نظم	چو دشمن خراشیدی ایمن مباش
مشو ایمن کہ تنگ دل کردی	قطعہ	چوں زدستت دلے بہ تنگ آید
سنگ بربارہ حصار مزن		کہ بود کز حصار سنگ آید

حلِ الفاظ: یکتاش: سپاہی۔ **خیلتاش**: جمعدار، فوجی افسر۔ **خراشیدن**: تکلیف پہنچانا۔ **بارہ**: قلعہ کی دیوار۔ **حصار**: قلعہ۔

ترجمہ مع مطلب: ایک سپاہی نے اپنے افسر سے کیا ہی اچھا کہا کہ جب تو دشمن کو تکلیف پہنچائے تو بے خوف ہو کر نہ رہ، جب تیرے ہاتھ سے کوئی دل رنجیدہ ہو جائے تو بے خوف ہو کر مت رہ اس بات سے کہ تو بھی پریشان ہوگا۔ قلعہ کی دیوار پر پتھر مت مار ہو سکتا ہے کہ قلعہ کی طرف سے بھی پتھر آ جائے۔

چندانکہ مقودِ کشتی بساعد بہ پیچد و بالائے ستون رفت ملاح زمام از کفش در گسلانید و کشتی براند بے چارہ متحیر بماند روزے دو بلا و محنت کشید سختی دید سوم روز خوابش گریباں گرفت و در آب انداخت۔

حلِ الفاظ: مقود: لگام، باگ ڈور۔ ساعد: پہونچا۔ زمام: باگ، مراد کشتی کی رسی۔ متحر: حیران۔

ترجمہ مع مطلب: یہاں تک کہ اس نے کشتی کی رسی پہونچے پر لپیٹ لی اور ستون پر چڑھ گیا، ملاح نے رسی اس کے ہاتھ سے چھڑالی اور کشتی چلا دی۔ بیچارہ حیران رہ گیا، دو دن تک مصیبت اور تکلیف اٹھاتا رہا اور سختیاں برداشت کیں، تیسرے دن نیند نے اس کا گریبان پکڑ لیا اور پانی میں گرا دیا۔

بعد از شبانے روزے دگر بر کنار افتاد از حیاتش رمقے ماندہ بود برگِ درختاں خوردن گرفت و بیخ گیاہاں برآوردن تا اندکے قوت یافت سر در بیابان نہاد و برفت تا تشنہ و بے طاقت شد و بر سرِ چاہے رسید قومے را دید شربتِ آب بہ پشیزے ہمی آشامیدند جواں را پشیزے نبود طلب کرد و بے چارگی نمود رحمت نیاوردند دست تعدی دراز کرد و تنے چند را فرو کوفت مرداں غلبہ کردند و بے محابا بزدندش مجروح شد

با ہمہ مردی و صلابت کہ اوست	قطعہ	پشہ چو پُر شد بزند پیل را
شیر ژیاں را بدر آرند پوست		مور چگاں راچو بود اتفاق

حلِ الفاظ: بعد از شبانے روزے: ایک رات اور ایک دن کے بعد۔ رمق: تھوڑی سی زندگی۔ سر در بیابان نہاد: جنگل کی طرف چل دیا۔ شربتِ آب: پانی کا شرب۔ پشیز: کوڑی۔ تعدی: ظلم۔ مجروح: زخمی۔ پشہ چو پُر شد: مچھر جب زیادہ ہو گئے۔ مور چگاں: جمع مور چہ، چیونٹیاں۔ بدر آرند پوست: کھال کھینچ لیں۔ شیر ژیاں: غضب ناک شیر۔

ترجمہ مع مطلب: ایک رات دن کے بعد بہتے بہتے کنارہ سے جا لگا، کچھ سانس اس کی زندگی کے باقی تھے۔ درختوں کے پتے کھانے لگا اور گھاس کی جڑیں (کھانے کے لیے) نکالنے لگا۔ یہاں تک کہ اس نے تھوڑی قوت پالی۔ جنگل کا راستہ لیا اور چلتا رہا یہاں تک کہ پیاسا اور بے طاقت ہو گیا۔ ایک کنویں پر پہنچا لوگوں کو دیکھا پانی کا شربت یعنی پینے کا پانی ایک ایک کوڑی قیمت لے کر پلا رہے تھے۔ جوان کے پاس کوڑی نہ تھی۔ پانی ان سے مانگا اور عاجزی ظاہر کی کہ پیسہ پاس نہیں۔ انھوں نے رحم نہیں کھایا، جوان نے ظلم کا ہاتھ بڑھایا اور چند آدمیوں کو مار پیٹ دیا۔ لوگ اس پر ٹوٹ پڑے اور بے دھڑک اس جوان کو مارنے لگے، وہ زخمی ہو گیا۔ (قطعہ) مچھر جب زیادہ ہو جاتے ہیں، ہاتھی کو مار ڈالتے ہیں، باوجود اس قوت اور سختی کے جو ہاتھی کو حاصل ہے، چیونٹیاں جب اتفاق کر لیتی ہیں تو غضب ناک شیر کی کھال نوچ لیتی ہیں۔

بحکم ضرورت در پئے کارواں افتاد و برفت شبانگہ برسیدند بمقامے کہ از دزداں پر خطر بود کارواںیاں را دید لرزہ براندام افتادہ و دل بر ہلاک نہادہ گفت اندیشہ مدارید کہ دریں میاں یکے منم کہ بہ تنہا پنجاہ مرد را جواب گویم و دیگر جواناں ہم یاری کنند ایں بگفت و مردم کارواں بلاف او قوی دل شدند و بہ صحبتش شادمانی کردند و بزاد و آبش دستگیری واجب دانستند جواں را

آتش معدہ بالا گرفتہ بود و عنان طاقت از دست رفتہ۔

حلِ الفاظ: **بحکم ضرورت:** مجبوراً۔ **کارواں:** قافلہ۔ **کاروانیاں:** قافلہ والے۔ **جواب بگویم:** مقابلہ کروں گا۔ **لاف:** شیخی۔ **زاد:** توشہ۔ **دستگیری:** مدد۔ **عنان:** باگ۔ **آتش معدہ:** بھوک۔

ترجمہ مع مطلب: مجبوراً ایک قافلہ کے پیچھے ہولیا اور چلتا رہا۔ رات کے وقت ایک ایسے مقام پر پہنچے جو چوروں کے خطرہ سے بھرا ہوا تھا۔ قافلہ والوں کو دیکھا کہ ان کے جسموں پر کپکپی پڑ گئی ہے اور انہوں نے مرنے کا یقین کر لیا ہے۔ اس جوان پہلوان نے ان سے کہا کہ کوئی خوف نہ کرو کہ تمھارے درمیان ایک میں ہوں جو تنہا پچاس آدمیوں کا مقابلہ کر لوں گا اور دوسرے جوان بھی میری مدد کریں۔ اس نے یہ کہہ دیا اور قافلہ کے لوگ اس کی ڈینگوں سے قوی دل ہو گئے یعنی ان کی ڈھارس بندھ گئی اور اس کی صحبت (ساتھ رہنے) پر خوشی کرنے لگے اور فوراً جوان کے کھانے پینے کی امداد کرنا ضروری خیال کیا، جوان کے معدے کی آگ بھڑک رہی تھی اور طاقت کی باگ ہاتھوں سے چھوٹ چکی تھی یعنی بھوک کی وجہ سے برداشت کی طاقت باقی نہ رہی تھی۔

لقمہ چند از سر اشتہا تناول کرد و دمے چند آب در پے آں آشامید تا دیو درونش بیار امید و بخفت پیر مردے جہاں دیدہ دراں کارواں بود گفت اے جماعتِ من ازیں بدرقۂ شما اندیشناکم بیش ازاں کہ از دزداں چنانکہ حکایت کنند۔

حلِ الفاظ: **اشتہا:** خواہش، بھوک۔ **دیو درون:** پیٹ کا دیو مراد بھوک ہے۔ بھوک۔ **بدرقہ:** رہبر، نگہبان۔

ترجمہ مع مطلب: چند لقمے بھوک کی زیادتی میں کھا لیے اور چند گھونٹ پانی اس کے بعد پیا یہاں تک کہ پیٹ کے دیو (بھوک) نے سکون پایا اور وہ پہلوان سو گیا ایک بوڑھا تجربہ کار اس قافلہ میں تھا۔ اس نے کہا اے لوگو! میں تمھارے اس نگہبان سے چوروں سے زیادہ خوف کرتا ہوں۔ جیسا کہ بیان کرتے ہیں۔

غریبے را درمے چند گرد آمدہ بود و بشب از تشویش لوریاں در خانہ نمی خفت یکے را از دوستاں پر خود خواند تا وحشت تنہائی بدیدار اوے منصرف کند شبے در صحبت او بود چندانکہ بر درمہاش وقوف یافت ببرد و بخورد و سفر کرد بامداداں دیدند غریب را گریاں و عریاں، کسے گفت حال چیست مگر آں درمہائے ترا دزد برد گفت لا واللہ بدرقہ برد۔

تا ندانستم آنچہ عادتِ اوست	قطعہ	ہرگز ایمن ز یار نہ نشستم
کہ نماید بچشم مردم دوست		زخم دندانِ دشمنے تیز ست

حلِ الفاظ: **تشویش:** فکر، پریشانی۔ **لوریان:** جمع لوری۔ بے حیا: شریر لوگ۔ ایک گروہ تھا جو لوگوں کو پھنسا کر لوٹ لیتا تھا۔ **منصرف:** پھرنے والا معنی دفع۔ **وقوف:** آگاہی۔ **بامداد:** صبح۔ **گریاں:** رونے والا۔ **عریاں:** ننگا۔ **واللہ:** خدا کی قسم۔ **ایمن:** بے خوف۔

ترجمہ مع مطلب: ایک غریب کے پاس چند درہم جمع ہو گئے تھے۔ رات کو لُچوں، بدمعاشوں (چوروں) کے خوف سے اس کو اکیلے گھر میں نیند نہ آتی تھی۔ ایک دوست کو اپنے پاس بلایا تا کہ تنہائی کی وحشت اس کے دیدار سے دُور کرے، وہ دوست چند راتوں اس کے ساتھ رہا۔ یہاں تک کہ اس کے درہموں پر اطلاع پالی۔ آخر ایک روز اس کو غافل پا کر ان درہموں کو اڑا کر لے گیا اور سفر میں چلا گیا۔ صبح کو دیکھا، لوگوں نے اس غریب کو روتے ہوئے اور بے سروسامانی کی حالت میں، آدمی نے پوچھا کیا حال ہے۔ شاید تیرے دراہم چور لے گیا۔ اس نے کہا نہیں خدا کی قسم نگہبان لے گیا۔ (قطعه) ہرگز دوست سے بے خوف نہیں بیٹھا میں جب تک میں نے اس کی عادت معلوم نہ کر لی اس دشمن کے دانتوں کا زخم گہرا لگتا ہے۔ جو لوگوں کی آنکھوں میں دوست معلوم ہووے یعنی جو بظاہر دوست بنا ہوا ہو۔

چہ دانید کہ اگر ایں ہم از جملہ دزداں باشد بعیاری درمیان ما تعبیہ شدہ تا بوقتِ فرصت یاراں را خبر کند مصلحت آں بینم کہ مریں خفتہ را بگذاریم و رخت برداریم جواناں را پند پیر استوار آمد و مہابتے عظیم از مشتے زن در دل گرفتند و رخت برداشتند و جوان را خفتہ بگذاشتند آنگہ خبر یافت کہ آفتابش بر کتف سر برآورد و کارواں رفتہ دید بیچارہ بسے بگردید رہ بجائے نبرد و تشنہ و بے نوا روی برخاک و دل بر ہلاک نہادہ می گفت۔

مَنْ يُحَدِّثُنِيْ وَ زُمَّ العِيسُ	قطعه	مَا لِلْغَرِيْبِ سِوَى الْغَرِيْبِ اَنِيْس

حلِ الفاظ: **عیاری:** چالاکی۔ **تعبیہ:** پوشیدہ چھپنا۔ **رخت برداشتن:** سفر کرنا۔ **پند:** نصیحت۔ **استوار:** مضبوط۔ **مہابت:** خوف۔ **مشت زن:** پہلوان۔ **کتف:** مونڈھا۔ **تشنہ:** پیاسا۔ **بے نوا:** بے سامان۔ **مَنْ:** کون۔ **يُحَدِّث:** بیان کرے گا۔ **وذم العیس:** قافلہ روانہ ہو گیا۔ **انیس:** غمخوار۔ **غریب:** مسافر۔

ترجمہ مع مطلب: تم کیا جانو، ممکن ہے یہ بھی چوروں کے گروہ میں سے ہو اور چالاکی سے ہم میں آملا ہو تا کہ موقع پا کر دوستوں کو خبردار کر دے۔ مصلحت یہی دیکھتا ہوں کہ اس کو سوتا ہوا چھوڑ دیں اور سفر شروع کر دیں۔ جوانوں کو بوڑھے کی نصیحت ٹھیک معلوم ہوئی اور بہت خوف پہلوان سے اپنے دل میں لیا۔ سفر شروع کر دیا اور پہلوان کو سوتا ہوا چھوڑ گئے۔ اس وقت جاگا جبکہ دھوپ اس کے مونڈھوں پر چمکی۔ سر اٹھایا اور دیکھا کہ قافلہ روانہ ہو گیا ہے۔ بیچارہ بہت پھرا۔ راستہ کا پتہ نہ چلا، پیاسا اور بے سامان تھا۔ عاجز ہو کر موت کا یقین کر کے کہتا تھا۔ (شعر) کون ہے وہ جو مجھ سے بات چیت کرے اور حال یہ ہے کہ قافلہ تو جا چکا ہے۔ مسافر کا مسافر کے سوا غمخوار نہیں ہوتا۔

درشتی کند بر غریباں کسے	فرد	کہ نابودہ باشد بغربت بسے

مسکین دریں سخن بود کہ پادشہ پسرے بہ صید از لشکریاں دُور افتادہ بود و بالائے سرش ایستادہ ہمی شنید و در حیاتش ہمی نگرید

صورتش پاکیزہ دید و حالش پریشان پرسید از کجائی و بدیں جا تگہ چوں افتادی برخے ازانچہ برسر او رفتہ بود اعادت کرد ملک زادہ را بر حال تباہِ او رحمت آمد و خلعت و نعمت داد معتمدے را باوے بفرستاد تا بشہرِ خویش باز آمد پدرش بدیدن او شادمانی کرد و بر سلامتِ حالش شکر گفت۔

حلّ الفاظ: درشتی: سختی۔ غریباں: مسافراں۔ غربت: مسافرت۔ ہیأت: شکل، صورت۔ برخے: تھوڑا۔ اعادت: لوٹانا۔ معتمد: جس پر اعتماد ہو۔ شادمانی: خوشی۔

ترجمہ مع مطلب: (فرد) مسافروں پر وہ آدمی سختی کرتا ہے جو سفر میں زیادہ نہ رہا ہو وہ بیچارہ اسی گفتگو میں تھا کہ ایک بادشاہ کا لڑکا شکار میں اپنے لشکریوں سے جدا ہو گیا تھا۔ اور اس کے سرہانے کھڑا ہوا سب سن رہا تھا اور اس کی حالت دیکھ رہا تھا۔ اس کی صورت پاکیزہ اور حالت پریشان دیکھی۔ دریافت کیا کہاں سے آیا ہے اور یہاں کیسے پہنچا، بعض حالات جو پہلوان پر گزرے تھے اس نے بیان کر دیئے، شہزادہ کو اس کی تباہ حالت پر رحم آیا۔ خلعت اور نعمت عطا کی اور ایک قابل اعتماد شخص کو اس کے ہمراہ روانہ کیا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر واپس پہنچ گیا۔ باپ نے اس کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا اور اس کے حال کی سلامتی پر خدا کا شکر ادا کیا۔

شبانگہ ازانچہ برسرِ او رفتہ بود از حالت کشتی و جورِ ملاح و ظلم روستایاں برسر چاہ و غدرِ کاروانیاں در راہ با پدر ہمی گفت پدر گفت اے پسر نہ گفتمت ہنگام رفتن کہ تہیدستاں را دستِ دلیری بستہ است و پنجہ شیری شکستہ۔

حلّ الفاظ: جور: ظلم۔ ظلم روستایاں: گاؤں والوں کا ظلم۔ غدرِ کاروانیاں: قافلہ والوں کی بیوفائی۔ ہنگام: وقت۔ تہی دست: خالی ہاتھ۔

ترجمہ مع مطلب: رات کو جو کچھ اس پر گزرا تھا۔ کشتی کی حالت، ملاح کا ظلم، گاؤں والوں کی زیادتی کنویں پر اور قافلہ والوں کی غداری راستہ میں باپ سے بیان کی۔ باپ نے کہا اے بیٹے جاتے وقت میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا کہ مفلسوں کا دلیری کا ہاتھ بندھا ہوا ہے اور بہادری کا پنجہ ٹوٹا ہوا۔

چہ خوش گفت آں تہی دست سلحشور	شعر	جوئے زر بہتر از ہفتاد من زور

پسر گفت اے پدر ہر آئینہ تارنج نہ بری گنج برنداری و تا جان در خطر نہ نہی بر دشمن ظفر نیابی و تا دانہ پریشاں نہ کنی خرمن نگیری نہ بینی باندک مایہ رنجے کہ بردم چہ تحصیل راحت کردم و بہ نیشے کہ خوردم چہ مایہ عسل آوردم۔

گرچہ بیروں ز رزق نتواں خورد	فرد	در طلب کاہلی نباید کرد

ہرگز نہ کند دُرِ گرانمایہ بہ چنگ،	فرد	غواص گر اندیشہ کند کام نہنگ

حلِّ الفاظ: جوئے زر: ایک جو برابر سونا۔ **ہفتادمن:** ستر من، مراد کثرت ہے۔ **ظفر:** ۔ **فتح:** خرمن۔ **کھلیان:** نیش۔ ڈنگ: **عسل:** شہد۔ **کاہلی:** سستی۔ **غواص:** غوطہ لگانے والا۔ **کام:** تالو۔ **حلق نہنگ:** ناکو۔ **دُرِ گرانمایہ:** قیمتی موتی۔ **بچنگ:** چنگل میں مراد حاصل کرنا۔ **سلحشور:** سپاہی۔

ترجمہ مع مطلب: (شعر) کیا اچھا کہا اس مفلس سپاہی نے: ایک جو سونا بہتر ہے ستر من زور سے مطلب یہ ہے کہ تھوڑا سا مال و زر زیادہ طاقت سے بہتر ہے۔ بیٹے نے کہا اے باپ جب تک تکلیف نہ اٹھائے خزانہ حاصل نہیں ہوتا اور جب تک جان خطرہ میں نہ ڈالے تو دشمن پر فتح نہیں پائے گا اور جب تک دانے نہ بوئے گا کھلیان حاصل نہ کرے گا۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ میں نے جو تھوڑی سی تکلیف اٹھائی۔ کس قدر راحت حاصل کی اور میں نے جو ایک مرتبہ ڈنگ کھایا، کس قدر شہد لایا۔ (فرد) اگرچہ رزق مقدر سے زیادہ نہیں کھا سکتے۔ اس کے باوجود رزق کے طلب کرنے میں سستی نہ کرنی چاہیے۔ (فرد) غوطہ لگانے والا اگر مگر مچھ کے حلق کا خوف کرے گا (اس کے کھانے کا) تو ہرگز قیمتی موتی حاصل نہ کر سکے گا۔

حکمت:۔ آسیا سنگِ زیریں متحرک نیست لاجرم تحمل بارگراں ہمیکند۔

یاز افتادہ راچہ قوت بود دست و پایت چو عنکبوت بود	قطعہ	چہ خورد شیر شرزہ دربن غار گر تو درخانہ صید خواہی کرد

پدر پسر را گفت ترا دریں نوبت فلک یاوری کرد و اقبال رہبری کہ صاحب دولتے بتو رسید و بر تو بخشید و کسر حالت را بتفقدی جبر کرد چنیں اتفاق نادر افتد و بر نادر حکم نتواں کرد۔

باشد کہ یکے روز پلنگش بدرد	بیت	صیاد نہ ہر بار شغالے ببرد

حلِّ الفاظ: آسیا سنگ: چکی کا پاٹ۔ **زیریں:** نیچے۔ **متحرک:** حرکت کرنے والا۔ **تحمل بارگراں:** بھاری بوجھ برداشت کرنا۔ **شیر شرزہ:** غضبناک شیر۔ **دربن:** غار کی جڑ میں یعنی گہرائی میں۔ **قوت:** غذا۔ **صید:** شکار۔ **عنکبوت:** مکڑی۔ **نوبت:** مرتبہ۔ **فلک یاوری کرد:** آسمان نے امداد کی۔ **اقبال:** نصیبہ۔ **رہبری:** راہنمائی۔ **کسر حالت:** ٹوٹی ہوئی حالت۔ **تفقد:** مہربانی۔ **جبر:** ٹوٹے ہوئے کو باندھنا، درست کرنا۔ **شغال:** گیدڑ۔ **پلنگ:** تیندوا۔

ترجمہ مع مطلب: چکی کے نیچے کا پاٹ حرکت کرنے والا نہیں ہے۔ یعنی چونکہ وہ حرکت نہیں کرتا اسی لیے بھاری بوجھ اٹھاتا ہے۔ (قطعہ) غضبناک شیر غار کی گہرائی میں پڑا ہوا کیا کھائے گا۔ گرے ہوئے باز کو کیا غذا ملے گی، اگر تو گھر ہی میں شکار کرے گا تو تیرے ہاتھ اور پیر مکڑی جیسے ہو جائیں گے۔ باپ نے بیٹے سے کہا کہ اس دفعہ آسمان نے تیری مدد کی اور خوش نصیبی

نے تیری رہبری کی کہ ایک صاحب دولت تیرے پاس پہنچ گیا اور اس نے تجھ پر رحم کیا اور تیری ٹوٹی ہوئی حالت کو اپنی مہربانی سے درست کر دیا۔ ایسا اتفاق شاذ و نادر ہوتا ہے اور شاذ پر حکم نہیں لگا سکتے۔ (بیت) شکاری ہر دفعہ گیدڑ کو شکار نہیں کر پاتا ہے، ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک دن تیندوا اس کو پھاڑ ڈالتا ہے۔

چنانکہ یکے از ملوک پارس را نگینے گرانمایہ در انگشتری بود بارے بحکم تفرج باتنے چند خاصاں بمصلائے شیراز بیروں رفت فرمود تا انگشتری را بر گنبدِ عضد نصب کردند تا ہر کہ تیر از حلقہ انگشتری بگذارند خاتم او را باشد اتفاقاً چہار صد حکم انداز کہ در خدمتِ او بودند بینداختند جملہ خطا کردند مگر کودکے کہ بر بام رباطے بہ بازیچہ تیر از ہر طرف می انداخت۔

حلِ الفاظ: نگینہ: نگ۔ انگشتری: انگوٹھی۔ تفرج: تفریح۔ مُصلّٰی: عیدگاہ۔ گنبد عضد: عضد الدین بادشاہ کے مقبرہ کا گنبد۔ نصب: قائم۔ حکم انداز: نشانہ پر شرطیہ تیر مارنے والا۔ بام: بالاخانہ۔ رباط: مسافر خانہ۔

ترجمہ مع مطلب: یہ واقعہ ایسا ہی ہے جیسا کہ فارس (ایران) کے ایک بادشاہ کی انگوٹھی میں ایک قیمتی نگینہ تھا۔ ایک دفعہ تفریح کے لیے چند مصاحبین کے ساتھ شیراز کی عیدگاہ میں گیا۔ حکم دیا کہ اس انگوٹھی کو عضد الدین کے گنبد پر نصب کر دیں جو شخص اس انگوٹھی کے حلقہ سے تیر پار کر دے گا انگوٹھی اس کی ہوگی۔ اتفاقاً چار سو تیر انداز جو نشانہ پر حکماً تیر لگاتے تھے اس کی خدمت میں تھے۔ سب نے تیر اس پر مارے اور سب کے تیروں نے خطا کی۔ نشانہ پر نہیں بیٹھے۔ مگر ایک بچے کا تیر جو کھیل کے طور سے مسافر خانہ کی چھت پر سے تیر اِدھر اُدھر پھینک رہا تھا۔

بادِ صبا تیر او از حلقہ انگشتری بگذرانید خلعت و نعمت یافت و خاتم بوے ارزانی داشتند آوردہ اند کہ پسر تیر و کمان را بسوخت گفتند چرا چنیں کردی گفت تا رونق نخستیں بر جائے ماند۔

گہ بود کز حکیم روشن رائے	قطعہ	بر نیاید درست تدبیرے
گاہ باشد کہ کودکے ناداں		بغلط بر ہدف زند تیرے

حلِ الفاظ: رونق نخستیں: پہلی آبرو۔ کودکِ ناداں: ناسمجھ بچہ۔

ترجمہ مع مطلب: بادِ صبا (پروا ہوا) نے اس کے تیر کو انگوٹھی کے حلقہ سے پار کر دیا۔ خلعت اور انعام پایا۔ بیان کرتے ہیں کہ لڑکے نے تیر و کمان جلا دیا۔ لوگوں نے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ جواب دیا تا کہ پہلی آبرو باقی رہے۔ (قطعہ) کبھی ایسا ہوتا ہے کہ روشن رائے حکیم سے درست تدبیر نہیں ہوتی اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک ناسمجھ لڑکا غلطی سے نشانہ پر تیر مار دیتا ہے۔

فائدہ: اس حکایت کا یہ ہے کہ انسان کو صرف جسمانی طاقت کے بھروسہ پر سفر نہ کرنا چاہیے۔ سفر کرنے کے لیے صاحب علم یا صاحب جمال یا اچھی آواز والا یا پیشہ ور صاحب ہنر ہونا چاہیے۔

حکایت (۲۹) درویشے را شنیدم کہ بہ غارے نشستہ بود در بروی از جہاں بستہ و ملوک و اغنیاء را در چشم ہمت او شوکت و ہیبت نماندہ۔

تا بمیرد نیاز مند بود	قطعہ	ہر کہ برخود در سوال کشاد
گردن بے طمع بلند بود		از بگذار و پادشاہی کن

حل الفاظ: اغنیا: مالدار جمع غنی کی۔ **شوکت:** دبدبہ۔ **ہیبت:** خوف۔ **در سوال کشاد:** مانگنا شروع کر دیا۔ **نیاز مند:** عاجز۔ **آز:** حرص، لالچ، طمع۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے ایک فقیر کے متعلق سنا کہ وہ ایک غار میں بیٹھا ہوا تھا اور دروازہ اہل دنیا کے لیے اپنے اوپر بند کر دیا تھا اور بادشاہوں اور مالداروں کی اس کی بلند نظر میں کوئی شوکت اور ہیبت نہ رہی تھی۔

(قطعہ) جس نے اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھول دیا یعنی مانگنا شروع کر دیا، تازندگی وہ لوگوں کے سامنے نیاز مند رہے گا۔ لالچ کو چھوڑ دے اور بادشاہی کر۔ اس لیے کہ بے طمع (مخلص) آدمی کی گردن بلند رہتی ہے کسی کے سامنے نہیں جھکتی۔

یکے از ملوک آں طرف اشارت کرد کہ توقع بکرم و اخلاق مرداں چنیں ست کہ یکے بامابنان و نمک موافقت کنند شیخ رضاداد بحکم آنکہ اجابت دعوت سنت ست دیگر روز ملک بعذر قدومش رفت عابد از جای برجست و ملک را در کنار گرفت و تلطف کرد و ثنا گفت۔

حل الفاظ: یکے: ایک بار۔ **بنان و نمک موافقت کنی:** ہمارے ساتھ کھانا کھالیں۔ **اجابت:** قبول۔ **قدوم:** تشریف آوری۔ **کنار:** بغل۔ **تلطف:** مہربانی۔

ترجمہ مع مطلب: اس نواح کے ایک بادشاہ نے اشارہ کیا (درخواست کی) کہ اللہ والوں کے اخلاق اور کرم سے یہ امید ہے کہ ایک بار ہمارے ساتھ کھانا کھالیں۔ شیخ نے رضا مندی (منظوری) دے دی اس لیے کہ دعوت کا قبول کرنا سنت ہے۔ دوسرے دن بادشاہ درویش کی تشریف آوری کے عذر میں کہ آپ نے تشریف لا کر بڑی تکلیف فرمائی۔ درویش کی خدمت میں گیا۔ عابد اپنی جگہ سے اٹھا اور بادشاہ کو بغل میں لیا یعنی بغل گیر ہوا اور مہربانی کی اور بادشاہ کی تعریف کی۔

چوں غائب شد یکے از جماعت پرسید شیخ را کہ چندیں ملاطفت امروز کہ با پادشہ کردی خلاف عادت بود دیگر ندیدم گفت نشنیدی آنکہ یکے از صاحبدلاں گفتہ ست۔

هر کرا بر سماط بنشستی	فرد	واجب آمد بخدمتش برخاست
گوش تواند کہ ہمہ عمروے		نشنود آوازِ دف و چنگ و نے
دیدہ شکیبد ز تماشائے باغ	مثنوی	بے گل و نسرین بسر آرد دماغ
گرنبود بالشِ آگندہ پر		خواب تواں کرد حجر زیر سر
ورنہ بود دلبر ہمخوابہ پیش		دست تواں کرد بآغوش خویش
ویں شکم بے ہنر و پیچ پیچ		صبر ندارد کہ بسازد و ہیچ

حلِ الفاظ: **ملاطفت:** نرمی۔ **سماط:** دستر خوان۔ **بخدمتش برخاست:** اس کی تعظیم کے لیے کھڑا ہوا۔ **تماشہ:** سیر۔ **نسرین:** سیوتی۔ **بالش آگندہ پر:** پروں سے بھرا ہوا تکیہ۔ **حجر:** پتھر۔ **ورنہ بود:** اگر نہ ہوئے۔ **دلبر ہمخوابہ:** ساتھ سونے والا۔ **معشوق آغوش:** بغل، گود۔ **پیچ در پیچ:** خم در در۔ **گل:** گلاب۔

ترجمہ مع مطلب: جب بادشاہ چلا گیا، مریدوں میں سے ایک مرید نے دریافت کیا۔ حضرت شیخ نے آج اتنی نرمی جو بادشاہ کے ساتھ کی آپ کی عادت کے خلاف تھی۔ میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ شیخ نے فرمایا کیا تو نے نہیں سنا کہ ایک صاحب دل نے فرمایا ہے۔ (فرد) تو جس کے دستر خوان پر بیٹھا یعنی جس کا نمک کھا لیا۔ اس کی تعظیم کے لیے اٹھنا شکریہ ادا کرنے کے لیے ضروری ہوا۔ (مثنوی) کان کر سکتا ہے کہ تمام عمر دف، چنگ، بانسری کی آواز نہ سنے، آنکھیں باغ کی سیر سے صبر کر سکتی ہیں اور دماغ بغیر گلاب اور سیوتی کے بسر کر سکتا ہے اگر پروں سے بھرا ہوا تکیہ نہ ہووے تو انسان سر کے نیچے پتھر رکھ کر سو سکتا ہے، اگر ساتھ سونے والا معشوق پاس نہ ہو تو ہاتھ کو اپنی بغل میں دبا کر سو سکتے ہیں۔ لیکن یہ بے ہنر اور پیچ در پیچ (مراد انتڑیاں) پیٹ صبر نہیں کرتا کہ تھوڑی سی چیز (کم روزی) پر قناعت کرے۔

باب چہارم

در فوائد خاموشی

چوتھا باب چپ رہنے کے بیان میں

حکایت (۱) یکے از دوستاں گفتم امتناع سخن گفتنم بعلت آں اختیار آمدہ است کہ غالب اوقات در سخن نیک و بد اتفاق افتد و دیدہ دشمنان جز بر بدی نمی آید گفت اے برادر دشمن آں بہ کہ نیکی نہ بیند۔

وَ اَخُو الْعَدَاوَةِ لَا يَمُرُّ بِصَالِحٍ	شعر	اِلَّا وَ يَلْمِزُهٗ بِكَذَّابٍ اَشِرٍ

حلِ الفاظ: **امتناع:** رکنا۔ **اختیار:** پسند۔ **غالب:** اکثر۔ **اخوالعداوۃ:** دشمنی والا۔ **صالح:** نیک۔ **لایمر:** نہیں گذرتا ہے۔ **یلمزہ:** عیب لگاتا ہے۔ **کذاب:** بہت جھوٹا۔ **اشر:** بہت بُرا۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے ایک دوست سے کہا مجھے گفتگو سے باز رہنا (خاموش رہنا) اس لیے پسند آیا کہ اکثر اوقات اچھی بُری بات کرنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ اور دشمنوں کی آنکھیں سوائے بُرائی کے نہیں پڑتی ہیں۔ یعنی دشمنوں کی نظریں برائی ہی پر پڑتی ہیں۔ اس دوست نے کہا اے بھائی دشمن وہی اچھا ہے جو نیکی نہ دیکھے۔ (شعر) دشمن نہیں گزرتا ہے کسی نیک آدمی کے پاس سے، مگر اس کو عیب لگاتا ہے کہ یہ بہت جھوٹا اور بہت بُرا ہے۔

ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب ست	شعر	گل ست سعدی و در چشم دشمناں خارست
نور گیتی فروز چشمہ ہور	بیت	شت باشد بچشمِ موشک کور

حلِ الفاظ: **ہور:** سورج۔ **گیتی:** دنیا۔ **موشک کور:** چھچھوندر۔ **گل:** پھول۔ **خار:** کانٹا۔

ترجمہ مع مطلب: ہنر دشمنی کی آنکھ میں بہت بڑا عیب ہے۔ سعدی پھول ہے لیکن دشمنوں کی نظر میں کانٹا ہے۔

(بیت) دنیا کو روشن کرنے والے سورج کے چشمہ کی روشنی چھچھوندر کی آنکھ میں بہت بری معلوم ہوتی ہے۔

فائدہ: عام حالات میں خاموش رہنا ہی بہتر ہے، بولنے سے اچھی سے اچھی بات پر دشمنوں کو نکتہ چینی کا موقع مل جاتا ہے۔

حکایت (۲) بازرگانے را ہزار دینار خسارت افتاد پسر را گفت نباید کہ با کسے ایں سخن در میان نہی گفت اے پدر فرمان تراست نگویم ولیکن باید کہ مرا بر فائدہ ایں مطلع گردانی کہ مصلحت در نہاں داشتن چیست گفت تا مصیبت دو نشود یکے نقصانِ مایہ دیگر شماتتِ ہمسایہ۔

کہ لاحول گویند شادی کناں	شعر	مگو اندوہِ خویش بادشمنان

حلِّ الفاظ: خسارت: ٹوٹا، نقصان۔ فرمان: حکم۔ مایہ: پونجی۔ شماتت: کسی کے نقصان پر خوش ہونا۔ ہمسایہ: پڑوسی۔ اندوہ: غم۔ لاحول سے مراد: لاحول ولا قوۃ إلا باللہ العلی العظیم۔

ترجمہ مع مطلب: ایک سوداگر کا ہزار دینار (سونے کا سکہ) کا نقصان تجارت میں ہوگیا۔ اپنے بیٹے سے کہا مناسب نہیں کہ کسی سے اس کا ذکر کیا جائے، لڑکے نے عرض کیا ابا آپ کا حکم ہے، اس لیے میں کسی سے نہ کہوں گا، لیکن مجھے اس کے فائدے پر آگاہ کردینا چاہیے کہ چھپانے میں کیا مصلحت ہے۔ باپ نے کہا تا کہ ایک سے دو مصیبتیں نہ ہوجائیں۔ ایک تو مال کا نقصان دوسرے ہمسایہ کی خوشی۔ (شعر) اپنا غم دشمنوں سے بیان نہ کرو کہ وہ خوش ہوتے ہیں لاحول پڑھیں گے۔

فائدہ: اپنے نقصان کا ذکر دوستوں کے سوا کسی سے نہ کرنا چاہیے، دشمنوں کو سنانے سے نقصان تو پورا نہیں ہوسکتا البتہ ان کو خوش ہونے کا موقع ملے گا۔

حکایت (۳) جوانے خردمند از فنونِ فضائل حظے وافر داشت وطبعے نافر چنانکہ در محافل دانشمندان نشستے زبان سخن ببستے بارے پدرش گفت اے پسر تو نیز آنچہ دانی بگوی گفت ترسم از آنچہ ندانم بپرسند وشرمساری برم۔

زیر نعلین خویش میخے چند کہ بیا نعل برستورم بند	قطعہ	آن شنیدی کہ صوفئے میکوفت آستینش گرفت سرہنگے

حلِّ الفاظ: فنونِ فضائل: جمع فضیلت مراد اقسام علوم۔ نافر: نفرت کرنے والی۔ محافل: جمع محفل مجلسیں۔ سرہنگ: سپاہی۔ ستور: گھوڑا۔ صوفی: فقیر۔ میخ: کیل۔

ترجمہ مع مطلب: ایک عقلمند جوان علوم کی قسموں سے بہت زیادہ حصہ رکھتا تھا اور طبیعت نفرت کرنے والی (یکسو رکھتا تھا) چنانچہ عقلمندوں کی مجلس میں بیٹھتا اور گفتگو سے زبان بند رکھتا۔ ایک مرتبہ باپ نے اس سے کہا اے لڑکے تو بھی جو کچھ جانتا ہے بیان کر، بیٹے نے کہا میں خوف کرتا ہوں جو کہ میں نہیں جانتا وہ پوچھ لیں تو شرمندگی اٹھانی پڑے گی۔ (قطعہ) تونے وہ سنا ہے کہ ایک صوفی اپنے جوتے کے تلے میں چند کیلیں ٹھوک رہا تھا۔ ایک سپاہی نے اس کی آستین پکڑی کہ آ اور میرے گھوڑے کے نعل باندھ دے یعنی لگادے۔

و لیکن چو گفتی دلیلش بیار	فرد	نگفتہ ندارد کسے با تو کار

ترجمہ مع مطلب: نہ کہی ہوئی بات پر کوئی تجھ سے بحث نہیں کرتا، لیکن جب کہہ دی تو اب اس کی دلیل پیش کر۔

فائدہ: علماء اور حکماء کی مجلس میں خاموش رہنا بہتر ہے۔ ورنہ بعض دفعہ اپنی کم مائیگی پر ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔

حکایت (۴) عالمے معتبر را مناظرہ افتاد با یکے از ملاحدہ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ عَلیٰ حِدَۃٍ و بحجت او بر نیامد سپر بینداخت و برگشت کسے گفتا ترا با چندیں فضل و ادب کہ داری با بے دینے حجت نماند گفت علمِ من قرآن ست وحدیث وگفتار مشائخ و او بدیںہا معتقد نیست ونمی شنود و مرا شنیدن کفرِ او بہ چہ کار آید۔

آں کس کہ بہ قرآن وخبرز ونرہی	بیت	آنست جوابش کہ جوابش ندہی

حلِ الفاظ: مناظرہ: حق بات ثابت کرنے کے لیے گفتگو کرنا۔ ملاحدہ: جمع ملحد، بے دین۔ لعنہم اللہ علی حدۃ: اللہ لعنت کرے ان کی بے دینی پر۔ سپر انداختن: عاجز ہونا۔ حجت: دلیل۔ برنیامد: جیت نہ سکا۔ خبر: حدیث۔ گفتار مشائخ: بزرگانِ دین کا کلام۔

ترجمہ مع مطلب: ایک معتبر عالم کو ایک بے دین سے مناظرہ کا اتفاق ہوا۔ اللہ تعالیٰ لعنت کرے ان کی بے دینی پر وہ عالم دلیل سے اس پر غالب نہ آ سکا۔ عاجز ہو گیا اور واپس آ گیا۔ ایک شخص نے پوچھا آپ کو باوجودیکہ اس قدر علم و ادب رکھتے ہیں ایک بے دین کے سامنے دلیل نہ رہی کہ پیش کر سکتے؟ اس عالم نے فرمایا میرا علم قرآن اور حدیث اور بزرگوں کے اقوال میں ہے اور وہ بے دین ان چیزوں کا معتقد نہیں ہے اور نہیں سنتا ہے پھر مجھے اس کی کفریات سننے سے کیا فائدہ۔ (بیت) وہ شخص کہ قرآن اور حدیث کے ذریعے اس سے چھٹکارا نہ پائے تو اس کا جواب یہی ہے کہ اس کو جواب نہ دے تو۔

فائدہ: بے دین افراد سے شدید ضرورت کے بغیر مناظرہ نہ کرنا چاہیے اور اگر مجبوری ہو اور گفتگو کرنا ضروری ہو تو ان کے سامنے قرآن وحدیث سے دلائل پیش نہ کرنے چاہئیں۔ صرف عقلی دلائل پر اکتفا کرنا چاہیے۔

حکایت (۵) جالینوس ابلہے را دید دست در گریبانِ دانشمندے زدہ بے حرمتی ہمی کرد گفت اگر ایں دانا بودے کار او بناداں بدیں جا نرسیدے۔

دو عاقل را نباشد کین و پیکار	مثنوی	نہ دانائے ستیزد با سبکسار
اگر ناداں بوحشت سخت گوید		خرد مندش بہ نرمی دل بجوید

حلِ الفاظ: جالینوس: حکمائے یونان میں مشہور طبیب تھا۔ دانشمند: عالم، عاقل۔ کین و پیکار: جھگڑا۔ سبکسار: بیوقوف۔ وحشت: بے تمیزی۔

ترجمہ مع مطلب: جالینوس طبیب نے ایک بیوقوف کو دیکھا کہ وہ ایک عاقل کے گریبان میں ہاتھ ڈالے بے عزتی کر رہا تھا جالینوس نے کہا اگر یہ عقلمند ہوتا تو اس کا کام بیوقوفوں سے اس درجہ تک نہ پہنچتا۔ یعنی اگر یہ عقلمند صحیح معنٰی میں ہوتا تو بے وقوفوں کے ہاتھوں اس کو اتنی ذلت اٹھانی نہ پڑتی۔ (مثنوی) دو عقلمندوں میں لڑائی جھگڑا نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ایک عقلمند ایک بیوقوف سے لڑے گا، اس لیے کہ اگر ناسمجھ بے تمیزی سے سخت سست باتیں کہہ دے گا تو عقل مند نرمی سے اس کی دلجوئی کرے گا اور لڑائی

نہ ہوگی۔

دو صاحبدل نگہدارند موئے	بقیہ مثنوی	ہمیدوں سر کشے و آزرم جوئے
وگردرہر دو جانب جاہلانہد		اگر زنجیر باشد بگسلانند
یکے را زشت خوئے داد دشنام		تحمل کرد وگفت اے نیک فرجام
بتر زانم کہ خواہی گفت آنی		کہ دانم عیب من چوں من ندانی

حلِّ الفاظ: زشت خو: بُری عادت والا۔ دشنام: گالی۔ تحمل: برداشت۔ نیک فرجام: نیک انجام۔ صاحبدل: اللہ والے بھلے لوگ۔

ترجمہ مع مطلب: دو صاحبدل ایک بال کو بھی حفاظت سے رکھیں گے۔ ایسے ہی ایک سرکش اور ایک صالح کا متلاشی۔ مطلب یہ ہے کہ اگر دونوں بھلے شریف آدمی ہوں گے تو ان میں رسہ کشی ہی نہ ہوگی اور اگر دو میں ایک سرکش ہوگا تو اگر یہ سرکشی کرے گا تو دوسرا نرمی کرے گا، اس لیے بال کے ٹوٹنے کی نوبت نہ آئے گی اور اگر دونوں طرف جاہل ہیں اور درمیان میں زنجیر ہوگی۔ لوہے کی زنجیر بھی توڑ ڈالیں گے اس لیے کہ ہر ایک اپنی طرف کھینچے گا۔ ایک بھلے آدمی کو ایک بدخو نے گالی دے دی۔ اس نے تحمل کیا اور کہا اے نیک انجام جو کچھ تو میرے متعلق کہے گا، میں اس سے بدتر ہوں۔ اس لیے کہ میرے بہت سے عیب تو ایسے ہیں جن کو میں ہی جانتا ہوں تو ان سے واقف بھی نہیں۔

فائدہ: کج خلق آدمیوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا چاہیے، ایسا کرنے سے لڑائی کا دروازہ بند ہو جاتا ہے جو عین دانائی ہے۔

حکایت (۶) سحبان وائل را درفصاحت بے نظیر نہادہ اند بحکم آنکہ سالے بر سر جمع سخن گفتے کہ لفظے مکرر نہ کردے و اگر ہماں اتفاق افتادے بعبارت دیگر بگفتے واز جملہ ادب ندمائے حضرت ملوک یکے این ست۔

سخن گرچہ دلبند و شیریں بود	مثنوی	سزا وار تصدیق و تحسین بود
چو یک بار گفتی مگو بازپس،		کہ حلوا چو یکبار خوردند بس،

حلِّ الفاظ: سحبان: عرب کی ولایت میں مشہور فصیح گذرا ہے۔ فصاحت: خوش بیانی۔ نُدماء: جمع ندیم کی، ہمنشین۔ دلبند: دلچسپ۔ تصدیق: سچ جاننا۔ تحسین: تعریف۔

ترجمہ مع مطلب: سحبان جو کہ وائل کا بیٹا تھا۔ اس کو فصاحت میں بے نظیر سمجھا ہے لوگوں نے، اس لیے کہ وہ ایک سال تک کسی مجمع میں گفتگو کرتا تو کوئی لفظ دوبارہ زبان پر نہ لاتا اور اگر ویسا ہی اتفاق ہوتا تو دوسرے الفاظ میں کہتا۔ مطلب یہ ہے کہ اگر وہی مضمون دوبارہ بیان کرنا ہوتا تو اس کو دوسرے الفاظ اور نئی عبارت سے ادا کرتا۔ بادشاہ کے ہم نشینوں کے آداب میں سے ایک بات یہ بھی ہے۔ (مثنوی) بات اگرچہ کتنی ہی دلچسپ ہو شیریں ہو اور تعریف کرنے اور یقین کرنے کے لائق ہو۔ جب تو نے

ایک بار کہہ دی تو پھر دوسری مرتبہ اس کو مت کہہ اس لیے کہ حلوہ اگرچہ لذیذ ہوتا ہے جب ایک بار کھالیں تو کافی ہے یعنی دل بھر جاتا ہے۔ اور بار بار کھانے کو طبیعت نہیں چاہتی۔

فائدہ: اس حکایت میں گفتگو کرنے کا سلیقہ اور طریقہ اور ندمائے شاہی کے لیے ادب بتایا گیا ہے کہ مضمون کو ایک مرتبہ جن الفاظ و عبارت سے ادا کیا ہے۔ دوسری دفعہ نئی عبارت اور نئے الفاظ لانے چاہئیں۔

حکایت (۷) یکے را از حکماء شنیدم کہ می گفت ہرگز کسے بہ جہل خود اقرار نکردہ است مگر آں کس کہ چوں دیگرے در سخن باشد ہمچناں تمام ناگفتہ سخن آغاز کند۔

سخن را سرست اے خردمند و بُن	مثنوی	میاور سخن درمیانِ سخن
خداوندِ تدبیر و فرہنگ و ہوش		نگوید سخن تا نہ بیند خموش

حلِ الفاظ: سرست: ابتدا ہے۔ بُن: جڑ۔ مراد انتہا۔ فرہنگ: دانائی۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے ایک دانا سے سنا کہ وہ کہتا تھا کہ ہرگز کسی نے کبھی اپنی جہالت کا اقرار نہیں کیا ہے، مگر وہ شخص کہ جب دوسرا بات چیت کر رہا ہو اور ابھی اس کی گفتگو پوری نہ ہوئی ہو کہ یہ بات شروع کر دے۔ (مثنوی) اے عقلمند بات کی ابتدا اور انتہا ہوتی ہے، کسی کی بات کے درمیان کلام مت کر یعنی کسی کی بات مت کاٹ۔ صاحب تدبیر، صاحب عقل اور صاحب ہوش یعنی جس کو اللہ نے عقل تدبیر اور ہوش عطا فرمائے ہیں وہ بات شروع ہی نہ کرے گا، جب تک دوسرے کو خاموش نہ دیکھ لے گا۔

فائدہ: جب کوئی شخص کلام کر رہا ہو، تو اس کی گفتگو کے درمیان اپنی بات شروع نہ کرو۔ یعنی اس کی گفتگو کو قطع نہ کرو، ایسا کرنے سے بسا اوقات بہت شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ اور اپنی جہالت کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔

حکایت (۸) تنے چند از بندگانِ محمود گفتند حسن میمندی را کہ سلطان امروز چہ گفت ترا در فلاں مصلحت گفت بر شما ہم پوشیدہ نماند گفتند آنچہ با تو گوید بامثالِ ما گفتن روا ندارد گفت باعتمادِ آنکہ داند کہ نگویم پس چرا ہمی پرسید،

نہ ہر سخن کہ برآید بگوید اہل شناخت	بیت	بسرِّ شاہ سرِ خویشتن نشاید باخت

حلِ الفاظ: حسن میمندی: سلطان محمود غزنوی کا وزیر تھا۔ اہل شناخت: سمجھدار۔ سر: راز۔ سر باختن: سر کٹوانا۔

ترجمہ مع مطلب: سلطان محمود غزنوی کے چند غلاموں (ملازموں) نے حسن میمندی سے کہا کہ آج تجھ سے بادشاہ نے فلاں معاملہ میں کیا کہا۔ حسن نے کہا کہ وہ بات تم پر بھی پوشیدہ نہ رہے گی۔ انہوں نے کہا جو باتیں تجھ سے کر لیتا ہے ہم جیسوں سے ان کا کہنا درست نہیں سمجھتا۔ حسن نے کہا اس اعتماد پر کہ وہ جانتا ہے کہ میں نہ کہوں گا۔ جب یہ بات ہے تو پھر تم کیوں پوچھتے ہو۔

(بیت) اہل عقل جو بات ان پر ظاہر ہو اس کو کہہ نہیں دیا کرتے، خصوصاً بادشاہ کا راز کہہ کر اپنے سر کو کٹوانا نہیں چاہیے۔

حکایت (۹) در عقدِ بیع سرائے متردد بودم جہودے گفت بخر کہ من از کدخدایانِ محلتم وصف ایں خانہ چنانکہ ہست از من پرس ہیچ عیبے ندارد گفتم بجز آنکہ تو ہمسایہ من باشی۔

خانہ را کہ چوں تو ہمسایہ ست	قطعہ	دہ درم سیم کم عیار ارزد
لیکن امیدوار باید بود		کہ پس از مرگِ تو ہزار ارزد

حلِ الفاظ: در عقد بیع سرائے: ایک مکان خریدنے کے معاملہ میں۔ **جہود:** یہودی۔ **کدخدا:** صاحب خانہ۔ **محلت:** محلہ۔ **کم عیار:** کھوٹے۔ **مرگ:** موت۔ **متردد:** متفکر۔۔

ترجمہ مع مطلب: میں ایک مکان خریدنے کے معاملہ میں فکر مند تھا کہ خریدوں یا نہ خریدوں۔ ایک یہودی نے کہا خرید لیجئے، میں بھی اس محلہ کے رئیسوں میں سے ایک ہوں جیسا وہ گھر ہے اس کی تعریف مجھ سے دریافت کر لیجئے۔ وہ مکان کوئی عیب نہیں رکھتا ہے۔ میں نے کہا واقعی کوئی عیب نہیں رکھتا۔ اس کے سوا کہ تو میرا پڑوسی ہوگا۔ (قطعہ) جس گھر کا ہمسایہ تجھ جیسا (یہودی کافر) ہو وہ دس درہم کھوٹی چاندی قیمت رکھتا ہے۔ لیکن امیدوار رہنا چاہیے کہ تیرے مرنے کے بعد ہزار درہم کھرے اس کی قیمت ہو جائے گی۔

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوا کہ مکان خریدنے یا کرایہ پر لینے سے پہلے اس مکان کے ہمسایوں کو دیکھنا چاہیے کہ کیسے ہیں اگر ہمسائے اچھے ہوں مکان کی قیمت بڑھ جاتی ہے ورنہ کم ہو جائے گی۔

حکایت (۱۰) یکے از شعراء پیش امیر دزداں رفت و ثنا گفت فرمود تا جامہ اش برکنند و از دہ بدر کنند مسکین برہنہ بسرما می رفت سگان در قفائے وے افتادند خواست تا سنگے بردارد و سگاں را دفع کند زمین یخ بستہ بود و عاجز شد و گفت ایں چہ حرام زادہ مرد مانند سگاں را کشادہ اند و سنگ را بستہ امیر دزداں از غرفہ بدید بشنید و بخندید و گفت اے حکیم از من چیزے بخواہ گفت جامہ خودمی خواہم اگر انعام فرمائی۔

مصرع	رَضِيْنَا مِنْ نَوَالِكَ بِالرَّحِيْلِ

حلِ الفاظ: شعراء: جمع شاعر۔ **امیر دزداں:** چوروں کا سردار۔ **ثنا:** تعریف۔ **از دہ بدر کنند:** گاؤں سے نکال دیں۔ **سگ:** کتا۔ **قفا:** پیچھے۔ **حرام زادہ:** جس کا باپ معلوم نہ ہو، مراد شریر اور فتنہ پرداز۔ **غرفہ:** بالا خانہ۔ **دریچہ:** کھڑکی۔ **نوال:** بخشش۔ **رحیل:** کوچ۔

ترجمہ مع مطلب: ایک شاعر چوروں کے سردار کے پاس گیا اور اس کی بہت تعریف کی، اس نے حکم دیا کہ اس کے کپڑے

اتار لو اور گاؤں سے باہر نکال دو۔ غریب ننگا سردی میں جا رہا تھا۔ کتے اس کو اجنبی دیکھ کر اس کے پیچھے پڑ گئے، چاہا کہ ایک پتھر اٹھائے اور کتوں کو بھگا دے زمین پر برف جمی ہوئی تھی، عاجز ہو گیا اور کہا یہ کیسے حرام زادہ (شریر) آدمی ہیں کتوں کو کھول دیا ہے اور پتھر باندھ دیئے ہیں۔ چوروں کے سردار نے کوٹھے پر سے دیکھا اور کہا اے دانا آدمی مجھ سے کچھ مانگ لے۔ اس شاعر نے کہا اگر تو عطا فرمائے تو میں اپنے کپڑے مانگتا ہوں، بس یہی انعام ہوگا۔ **(مصرع)** آپ کی عطا کے بدلہ ہم اسی پر راضی ہیں کہ (بخیریت گھر) کوچ کر جائیں۔

امید وار بود آدمی بخیر کساں	بیت	مرا بخیر تو امید نیست شر مرساں

سالارِ دزداں را بر و رحمت آمد جامہ او باز داد و قبائے پوستینی براں مزید کرد و درمے چند۔

حلِ الفاظ: قبا: اچکن، جُبہ۔ مزید کرد: زیادہ کر دیا۔

ترجمہ مع مطلب: انسان انسانوں کی بھلائی کا امیدوار ہوتا ہے۔ مجھ کو تجھ سے نیکی کی امید نہیں ہے میرے ساتھ برائی ہی نہ کر۔ چوروں کے سردار کو اس پر رحم آیا۔ اس کے کپڑے واپس کر دیئے اور ایک اونی قبا اور چند درہم اس پر اضافہ کر دیئے۔

فائدہ: شریر اور بداخلاق آدمیوں سے بھلائی کی امید نہ رکھنی چاہیے۔ ایسے لوگوں سے اگر نقصان نہ پہنچے تو یہی غنیمت ہے۔

حکایت (۱۱) **منجمے بخانہ در آمد مردِ بیگانہ دید بازنِ او باہم نشستہ دشنام داد و سخت گفت درہم افتادند فتنہ و آشوب برخاست صاحبدلے بریں واقف گشت گفت۔**

تو بر اَوجِ فلک چہ دانی چیست	شعر	چوں ندانی کہ در سرائے تو کیست

حلِ الفاظ: منجم: نجومی۔ مردِ بیگانہ: غیر آدمی۔ درہم افتادند: لڑ پڑے۔ آشوب: شور و غل۔ اوج: بلندی۔ فلک: آسمان۔ سرائے: گھر۔

ترجمہ مع مطلب: ایک نجومی اپنے گھر میں داخل ہوا۔ ایک غیر آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھا۔ اس نے گالی دی اور سخت سست کہا، دونوں لڑ پڑے ایک فتنہ اور ہنگامہ برپا ہوا، ایک صاحب دل (اللہ والے) نے اس پر واقف ہو کر کہا:

(شعر) تو کیا جانے آسمان کی بلندی پر کیا ہے، جب تو یہ نہیں جانتا کہ تیرے گھر میں کون ہے۔

فائدہ: علم نجوم ظنی علم ہے اس لیے نجومیوں کی باتوں پر اعتماد اور اعتقاد نہ کرنا چاہیے۔

حکایت (۱۲) **خطیبے کریہ الصوت خود را خوش آواز پنداشتے و فریاد بے فائدہ برداشتے گفتی نَعِیبُ غُرَابِ الْبَیْنِ در پردہ الحان اوست یا آیت اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ در شانِ اوست۔**

إِذَا نَهِقَ الْخَطِيْبُ أَبُو الْفَوَارِسْ	شعر	لَهٗ صَوْتٌ يَهُدُّ اصْطَخَرْ فَارِسْ

حلِ الفاظ: **خطیب:** خطبہ دینے والا، واعظ۔ **کریہ الصوت:** بدآواز۔ **فریاد:** شوروغل۔ **نعیب:** کوے کی آواز۔ **غراب:** کوا۔ **البین:** جدائی۔ **ان انکر الاصوات لصوت الحمیر:** بیشک بدترین آواز گدھے کی ہے۔ **شان:** حالت۔ **نہق:** گدھے نے آواز کی۔ **ابوالفوارس:** خطیب کی کنیت ہے۔ **یہُدُّ:** گرادیتا ہے۔ **اصطخر:** قلعہ جو ایران میں ہے۔

ترجمہ مع مطلب: ایک بدآواز خطیب اپنے آپ کو خوش آواز سمجھتا تھا۔ اور شور بے فائدہ مچاتا تو کہہ سکتا ہے کہ جدائی کے کوئے کی آواز اس کی آواز کے پردہ میں پوشیدہ ہے یا یہ آیت کہ سب سے بری آواز گدھے کی ہے۔ اسی کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ (شعر) جب خطیب ابوالفوارس گدھے کی طرح چیختا ہے اس کی آواز ایسی ہے کہ اُصطخر کے قلعہ کو جو فارس (ایران) میں ہے گرادیتی ہے۔ گرادیتے سے مراد یہ ہے کہ اس کی کریہہ آواز سے اصطخر کا قلعہ لرز جاتا ہے۔

مردم قریہ بعلت جاہے کہ داشت بلیتش رامیکشیدند واذیتش رامصلحت نمی دیدند تا یکے از خطبائے آں اقلیم کہ با اوعداوتے نہانی داشت بارے بپرسیدن آمدہ بود گفت ترا خوابے دیدہ ام خیر باد گفت چہ دیدی گفت چناں دیدم کہ ترا آوازِ خوش است ومردماں از انفاسِ تو در راحت خطیب اندریں لختے بیندیشید وگفت جزاك الله ایں چہ مبارک خوابیست کہ دیدی کہ مرا بر عیب خود واقف گردانیدی معلوم شد کہ آواز ناخوش دارم وخلق از بلند خواندنِ من در رنجند عہد کردم کہ ازیں پس خطبہ نگویم مگر بہ آہستگی۔

حلِ الفاظ: **مردم قریہ:** گاؤں کے لوگ۔ **علت:** سبب۔ **جاہ:** عزت، مرتبہ۔ **بلیتش می کشند:** اس کی مصیبت برداشت کرتے تھے۔ **اذیتش:** اس کے ستانے کو۔ **عداوت نہانی:** پوشیدہ دشمنی۔ **خیر باد:** خدا خیر کرے۔ **انفاس:** کلام۔ **لختے:** تھوڑی دیر۔ **بلند خواندن:** زور سے پڑھنا۔ **راحت:** آرام، خوشی۔

ترجمہ مع مطلب: گاؤں کے لوگ اس کے مرتبہ کی وجہ سے جو وہ رکھتا تھا، اس کی مصیبت برداشت کرتے تھے اور اس کے ستانے کو مصلحت نہیں دیکھتے تھے۔ یعنی اس کے ستانے میں خیر نہیں سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ اس ولایت کے خطیبوں میں سے ایک خطیب جو اس سے پوشیدہ دشمنی دل میں رکھتا تھا، اس کی مزاج پرسی کے لیے آیا تھا، اس نے اس خطیب سے کہا میں نے تیرے متعلق ایک خواب دیکھا ہے خدا خیر کرے۔ اس نے کہا تو نے کیا دیکھا؟ جواب دیا میں نے ایسا دیکھا ہے کہ لوگ آپ کے کلمات (کلام) سے راحت میں ہیں۔ خطیب مذکور نے اس معاملہ میں تھوڑی دیر سوچا اور کہا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ یہ کیسا مبارک خواب ہے جو تو نے دیکھا کہ تو نے مجھ کو میرے عیب پر واقف کردیا، معلوم ہوگیا کہ میں ناپسندیدہ آواز رکھتا ہوں اور لوگ میرے زور سے (خطبہ) پڑھنے سے تکلیف میں ہیں۔ میں نے عہد کرلیا ہے کہ اس کے بعد خطبہ نہیں پڑھوں گا، مگر آہستگی سے۔

از صحبتِ دوستے برنجم عیبم ہنر و کمال بیند کو دشمن شوخ چشم بے بک	قطعه	کاخلاقِ بدم حسن نماید خارم گل و یاسمن نماید تا عیب مرا بمن نماید
ہر آنکس کہ عیبش نگویند پیش	فرد	ہنر داند از جاہلی عیبِ خویش

حلِ الفاظ: صحبت: ساتھ رہنا، تعلق۔ **اخلاق بدم:** میرے بُرے اخلاق۔ **حسن:** اچھا، نیک۔ **یاسمن:** چنبیلی۔ **کو:** کہاں ہے۔ **بے باک:** نڈر۔ **جاہل:** نادان۔ **شوخ چشم:** بے حیا۔

ترجمہ مع مطلب: میں اس دوست کی صُحبت (تعلق) سے رنجیدہ ہوں جو میرے بُرے اخلاق کو میرے سامنے اچھا ظاہر کرے میرے عیبوں کو ہنر اور کمال سمجھے، میرے کانٹوں کو گلاب اور چنبیلی کر دکھائے۔ وہ شوخ چشم اور نڈر دشمن کہاں ہے جو میرے عیب مجھ پر ظاہر کر دے۔ (فرد) ہر وہ شخص جس کے عیب اس کے سامنے نہ بیان کریں، وہ نادانی سے اپنے عیب کو ہنر سمجھتا رہے گا۔

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اس دوست سے جو تمھارے سامنے تمھارے عیبوں کو ہنر ظاہر کرے وہ دشمن اچھا ہے جو تمہارے عیب تم پر ظاہر کر دے۔

حکایت (۱۳) یکے در مسجد بطوع بانگِ نماز گفتے باداۓ کہ مستمعان را از و نفرت بودے وصاحبِ مسجد امیرے بود عادل نیک سیرت نمی خواستش کہ دل آزردہ گردد، گفت اے جواں مرد ایں مسجد را موذنانِ قدیمی اند کہ ہر یکے از ایشان را پنج دینار مرتب داشتہ ام ترا دہ دیناری دہم تا جائے دیگر روی بریں قول اتفاق کردند پس از مدتے در گذرے پیش امیر باز آمد و گفت۔

حلِ الفاظ: بانگ: آواز۔ **مُستمعان:** سننے والے۔ **نفرت:** بیزاری۔ **عادل:** انصاف کرنے والا۔ **سیرت:** خصلت۔ **مؤذن:** اذان دینے والا۔ **دینار:** سونے کا سکہ۔ **مرتب:** مقرر۔

ترجمہ مع مطلب: ایک شخص مسجد میں بڑے شوق سے اذان دیتا تھا ایسے طریقہ سے کہ اذان سننے والوں کو اس سے نفرت ہوتی تھی۔ مسجد کا متولی (منتظم) ایک امیر منصف مزاج نیک خصلت تھا جو نہیں چاہتا تھا کہ اس کا دل رنجیدہ ہووے۔ اس نے کہا اے جوانمرد میں مسجد کے چند مؤذن قدیمی ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کے لیے میں نے ۵۔۵ دینار مقرر کیے ہیں تم کو دس دینار دیتا ہوں تم کسی دوسرے مقام پر چلے جاؤ، وہ مؤذن اس بات پر راضی ہو گیا اور چلا گیا ایک مدت گذرنے کے بعد اس امیر کے پاس لوٹ کر آیا اور کہا:

اے خداوند برمن حیف کردی کہ بدہ دینار ازاں بقعہ ام بیرون کردی کہ آنجا رفتہ ام بست دینار مید ہند کہ جائے دیگر روم

قبول نمی کنم امیر بخندید وگفت زنہار نستانی کہ بہ پنجاہ دینار راضی گردند۔

شعر	
بہ تیشہ کس نہ خراشد زروئے خارا گل	چنانکہ بانگِ درشت تو میخرا شد دل

حلِّ الفاظ: خداوند: مالک۔ حیف: ظلم۔ بقعہ: جگہ، مقام۔ تیشہ: تیر۔ بسولا خارا: سخت پتھر۔ گل: کیچڑ مٹی۔

ترجمہ مع مطلب: اے آقا آپ نے مجھ پر ظلم کیا کہ دس دینار دے کر اس جگہ سے نکال دیا جس مقام پر میں اب ہوں مجھ کو بیس دینار دیتے ہیں کہ دوسری جگہ چلا جاؤں میں قبول نہیں کر رہا ہوں، امیر ہنسا اور کہا کہ تو ہرگز نہ لے کہ وہ پچاس دینار دینے پر راضی ہو جائیں گے۔ (شعر) کوئی شخص تیشہ (پھاوڑہ) سے سخت پتھر سے اس طرح مٹی کو نہیں چھیلتا جیسا کہ تیری سخت آواز دل کو چھیلتی ہے۔

فائدہ: اس حکایت کا یہ ہے کہ اگر کسی کے عیب کو اس پر ظاہر کرنا ہو تو سلیقہ سے کام لینا چاہیے۔

حکایت (۱۴) ناخوش آوازے ببانگِ بلند قرآن خواندے صاحب دلے روزے بروبگذشت وگفت ترا مشاہرہ چند ست گفت ہیچ گفت پس ایں زحمت بخود چرا می دہی گفت از بہر خدامی خوانم گفت از بہر خدا دیگر مخواں

بیت	
گر تو قرآن بدیں نمط خوانی	ببری رونق مسلمانی

حلِّ الفاظ: ناخوش آواز: بھدی آواز۔ ببانگِ بلند: بلند آواز سے۔ مشاہرہ: تنخواہ۔ ہیچ: کچھ نہیں۔ زحمت: تکلیف۔ نمط: طریقہ۔

ترجمہ مع مطلب: ایک بدآواز (بھدی آواز والا) بلند آواز سے قرآن مجید پڑھتا تھا، ایک صاحبدل کا ایک دن اس پر گزر ہوا۔ دریافت کیا تمھاری تنخواہ کیا ہے؟ یعنی تم کو کلام مجید پڑھنے پر کیا ملتا ہے۔ اس نے کہا کچھ نہیں۔ اس بزرگ نے فرمایا پھر خود کو یہ تکلیف کیوں دیتا ہے۔ اس نے کہا میں قرآن مجید خدا کے لیے پڑھتا ہوں۔ اس صاحبدل نے فرمایا خدا کے لیے آئندہ نہ پڑھیو۔ (بیت) اگر قرآن مجید اسی طرح پڑھتا رہے گا تو مسلمانی کی رونق (آبرو) کھو دے گا۔

فائدہ: اس حکایت کا یہ ہے کہ بدآواز کو قرآن مجید آہستہ پڑھنا چاہیے۔

باب پنجم

در عشق جوانی

پانچواں باب عشق اور جوانی کے بیان میں

حکایت (۱) حسن میمندی را گفتند سلطان محمود چندیں بندہ صاحب جمال دارد کہ ہر یکے بدیع جہانے اند چگونہ افتادہ است کہ باہیچ کدام از ایشاں میلے ومحبتے ندارد چنانکہ با ایاز با آنکہ زیادت حُسنے ندارد گفت ہر چہ در دل فرود آید در دیدہ نکو نماید۔

وگر بچشم ارادت نگہ کند در دیو / کسے بدیدہ انکار گر نگاہ کند	قطعہ	فرشتہ اش بنماید بچشم محبوبی / نشان صورت یوسف دہد بنا خوبی

حل الفاظ: میمند: نام مقام۔ حسن میمندی: سلطان محمود کا وزیر اعظم۔ صاحب جمال: حسن والے۔ بدیع جہان: نادر جہاں۔ ایاز: سلطان محمود کا غلام ومحبوب۔ ناخوبی: برائی۔ دردل فرود آید: دل میں اتر جائے، پسند آ جائے۔ انکار: ناپسند رکھنا۔ ارادت: اعتقاد۔ دیو: شیطان بدصورت مراد ہے۔ نشان دہد: ظاہر کرے۔

ترجمہ مع مطلب: لوگوں نے حسن میمندی سے پوچھا کہ سلطان محمود اتنے غلام حسن والے رکھتا ہے کہ ان میں ہر ایک نادر زمانہ ہے، کیا وجہ ہے کہ جو محبت و رغبت ایاز کے ساتھ رکھتا ہے حالانکہ وہ زیادہ حسین نہیں ہے وہ محبت کسی اور کے ساتھ نہیں رکھتا۔ حسن نے جواب دیا کہ جو چیز دل میں گھپ جاتی ہے یعنی دل میں جگہ کر لیتی ہے وہی آنکھوں میں اچھی معلوم ہوتی ہے۔

(قطعہ) اگر کوئی شخص انکار کی آنکھ (ناپسندیدگی) سے دیکھے گا تو وہ یوسف علیہ السلام کی حسین صورت کو بھی بری بیان کرے گا۔ یعنی بُری ظاہر کرے گا اور اگر اعتقاد (محبت) کی آنکھ سے دیو یعنی بدصورت کو بھی دیکھے گا تو اس کی محبت کی نگاہ میں وہ مقرب فرشتہ دکھائی دے گا۔

ہر کہ سلطان مرید او باشد / وآنکہ را پادشہ بیندازد	مثنوی	گر ہمہ بد کند نکو باشد / کسش از خیل خانہ ننوازد

حل الفاظ: مُرید: معتقد۔ خیل گلہ اسپاں: خیل خانہ سے مراد قبیلہ ہے۔

ترجمہ مع مطلب: جو شخص بادشاہ اس کا مرید ہووے، اگر وہ تمام بُرے کام کرے گا تو اچھے شمار ہوں گے اور جس کو بادشاہ نظر سے گرا دے گا تو کوئی اس کے گھر والوں میں سے بھی اس پر نوازش نہ کرے گا۔

فائدہ: (۱) عشق کے لیے خوبصورتی ضروری نہیں۔ (۲) جس کو بادشاہ پسند کرے اس کے سارے عیب ہنر بن جاتے ہیں۔

حکایت (۲) گویند خواجہ را بندۂ نادر الحسن بود باوے بسبیل مودت و دیانت نظرے داشت با یکے از دوستاں گفت دریغ ایں بندہ من باحسن وشمائلے کہ دارد اگر زبان دراز و بے ادب نہ بودے چہ خوش بودے گفت اے برادر چوں اقرار دوستی کردی توقع خدمت مدار کہ چوں عاشقی و معشوقی درمیان آمد مالکی و مملوکی برخاست۔

خواجہ بابندہ پری رخسار چہ عجب کو چو خواجہ حکم کند	قطعہ	چوں در آید ببازی و خندہ ویں کشد بار ناز چوں بندہ
غلام آبکش باید و خشت زن	بیت	بود بندہ نازنین مشت زن

حل الفاظ: **خواجہ:** مالک، سردار، وزیر۔ **نادر الحسن:** عجیب حسن والا۔ **سبیل:** راستہ۔ **مودّت و دیانت:** دوستی اور پرہیزگاری۔ **دریغ:** افسوس۔ **شمائل:** خصلت۔ **توقع:** امید۔ **غلام آبکش:** غلام کنویں سے پانی کھینچنے والا، ڈھونے والا۔ **خشت زن:** اینٹ بنانے والا۔ **مشت زن:** مکے مارنے والا۔ **پری رخسار:** خوبصورت۔

ترجمہ مع مطلب: کہتے ہیں کہ ایک آقا کے پاس ایک عجیب حسن والا غلام تھا اور اس سے دوستی اور پرہیزگاری کی راہ سے محبت کرتا تھا۔ اس مالک نے اپنے ایک دوست سے کہا افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ میرا غلام حسن و جمال، ناز و انداز کے ساتھ اگر زبان دراز اور بے ادب نہ ہوتا تو بہت اچھا ہوتا۔ اس دوست نے کہا اے بھائی جب تو نے محبت اور دوستی کا اقرار کر لیا تو اس سے خدمت کی امید مت رکھ۔ اس لیے کہ جب عاشقی اور معشوقی درمیان میں پیدا ہوگئی آقائی اور غلامی ختم ہوگئی۔ (قطعہ) آقا جب اپنے پری رخسار غلام کے ساتھ کھیلنے اور ہنسنے لگے تو کیا تعجب کی بات ہے کہ وہ غلام مالک کی طرح حکومت کرے اور یہ آقا غلام کی طرح ناز برداری کرے۔ (بیت) غلام پانی کھینچنے والا اور اینٹیں بنانے والا ہونا چاہیے۔ نازنین (معشوق) غلام گھونسے مارنے والا ہوتا ہے۔

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوا کہ عشق و محبت ہو جانے کے بعد غلاموں اور شاگردوں سے بھی خدمت کی امید نہ رکھنی چاہیے اس لیے کہ جب محبت پیدا ہو جائے گی تو خدام کے قلب سے ہیبت و دبدبہ ختم ہو جائے گا اور بے تکلفی و گستاخی درمیان میں پیدا ہو جائے گی۔

حکایت (۳) پارسائے را دیدم بہ محبت شخصے گرفتار نہ طاقت صبر نہ یارائے گفتار چندانکہ ملامت دیدے و غرامت کشیدے ترک تصابی نہ کردے گفتے

کوتہ نکنم ز دامنت دست بعد از تو ملاذ و ملجائے نیست	قطعہ	ور خود بزنی بہ تیغ تیزم ہم در تو گریزم از گریزم

حلِ الفاظ: **متقی:** نیک آدمی۔ **یارائے گفتار:** کلام کرنے کی طاقت۔ **غرامت:** سختی، تاوان۔ **تصابی:** عشق۔ **ملجاء وملاذ:** جائے پناہ۔ **دست کوتاہ کردن:** چھوڑ دینا۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے ایک پرہیزگار کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کی محبت میں گرفتار تھا نہ صبر کی طاقت تھی نہ کچھ کہنے کی قوت، وہ جتنی (بہت) ملامت سنتا اور سختیاں اٹھاتا لیکن عشق بازی نہ چھوڑتا اور کہتا میں تیرے دامن سے ہاتھ کوتاہ نہ کروں گا یعنی تیرا دامنِ محبت نہ چھوڑوں گا۔ اگر تو مجھے تیز تلوار سے مار ڈالے تیرے سوا میری کوئی جائے پناہ نہیں ہے۔ اگر میں تجھ سے بھاگوں گا تو مجبوراً تیری طرف ہی بھاگوں گا۔ دوسری کوئی جائے پناہ اور راہ نظر نہیں آتی، دوسرا مطلب جب در بمعنیٰ دروازہ ہو یہ ہے اگر میں بھاگوں گا تجھ سے تو تیرے دروازہ کی طرف ہی بھاگوں گا۔

بارے ملامتش کردم وگفتم عقل نفیست راچہ شد کہ نفس خسیست غالب آمد زمانے بفکرت فرو رفت وگفت۔

قوتِ بازوئے تقویٰ را محل	قطعہ	ہر کجا سلطان عشق آمد نماند
او فتادہ تا گریباں در وحل		پاک دامن چوں زید بیچارہ

حلِ الفاظ: **عقلِ نفیس:** پاکیزہ عقل۔ **نفس خسیس:** کمینہ نفس۔ **زید:** مضارع زیستن کا بمعنیٰ زندہ رہے۔ **وحل:** کیچڑ۔ **سلطان عشق:** شاہ عشق سے مراد عشق ہے۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے ایک دفعہ اس کو ملامت کی اور کہا تیری پاکیزہ عقل کو کیا ہو گیا کہ تیرا کمینہ نفس اس پر غالب آ گیا۔ تھوڑی دیر سوچتا رہا اور کہا (قطعہ) جہاں سلطانِ عشق آیا یعنی جہاں عشق غالب آ گیا پرہیزگاری کی قوتِ بازو کے لیے جگہ نہیں رہتی ہے، وہ بیچارہ پاک دامن کس طرح زندگی بسر کر سکتا ہے جو گریبان تک کیچڑ میں پھنسا ہوا ہو۔

فائدہ: جب عشق کا غلبہ ہوتا ہے عقل جاتی رہتی ہے اس لیے بتلائے عشق کو نصیحت کرنا مفید نہیں ہے۔

حکایت (۴) **یکے را دل از دست رفتہ بود وترکِ جاں گفتہ مطمح نظرش جائے خطرناک ومظنہ ہلاک نہ لقمہ متصور شدے کہ بکام آید یا مرغے کہ بدام افتد۔**

زر و خاک یکساں نماید برت	بیت	چو در چشم شاہد نیاید زرت

حلِ الفاظ: **مطمح نظر:** مقصود، محبوب۔ **مظنہ ہلاک:** وہ جگہ جس میں ہلاکت کا خطرہ ہو۔ **شاہد:** شوق۔ **برت:** تیرے نزدیک۔

ترجمہ مع مطلب: ایک شخص کا دل ہاتھ سے چلا گیا تھا اور مرنے کی ٹھان لی تھی۔ اس کا مقصود ایک خطرناک جگہ تھی اور وہاں ہلاکت کا اندیشہ تھا۔ وہ معشوق ایسا لقمہ نہیں تھا کہ جو حلق میں آ جائے اور ایسا پرندہ نہیں تھا جو جال میں پھنس جائے۔ (بیت) اگر معشوق کی نظر میں تیرے روپیہ پیسہ کی وقعت نہیں ہے تو پھر سونا اور مٹی تیرے لیے دونوں برابر ہیں، سونے کو مٹی پر کوئی فضیلت

نہیں ہے اس لیے کہ سونا حصولِ مطلب کا ذریعہ ہے خود مطلوب نہیں۔

بارے نصیحتش گفتند ازیں خیال محال تجنب کن خلقے ہم بدیں ہوس کہ تو داری اسیر ندو پائے دل در زنجیر بنالید وگفت۔

دوستاں گو نصیحتم مکنید	قطعہ	کہ مرادیدہ بر ارادتِ اوست
جنگ جویاں بزور پنجہ و کتف		دشمناں را کشند وخوباں دوست

حلِ الفاظ: تجنب: پرہیز۔ ہوس: لالچ۔ ارادت: ارادہ مراد تعلق ہے۔ خوباں: معشوقاں، دوست، عاشق۔ اسیر: مقید۔ خلوقے: ایک مخلوق۔

ترجمہ مع مطلب: ایک مرتبہ دوستوں نے بطور نصیحت اس کو کہا کہ اس ناممکن خیال سے باز آ جا، ایک مخلوق اسی ہوس میں قیدی ہے جو تو رکھتا ہے اور ان کے دل کا پاؤں زنجیر میں جکڑا ہوا، وہ عاشق رُویا اور اس نے کہا دوستوں سے کہہ دے کہ مجھے نصیحت نہ کریں کہ میری نظر صرف اس کے تعلق پر ہے۔ جنگجو افراد اپنے بازوؤں اور پنجوں کی طاقت سے دشمنوں کو ہلاک کرتے ہیں اور زمانے کے حسین اپنے دوستوں کو یعنی عشاق کو۔

شرطِ مودت نباشد باندیشہ جان دل از مہر جاناں برگرفتن۔

توکہ در بندِ خویشتن باشی	ابیات	عشق بازی دروغ زن باشی
گرنشاید بدوست رہ برون		شرطِ عشق ست در طلب مردن
گردست رسد کہ آستینش گیرم	فرد	ورنہ بروم بر آستانش میرم

حلِ الفاظ: شرطِ مودت: دوستی کی شرط۔ اندیشہ جان: جان کا خوف۔ مہر جاناں: محبوب کی الفت۔ دروغ زن: جھوٹا۔ در بند خویشتن بودن: اپنی فکر میں لگا رہنا۔

ترجمہ مع مطلب: دوستی کی شرط کے خلاف ہووے جان کے خوف سے دل معشوق کی محبت سے اٹھا لینا۔ (ابیات) اگر تو اپنی فکر میں لگا رہے گا (تن پروری، تن آسانی میں) تو تیری محبت جھوٹی ہوگی۔ اگر دوست کا راستہ پانا (وصال) ممکن نہ ہو تو اس کی طلب میں مرجانا عشق کی اولین شرط ہے۔ (فرد) اگر ہاتھ پہنچے گا یعنی بس چلے گا تو اس کی آستین پکڑ لوں گا ورنہ اس کے آستانہ (چوکھٹ) پر جاؤں گا اور مرجاؤں گا۔

متعلقانش را کہ نظر در کار او بود وشفقت بروزگار او پندش دادند وبندش نہادند۔

دردا کہ طبیب صبری فرماید	شعر	ویں نفس حریص را شکرے باید

آں شنیدی کہ شاہدے بہ نہفت تاترا قدر خویشتن باشد	ابیات	بادل از دست دادہ مے گفت پیش چشمت چہ قدرِ من باشد

حلِ الفاظ: شفقت: مہربانی۔ پند: نصیحت۔ بند: قید۔ دردا: ہائے درد ہائے افسوس (اس میں الف کثرت کے لیے ہے)۔ صبر: ایلوا کہ کڑوا ہوتا ہے۔ شاہد: معشوق۔ نہفت: پوشیدہ۔

ترجمہ مع مطلب: اس عاشق کے وہ متعلقین جن کی نظر اس کے کاموں پر اور ان کی مہربانی اس کے حال پر تھی انہوں نے اس کو نصیحت کی اور بند کر دیا۔ (شعر) ہائے افسوس طبیب تو ایلوا کھانے کا یعنی صبر کرنے کا حکم دیتا ہے اور یہ لالچی نفس شکر کا طالب ہے یعنی وصال کا خواہش مند ہے۔ (ابیات) تو نے وہ بات سنی ہے کہ ایک معشوق اپنے عاشق سے تنہائی میں کہہ رہا تھا، کہ جب تک تجھے اپنی قدر ہوگی تیری آنکھوں میں یعنی تیرے نزدیک میری کیا قدر ہوگی۔

آوردہ اند کہ مر آں پادشاہ ہزادہ را کہ مطمحِ نظر او بود خبر کردند کہ جوانے بر سرِ ایں میدان مداومت مے نماید خوش طبع شیریں زبان سخنہائے لطیف می گوید ونکتہائے بدیع از وی شنوند چنیں معلوم می شود کہ شورے در سر دارد و سوزے در جگر و شیدا صفت می نماید پسر دانست کہ دل آویختہ اوست وایں گرد بلا انگیختہ او مرکب بجانب اور راند چوں دید کہ شاہزادہ بنزدیک او عزم آمدن دارد بگریست و گفت۔

حلِ الفاظ: مطمحِ نظر: منظور نظر۔ مداومت: ہمیشگی۔ لطیف: پاکیزہ۔ بدیع: عجیب، نادر۔ مرکب: سواری۔ عزم: ارادہ۔

ترجمہ مع مطلب: بیان کرتے ہیں اس بادشاہ کو جو اس کا منظور نظر تھا۔ لوگوں نے خبر دے دی کہ ایک جوان اس میدان میں ہمیشہ آتا ہے، خوش طبع شیریں زبان ہے، کلام پاکیزہ کرتا ہے اور لوگ اس سے عجیب نکتے سنتے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ وہ سر میں ایک شور (عشق) اور جگر میں سوزش رکھتا ہے اور عاشق مزاج معلوم ہوتا ہے، شہزادہ سمجھ گیا کہ وہ اسی پر عاشق ہے اور یہ مصیبت کی گرد اسی کی اٹھائی ہوئی ہے۔ اس عاشق کی طرف گھوڑا دوڑایا، جب اس عاشق نے دیکھا کہ اس کا محبوب (شہزادہ) اس کے پاس آنے کا قصد رکھتا ہے تو رو کر کہنے لگا۔

آں کس کہ مرا بکشت و باز آمد پیش	بیت	مانا کہ دلش بسوخت برکشتہ خویش

چندانکہ ملاطفت کرد و پرسید کہ چونی از کجائی وچہ نام داری وچہ صنعت دانی جواں در قعرِ بحرِ مودت چناں غریق ماندہ کہ مجالِ نفس نداشت۔

اگر خود ہفت سبع از بر بخوانی	بیت	چو آشفتی الف با تا ندانی

گفتا سخنے با من چرا نگوئی کہ ہم از حلقہ درویشانم بلکہ حلقہ بگوشِ ایشانم آنگہ بقوت استیناسِ محبوب از میانِ تلاطم امواج

محبت برسر آورد و گفت۔

حلِ الفاظ: **ملاطفت:** مہربانی۔ **صنعت:** ہنر۔ **تعر:** گہرائی۔ **بحرِ مودت:** محبت کا دریا۔ **غریق:** ڈوبا ہوا۔ **مجالِ نفس:** سانس لینے کی طاقت۔ **ہفت سبع:** قرآن مجید کی سات منزلیں۔ **ازبر:** حفظ۔ **چو آشفتی:** جب تو عاشق ہو جائے۔ **حلقہ بگوش:** غلام۔ **استیناس:** مانوس کرنا۔ **تلاطم:** موجیں مارنا۔

ترجمہ مع مطلب: (بیت) جس شخص نے مجھے قتل کیا ہے اور پھر سامنے آیا ہے شاید اسے اپنے مقتول پر رحم آیا ہے، شہزادہ بہت نرمی سے پیش آیا پوچھا تو کیسا ہے کہاں کا رہنے والا ہے کیا نام ہے اور کیا کام جانتا ہے۔ جوان محبت کے دریا کی گہرائی میں اتنا ڈوبا ہوا تھا کہ سانس لینے کی طاقت یعنی کلام کرنے کی طاقت نہ رکھتا تھا۔ (بیت) اگر تو قرآن مجید کی ساتوں منزلوں کو حفظ کرے جب تو عاشق ہو جائے تو الف، با، تا بھی بھول جائے گا۔ شہزادہ نے کہا مجھ سے باتیں کیوں نہیں کرتا ہے کہ میں بھی فقیروں کی جماعت کا ایک فرد ہوں بلکہ میں تو ان کا غلام ہوں اس وقت محبوب کے مانوس کرنے کی قوت سے محبت کی موجوں کے تلاطم سے سر اٹھایا اور کہا۔

عجب ست باوجودت کہ وجودِ من بماند	شعر	تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن بماند

ایں بگفت نعرہ بزو جان بحق تسلیم کرد۔

عجب از کشتہ نباشد بدر خیمہ دوست	بیت	عجب از زندہ کہ چوں جاں بدر آورد سلیم

حلِ الفاظ: **نعرہ:** چیخ۔ **خیمہ:** ڈیرا۔ **سلیم:** سلامت۔ **جان بحق تسلیم کرد:** جان حق تعالیٰ کو سونپ دی یعنی مر گیا۔

ترجمہ مع مطلب: تعجب ہے کہ تیرے وجود کے سامنے میرا وجود باقی رہے تو کلام کرنے لگے اور مجھ کو بھی گفتگو کی طاقت باقی رہے۔ یہ کہا اور نعرہ مارا اور جان حق تعالیٰ کو سونپ دی یعنی مر گیا۔ (بیت) جس نے دوست کے دروازے پر جان دے دی اس پر تعجب نہیں، تعجب تو اس پر ہے جو دوست کے دروازہ سے زندہ واپس لوٹ آئے کہ کس طرح زندہ جان سلامت لے کر واپس آ گیا۔

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عشق مجازی میں جب عاشق کامل ہوتا ہے تو فانی (فنا ہونے والا) فی المحبوب ہو جاتا ہے اسی پر عاشقانِ الٰہی کو قیاس کرنا چاہیے۔

حکایت (۵) یکے را از متعلمان کمال بہجے بود و طیب لہجے معلم از انجا کہ حس بشریت ست با حسن بشرۂ او معاملتے داشت زجر و توبیخ کہ بر کودکانِ دیگرے کردے در حق وے روا نداشتے وقتے کہ بخلوتش دریافتے گفتے

نہ آنچناں بتو مشغولم اے بہشتی روی	قطعہ	کہ یادِ خویشتنم در ضمیر می آید
ز دیدنت نتوانم کہ دیدہ بر بندم		گراز مقابلہ بینم کہ تیرمی آید

حلِ الفاظ: **متعلمان:** جمع متعلم، طالب علم۔ **بہجت:** خوبصورتی۔ **معلم:** استاذ۔ **لہجہ:** آواز۔ **حس:** احساس۔ **بشریت:** آدمیت۔ **بشرہ:** جلد آدمی۔ **میل:** رغبت۔ **زجر و توبیخ:** ڈانٹ ڈپٹ۔ **خلوت:** تنہائی۔ **ضمیر:** دل۔ **نتوانم کہ دیدہ بربندم:** میں آنکھیں بند نہیں کرسکتا۔

ترجمہ مع مطلب: ایک طالب علم بہت زیادہ حسین اور خوش آواز تھا استاذ بوجہ تقاضائے بشریت اس کے خوبصورت چہرہ کی طرف میلان رکھتا تھا۔ اور وہ سختی اور ڈانٹ ڈپٹ کہ دوسرے بچوں پر کرتا تھا اس کے حق میں جائز نہ رکھتا تھا۔ اگر کسی وقت تنہائی میں ملاقات ہوتی تو کہہ دیتا تھا۔ (قطعہ) اے جنتی چہرہ رکھنے والے (حسین) میں تیرے ساتھ ایسا مشغول نہیں ہوں کہ مجھے اپنی یاد دل میں آجائے تیری دید سے آنکھیں بند نہیں کرسکتا ہوں۔ اگرچہ میں یہ دیکھ لوں کہ سامنے سے تیر آرہا ہے۔

بارے پسرش گفت چندانکہ در آداب درسِ من نظری فرمائی در آداب نفسم ہمچنیں تامل می فرمائی تا اگر در اخلاق من ناپسندے بینی کہ مرا آں پسندیدہ ہمی نماید بر آنم اطلاق فرمائی تا بہ تبدیل آں سعی کنم گفت اے پسر ایں سخن از دیگرے پرس کہ آں نظر کہ مرا باتست جز ہنر نمی بینم۔

چشمِ بد اندیش کہ برکندہ باد	قطعہ	عیب نماید ہنرش در نظر
ور ہنرے داری و ہفتاد عیب		دوست نہ بیند بجز آں یک ہنر

حلِ الفاظ: **آداب درس:** پڑھانے کے طریقے۔ **تامل:** غور۔ **اطلاع:** خبر دینا۔ **بد اندیش:** دشمن۔ **چشم برکندہ باد:** آنکھ پھوٹ جائے۔ **ور:** اگر۔ **ہنرے:** ایک ہنر۔ **آداب نفس:** درستی اخلاق۔

ترجمہ مع مطلب: ایک دفعہ اس لڑکے نے استاذ سے عرض کیا جتنا کہ آپ میرے پڑھانے کے اعلیٰ طریقوں پر توجہ فرماتے ہیں، اسی طرح میرے نفس کی تہذیب پر توجہ فرمائیے۔ اگر میرے اخلاق میں کوئی ناپسندیدہ بات ملاحظہ فرمائیں جس کا مجھے احساس نہ ہو اور میں اس کو اچھا سمجھتا ہوں تو آپ مجھ کو اس پر مطلع فرما دیجئے تاکہ اس کے بدلنے کی کوشش کروں۔ استاذ نے فرمایا اے لڑکے یہ بات کسی اور آدمی سے دریافت کرلو اس لیے کہ میری جو نظرِ محبت تیرے ساتھ ہے، اس کی وجہ سے مجھے ہنر کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ (قطعہ) خدا کرے دشمن کی آنکھیں پھوٹ جائیں۔ اس لیے کہ اس کی نظر میں ہنر بھی عیب دکھائی دیتا ہے۔ اور اگر تو ایک ہنر اور ستر عیب رکھتا ہے تو دوست اس ایک ہنر کے سوا کچھ نہیں دیکھے گا۔

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جب عشق مجازی میں معشوق کا ہر عیب ہنر معلوم ہوتا ہے تو عشق حقیقی رکھنے والوں کو بھی حق سبحانہ تعالیٰ کا ہر فعل پسندیدہ نظر آئے گا اور وہ اس پر راضی رہیں گے۔

حکایت (۶) **شبے یاد دارم کہ یارِ عزیزم از در درآمد چناں بے خود از جای برجستم کہ چراغم بہ آستین کشتہ شد۔**

سَرَیٰ طَیْفُ مَنْ یَجْلُوْ بِطَلْعَتِهِ الدُّجیٰ	شعر	فَقُلْتُ لَهٗ اَهْلًا وَّ سَهْلًا وَّ مَرْحَبًا

بہ نشست وعتاب آغاز کرد کہ درحال کہ مرابدیدی چراغ بکشتی بچہ معنی گفتم بدو معنی یکے آنکہ گمان بردم کہ آفتاب برآمد و دیگر آنکہ ایں بیتم بخاطر گذشت۔

چوں گرانے بہ پیش شمع آید	قطعه	خیزش اندرمیان جمع بکش
در شکر خندہ ایست شیریں لب		آستینش بگیرو و جمع بکش

حلِ الفاظ: **یارِعزیز:** پیارا دوست۔ **از دردر آمد:** دروازہ سے داخل ہوا۔ **سریٰ:** رات کو آیا۔ **طیف:** خیال۔ **یجلو:** جلا دیتا ہے، روشن کردیتا ہے۔ **طلعت:** صورت۔ **دُجیٰ:** تاریکی۔ **عتاب:** خفگی۔ **گرانے:** وہ شخص جس سے طبیعت پر گرانی ہوجائے۔

ترجمہ مع مطلب: ایک رات مجھے یاد ہے کہ میرا پیارا دوست دروازہ سے اندر داخل ہوا، میں ایسا بے خود ہوکر اپنی جگہ سے تیزی سے اٹھا کہ چراغ میری آستین سے بجھ گیا۔ (شعر) رات میں اس محبوب کا خیال آیا جو اپنی پیاری صورت سے تاریکی کو روشن کردیتا ہے، میں نے اس سے کہا اهلًا و سهلًا مرحبا، خوش آمدید، تم اپنوں میں آئے اور تم نے نرم زمین کو طے کیا تشریف آوری مبارک ہو۔ وہ بیٹھ گیا اور خفا ہونا شروع کردیا کہ مجھے دیکھتے ہی چراغ بجھا دیا کیا وجہ ہے، میں نے کہا دو باتیں ہیں ایک بات یہ کہ سورج نکل آیا، دوسری بات یہ کہ مجھے یہ شعر یاد آ گیا۔ (قطعه) جب کوئی ایسا شخص جس کا آنا طبیعت پر ناگوار ہو سامنے آجائے تو تجھ کو لازم ہے، کہ اس کو مجمع میں مار ڈال یعنی اس کو مار کر نکال دے اور اگر کوئی ہنس مکھ اور شیریں لب (معشوق) آجائے تو اس کی آستین پکڑ لے اور شمع بجھا دے تاکہ اندھیرے میں لپٹنے چپٹنے کا موقع خوب مل جائے۔

فائدہ: عاشق کو معشوق کے آنے کے وقت میں طبیعت پر کنٹرول کرنا چاہیے۔ اگر بے اختیاری میں کوئی بات نامناسب صادر ہو جائے تو اس کی بہتر توجیہ کرنی چاہیے۔

حکایت (۷) یکے دوستے را کہ زمانہا ندیدہ بود گفت کجائی کہ مشتاق بودم گفت مشتاقی بہ کہ ملولی۔

دیر آمدی اے نگار سرمست	مثنوی	زودت ندہم دامن از دست
معشوقہ کہ دیر دیر بیند		آخر بہ ازانکہ سیر بیند

لطیفہ: شاہدے کہ بار فیقاں آید بجفا کردن آمدہ است بحکم از غیرت ومضادت خالی نباشد۔

اِذَا جِئْتَنِیْ فِیْ رُفْقَةٍ لِتَزُوْرَنِیْ	بيت	وَاِنْ جِئْتَ فِیْ صُلْحٍ فَاَنْتَ مُحَارِبٌ

حلِ الفاظ: **مشتاق:** آرزومند۔ **ملول:** رنجیدہ۔ **نگار:** محبوب۔ **سرمست:** متوالا، مخمور۔ **رفیق:** دوست، یہاں مراد رقیب ہے۔

شاہد: معشوق۔ **غیرت:** رشک۔ **مضادت:** ضد کرنا۔ **رفقہ:** جمع رفیق، ساتھیوں، دوستوں۔ **محارب:** لڑنے والا۔ **اذا:** جب۔ **جئت:** آئے تو، صیغہ واحد مذکر حاضر۔ **لتزورنی:** لام کئی، تزور، صیغہ مضارع کا، زیارت کرے تو۔

ترجمہ مع مطلب: ایک شخص نے ایک ایسے دوست کو جس کو عرصہ سے نہیں دیکھا تھا کہا تو کہاں ہے میں عرصہ سے تیرا مشتاق تھا۔ اس دوست نے کہا مشتاقی (آرزومند رہنا) بہتر ہے اکتا جانے سے۔ (مثنوی) اے مست محبوب تو دیر سے آیا میں جلد تیرا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑوں گا۔ معشوق کہ اس کو دیر دیر سے دیکھیں یعنی کبھی کبھی دیکھیں یہ بات اس سے بہتر ہے کہ جی بھر کر دیکھیں اور طبیعت اُکتا جائے۔ (لطیفہ) معشوق اگر اپنے دوستوں (رقیبوں) کے ساتھ آئے تو ظلم کرنے کے لیے آیا ہے، اس وجہ سے کہ اس کا یہ آنا غیرت اور تکلیف سے عاشق کے لیے خالی نہ ہوگا۔ (بیت) جب تو اپنے دوستوں (رقیبوں) کے ساتھ مجھ سے ملنے کے لیے آئے اگر تو صلح کے لیے بھی آیا ہے تو بھی مجھ سے لڑنے والا ہے۔

بیک نفس کہ در آمیخت یار با اغیار	قطعہ	بسے نماند کہ غیرت وجودِ من بکشد
بخندہ گفت کہ من شمع جمعم اے سعدی		مرا ازاں چہ کہ پروانہ خویشتن بکشد

حلِ الفاظ: **نفس:** لمحہ۔ **اغیار:** غیروں۔ **بسے نماند:** کچھ دور نہیں۔ **من شمع جمعم:** میں محفل کی شمع ہوں۔

ترجمہ مع مطلب: اگر ایک لمحہ کے لیے بھی میرا معشوق غیروں سے ملا تو زیادہ دن نہ گزریں گے کہ غیرت میرے وجود کو مٹا دے گی۔ اس محبوب نے ہنس کر کہا اے سعدی میں محفل کی شمع ہوں مجھے اس سے کیا (کیا پروا) اگر پروانہ آپ کو ہلاک کر دے۔

فائدہ: عاشق کو محبوب کا زیادہ پیچھا نہ کرنا چاہیے اور نہ زیادہ روک ٹوک کرنی چاہیے اس لیے کہ محبوب شمع محفل کے مشابہ ہے شمع کو اس کی پروا نہیں ہوتی کہ کوئی پروانہ جل جائے گا۔ جل جائے اس کی بلا سے، اسے تو اپنے گرد پروانوں کی بھیڑ چاہیے۔

حکایت (۸) یاد دارم کہ در ایام پیشین من و دوستے چوں دو مغز بادام در پوستے صحبت داشتیم ناگاہ اتفاق غیبت افتاد پس از مدتے کہ باز آمد عتاب آغاز کرد کہ دریں مدت قاصدے نہ فرستادی گفتم دریغ آمدم کہ دیدہ قاصد بہ جمال تو روشن گردد و من محروم۔

یار دیرینہ مرا گو بزباں توبہ مدہ	قطعہ	کہ مرا توبہ بشمشیر نخواہد بودن
رشکم کہ کسے سیر نگہ در تو کند		باز گویم کہ کسے سیر نخواہد بودن

حلِ الفاظ: **ایام پیشین:** گذشتہ زمانہ۔ **دو مغز بادام در پوستے:** ایک چھلکے میں بادام کی دو گریاں یعنی دو مغز۔ **عتاب:** غصہ۔ **قاصد:** ایلچی۔ **دریغ:** افسوس۔ **جمال:** حُسن۔ **رشک:** غیرت۔ **ناگاہ:** اچانک۔

ترجمہ مع مطلب: مجھے یاد ہے کہ گذشتہ زمانہ میں میں اور میرا ایک دوست اس طرح ساتھ رہتے تھے جیسے کہ بادام کے ایک

چھلکے میں دو گریاں یعنی دو مغز رہتے ہیں اچانک جدائی کا اتفاق ہو گیا۔ ایک مدت کے بعد وہ دوست جب لوٹ کر آیا اس نے ناراض ہونا شروع کر دیا کہ اس مدت (جدائی) میں آپ نے ایک قاصد بھی نہ بھیجا، میں نے کہا مجھے رشک آیا کہ قاصد کی آنکھیں تو آپ کے جمال سے روشن ہوں اور میں محروم ہوں۔ (قطعہ) میرے پرانے دوست سے کہہ دو کہ وہ زبانی ملامت کے ذریعہ توبہ نہ کرائے یعنی توبہ پر زور نہ دے، اس لیے کہ میں تلوار کے خوف سے بھی محبت سے توبہ نہ کروں گا۔ مجھے اس پر رشک آتا ہے کہ کوئی تجھ کو جی بھر کر دیکھے، پھر کہتا ہوں کہ سعدی تیرا کہنا غلط ہے، یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی کا اس کے دیکھنے سے جی بھر جائے۔

فائدہ: رشک عشق کے لیے ضروری شے ہے اور عاشق کبھی محبوب کے دیدار سے سیر نہیں ہوتا۔

حکایت (۹) دانشمندے را دیدم کہ بہ کسے مبتلا شدہ و رازش از پردہ برملا افتادہ جورِ فراواں بردے و تحمل بیکراں کردے بارے بہ لطافتش گفتم دانم کہ ترا در محبتِ ایں منظور علتے و بنائے محبت بر زلتے نیست پس با وجود چنیں معنیٰ لائق قدرِ علماء نباشد خود را متہم گردانیدن و جورِ بے ادباں بردن۔

حلِ الفاظ: **دانشمند:** عقلمند، عالم۔ **مبتلا:** عاشق۔ **برملا:** ظاہر۔ **جور:** ظلم۔ **فراواں:** زیادہ۔ **تحمل:** برداشت۔ **بیکراں:** بے حد۔ **لطافت:** نرمی۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے ایک عالم کو دیکھا کہ وہ کسی پر عاشق ہو گیا تھا اور اس کا راز کھل گیا تھا، بہت ظلم برداشت کرتا تھا اور بے حد تحمل کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میں نے نرمی سے اس کو کہا میں جانتا ہوں کہ اس محبوب کی الفت میں تیری کوئی غرض نہیں ہے اور تیری محبت کی بنیاد کسی لغزش پر نہیں ہے۔ اس کے باوجود عالموں کے مرتبہ کے یہ لائق نہیں کہ اپنے کو متہم کریں اور بے ادبوں کے ظلم اٹھائیں۔

گفت اے یار دست عتابم از دامن بدار کہ بارہا دریں مصلحت کہ تو بینی اندیشہ کردم صبرم بر جفائے او سہل تر ہمی نماید از نادیدنِ او و حکیماں گویند دل بر مجاہدت نہادن آسان تر ست کہ چشم از مشاہدت فرو گرفتن۔

	مثنوی	
ہر کہ دل پیش دلبرے دارد		ریش در دستِ دیگرے دارد
آہوئے پالہنگ در گردن		نتواند بخویشتن رفتن
آنکہ بے او بسر نشاید برد		گر جفائے کند بباید برد
روزے از دوست گفتمش زنہار		چند ازاں روز گفتم استغفار
نکند دوست زینہار از دوست		دل نہادم بدانچہ خاطرِ اوست
گر بہ لطفم بنزد خود خواند		در بہ قہرم براند او داند

حلِ الفاظ: **دست از عتابم بدار:** مجھ پر غصہ نہ کیجئے۔ **جفا:** سختی، ظلم۔ **مجاہدت:** رنج و تکلیف اختیار کرنا۔ **ریش:** داڑھی۔ **ریش در دست دیگرے دادن:** بے اختیاری مطیع و مسخر ہونا۔ **پالہنگ:** باگ ڈور۔ **زنہار:** پناہ۔ **استغفار:** طلب مغفرت کرنا۔

ترجمہ مع مطلب: اس دوست نے کہا مجھ پر غصہ نہ کیجئے کہ کئی مرتبہ اس مصلحت میں جو تو نے سوچی ہے میں نے غور کیا مجھے اس کی سختیوں پر صبر کرنا زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے اس کے نہ دیکھنے سے، اور عقلاء فرماتے ہیں کہ دل کی سختیوں پر آمادہ رکھنا زیادہ آسان ہے محبوب کے مشاہدہ (دیکھنے) سے آنکھیں بند کر لینے سے۔ (**مثنوی**) جو کہ دل دلبر کے پاس رکھتا ہے وہ اپنی داڑھی دوسروں کے ہاتھ میں رکھتا ہے یعنی جس نے دل کسی محبوب کی نذر کر دیا ہے وہ بے اختیاری کی حالت میں دوسرے کا مطیع و مسخر ہے وہ ہرن جس کی گردن میں رسی پڑی ہو وہ اپنے اختیار سے کہیں نہیں جا سکتا یہی حال عاشق کا ہوتا ہے کہ اس کی باگ ڈور دوسرے کے ہاتھ میں ہوتی ہے وہ محبوب جس کے بغیر زندگی بسر نہیں کر سکتے اگر وہ ظلم کرے تو برداشت کرنا چاہیے، ایک دن میں نے اپنے محبوب سے کہا تجھ سے اللہ کی پناہ، اس دن کے بعد اپنے اس کلام سے نادم ہو کر بارہا توبہ کی، دوست دوست سے پناہ نہیں مانگتا۔ میں اسی میں راضی ہوں جو اس کی مرضی ہے، اگر معشوق مہربانی سے مجھے اپنے پاس بلالے بہتر ہے اور اگر سختی سے اپنے پاس سے بھگا دے وہ جانے یعنی اس کا اختیار ہے۔

فائدہ: (۱) اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عاشق کو نصیحت نہ کرنی چاہیے۔ اس لیے کہ نصیحت کرنے سے عشق میں اضافہ ہوتا ہے کمی نہیں ہوتی۔ (۲) محبوب کی خوشی میں خوش رہنا چاہیے وہ فراق کو پسند کرے یا وصال کو۔

حکایت (۱۰) **در عنفوانِ جوانی چنانکہ افتد و دانی با شاہدے سرے و سرے داشتم بحکم آنکہ حلقے داشت طِیْبُ الْاَدَاء و خلقے کَالْبَدْرِ فِی الدُّجیٰ۔**

آنکہ نبات عارضش آب حیات میخورد	بیت	در شکرش نگہ کند ہر کہ نبات میخورد

اتفاقاً خلاف طبع از وے حرکتے بدیدم کہ ناپسندیدم دامن از و برکشیدم و مہرہ برچیدم و گفتم

برو ہرچہ می بایدت پیش گیر	بیت	سرما نداری سر خویش گیر

شنیدم کہ ہمی رفت و میگفت

شب پرہ گر وصل آفتاب نخواہد	بیت	رونق بازارِ آفتاب نکاہد

ایں بگفت و سفر کرد و پریشانئے او در من اثر

حلِ الفاظ: **عنفوان جوانی:** شروع جوانی۔ **سرے:** عشق، خیال۔ **سر:** بھید۔ **طیب الادا:** خوش گلو۔ **ک:** برائے تشبیہ۔ **البدر:** چاند۔ **نبات:** سبزہ۔ **عارض:** رخسارہ۔ **دامن از و برکشیدم:** کنارہ کشی اختیار کی۔ **مہرہ برچیدم:** ترک محبت کر دی۔ **شب**

پرہ: چمگادڑ۔ درمن اثر: مجھ میں اثر کیا۔

ترجمہ مع مطلب: شروع جوانی میں جیسا کہ ہوتا ہے اور تو بھی جانتا ہے میں ایک محبوب سے عشق اور راز داری رکھتا تھا اس وجہ سے کہ وہ خوش آواز گلا رکھتا تھا اور جسمانی ساخت ایسی تھی جیسا کہ چودھویں رات کا چاند تاریکی میں۔ (بیت) اس کے رخساروں کا سبزہ آبِ حیات سے سیراب ہوتا تھا اور جو لوگ مصری کھانے کے عادی ہیں وہ شکریں (میٹھے) لبوں کو تکتے رہتے تھے۔ اتفاقاً میں نے ایک حرکت اپنی طبیعت کے خلاف اس سے دیکھی جو کہ مجھ کو بہت ناپسند آئی۔ اس لیے کہ کنارہ کشی اختیار کر لی اور قطع تعلق کر دیا اور کہا جو تیرا جی چاہے کر۔ ہمارا خیال نہیں رکھتا ہے تو اپنا راستہ پکڑ۔ میں نے سنا کہ جاتا تھا اور کہتا تھا۔ (بیت) چمگادڑ اگر آفتاب کا وصل نہ چاہے تو آفتاب کے بازارِ حسن میں رونق کم نہیں ہوتی اور کہا اور سفر میں چلا گیا اور اس کی جدائی کی پریشانی کا مجھ پر اثر پڑنے لگا۔

فَقَدتُّ زَمَانَ الْوَصْلِ وَالْمَرْءُ جَاهِلٌ	شعر	بِقَدْرِ لَذِيْذِ الْعَيْشِ قَبْلَ الْمَصَائِبِ
باز آی و مرا بکش کہ پیشت مردن	شعر	خوشتر کہ پس از تو زندگانی کردن

اما بشکر و منت باری پس از مدتے باز آمد آں حلق داؤدی متغیر شدہ و جمال یوسفی بزیاں آمدہ و بر سیب زنخدانش ہمچو بہ گردے نشستہ و رونق بازار حسنش شکستہ متوقع کہ در کنارش گیرم کنارہ گرفتم و گفتم۔

حلِ الفاظ: **فقدتُ:** میں نے کھو دیا۔ **زمان الوصل:** وصل کے زمانہ کو۔ **والمرءُ جاہل:** آدمی نہ جاننے والا ہے۔ **لذیذ العیش:** زندگی کی لذتوں کو۔ **قبل المصائب:** مصیبتوں سے پہلے۔ **باز آمدن:** واپس آنا۔ **منت:** احسان۔ **حلق داؤدی:** حضرت داؤد علیہ السلام جیسا گلا۔ **زیاں:** نقصان۔ **سیب زنخدان:** ٹھوڑی کا سیب یعنی ٹھوڑی کا گڑھا۔ **کنار:** بغل۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے وصل کے زمانے کو کھو دیا اور انسان مصیبتوں سے پہلے زندگی کی لذتوں کی قدر سے جاہل ہے، یعنی نہیں جانتا ہے، واپس آجا اور مجھے مار ڈال کہ تیرے سامنے مر جانا تیرے بعد زندگی گزارنے سے بہت اچھا ہے۔ خدا کا شکر و احسان ہے کہ ایک مدت کے بعد واپس آ گیا۔ لیکن اس کا لحنِ داؤدی باقی نہ رہا تھا آواز خراب ہو چکی تھی اور جمالِ یوسفی میں بھی کمی آ گئی تھی۔ سیبِ زنخدان پر مثل بہی کے گرد جمی ہوئی تھی اور بازارِ حسن کی رونق میں بھی بے انتہا کمی واقع ہو گئی تھی۔ امیدوار ہوا کہ پہلے کی طرح اس سے بغل گیر ہوں میں نے کنارہ کشی کی اور کہا۔

آں روز کہ خطِ شاہدت بود امروز بیامدی بہ صلحش	قطعہ	صاحب نظر از نظر براندی کش فتحہ و ضمہ برنشاندی
تازہ بہار تو کنوں زرد شد چند خرامی و تکبر کنی پیش کسے رو کہ خریدار تست	نظم	دیگ منہ کاتشِ ما سرد شد دولتِ پارینہ تصور کنی ناز براں کن کہ طلب گار تست

سبزہ درباغ گفتہ اند خوش ست	قطعه	داند آں کس کہ ایں سخن گوید
یعنی از روے نیکواں خطِ سبز		دل عشاق بیشتر جوید
بوستانِ تو گندنازارے ست		بسکہ بری کنی و می روید

حلّ الفاظ: **خط شاہدت**: معشوقوں جیسا خط یعنی چہرہ کا سبزہ معشوقانہ۔ **صاحب نظر**: عاشق۔ **دیگش منہ کہ آتش ما سرو شد**: ہانڈی مت رکھ کہ ہماری آگ بجھ گئی۔ **خرام**: ناز کی چال۔ **گندنا**: ایک قسم کی سبزی بدبودار اس کے پتوں کو جس قدر تراشتے ہیں اسی قدر بڑھتے ہیں۔ **پارینہ**: کہنہ، سال گذشتہ۔

ترجمہ مع مطلب: اس روز کہ تیرا سبزہ رخسارِ معشوقانہ تھا، تو نے اپنے عاشق کو سامنے سے بھگایا اور دھکے دے دیے اور آج جب تیرے چہرہ پر داڑھی نکل آئی ہے تو صلح کے لیے آیا ہے۔ (نظم) تیری تازہ بہار اب خزاں سے بدل چکی ہے، گرم خوشی نہ کر اس لیے کہ ہماری محبت کی آگ ٹھنڈی ہو چکی ہے، تو کب تک ناز و انداز کی چال چلے گا۔ اور تکبر کرتا رہے گا اور کب تک گذشتہ دولت (جوانی) کا تصور کرتا رہے گا، اب اس کے پاس جا جو تیرا خریدار ہو اور اس پر ناز کر جو تیرا چاہنے والا ہے، ہم نہ تیرے خریدار ہیں نہ ناز بردار۔ (قطعہ) لوگ کہتے ہیں کہ باغ میں سبزہ اچھا معلوم ہوتا ہے، اس کو وہی شخص بہتر جانتا ہے جو یہ بات کہتا ہے مجھے پسند نہیں یعنی سبزہ آغاز معشوقوں کے چہرہ پر اپنی خوبصورتی اور حسن سے عاشقوں کے دلوں کو زیادہ چھین لیتا ہے، تیرا باغ رخسار اب گندنا کا کھیت ہے جتنا کہ تراشتے ہیں اتنا ہی اور بڑھتا ہے۔

گر صبر کنی ورنکنی موئے بناگوش	قطعه	ایں دولت ایامِ نکوئی بسر آید
گر دست بجاں داشتے ہمچو تو بر ریش		نگذاشتے تا بہ قیامت کہ برآید
سوال کردم وگفتم جمالِ روئے ترا	قطعه	چہ شد کہ مورچہ برگردِ ماہ جوشید ست
جواب داد ندانم چہ بود رُویم را		مگر بماتمِ حسنم سیاہ پوشید ست

حلّ الفاظ: **برکندن**: اکھیڑنا۔ **بسر آمدن**: پورا ہونا ختم ہونا۔ **مور**: چیونٹی۔ **رُو**: چہرہ۔ **ماتم**: سوگ رونا۔

ترجمہ مع مطلب: اگر تو داڑھی نکلنے پر صبر کرے یا نہ کرے بہرصورت تیرے حسن کی سلطنت ختم ہو جائے گی اور یہ شباب کی دولت باقی نہ رہے گی، اے محبوب جیسا کہ تجھ کو عاشقوں کی جان پر قدرت ہے اگر مجھ کو تیری داڑھی پر ایسی قدرت ہوتی تو اس کو قیامت نہ نکلنے دیتا دوسرا مطلب جیسا کہ تو داڑھی کو نکلنے نہیں دیتا اگر میں جان پر قدرت رکھتا تو اس کو قیامت تک (بدن سے) نہ نکلنے دیتا۔ (قطعہ) میں نے سوال کیا اور کہا تیرے خوبصورت چہرہ کو کیا ہوا کہ اس پر ڈاڑھی ایسی نکل آئی ہے گویا کہ چیونٹیوں نے چاند پر ہجوم کیا ہے؟ اس نے جواب دیا میں نہیں جانتا کہ میرے چہرہ کو کیا ہوا شاید میرے حسن کے جاتے رہنے کے غم میں چہرہ سیاہ پوش ہے۔

فائدہ: حسینوں کو حسن پر تکبر نہ کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ حسن وخوبصورتی زائل ہونے والی چیز ہے اور عشاق کو بھی اس میں مبتلا ہو کر

خدا کو نہ بھول جانا چاہیے۔

حکایت (۱۱) یکے را پرسیدم از مستعربان مَا تَقُوْلُ فِي الْمُرْدَانِ گفت لَا خَيْرَ فِيْهِمْ مَا دَامَ اَحَدُهُمْ لَطِيْفًا يَتَخَاشَنُ فَاِذَا خَشُنَ يَتَلَاطَفُ یعنی چندانکہ لطیف و نازک اندام ست درشتی کند وسختی وچوں سخت درشت شد چنانکہ بکارے نیاید تلطف کند ودوستی نماید

امردآنگہ کہ خوب وشیرین ست	قطعہ	تلخ گفتار و تند خوے بود
چوں بریش آمد و بلاغت شد		مردم آمیز مہر جوئے بود

حلِ الفاظ: مرداں: جمع امرد وہ لڑکا جس کے داڑھی مونچھ نہ نکلی ہو۔ خوب: خوبصورت۔ تند خو: بدمزاج۔ بلاغت شد: جوان ہوگیا۔ سخت: مضبوط بے رحم۔ مستعرباں: وہ عرب جو خالص عرب نہیں ہیں۔ یعنی غیر عرب عرب بن جائے۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے ایک مُستعرب سے دریافت کیا کہ آپ کی امردوں کے متعلق کیا رائے ہے؟ اس نے کہا ان میں کوئی خیر اور بھلائی نہیں ہے، جب تک نرم اور نازک رہتے ہیں لوگوں پر سختی کرتے ہیں اور جب سخت ہو جاتے ہیں اور نازکی جاتی رہتی ہے نرمی کا برتاؤ کرتے ہیں، یعنی بے داڑھی کا جب تک پاکیزہ اور نازک اندام رہتا ہے، اپنے چاہنے والوں سے سختی کا معاملہ کرتا ہے اور بدخوئی سے پیش آتا ہے اور جب وہ خود سخت اور کھردرا ہو جاتا ہے ایسا کہ کسی کام نہ آسکے نرمی کرتا ہے اور اظہارِ دوستی کرتا ہے، (قطعہ) اَمرد (بے داڑھی مونچھ) جب تک خوبصورت اور شیریں رہتا ہے تلخ کلام (کڑوی بات کرنے والا) اور تیز مزاج رہتا ہے، جب داڑھی نکل آتی ہے اور بالغ ہو جاتا ہے تو وہ ملنسار (محبت کرنے والا) محبت کا تلاش کرنے والا ہو جاتا ہے۔

فائدہ: اس حکایت سے سبق حاصل کرنا چاہیے کہ اس میں امردوں کی حقیقت خوب واضح کی گئی ہے۔

حکایت (۱۲) یکے را از علماء پرسیدند کہ کسے باماہ روئے در خلوت نشستہ ودر ہا بستہ ورقیباں خفتہ نفس طالب وشہوت غالب چنانکہ عرب گوید اَلتَّمْرُ يَانِعٌ وَالنَّاطُوْرُ غَيْرُ مَانِعٍ ہیچ باشد کہ بقوت پرہیز گاری بسلامت بماند گفت اگر از مہرویاں بسلامت ماند از بدگویاں بے علامت نماند۔

وَاِنْ سَلِمَ الْاِنْسَانُ مِنْ سُوْءِ نَفْسِهٖ	قطعہ	فَمِنْ سُوْءِ ظَنِّ الْمُدَّعِيْ لَيْسَ يَسْلَمُ

حلِ الفاظ: علماء: جمع عالم کی، جاننے والے۔ خلوت: تنہائی۔ رقیباں: جمع رقیب۔ نگہبان: نگران۔ التمریانع: کھجور پکی ہوئی ہیں۔ والناطور غیر مانع: نگہبان روکنے والا نہیں۔ مہرویاں: جمع مہرو، حسیناں۔ ان: حرف شرط۔ سَلِمَ: فعل ماضی مطلق صیغہ واحد مذکر غائب۔ الانسان: فاعل ہے سلم کا۔ مِن: حرف جار سوء مضاف، نفسہ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر

مجرور ہوئے حرف جار من کے، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر پورا جملہ شرط ہوا۔ فا برائے تعقیب جزائیہ من حرف جار سوء مضاف ظن مضاف الیہ مضاف۔ مدعی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوئے حرف جار کے، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے۔ **لیس**: فعل اس کا اسم انسان۔ **یسلم**: فعل مضارع معروف خبر لیس کی۔ **پس کار خود نشستن**: اپنا کام چھوڑنا۔ **نفسِ طالب**: نفس طالب کرنے والا۔

ترجمہ مع مطلب: لوگوں نے ایک عالم سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص کسی حسین کے ساتھ تنہائی میں بیٹھا ہوا ہو اور دروازے بند ہوں اور نگہبان سوئے ہوئے ہوں نفس طالب اور شہوت غالب ہو۔ جیسا کہ عرب کہتا ہے کھجوریں پکی ہوئی ہیں، اور نگہبان روکنے والا نہیں کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ آدمی پرہیزگاری کی طاقت سے سلامت رہے یعنی حسینوں کے فتنہ سے بچا رہے، اس عالم نے جواب دیا کہ اگر حسینوں سے بچا بھی رہے گا تو برا کہنے والوں کی لعنت و ملامت سے نہیں بچ سکتا۔ (شعر) اگر انسان اپنے نفس کی برائی سے بھی بچا رہا تو وہ پرہیزگاری کا دعویٰ کرنے والوں کی بدگمانی سے محفوظ نہیں رہ سکتا، مطلب یہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نفس کی شرارت سے بچ بھی جائے تب بھی دشمنوں حاسدوں کی زبان سے نہیں بچ سکتا۔

شاید پس کارِ خویشتن بنشیں	قطعہ	لیکن نتواں زبان مردم بستن

ترجمہ مع مطلب: یہ ہوسکتا ہے کہ آدمی اپنے کام کو ترک کردیں لیکن لوگوں کی زبان بند نہیں کرسکتے۔

فائدہ: امردوں اور حسینوں کی صحبت سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ نفس کی شرارتوں سے محفوظ رہنا اولاً مشکل ہے، اور اگر نفس کی برائیوں سے بھی خدا کے فضل سے بچ جائے تو لوگوں کی زبانیں بند نہیں کی جاسکتیں۔

حکایت (۱۴) طوطے را با زاغے در قفس کردند از قبح مشاہدت او در مجاہدت می بودمی گفت ایں چہ طلعت مکروہ است و ہیأت ممقوت و منظرِ ملعون و شمائل ناموزون یا غُرَابَ الْبَیْنِ لَیْتَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَکَ بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ۔

علی الصباح بروئے تو ہر کہ برخیزد بد اخترے چو تو در صحبتِ تو بایستے	قطعہ	صباح روزِ سلامت بر و مسا باشد ولے چنانکہ توئی در جہان کجا باشد

حلِ الفاظ: **طوطے**: ایک طوطا۔ **با زاغے**: ایک کوے کے ساتھ۔ **قفس**: پنجرہ۔ **مجاہدت**: رنج، تکلیف۔ **طلعتِ مکروہ**: بری صورت۔ **ہیأت ممقوت**: ہیئت غصہ کے لائق۔ **منظر ملعون**: لعنت کے قابل منظر۔ **شمائل ناموزوں**: غیر مناسب عادتیں۔ **غراب**: کوا۔ **بین**: جدائی۔ **مسا**: شام۔ **بداختر**: بدنصیب۔

ترجمہ مع مطلب: ایک طوطے کو ایک کوے کے ساتھ پنجرہ میں بند کردیا۔ طوطا اس کی بری صورت دیکھنے کی وجہ سے تکلیف میں تھا اور کہتا تھا یہ کیسی بری صورت ہے اور کیسی ہیئت ہے جس پر غصہ آتا ہے اور کیسا لائق لعنت منظر ہے اور اس کوے کی کیسی نامناسب خصلتیں ہیں، اے جدائی کے کوے! کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق اور مغرب جیسا فاصلہ ہوتا۔ علی الصباح جو

تیرا چہرہ دیکھ کر اٹھے گا، سلامتی کے دن کی صبح اس کے لیے تاریک شام ہو جائے گی۔ تیرے جیسا بدنصیب تیری صحبت کے لیے ہونا چاہیے۔ لیکن اے! کوے تو بے مثل ہے تجھ جیسا دنیا میں کہاں ہوگا یعنی تو بڑا ہی بدنصیب ہے، میں تیری صحبت کے لائق نہیں ہوں۔

عجب تر آنکہ غراب از مجاورت طوطی ہم بجاں آمدہ بود و ملول شدہ لاحول کناں از گردش گیتی ہمی نالید و دستہائے تغابن دریک دیگرمی مالید کہ ایں چہ بختِ نگون ست و طالع دون و ایام بوقلموں لائق قدر من آنستے کہ بازاغے بر دیوار باغے خراماں ہمی رفتے۔

حلِ الفاظ: **بجان آمدن:** تنگ آنا۔ **تغابن:** نقصان، افسوس۔ **نگون:** الٹا، اوندھا۔ **طالع:** نصیب۔ **دون:** ادنیٰ۔ **بوقلموں:** رنگا رنگ۔

ترجمہ مع مطلب: زیادہ تعجب تو یہ ہے کہ کوا بھی طوطی کی مصاحبت سے ملول اور تنگ آ گیا تھا، اور لاحول پڑھتا ہوا زمانہ کی گردش سے رو رہا تھا، اور افسوس کا ہاتھ ملتا تھا کہ یہ کیسا الٹا نصیبہ ہے، اور یہ کیسی بدبختی اور زمانے کی رنگا رنگی ہے، میرے مرتبہ کے لائق تو یہ تھا کہ کسی کوے کے ساتھ کسی باغ کی دیوار پر اچھلتا کودتا پھرتا۔

پارسا را بس ایں قدر زنداں	شعر	کہ بود ہم طویلۂ رنداں

تا چہ گناہ کردہ ام کہ روزگارم بہ عقوبتِ آں در سلکِ صحبت چنیں ابلہے خودرائے ناجنس ہرزہ درائے بچنیں بند مبتلا گردانیدہ است۔

کس نیاید بپائے دیوارے	قطعہ	کہ براں صورتت نگار کنند
گر ترا در بہشت باشد جای		دیگراں دوزخ اختیار کنند

حلِ الفاظ: **ہم طویلہ:** ہم صحبت۔ **عقوبت:** سزا۔ **سلک:** لڑی، سلسلہ۔ **ابلہ:** بیوقوف۔ **خودرای:** اپنی رائے پر چلنے والا۔ **ہرزہ درائے:** بیہودہ گو۔ **بند:** قید۔ **مبتلا:** گرفتار۔ **پائے دیوار:** زیر دیوار۔

ترجمہ مع مطلب: پرہیزگار کے لیے اس قدر قید کافی ہے کہ وہ رندوں کا ہم صحبت ہو۔ میں نے کیا گناہ کیا کہ زمانہ نے اس کی سزا میں ایسے بیوقوف، خودغرض، نااہل، بیہودہ گو کی صحبت کی لڑی میں ایسی تکالیف کے ساتھ مبتلا کیا ہے۔ (قطعہ) کوئی شخص اس دیوار کے نیچے نہیں آئے گا جس پر تیری صورت کا نقش بنا دیں گے، اگر تیری جگہ جنت ہو جائے گی تو دوسرے لوگ نفرت کی وجہ سے دوزخ اختیار کر لیں گے۔

ایں ضرب المثل بداں آوردہ ام تا بدانی کہ چندانکہ دانا را از دان نفرت ست نادان را ز دانا وحشت۔

زاہدے درمیان رنداں بود	قطعه	زاں میاں گفت شاہد بلخی
گر ملولی زما ترش منشیں		کہ تو ہم درمیان ما تلخی

حلِ الفاظ: ضرب المثل: وہ قصہ جو مثال بن گیا ہو۔ **رمیدگی:** بھاگنا۔ **ترش منشیں:** منہ بگاڑ کر مت بیٹھ۔ **شاہد بلخی:** بلخ کا رہنے والا معشوق۔ **زاہد:** تارکِ دنیا۔ **رند:** آزاد جو شریعت کا احترام نہ کرے۔ **ملول:** رنجیدہ۔ **تلخ:** کڑوا، ناگوار۔

ترجمہ مع مطلب: یہ مثال میں نے اس لیے پیش کی ہے تاکہ تجھ کو معلوم ہو جائے جتنی کہ دانا کو نادان سے نفرت ہے اسی قدر نادان کو عقلمند سے وحشت ہے۔ (قطعہ) ایک زاہد رندوں کے درمیان تھا ان میں سے ایک بلخی معشوق نے کہا اگر تم کو ہماری صحبت بُری معلوم ہوتی ہے تو منہ بگاڑ کر مت بیٹھ اس لیے کہ تو بھی ہمارے درمیان تلخ (ناگوار) ہے۔

جمعے چو گل و لالہ بہم پیوستہ	رباعی	تو ہیزم خشک درمیانِ شان رستہ
چوں بادِ مخالف و چو سرما ناخوش		چوں برف نشستہ و چون یخ بستہ

حلِ الفاظ: ہیزم: لکڑی۔ **یخ:** برف جو آسمان سے گرے۔ **گل:** گلاب لالہ کا پھول۔ **رُستہ:** اُگا ہوا۔

ترجمہ مع مطلب: ایک جماعت جو گل و لالہ کی طرح ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہے تو ان میں سوکھی لکڑی کی طرح کھڑا ہوا ناگوار معلوم ہوتا ہے، مخالف ہوا اور سخت سردی کی طرح ناگوار ہے، برف کی طرح بیٹھا ہوا اور یخ کی طرح جما ہوا ہے ٹلنے کا نام نہیں لیتا۔

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر جنس لوگوں کی صحبت خواہ ان میں خوب رُو بھی ہوں، سخت تکلیف دینے والی ہے اس لیے ایسی صحبت سے پرہیز کرنا چاہیے تاکہ طرفین کی کوفت کا باعث نہ ہو۔

حکایت (۱۴) رفیقے داشتم کہ سالہا باہم سفر کردہ بودیم و نان و نمک خوردہ و بیکراں حقوقِ صحبت ثابت شدہ آخر بسبب نفع اندک آزار خاطر من روا داشت و دوستی سپری شد و با ایں ہمہ از دو طرف دل بستگی بود بحکم آنکہ شنیدم کہ روزے دو بیت از سخنانِ من در مجمعے می گفتند۔

نگارِ من چو درآید بخندہ نمکین	قطعه	نمک زیادہ کند بر جراحتِ ریشان
چہ بودے از سرِ زلفش بدستم افتادے		چو آستینِ کریماں بدستِ درویشان

حلِ الفاظ: رفیق: ساتھی، دوست۔ **بیکراں حقوق:** بیحد حقوق۔ **اندک:** تھوڑا۔ **سپری شدن:** ختم ہونا۔ **نگار:** معشوق۔ **جراحت:** زخم۔ **ریشاں:** زخمی۔ **چہ بودے:** کیا ہی اچھا ہوتا۔ **زلفش بدستم افتادے:** اس کی زلفیں میرے ہاتھ میں آجاتیں۔ **کریماں:** جمع کریم، سخی۔

ترجمہ مع مطلب: میرا ایک ایسا رفیق تھا کہ کئی سال تک ہم دونوں ایک ساتھ سفر کرتے رہے تھے اور نان و نمک ایک

دوسرے کا کھاتے رہے تھے اور صحبت یعنی دوستی کے بیحد حقوق ثابت تھے، آخر اس دوست نے اپنے تھوڑے سے فائدے کی خاطر ایک موقع پر میرا دل دکھانا جائز رکھا اسی وجہ سے دوستی ختم ہوگئی، ان باتوں کے باوجود دونوں جانب سے کچھ نہ کچھ لگاؤ باقی تھا۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ ایک دن اس دوست نے ایک مجمع میں میرے کلام سے دو شعر پڑھے تھے جو یہ ہیں۔ (قطعہ) میرا معشوق جب نمکین ہنسی ہنستا ہے تو عاشقوں کے زخم پر زیادہ نمک پاشی کرتا ہے، کیا ہی اچھا ہوتا کہ اس کی زلفوں کا سرا میرے ہاتھ آجاتا جیسے کہ سخیوں کی آستین فقیروں کے ہاتھوں میں آجاتی ہے تو وہ بغیر لیے نہیں چھوڑتے۔

طائفہ دوستاں بر لطف ایں سخن نہ کہ بر حسنِ سیرتِ خویش گواہی دادہ بودند و آفریں کردہ و آں دوست ہم دراں جملہ مبالغت نمودہ و بر فوتِ صحبت دریں تأسف خوردہ و بخطائے خویش اعتراف کردہ معلوم شد کہ از طرفِ او ہم رغبتے ہست ایں بیت ہا فرستادم و صلح کردم۔

نہ مارا در جہاں عہد و وفا بود	قطعہ	جفا کردی و بدعہدی نمودی
بیکبار از جہاں دل در تو بستم		ندانستم کہ بر گردی بزودی
ہنوزت گر سرِ صلحست باز آی		کزاں محبوب ترباشی کہ بودی

حلِ الفاظ: نہ کہ: بلکہ۔ **مبالغت:** حد سے زیادہ۔ **فوت:** گم ہونا۔ **اعتراف:** اقرار۔ **جفا:** ظلم۔ **سرِ صلح:** صلح کا خیال۔ **محبوب تر:** زیادہ پیارا۔

ترجمہ مع مطلب: دوستوں کی ایک جماعت نے اس کلام کی لطافت پر نہیں بلکہ اپنے اچھے اخلاق پر گواہی دی اور تعریف کی اور اس دوست نے بھی ان سب سے زیادہ تعریف کی اور پرانی دوستی کے ختم ہو جانے پر اظہار افسوس لیا اور اپنی غلطی کا اقرار کرلیا مجھے معلوم ہوگیا کہ اس کی طرف سے بھی رغبت ہے۔ میں نے یہ اشعار اس کی خدمت میں روانہ کیے اور صلح کر لی۔ (قطعہ) کیا ہمارا یہ عہد نہیں تھا کہ دنیا میں وفاداری کریں گے، تو نے جفا اور بدعہدی کی میں نے تمام دنیا سے منہ پھیر کر تیری محبت میں دل لگایا اور یہ نہ سمجھا کہ تو اتنی جلدی بدل جائے گا۔ اب بھی اگر صلح کا خیال ہے تو آجا کہ میرے لیے اس سے زیادہ عزیز ہوگا جتنا کہ پہلے تھا۔

فائدہ: دوستوں کے اخلاص و محبت کی قدر کرنی چاہیے یہ اصول دوستی کی بنیاد کے لیے نہایت ضروری ہے۔

حکایت (۱۵) **یکے را زنے صاحب جمال درگذشت و مادر زن فرتوت بعلتِ کابین درخانہ متمکن بماند مرد از مجاورتِ او چارہ ندیدے تا گروہے آشنایاں بپرسیدن آمدندش یکے گفت چگونہ در مفارقت آں یار عزیز گفت نا دیدنِ زن چناں دشوار نیست کہ دیدن مادرِ زن۔**

حلِ الفاظ: **زنِ صاحب جمال:** حسین بیوی۔ **مادر زن:** ساس۔ **فرتوت:** زیادہ بوڑھی۔ **درگذشت:** مرگئی۔ **بعلتِ کابین:**

مہر کی وجہ سے۔ **مجاورت**: ہم نشینی۔ **پرسیدن**: پرسا دینا۔

ترجمہ مع مطلب: ایک صاحب کی حسین بیوی کا انتقال ہو گیا، مگر ان کی بڑھیا ساس مہر کی وجہ سے گھر میں مقیم رہی، مرد بے چارہ اس کی ہم نشینی پر مجبور تھا، ایک دن دوستوں کی ایک جماعت اظہارِ غم کے لیے یعنی پرسا دینے کے لیے آئی، ایک دوست نے کہا کہ اس پیاری بیوی کی جدائی میں کیا حال ہے؟ انہوں نے فرمایا بیوی کی جدائی اتنی تکلیف دینے والی نہیں ہے جتنا کہ ساس کا ہر وقت سامنے رہنا۔

گل بتاراج رفت و خار بماند	مثنوی	گنج برداشتند و مار بماند
زیدہ بر تارکِ سناں دیدن		خوشتر از روئے دشمناں دیدن
واجب ست از ہزار دوست برید		تا یکے دشمنت نباید دید

حل الفاظ: **تاراج**: لوٹ۔ **مار**: سانپ۔ یہاں خزانہ کا سانپ مراد ہے۔ **تارک سنان**: برچھی کی نوک۔ **از ہزار دوست برید**: ہزار دوستوں سے قطع تعلق۔

ترجمہ مع مطلب: پھول خزاں کی لوٹ میں گیا اور کانٹا رہ گیا۔ خزانہ اٹھالیا (کارکنان قضا وقدر نے) اور سانپ رہ گیا۔ اپنی آنکھ کو برچھی کی نوک پر دیکھنا تکلیف دہ ضرور ہے لیکن دشمنوں کا چہرہ دیکھنے سے زیادہ اچھا ہے۔ ہزار دوستوں سے قطع تعلق کر لینا ضروری ہے تا کہ اپنے ایک دشمن کو دیکھنا نہ پڑے۔

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ معشوق سے جدائی تکلیف دینے والی ضرور ہوتی ہے لیکن رقیبوں کا دیدار اس سے کہیں زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔ اس لیے دوست کی دائی برداشت نہیں کرنی چاہیے تا کہ اس کی وجہ سے دشمن کا چہرہ نظر نہ پڑے۔

حکایت (۱۶) **یاد دارم کہ در ایامِ جوانی گذرے داشتم در کوئے ونظر بہ ماہ روئے در تموزے کہ حرورش وہاں بخوشانیدے وسمومش مغز در استخوان بجوشانیدے از ضعف بشریت تاب آفتاب ہجر نیاوردم والتجا بسائے دیوارے کردم مترقب کہ کسے حرِ تموز از من ببرد آبے فرونشاند کہ ناگاہ از ظلمت دہلیز خانہ روشنائی بتافت۔**

حل الفاظ: **کوے**: گلی کوچہ۔ **تموز**: ایرانی مہینوں میں گرمی کا مہینہ ہے۔ **ماہرو**: چاند جیسا محبوب۔ **حرور**: رات کی لو۔ **سموم**: دن کی لو۔ **ضعفِ بشریت**: انسانی کمزوری التجا سے مراد پناہ ہے۔ **آفتاب ہجر نیمروز**: دوپہر کے سورج کی گرمی۔ **مترقب**: امیدوار۔ **حر**: گرمی۔ **بردآب**: ٹھنڈا پانی۔ **دہلیز**: چوکھٹ۔ **ظلمت**: تاریکی۔

ترجمہ مع مطلب: مجھے اب تک یاد ہے کہ جوانی کے زمانے میں ایک کوچہ سے گذر رہا تھا۔ نظر ایک ماہرو پر پڑی، گرمی کا موسم تھا، لو ایسی چل رہی تھی کہ پیاس کے مارے زبان میں کانٹے پڑے جاتے تھے اور لو سے ہڈیوں کا گودا پانی ہو کر بہا جا رہا تھا۔ انسانی کمزوری کی وجہ سے دوپہر کی گرمی کی تاب نہ لاسکا۔ ایک دیوار کے سایہ میں پناہ لی۔ اس کا امیدوار تھا کہ کوئی شخص گرمی

کی حرارت کو ٹھنڈے پانی سے بجھادے اور ایک گلاس پانی مجھے پلادے تو جان میں جان آئے۔ اچانک ایک مکان کی اندھیری دہلیز سے ایک روشنی چمکی۔

یعنی جمالے کہ زبانِ فصاحت از بیانِ صباحتِ او عاجز آید چنانکہ در شب تارے صبح برآید یا آب حیات از ظلمات بدر آید قدحے برفاب در دست گرفتہ وشکر دراں ریختہ و بعرقِ گلش آمیختہ ندانم کہ بہ گلابش مطیب کردہ بود یا قطرہ چند از گل رویش دراں چکیدہ فی الجملہ شربت از دستِ نگارینش برگرفتم وبخوردم و عمراز سرگرفتم۔

حلِ الفاظ: **فصاحت:** خوش بیانی۔ **صباحت:** سفید سرخی مائل حسن۔ **برف آب:** برف کا پانی۔ **قدح:** پیالہ۔ **مطیّب:** خوشبودار۔ **شربت:** وہ پانی جس میں شکر ملی ہو۔ **خوردم نوشیدم عمراز سرگرفت:** نئی زندگی حاصل کی۔

ترجمہ مع مطلب: یعنی ایسا حسین کہ فصاحت کی زبان بھی اس کی تعریف سے عاجز ہو جائے جیسا کہ اندھیری رات میں صبح روشن ہو جائے یا آب حیات بحر ظلمات سے باہر آجائے ایک پیالہ برف کے پانی کا ہاتھ میں لیے ہوئے اور اس میں شکر اور عرق گلاب ملا ہوا۔ نہ معلوم اسے عرقِ گلاب سے خوشبودار کیا گیا تھا یا اپنے گلاب جیسے چہرہ کے پسینہ کے چند قطرے اس میں ٹپکائے دیئے تھے خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس کے مہندی لگے ہاتھ سے میں نے وہ شربت لے کر پی لیا اور نئی زندگی حاصل کی۔

ظَمَأٌ بِقَلْبِیْ لَا یَکَادُ یُسِیْغُهٗ	شعر	رَشْفُ الزُّلَالِ وَلَوْ شَرِبْتُ بُحُوْرًا
خرم آں فرخندہ طالع را کہ چشم مستِ مے بیدار گرد و نیم شب	قطعہ	بر چنیں روی اوفتد ہر بامداد مستِ ساقی روزِ محشر بامداد

حلِ الفاظ: **ظمأ:** پیاس۔ **بقلبی:** میرے دل میں۔ **یُسیغ:** سیراب کرے۔ **رشف:** چھینٹے۔ **زلال:** شیریں پانی۔ **فرخندہ:** مبارک۔ **طالع:** نصیب۔ **روزِ محشر بامداد:** قیامت کے دن کی صبح۔

ترجمہ مع مطلب: میرے دل میں ایسی پیاس ہے کہ اس کو نہیں بجھا سکتا پینا شیریں پانی کا اگرچہ میں سمندر کے سمندر پی جاؤں۔ (قطعہ) خوشی ہے ان مبارک نصیب والوں کے لیے جن کی آنکھ ایسے چہرہ پر پڑتی ہے، ہر صبح کو شراب کا مست آدھی رات گذرنے تک ہوش میں آجاتا ہے، ساقی یعنی معشوق کا مست قیامت کے دن کی صبح کو ہوش میں آئے گا، یعنی جو کہ تیری نشیلی آنکھوں کی شراب سے مست ہوا ہے، اس کو قیامت کی صبح سے پہلے ہوش نہیں آئے گا۔

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ محبت کی پیاس ایسی ہے کہ سمندر کے سمندر پی جانے سے بھی اس کو تسکین نہیں ہو سکتی، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی محبت عطا فرمائے اور عشق مجازی سے راہ راست دکھلائے۔ (آمین)

حکایت (۱۷) **سالے محمد خوارزم شاہ رحمۃ اللہ علیہ باختا برائے مصلحے صلح اختیار کرد بجامع کاشغر درآمدم پسرے را دیدم**

بخوبی در غایت اعتدال و نہایت جمال چنانکہ در امثال گویند۔

معلمت ہمہ شوخی و دلبری آموخت	قطعہ	جفا و ناز عتاب و ستمگری آموخت
من آدمی بچنیں شکل وخوی و قدر وروش		ندیدہ ام مگر ایں شیوہ از پری آموخت

حلِ الفاظ: **محمد**: خوارزم کے بادشاہ کا نام ہے۔ **خطا**: ترکستان کا ایک شہر۔ **کاشغر**: توران کے شہر کا نام۔ **زمخشری**: ان کا نام جاراللہ ہے۔ قصبہ زمخشر میں پیدا ہوئے اس لیے زمخشری کہلائے۔ **معلم**: استاذ۔ **جامع کاشغر**: کاشغر کی جامع مسجد۔ **اعتدال**: تناسب اعضا۔ **امثال**: جمع مثل، مانند۔

ترجمہ مع مطلب: جس سال شاہ محمد خوارزم نے اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کرے شاہ خطا سے کسی مصلحت کی بنا پر صلح کی، میں کاشغر کی جامع مسجد میں آیا، ایک لڑکے کو میں نے نہایت حسین اور متناسب الاعضاء دیکھا، جیسا کہ مثالوں میں کہتے ہیں۔
(نظم) تیرے استاد نے ساری شوخی اور دلبری تجھ ہی کو سکھا دی، جفا اور ناز غصہ اور ظلم سکھا دیا، میں نے ایسی شکل وصورت اور خصلت وطریقہ کا آدمی نہیں دیکھا، میں تو سمجھتا ہوں کہ شاید تو نے یہ ناز و انداز پری سے سیکھے ہیں۔

مقدمۂ نحو زمخشری در دست وہمی خواند ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا وَ كَانَ الْمُتَعَدِّيَ عَمْرٌو گفتم اے پسر خوارزم وخطا صلح کردند و زید وعمرو را خصومت ہنوز باقی ست بخندید ومولدم پرسید گفتم خاکِ پاک شیراز گفت از سخنانِ سعدی چہ داری گفتم

حلِ الفاظ: **مولد**: پیدائش۔

ترجمہ مع مطلب: علامہ زمخشری کا مقدمہ نحو اس لڑکے کے ہاتھ میں تھا اور پڑھ رہا تھا۔ زید نے عمرو کو مارا اور عمرو تعدی کرنے والا تھا۔ میں نے کہا صاحبزادے خوارزم اور خطا میں تو صلح ہوگئی اور زید وعمرو کی دشمنی ابھی باقی ہے وہ مسکرایا میری جائے پیدائش دریافت کی۔ میں نے شیراز بتلائی تو کہا سعدی کا کلام بھی کچھ یاد ہے؟ میں نے کہا:

بُلِيْتُ بِنَحْوِيِّ يَصُوْلُ مُغَاضِبًا	شعر	عَلَيَّ كَزَيْدٍ فِيْ مُقَابَلَةِ الْعَمْرِو
عَلٰى جَرِّ ذَيْلٍ لَيْسَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ		وَهَلْ يَسْتَقِيْمُ الرَّفْعُ مِنْ عَامِلِ الْجَرِّ

لختے باندیشہ فرو رفت وگفت غالب اشعار او دریں زمیں بزبان پارسی ست اگر بگوئی بفہم نزدیکتر باشد گفتم۔

طبع ترا تاہوس نحو کرد	مثنوی	صورتِ عقل از دل ما محو کرد
اے دل عشاق بدام تو صید		ما بتو مشغول و تو با عمرو و زید

حلِ الفاظ: **بُلِيْتُ**: مبتلا کیا گیا ہوں یعنی عاشق ہوں۔ **یصول**: حملہ کرتا ہے۔ **مغاضبا**: غصہ کرنے والا۔ **ذیل**: دامن۔ **جر**: کھینچنا۔ **لیس یرفع راسہ**: اپنا سر نہیں اٹھاتا ہے۔ **لختے**: تھوڑی دیر۔ **ہوس نحو**: نحو کا شوق۔ **محو**: مٹانا۔ **صید**: شکار۔

ترجمہ مع مطلب: میں عاشق کیا گیا ہوں ایسے نحوی پر جو مجھ پر حملہ کرتا ہے غصہ کی حالت میں جیسے زید عمرو کے مقابلہ میں دامنِ دل کھینچتے ہوئے اپنا سر نہیں اٹھاتا ہے کیا عامل جر کے آنے سے رفع ٹھیک رہ سکتا ہے، تھوڑی دیر سوچتا رہا اور کہا اس سرزمین میں سعدی کے اکثر اشعار فارسی زبان کے مشہور ہیں، اگر کہے تو سمجھنے کے زیادہ قریب ہوگا، میں نے کہا۔

(مثنوی) تیری طبیعت کو جب سے نحو کا شوق پیدا ہوا عقل کی صورت ہمارے دل سے مٹ گئی یعنی عقل جاتی رہی۔ اے مخاطب عاشقوں کا دل تیرے جال کا شکار ہے۔ ہم تجھ سے اور تو زید و عمرو سے مشغول ہے۔

بامداداں کہ عزم سفر مصمم شد کسے از کاروانیاں گفتہ بودش کہ فلاں سعدی ست دواں آمد و تلطف کرد و تأسف خورد کہ چندیں مدت چرا نگفتی کہ منم تا شکر قدوم بزرگاں را بخدمت میاں بستے گفتم۔ مصرع باوجودت زمن آواز نیامد کہ منم گفتا چہ شود اگر دریں خطہ روزے چند برآسائی تا بخدمت مستفید گردیم گفتم نتوانم بحکم ایں حکایت منظوم۔

حلِ الفاظ: **عزم:** ارادہ۔ **مصمم:** پختہ۔ **کاروانیاں:** قافلے والے۔ **دواں:** دوڑتا ہوا۔ **تلطف:** مہربانی۔ **سف:** افسوس۔ **مستفید:** فائدہ حاصل کرنے والا۔

ترجمہ مع مطلب: صبح کو جب میں نے سفر کا ارادہ پختہ کیا شاید قافلہ والوں میں سے کسی نے اس سے کہہ دیا کہ فلاں سعدی ہے دوڑتا ہوا آیا مہربانی سے پیش آیا اور کہا اتنی مدت تک کیوں نہ بتایا کہ میں سعدی ہوں تا کہ بزرگوں کے آنے کے شکریہ میں خدمت کے لیے کمر باندھتا۔ میں نے کہا تیرے وجود کے سامنے مجھ سے آواز بھی نہ نکل سکی کہ میں سعدی ہوں۔ اس محبوب نے کہا کیا حرج ہے اگر آپ اس خطہ میں چند روز آرام فرمائیں تا کہ مجھے خدمت کا موقع ملے اور آپ کی خدمت سے استفادہ بھی کروں میں نے کہا اس منظوم حکایت کے مطابق یہ بات ناممکن ہے۔

بزرگے دیدم اندر کوہسارے		قناعت کردہ از دنیا بغارے
چرا گفتم بہ شہر اندر نیائی		کہ بارے بندی از دل برکشائی
بگفت آنجا پریرویان نغزند		چو گل بسیار شد پیلاں بلغزند

ایں بگفتم و بوسہ برروے یک دیگر دادیم و وداع کردیم۔

بوسہ دادن بروے یار چہ سود سیب گفتی وداع یاراں کرد	مثنوی	ہم دراں لحظہ کردنش پدرود روئے زیں نیمہ سرخ وزاں روزرد
اِنْ لَمْ اَمُتْ یَوْمَ الْوَدَاعِ تَاَسُّفًا	شعر	لَا تَحْسَبُوْنِیْ فِی الْمَوَدَّةِ مُنْصِفًا

حلِ الفاظ: کوہسار: پہاڑ۔ قناعت: صبر۔ غار: کھو۔ بارے: ایک مرتبہ۔ بندی: پژمردگی۔ پریرویاں: جمع پریرو یعنی

پری چہرہ۔ **نغز نمد:** عجیب خوب۔ **چو گل بسیار شد:** جب کیچڑ زیادہ ہوئی۔ **وداع:** رخصت۔ **پدرود:** رخصت۔ **مودّت:** محبت۔ **ان لم امت:** اگر نہ مرجاؤں میں۔ **یوم الوداع:** فراق کا دن، رخصت کا دن۔ **تاسفاً:** افسوس کی وجہ سے۔ **لاتحسبوا:** مت گمان کرو۔ **فی المودۃ:** دوستی میں۔ **منصف:** انصاف کرنے والا۔ **سیب:** مشہور پھل ہے، کچھ سرخ کچھ زرد ہوتا ہے۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے ایک پہاڑ میں ایک بزرگ کو دیکھا کہ وہ دنیا کی تمام چیزوں سے صرف ایک غار پر قناعت کیے ہوئے تھا، میں نے عرض کیا کہ آپ شہر میں کیوں تشریف نہیں لاتے تا کہ دل کی پژمردگی کچھ دور ہو جائے، انھوں نے فرمایا اس جگہ پری جیسے چہرہ والے آدمی ہیں، جب کیچڑ زیادہ ہو جاتی ہے تو ہاتھی بھی پھسل جاتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ شہر میں اس لیے نہیں جاتا ہوں کہ وہاں حسینوں کی کثرت ہے، متقی کا بچنا بھی مشکل ہے میں نے یہ کہا اور ہم دونوں نے ایک دوسرے کی پیشانی پر بوسہ دیا اور ایک نے دوسرے کو رخصت کر دیا۔ (مثنوی) یار کے چہرہ پر بوسہ دینے سے کیا فائدہ جب کہ اسی گھڑی میں ایک دوسرے سے رخصت ہونا ہے، تو کہے گا سیب نے دوستوں کو رخصت (چھوڑ) کر دیا تھا۔ اس وجہ سے ایک طرف سے آدھا سرخ اور دوسری طرف سے آدھا زرد رہ گیا ہے۔ (شعر) اگر میں رخصت (جدائی) کے دن غم سے مر نہ جاؤں تو مجھے محبت میں منصف خیال نہ کیجئے گا۔

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی محبت کا منتہا جدائی ہے اور ہر تعلق کو بے ثباتی ہے۔ البتہ وہ محبت جس میں تلوث (گندگی) نہ ہو اس میں چنداں حرج نہیں ہے۔

حکایت (۱۸) خرقہ پوشے در کاروانِ حجاز ہمراہ ما بود یکے از امرائے عرب مرد او را صد دینار بخشید تا قربانی کند دزدانِ خفاچہ ناگاہ بر کاروان زدند و پاک بردند بازرگاں گریہ وزاری کردن گرفتند فریاد بے فائدہ خواندن

گر تضرّع کنی و گر فریاد	شعر	دزد زر باز پس نخواہد داد

مگر آن درویشِ صالح کہ بر قرار خویش ماندہ بود و تغیرے در و نیامدہ گفتم مگر آں معلوم ترا دزد نبرد گفت بلے بردند لیکن مرا با آں اُلفتے چناں نہ بود کہ بوقت مفارقت خستہ دلی باشد۔

نباید بستن اندر چیز و کس دل	بیت	کہ دل برداشتن کاریست مشکل

حل الفاظ: **خرقہ پوش:** گدڑی پوش۔ **کاروانِ حجاز:** حجاز کا قافلہ۔ **دزدانِ خفاچہ:** قبیلہ خفاچہ کے چور۔ **پاک بردند:** سب مال لے گئے۔ **قرار:** سکون۔ **معلوم ترا:** تیرا روپیہ پیسہ۔ **خستہ دلی:** شکستہ دلی۔ **دل برداشتن:** دل ہٹانا۔

ترجمہ مع مطلب: ایک گدڑی پوش فقیر حجاز جانے والے قافلہ میں ہمارے ساتھ تھا۔ عرب کے رئیسوں میں سے ایک نے اس کو دینار دیئے تا کہ حج کے بعد قربانی کر دے، قبیلۂ خفاچہ کے چوروں نے اچانک اس قافلہ پر حملہ کیا اور تمام مال لوٹ لیا۔

سوداگروں نے گریہ وزاری اور بے فائدہ فریاد کرنی شروع کی۔ (شعر) اگر تو آہ وزاری کرے یا فریاد کرے چور سونا (مال وزر) واپس نہ کرے گا، مگر وہ درویش صالح بدستور اپنے سکون پر باقی رہا اور کوئی تبدیلی اس کے حال میں نہ آئی تھی۔ میں نے کہا شاید تمھارے مال وزر چور نہیں لے گئے؟ اس کے جواب میں کہا ہاں لے گئے لیکن مجھ کو اس مال کے ساتھ الفت نہ تھی کہ جدائی کے وقت مجھے اس کی تکلیف محسوس ہوتی۔ (شعر) کسی چیز اور کسی آدمی سے دل نہ لگانا چاہیے اس لیے کہ دل لگانے کے بعد ہٹانا مشکل ہوتا ہے۔

گفتم موافق حال من است ایں چہ گفتی کہ مرادر عہدِ جوانی با جوانے اتفاق مخالطت بود وصدق مودت تا بجائے کہ قبلہ چشم جمالِ او بودے وسودِ سرمایہ عمرم وصالِ او۔

مگر ملائکہ بر آسمان وگرنہ بشر	قطعہ	بحسن صورت او درزمی نخواہد بود
بدوستے کہ حرام ست بعد از وصحبت		کہ ہیچ نطفہ چنو آدمی نخواہد بود

حلِ الفاظ: **مخالطت**: میل، تعلق۔ **صدق مودت**: دوستی کی سچائی۔ **قبلہ**: چشم جمالِ او۔ میری آنکھیں اس کے حسن کی طرف رہتی تھیں: گویا اس کا تعلق حسن قبلہ چشم من تھا۔ **وصال**: ملنا۔ **گر ملائکہ**: اگر آسمان پر فرشتے ہوں تو ہوں۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے کہا جو آپ نے فرمایا میرے حال کے موافق ہے۔ اس لیے کہ مجھ کو جوانی میں ایک نوجوان سے تعلق کا اتفاق ہو گیا تھا دوستی کا اخلاص اس درجہ تک تھا کہ اس کا جمال میرے لیے قبلۂ نظر رہتا تھا اور اس کا وصال میری عمر کے سرمایہ کا نفع تھا۔ یعنی حاصلِ عمر تھا۔ (قطعہ) شاید آسمان پر فرشتے ہوں تو ہوں ورنہ زمین پر اس جیسا کوئی خوبصورت نہ ہوگا، قسم ہے اس دوست کی جس کے بعد دوستی حرام ہے کہ کوئی نطفہ اب ایسے حسین آدمی کی شکل اختیار نہ کرے گا، یعنی اب کوئی نطفہ ایسی حسین صورت نہیں بنے گا۔

تا گہے پائے وجودش بگل عدم فرو رفت و دُود فراق از دودمانش برآمد روزہا بر سرِ خاکش مجاورت کردم واز جملہ کہ بر فراق او گفتم یکے ایں بود۔

کاج کاں روز کہ در پائے تو شد خارِ اجل	قطعہ	دستِ گیتی بُزدے تیغ ہلاکم برسر
تا دریں روز جہاں بے تو ندیدے چشم		ایں منم برسرِ خاک تو کہ خاکم برسر
آں کہ قرارش نگرفتے و خواب	قطعہ	تا گل و نسریں نفشاندے نخست
گردشِ گیتی گلِ رویش بریخت		خار بنا برسرِ خاکش برست

حلِ الفاظ: **کاج**: کاش۔ **در پائے تو شد خارِ اجل**: میری موت واقع ہوئی۔ **تیغ**: تلوار۔ **گیتی**: دنیا۔ **نسرین**: سیوتی۔ **خار**

بن: کانٹوں کا درخت۔ گلِ عدم: موت۔ دود: دھواں۔ دودماں: خاندان۔ برسر خاکش: اس کی قبر پر۔ مجاورت: ہمسائیگی۔ اے منم برسرِ خاک: اے محبوب میں تیری مٹی یعنی قبر پر اس حال میں ہوں کہ خاک میرے سر پر ہے یا خاک میرے سر پر ہو۔ جیو: جاروب کشی مراد ہے۔

ترجمہ مع مطلب: اچانک اس کے وجود کا پاؤں عدم کی کیچڑ میں پھنس گیا۔ یعنی اس کی موت اچانک واقع ہوگئی اور اس کے خاندان سے جدائی کا دھواں اٹھا۔ میں روزانہ اس کی قبر پر جاتا اور مجاورت کرتا اور ان تمام اشعار میں سے جو میں نے اس کے فراق میں کہے، ایک قطعہ یہ ہے۔ (قطعہ) کاش جس دن تیرے پاؤں میں موت کا کانٹا چبھا یعنی جس دن کہ تیری موت واقع ہوئی، زمانہ کا ہاتھ میرے سر پر ہلاکت کی تلوار مارتا یعنی میری ہلاکت بھی واقع ہو جاتی اور ہم دونوں ایک ساتھ رہتے تاکہ آج کے دن میری آنکھ تیرے بغیر دنیا کو نہ دیکھتی۔ یہ میں بدنصیب ہوں تیری خاکِ قبر پر پڑے میرے سر پر خاک (قطعہ ثانی) ہائے جس کو بغیر پھولوں کے فرش کے نیند نہ آتی ہو اور سکون حاصل نہ ہوتا ہو زمانہ کی گردش نے اس کے پھول جیسے چہرہ کو تباہ کر دیا اور کانٹوں کے درخت اس کی قبر پر اُگ آئے۔

بعد از مفارقتِ او عزم کردم و نیتِ جزم کہ بقیتِ زندگانی فرشِ ہوس در نوردم و گردِ مجالست نگردم۔

دوش چوں طاؤس مے نازیدم اندر باغِ وصل	قطعه	دیگر امروز از فراقِ یار می پیچم چو مار
سُودِ دریا نیک بودے گر نبودے بیمِ موج		صحبتِ گل خوش بدے گر نیستے تشویشِ خار

حلِ الفاظ: عزم: ارادہ۔ جزم: پکا ارادہ۔ دوش: گذشتہ رات۔ سودِ دریا: دریا کا فائدہ مثلاً سیر کرنا، موتی حاصل کرنا وغیرہ۔ تشویشِ خار: کانٹے کی تکلیف۔ بیم موج: غرق ہونے کا خوف۔

ترجمہ مع مطلب: اس کی جدائی کے بعد میں نے سفر کی نیت کی اور پختہ ارادہ کر لیا کہ اب عمر بھر کسی سے دل نہ لگاؤں گا اور کسی کے پاس بیٹھنے کے قریب نہ پھٹکوں گا۔ (قطعہ) کل رات میں طاؤس (مور) کی طرح باغِ وصل میں ناز والا تھا اور آج میں دوست کی جدائی سے سانپ کی طرح پیچ و تاب کھا رہا ہوں، سچ تو یہ ہے کہ اگر موجوں کا خوف نہ ہوتا تو دریا کے فوائد خوب ہوتے اور اگر کانٹے کا کھٹکا نہ ہوتا تو صحبتِ گل (محبوب) بہت بھلی ہوتی۔

فائدہ: اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کی ہر شے ناپائیدار ہے، کسی چیز سے دل نہ لگانا چاہیے تاکہ اس کے جاتے رہنے پر تکلیف محسوس نہ ہو۔

حکایت (۱۹) یکے را از ملوکِ عرب حدیثِ لیلیٰ و مجنوں و شورشِ حالِ وے بگفتند کہ با کمال و فضل و بلاغت سر در بیاں نہادہ است زمامِ اختیار از دست دادہ بفرمودش تا حاضر آوردند و ملامت کردن گرفت کہ در شرفِ نفسِ انساں چہ خلل دیدی کہ خوئے بہائم گرفتی و ترکِ صحبتِ مردم گفتی مجنوں بنالید و گفت۔

حلِّ الفاظ: خو: عادت۔ حدیث: بات۔ فضل: بزرگی۔ بلاغت: مقتضائے حال کے مطابق کلام کرنا۔ زمام: باگ۔ بہام: جمع بہیمہ چوپائے۔ شرف نفسِ انسان: انسان کے نفس کی بزرگی۔

ترجمہ مع مطلب: لوگوں نے عرب کے ایک بادشاہ سے لیلیٰ مجنوں کا قصہ اور اس کی پریشان حالی بیان کی کہ باوجود کامل فضیلت و بلاغت کے جنگل جنگل مارا پھرتا ہے اور اختیار کی باگ مجنوں نے ہاتھ سے دے دی ہے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ حاضر کریں، حسب الحکم حاضر کیا گیا۔ شاہ نے اس کو ملامت کرنی شروع کی کہ نفس انسانی کے شرف میں کیا خرابی دیکھی کہ چوپایوں کی خُو اختیار کی اور آدمیوں کے ساتھ رہنا ترک کر دیا۔ مجنوں بے چارہ رونے لگا اور اس نے کہا:

وَ رُبَّ صَدِيقٍ لَامَنِیْ فِیْ وِدَادِهَا	شعر	اَلَمْ يَرَهَا يَوْمًا فَيُوْضِحَ لِیْ عُذْرِی
کاج کانانکہ عیب من گفتند تا بجائے ترنج در نظرت	قطعہ	رویت اے دلستاں بدیدندے بے خبر دستہا بریدندے

تا حقیقتِ معنی بر صورتِ دعویٰ گواہی دادے فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِيْهِ مَلِک را در دل آمد کہ جمالِ لیلیٰ مطالعت کند تا چہ صورت است کہ موجبِ چندیں فتنہ است پس بفرمودش طلب کردن در احیائے عرب بگردیدند و بدست آوردند۔

حلِّ الفاظ: رُبَّ: بہت۔ صدیق: دوست۔ لَامَ: ملامت کی۔ فی: میں۔ وادہا: اس کی دوستی۔ الم یرھا یومًا: کیا نہیں دیکھا اس کو کسی دن۔ فیوضح: واضح ہو جاتا ہے۔ عُذْرِیْ: میرا عذر۔ کاج: کاش۔ ترنج: لیموں کی بڑی قسم۔ مطالعہ کند: دیکھے۔ فتنہ: عشق۔ احیاء: جمع حی قبیلے۔

ترجمہ مع مطلب: بہت سے دوست ہیں جنہوں نے اس لیلیٰ کی محبت میں مجھے ملامت کی، کیا انہوں نے اس (لیلیٰ) کو کسی دن نہیں دیکھا کہ میرا عذرِ محبت ان پر واضح ہو جاتا۔ (قطعہ) کاش کہ وہ لوگ جو میرا عیب بیان کرتے ہیں۔ اے دلربا تیرا چہرہ دیکھ لیتے۔ تیری موجودگی میں بے خبری کی حالت میں لیموں کے بجائے اپنے ہاتھ کاٹ لیتے تا کہ معنیٰ (واقعہث کی حقیقت دعویٰ کی ظاہری صورت پر گواہ ہو جاتی، یہی وہ یوسف ہے، جس کو دیکھ کر تم نے بے خبری میں اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے اور تم اسی کے بارہ میں مجھ کو ملامت کرتی تھیں۔ بادشاہ کے دل میں آیا کہ لیلیٰ کے حسن کا مشاہدہ کرے کہ وہ کیسی شکل وصورت کی ہے جو اتنے فتنہ کا سبب ہے لیلیٰ کی طلبی کا حکم دے دیا۔ خدام شاہی عرب کے قبیلوں میں گھومے اور لیلیٰ کو لے آئے۔

وپیش مَلِک در صحن سراچہ بداشتند مَلِک در ہیئت او تامل کرد در نظرش حقیر آمد بحکم آنکہ کمترین خدم حرم بہ جمال از و پیشتر بود و بزینت بیشتر مجنون بفراست دریافت وگفت از دریچہ چشمِ مجنوں بایستی در جمالِ لیلےٰ نظر کردن تا سرّ مشاہدت او بر تو تجلی کند۔

مَا مَرَّ مِنْ ذِكْرِ الْحِمٰى بِمَسْمَعِىْ	شعر	لَوْ سَمِعَتْ دُرْقُ الْحِمٰى صَاحَتْ مَعِىْ
يَا مَعْشَرَ الْخُلَّانِ قُوْلُوْا لِلْمُعَا		فِىْ لَسْتَ تَدْرِىْ مَا بِقَلْبِ الْمُوْجَعِ

حلِ الفاظ: سراچہ: چھوٹا خیمہ، چھوٹا گھر۔ **تامل:** غور۔ **خدم:** جمع خادم۔ **حرم:** محل سرائے۔ **فراست:** ذہانت۔ **سر مشاہدت:** دیکھنے کا بھید۔ **تجلی کند:** روشن ہووے۔ **مَا مَرَّ:** جو گذرا۔ **حمٰی:** سبزہ زار۔ **سمع:** کان۔ **ورق:** کبوتر، فاختہ۔

ترجمہ مع مطلب: بادشاہ کے سامنے ایک چھوٹے خیمے کے صحن میں اس کو رکھا، بادشاہ نے اس کی صورت پر غور کیا تو اس کو حقیر معلوم ہوئی اس وجہ سے کہ شاہی محل کی ادنیٰ لونڈیاں حسن و جمال میں اس سے کہیں زیادہ تھیں۔ اور آرائش میں اس سے بڑھی ہوئی تھیں۔ اس بات کو مجنوں نے بھی فراست سے سمجھ لیا اور کہاں مجنوں کی آنکھ روزن سے لیلیٰ کے حسن کو دیکھنا چاہیے تاکہ اس کے دیدار کی حقیقت آپ پر روشن ہو جائے۔ (شعر) چراگاہ (معشوقہ کی فرودگاہ) کا ذکر جو میرے کانوں میں پہنچا ہے اگر اس کو چراگاہ کے کبوتر سن لیتے تو میرے ساتھ آہ و نالہ کرتے۔ اے دوستوں کے گروہ! تم بے عشق آدمی سے کہہ دو تو دردمند عاشق کے دل کی تکلیف کو کیا جانے۔

تندرستاں را نباشد درد ریش	نظم	جز بہ ہمدردے نگویم درد خویش
گفتن از زنبور بے حاصل بود		باکیے در عمرِ خود ناخوردہ نیش
تاترا حالے نباشد ہمچو ما		حال ما باشد ترا افسانہ پیش

حلِ الفاظ: ریش: زخم۔ **گفتن از زنبور:** بھڑ کے کاٹے کی تکلیف کا بیان۔ **ناخوردہ نیش:** جس نے کبھی ڈنگ نہ کھایا ہو۔ **افسانہ:** فرضی قصہ۔

ترجمہ مع مطلب: چونکہ تندرستوں کی زخم کو تکلیف کا اندازہ نہیں ہوتا اسی لیے میں اپنا درد اپنے ہمدرد (شریک درد) کے سوا کسی سے بیان نہیں کرتا ہوں۔ بھڑ کے کاٹے کی تکلیف کا بیان اس شخص سے بے فائدہ ہے جس نے عمر بھر میں ایک مرتبہ ڈنگ نہ کھایا ہو۔ جب تک تیرا ہم جیسا حال نہ ہوگا، ہماری حالت تیرے نزدیک فرضی قصہ ہوگا۔

فائدہ: (۱) عاشق کی محبت کے لیے ظاہری خد و خال کا حسن ضروری نہیں۔ (۲) عشق میں مبتلا کو ملامت نہ کرنی چاہیے، بلکہ اس کو معذور سمجھنا چاہیے۔ (۳) دوسرے کی تکلیف کا اندازہ صحیح معنیٰ میں اس شخص کو ہو سکتا ہے جو خود تکلیف میں مبتلا ہوا ہو۔

حکایت (۲۰)

قاضی ہمدان را حکایت کنند کہ نعلبند پسرے سرخوش بود و نعلِ دلش در آتش روزگارے در طلبش متلہف بود و پویاں و مترصد و جویاں و برحسب واقعہ گویاں۔

در چشم من آمد آں سہی سرو بلند	نظم	بر بود دلم ز دست و در پای فگند
ایں دیدہ شوخ می برد دل بکمند		خواہی کہ بہ کس دل ندہی دیدہ ببند

حلِ الفاظ: ہمدان: نام مشہور شہر۔ **سرخوش:** عشق ومحبت۔ **نعل در آتش بودن:** بیقرار ہونا۔ **متلہف:** غمگین۔ **پویاں:** دوڑنے والا۔ **مترصد:** امیدوار۔ **پسرے نعلبند:** نعل بند کا لڑکا۔ **جویاں:** تلاش کرنے والا۔ **حسب واقعہ:** واقعہ کے موافق۔ **گویاں:** کہنے والا۔ **سہی:** سیدھا۔ **در پا افگندن:** پائمال کرنا۔

ترجمہ مع مطلب: ہمدان کے قاضی کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ اس کو ایک نعل بند کے لڑکے کے ساتھ عشق اور بیقراری تھی۔ ایک دن وہ (قاضی) اس کی طلب (تلاش) میں پریشان اور دوڑ دھوپ کرنے والا اور منتظر تھا۔ اور اپنے حسب حال یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔ (نظم) وہ سروسہی یعنی راست قامت معشوق میری آنکھوں میں سما گیا۔ میرا دل ہاتھ سے چھین لے گیا اور مجھ کو پامال کر گیا۔ یہ شوخ آنکھ دل کو کمند میں پھنسا لیتی ہے۔ اگر تو کسی کو دل دینا نہیں چاہتا تو آنکھ بند کرلے۔

شنیدم کہ در گذرے پیش قاضی باز آمد برخے ازاں مقالہ بہ سمعش رسیدہ وزائد الوصف رنجیدہ دشنام بے تحاشا دادن گرفت وسقط گفتن وسنگ برداشت و ہیچ از بے حرمتی نگذاشت قاضی یکے را گفت از علمائے معتبر کہ ہمعنان او بود۔

آں شاہدی و خشم گرفتن بینش	بیت	واں عقدہ برابروے ترش شیرینش

حلِ الفاظ: **گذر:** راستہ۔ **ازاں:** قاضی کے عشق سے۔ **زائد الوصف:** بیان سے باہر۔ **بے تحاشا:** بے دھڑک۔ **سقط:** برا کہنا۔ **عقدہ:** گرہ۔ **ہمعنان:** ہمراہ۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے سنا کہ ایک راستہ میں وہ قاضی کے سامنے آیا۔ قاضی کے عشق کی کچھ بات اس کے کانوں میں پڑ چکی تھی۔ اس لڑکے نے بیان سے زیادہ رنجیدہ ہو کر بے دھڑک گالیاں دینی شروع کیں اور برا بھلا کہنے لگا اور مارنے کے لیے قاضی صاحب پر پتھر اٹھایا اور بے عزتی میں کوئی کسر اٹھا کر نہ رکھی۔ قاضی نے ایک معتبر عالم سے جوان کا ساتھی تھا کہا ۔
(شعر) اس کی وہ معشوقی اور غصہ ہونا دیکھو اور اس کے ترش ابرو پر وہ شیریں شکنیں دیکھو۔

مصرع : ضَرْبُ الْحَبِيْبِ زَبِيْبٌ

از دستِ تو مشت بردہاں خوردن	بیت	خوشتر کہ بدستِ خویش نان خوردن

ہمانا از وقاحتِ اُو بوئے سماحت می آید۔

انگور نو آوردہ ترش طعم بود	فرد	روزے دو سہ صبر کن کہ شیریں گردد

ایں بگفت و بمسندِ قضا باز آمد تنے چند از بزرگانِ عدول کہ در مجلس حکم وے بودندے زمینِ خدمت بوسیدند کہ باجازت سخنے در خدمت بگوئیم اگرچہ ترک ادب ست و بزرگاں گفتہ اند۔

حلِ الفاظ: **ضرب الحبیب:** دوست کی مار۔ **زبیب:** کشمش۔ **مشت:** مکا، گھونسہ۔ **ہمانا:** حقیقتاً۔ **وقاحت:** بے شرمی۔ **سماحت:** سخاوت، جوانمردی۔ **ترش طعم:** ذائقہ کھٹا۔ **مسند قضا:** قاضی ہونے کی کرسی۔ **عدول:** عادل۔ **سوابق:** جمع سابق، پہلے۔ **زمین خدمت بوسید:** آداب بجالایا۔

ترجمہ مع مطلب: دوست کی مار کشمش جیسی شیریں ہے۔ (بیت) تیرے ہاتھ سے منہ پر گھونسہ کھانا بہتر ہے اپنے ہاتھ سے روٹی کھانے سے۔ حقیقت میں اس کی اس بے شرمی سے جوانمردی کی بو آتی ہے۔ (فرد) نیا انگور (کچا) ترش ذائقہ کا ہوتا ہے۔ دو تین دن ٹھہر کے میٹھا ہو جائے گا۔ یہ کہا اور کرسی قضا پر واپس آ گیا۔ چند متقی بزرگ اس کی حکم کی مجلس (عدالت) میں رہتے تھے وہ آداب بجالائے اور کہا کہ اگر اجازت ہو تو خدمت میں ایک بات عرض کریں اگر چہ اس کا کہنا خلاف ادب ہے اور بزرگوں نے فرمایا ہے۔

نہ در ہر سخن بحث کردن رواست	بیت	خطا بر بزرگاں گرفتن خطاست

لیکن بحکم سوابق انعام خداوندی کہ ملازم روزگار بندگان ست مصلحتے کہ بینند و اعلام نکنند نوعے از خیانت باشد طریق صواب آنست کہ با ایں پسر گرد طمع نگردی و فرش ولع در نوردی کہ منصبِ قضا پایگاہے منیع ست تا بگناہے شنیع ملوث نہ گردی و حریف این ست کہ دیدی و سخن ایں کہ شنیدی۔

یکے کردہ بے آبروے بسے	مثنوی	چہ غم دارد از آبروے کسے
بسا نام نیکوئے پنجاہ سال		کہ یک نام زشتش کند پائمال

حلِ الفاظ: **بحث کردن:** گفتگو کرنا۔ **سوابق:** انعام، پہلے انعام۔ **مصلحت:** مناسب۔ **اعلام:** خبردار کرنا۔ **طمع:** لالچ۔ **ولع:** عشق۔ **منصب:** عہدہ۔ **پایگاہ:** مرتبہ۔ **منیع:** بلند۔ **شنیع:** برا۔ **ملوث:** آلودہ۔ **حریف:** صاحب معاملہ۔

ترجمہ مع مطلب: ہر بات میں بحث کرنا جائز نہیں ہے، بزرگوں کی خطا پکڑنا غلطی ہے لیکن آپ کے پہلے انعامات جو غلاموں کے حال پر ہمیشہ رہے ہیں ان کی وجہ سے کوئی خیر خواہی کی بات کہ ہم دیکھیں اور اس کو بیان نہ کریں تو ایک قسم کی نمک حرامی ہوگی۔ بہتر صورت یہی ہے کہ اس لڑکے کی طرف رغبت نہ کریں اور حرص کے فرش کو لپیٹ دیں۔ اس لیے کہ قاضی کا عہدہ ایک بلند عہدہ ہے آپ کو چاہیے کہ کسی بڑی لغزش کا ارتکاب نہ کریں اور صاحب معاملہ شخص ایسا ہے کہ آپ نے ابھی دیکھا اور اس کی باتیں یہی ہیں جو آپ نے سنیں۔ (مثنوی) وہ شخص جس نے بہت سوں کی بے عزتی کی ہو، کسی کی بے عزتی سے اس کو کیا غم ہو سکتا ہے۔ دوسرا ترجمہ یہ ہے کہ جس نے اپنی آبرو بہت مرتبہ کھوئی ہو اس کو دوسروں کی آبرو ریزی کرتے کیا ڈر لگے گا۔ پچاس سال کی نیک نامیوں کو بہت مرتبہ ایک بدنامی مٹا دیتی ہے۔

قاضی را نصیحت یاران یک دل پسند آمد و بر حسنِ رائے قوم آفریں خواند و گفت نظرِ عزیزاں در مصلحت حالِ من عین

صواب ست و مسئلہ بے جواب ولیکن۔

وَ لَوْ اَنَّ حُبًّا بِالْمَلَامِ یَزُوْلُ	شعر	لَسَمِعْتُ اِفْکًا یَفْتَرِیْهِ عُذُوْلُ
نصیحت کن مرا چندانکہ خواہی	شعر	کہ نتواں شستن از زنگی سیاہی
از یادِ تو غافل نتواں کرد بہیچ	فرد	سر کوفتہ مارم نتوانم کہ بہ پیچم

حلِّ الفاظ: **یاران یکدل:** موافق دوست۔ **لو:** اگر۔ **ملام:** ملامت۔ **یزول:** دور ہو جاتی، جاتی رہتی۔ **افک:** بہتان، جھوٹ۔ **مسئلہ بے جواب:** وہ بات جس کو رد نہ کیا جا سکے۔ **نظر:** نگاہ۔ **صواب:** نکوئی، بھلائی۔

ترجمہ مع مطلب: قاضی صاحب کو مخلص دوستوں کی نصیحت پسند آئی اور ان کی بہترین رائے اور خیر خواہی پر تعریف کی اور کہا دوستوں کی رائے میری صلاحِ کار کے لیے بالکل ٹھیک ہے اور بات لاجواب ہے لیکن (شعر) اگر محبت ملامت سے دور ہو جاتی تو میں ضرور سنتا اس جھوٹ کو جو نیک لوگوں نے باندھا ہے۔ جھوٹ نیکوں سے ناممکن ہے۔ اسی طرح زوال محبت بھی ناممکن ہے۔ اگر یہاں بجائے عدول کے عذول ہے جو صیغہ مبالغہ کا عذل سے ہے جس کے معنیٰ ملامت کے ہیں تو یہ ترجمہ ہوگا اگر محبت ملامت سے دُور ہو جاتی تو میں ضرور سنتا اس بہتان کو جس ملامت کرنے والوں نے باندھا ہے۔ (شعر) مجھ کو نصیحت کر جتنی تیرا جی چاہے۔ زنگی کی سیاہی دھونے سے دُور نہیں ہو سکتی جس طرح حبشی کی سیاہی دھونے سے دور نہیں ہو سکتی اس طرح ملامت سے محبت دور نہیں ہو سکتی۔ (فرد) تیری یاد سے کوئی چیز مجھ کو غافل نہیں کر سکتی میں سانپ کا کچلا ہوا سر ہوں بھلا وہ کیا بل کھا سکتا ہے۔

ایں بگفت و کسے چند بہ تفحص حال او برانگیخت و نعمت بیکراں بریخت و گفتہ اند ہر کرا زر در تراز وست زور در بازوست۔

ہر کہ زر دید سر فرد و آورد	شعر	ور ترازوئے آہنیں دوش ست

حلِّ الفاظ: **تفحص:** ڈھونڈنا۔ **نعمتِ بیکراں:** بہت مال۔ **سر فرود آورد:** سر جھکا لیا۔ **ترازوے آہنیں دوش:** وہ ترازو جس کی ڈنڈی لکڑی کے بجائے لوہے کی ہو۔ **دوش:** ڈنڈی ترازو کی۔

ترجمہ مع مطلب: یہ کہا اور چند آدمیوں کو اس کی نگہداشت حال کے لیے مقرر کر دیا اور اس کے اوپر بے انتہا مال خرچ کیا، اسی لیے عقلمندوں نے کہا ہے جس کے ترازو میں زر ہے اس کے بازوؤں میں زور ہے یعنی جس کے پاس زر ہے (سونا ہے) اس کو زور بازو کی ضرورت نہیں (شعر) جس نے زر دیکھا سر جھکا لیا اگرچہ وہ لوہے کی ڈنڈی والی ترازو ہو۔ مطلب یہ ہے کہ ترازو کے جس پلڑے میں وزن ہوتا ہے اسی طرف کانٹے کا رخ ہوتا ہے۔

فی الجملہ شبے خلوتے میسر شد و ہم دراں شب شحنہ را خبر شد قاضی ہمہ شب شراب در سر و شاہد در بر از تنعم نہ خفتے و

بہ ترنم گفتے۔

	نظم	
مشب مگر بوقت نمیخواند ایں خروس		عشاق بس نکردہ ہنوز از کنار و بوس
یکدم کہ چشم فتنہ بخفت ست زینہار		بیدار باش تانرود عمر برفسوس
تانشنوی ز مسجد آدینہ بانگِ صبح		یا از در سرائے اتابک غریو کوس
لب از لب چو چشم خروس ابلہی بود		برداشتن بگفتن بیہودہ خروس

حلِ الفاظ: **فی الجملہ**: آخر کلام۔ **شحنہ**: کوتوال۔ **تنعم**: ناز و نعمت میں پرورش پانا۔ **ترنم**: گانا، گنگنانا۔ **مگر**: شاید۔ **بوقت نمے خواند**: اذان وقت پر نہیں دے رہا۔ **خروس**: مرغا۔ **بوس**: مخفف بوسہ کا۔ **یکدم**: ایک سانس۔ **چشم فتنہ بخفتہ است**: فتنہ سویا ہوا ہے۔ **فسوس**: مخفف افسوس کا۔ **مسجد آدینہ**: جامع مسجد۔ **غریو**: شور۔ **کوس**: نقارہ۔ **چشم خروس**: ایک دانہ برنگ سرخ مشابہ مرغ کی آنکھ کے۔ **گفتن بیہودہ**: بکواس۔

ترجمہ مع مطلب: آخر کار ایک رات قاضی کو اس لڑکے کے ساتھ تنہائی میسر آئی اسی رات میں اتفاقاً کوتوال کو یہ خبر لگ گئی۔ ساری رات قاضی شراب کے نشہ میں سرشار اور وہ معشوق بغل میں عیاشی کی وجہ سے سوتا بھی نہیں تھا اور یہ اشعار گا رہا تھا۔

(نظم) آج کی رات کاش یہ مرغ وقت پر اذان نہ دیتا اس لیے کہ عشاق ابھی بوس و کنار سے سیر نہیں ہوئے۔ اے دل آج تو مزا ہی مزا ہے تھوڑی دیر کے لیے فتنہ سویا ہوا ہے۔ خبردار سونا نہیں ورنہ پھر عمر افسوس میں کٹے گی۔ جب تک جامع مسجد سے صبح کی اذان کی آواز نہ آئے اور بادشاہ کے محل کے نقارہ کی آواز سنائی نہ دے اپنے لب کو اس دانہ خروس کے مشابہ سرخ لبوں سے ہٹانا اور وہ بھی مرغ کی بے ہودہ بکواس سے بڑی بیوقوفی ہوگی۔

قاضی دریں حالت بود کہ یکے از خدمتگاراں درآمد و گفت چہ نشستہ خیز و تا پائی داری گریز کہ حسوداں بر تو دقے گرفتہ اند بلکہ حقے گفتہ اند تا مگر آتش فتنہ کہ ہنوز اندک ست بآب تدبیر فرونشانیم مبادا کہ فردا چوں بالا گیرد عالمے فرا گیرد قاضی بہ تبسم در و نظر کرد و گفت۔

حلِ الفاظ: **حسوداں**: جمع حسود، بدخواہ۔ **دق**: کوٹنا، مراد چغل خوری۔ **آتش فتنہ**: فتنہ کی آگ۔ **تبسم**: مسکرانا۔

ترجمہ مع مطلب: قاضی اس حالت میں تھا کہ اتنے میں ایک خدمت گار دوڑا ہوا محل میں داخل ہوا اور کہا حضور کیا بیٹھے ہو جہاں تک بھاگ سکتے ہو بھاگ جاؤ کہ حاسدوں نے آپ کی چغلی کی ہے بلکہ سچ کہا ہے، آگاہ ہو جاؤ فتنہ کی آگ ابھی تھوڑی ہے، ہم تدبیر کے پانی سے اس کو بجھا دیں گے۔ کل کو جب بھڑک اٹھے گی تو تمام دنیا کو گھیر لے گی۔ قاضی صاحب نے مسکراتے ہوئے اس کو دیکھا اور کہا:

	قطعہ	
پنجہ در صید بردہ ضیغم را		چہ تفاوت اگر شغال آید
روی در روئے دوست کن بگذار		تا عدو پشتِ می خاید

حَلِ الفَاظ: ضیغم: شیر۔ شغال: گیدڑ۔ پنجہ در صید بردہ: شکار کو دبوچے ہوئے۔ پشت دست می خاید: ہاتھ کی پشت افسوس سے چبائے۔

ترجمہ مع مطلب: وہ شیر جو شکار کو دبوچے ہوئے ہو گیدڑ کے آنے سے اس کا کیا نقصان ہو سکتا ہے، معشوق کے منہ پر اپنا منہ رکھ دے دشمن کو چھوڑ تا کہ وہ ہاتھ کی پشت افسوس سے چبائے۔

ملک را ہمدراں شب آگہی دادند کہ در ملکِ تو چنیں منکرے حادث شدہ است چہ فرمائی ملک گفت من اورا از فضلائے عصری دانم و یگانہ روزگاری شارم باشد کہ معاندان در حقِ وے خوضے کردہ اند پس ایں سخن در سمع قبول من نیامد مگر آنکہ معاینت گردد کہ حکیماں گفتہ اند۔

	شعر	
بہ تندی سبکدست بردن بہ تیغ		بدندان گزد پشتِ دست دریغ

حَلِ الفَاظ: منکر: برا کام۔ حادث: پیدا۔ فضلاء: جمع فاضل۔ عصر: زمانہ۔ معاند: دشمن۔ خوض: غور، دخل دینا۔ معاینہ: دیکھنا۔ سبک: جلدی۔ تندی: تیزی، غصہ۔

ترجمہ مع مطلب: اسی رات میں بادشاہ کو خبر دے دی کہ تیری سلطنت میں ایسا خلافِ شریعت کام ہو رہا ہے کیا حکم ہے۔ بادشاہ نے فرمایا کہ میں اس کو زمانہ کے فضلاء میں سے سمجھتا ہوں اور یکتائے زمانہ۔ پس ان باتوں کا یقین نہیں کرتا ہوں مگر اس وقت کہ اپنی آنکھ سے دیکھ پاؤں گا۔ یقین کرلوں گا اسی لیے کہ داناؤں نے کہا ہے۔ (شعر) غصہ میں جلدی سے تلوار پر ہاتھ لے جانا افسوس کرتے ہوئے دانتوں میں ہاتھ کی پشت کو کاٹتا ہے۔

شنیدم کہ سحر گاہ باتنے چند خاصان بہ بالینِ قاضی آمد شمع را دید استادہ وشاہد نشستہ و می ریختہ وقدح شکستہ وقاضی در خوابِ مستی بے خبر از ملکِ ہستی بہ لطف اندک اندک بیدارش کرد کہ خیز کہ آفتاب برآمد قاضی دریافت کہ حال چیست گفت از کدام جانب برآمد سلطان را عجب آمد گفت از جانب مشرق چنانکہ معہود ست گفت الحمدللہ کہ ہنوز در توبہ ہمچناں باز ست کہ بحکم حدیث! لَا يُغْلَقُ بَابُ التَّوْبَةِ عَلَى الْعِبَادِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا اَسْتَغْفِرُكَ اللّٰهُمَّ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

حَلِ الفَاظ: بالین: سرہانے۔ قدح: پیالہ۔ معہود: مقرر۔ لطف: نرمی، آہستہ۔ لایغلق: نہیں بند ہوتا۔ عباد: جمع عباد،

بندے۔ شمس: سورج۔ خاصان: جمع خاص، مصاحب۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے سنا کہ بادشاہ صبح سویرے چند خواص کے ساتھ قاضی کے سرہانے آیا۔ دیکھا شمع روشن ہے معشوق بیٹھا ہوا ہے۔ شراب گری ہوئی ہے اور پیالہ ٹوٹا پڑا ہے اور قاضی مستی کی نیند میں عالم ہستی سے بے خبر ہے۔ نرمی سے آہستہ آہستہ قاضی کو بیدار کیا کہ اٹھو سورج نکل آیا۔ قاضی سمجھ گیا کہ واقعہ کیا ہے؟ پوچھا کہ کونسی سمت سے نکلا ہے؟ بادشاہ نے فرمایا مشرق کی طرف سے قاضی نے کہا الحمدللہ کہ ابھی توبہ کا دروازہ اسی طرح کھلا ہوا ہے اس حدیث کے موافق **(ترجمہ حدیث)** توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوگا بندوں پر اس وقت تک کہ آفتاب مغرب سے نکلنے والا ہو، اے اللہ میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

اے دو چیزم گرگنہ انگیختند گر گرفتارم کنی مستوجبم	قطعه	بختِ نافر جام و عقل ناتمام ور بہ بخشی عفو بہتر ز انتقام

ملک گفت توبہ دریں حالت کہ بر جزائے گناہِ خویش اطلاع یافتی سودے نہ کند ف ﴿فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا﴾۔

چہ سود از دزدی آنگہ توبہ کردن بلند از میوہ گو کوتاہ کن دست	قطعه	کہ نتوانی کمند انداخت برکاخ کہ کوتاہ خود ندارد دست برشاخ

ترا با وجود چنیں منکرے کہ ظاہر شد سبیل خلاص صورت نہ بند دایں بگفت و مؤکلانِ عقوبت دروے آویختند گفت مرا در خدمتِ سلطان یک سخن باقی ست ملک بشنید و گفت آں چیست گفت۔

بآستین ملالے کہ برمن افشانی اگر خلاص محال ست زیں گنہ کہ مراست	قطعه	طمع مدار کہ از دامنت بدارم دست بداں کرم کہ داری امید داری ہست

حلِ الفاظ: **بخت نافر جام:** نامبارک نصیبہ۔ **مستوجب:** مستحق۔ **عقل ناتمام:** ناقص عقل۔ **عفو:** معاف کرنا۔ **انتقام:** بدلہ لینا۔ **کاخ:** محل۔ **کمند:** چمڑے کی ایک لمبی رسی کے مشابہ چیز ہوتی ہے، اس میں گرہیں پڑی ہوتی ہیں وہ درج ذیل امور میں کام آتی ہے۔ (۱) دشمن کے پھنسانے کے لیے (۲) کوٹھے کی چھت پر ڈال کر اس کے ذریعے اوپر پہنچ جاتے ہیں۔ **سبیل:** راستہ۔ **خلاص:** رہائی۔ **مؤکلانِ عقوبت:** جلاد، سپاہی۔ **مؤکلان:** جمع مؤکل، سپرد کیا گیا۔ **دروے آویختند:** اس کا گریبان پکڑ لیا۔ **آستین ملال افشاندن:** اظہار ناراضی کرنا۔ **طمع مدار:** امید مت رکھ۔ **دست از دامن داشتن:** دامن ہاتھ سے چھوڑ دینا۔ **گناہ:** نافرمانی۔

ترجمہ مع مطلب: (قطعہ) ان دو چیزوں نے مجھ کو گناہ پر آمادہ کیا ہے۔ بدنصیبی اور ناقص عقل نے اگر آپ مجھ کو گرفتار

کریں میں اس کے لائق ہوں۔ اور اگر جناب بخش دیں تو معاف کرنا بدلہ لینے (سزا) سے بہتر ہے۔ بادشاہ نے فرمایا ایسی حالت میں توبہ کرنے سے جب گناہ کی سزا پر اطلاع پالی کوئی فائدہ نہیں ہے۔ **(ترجمہ آیت)** ان کو ایمان فائدہ نہ دے گا اس وقت جب کہ وہ ہمارے عذاب کا مشاہدہ کرلیں گے۔ (قطعہ) چوری کرنے سے توبہ کرنے کا اس وقت کیا فائدہ جب تو کوٹھے پر کمند ڈالنے کے قابل ہی نہ رہے، لمبے قد والے آدمی سے کہہ کہ وہ میوہ نہ توڑے، اس لیے کہ پستہ قد آدمی کا ہاتھ خود شاخ پر نہیں پہنچتا ہے تیرے لیے جب تجھ سے ایسے سنگین جرم کا ارتکاب ہوا رہائی کی صورت ممکن نہیں۔ بادشاہ کے یہ فرماتے ہی سزا دینے والے سپاہی اس کو لپٹ گئے۔ قاضی نے کہا مجھ کو بادشاہ کی خدمت میں ایک بات اور عرض کرنی ہے۔ بادشاہ نے سنا اور فرمایا وہ کیا ہے؟ قاضی نے کہا (قطعہ) اگر آپ ہزار مجھ سے ناراض ہو جائیں اور تنبیہ فرمائی مجھ سے یہ امید مت رکھیے کہ میں بھی جناب کا دامن چھوڑ دوں گا۔ اگر اس گناہ سے میری رہائی ناممکن ہے یعنی میرا یہ گناہ بخشنے کے لائق نہیں ہے۔ اس کے باوجود کرم (بخشش) کی جو تیری خصلت ہے اس کرم سے مجھ کو معافی کی امید ہے۔

مَلِک گفت ایں لطیفہ بدیع آوردی و ایں نکتہ غریب گفتی و لیکن محالِ عقل ست و خلافِ نقل کہ ترا فضل و بلاغت امروز از چنگ عقوبتِ من رہائی دہد مصلحت آں بینم کہ ترا از قلعہ بزیر اندازم تا دیگراں نصیحت پذیرند و عبرت گیرند گفت اے خداوند جہاں پروردہ نعمت ایں خاندانم و ایں جرم تنہا در جہاں نہ من کردہ ام دیگر را بینداز تا من عبرت گیرم مَلِک را خندہ گرفت و بہ عفو از سر جرم او برخاست و متعنتان را کہ اشارت بکشتن او ہمی کردند گفت۔

ہمہ حمّال عیب خویشتنید،	شعر	طعنہ بر عیب دیگراں مزنید،

حَلِّ اَلفاظ: **بدیع:** نادر۔ **نکتہ:** عمدہ ایک بات۔ **بلاغت:** مقتضائے حال کے مطابق کلام کرنا۔ **چنگ عقوبت:** پنجہ سزا۔ **عبرت:** دوسرے کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرنا۔ **جرم:** قصور۔ **عفو:** معاف کرنے والا۔ **متعنت:** عیب جو، حاسد۔ **حمّال:** بوجھ اٹھانے والا۔

ترجمہ مع مطلب: بادشاہ نے فرمایا یہ تو نے لطیفہ عجیب اور یہ نکتہ نادر بیان کر دیا۔ لیکن عقل کے نزدیک ناممکن اور شریعت کے خلاف ہے کہ تجھ کو تیرا علم اور تیز زبانی آج میرے پنجۂ سزا سے رہائی دلا سکے۔ مناسب سمجھتا ہوں کہ تجھ کو قلعہ سے نیچے گرا دوں تاکہ دوسرے عبرت (نصیحت) حاصل کریں۔ قاضی نے عرض کیا کہ اے مالک جہاں میں آپ کے خاندان کی نعمتوں کا پالا ہوا ہوں اور یہ جرم دنیا میں تنہا میں نے ہی نہیں کیا ہے۔ کسی دوسرے کو گرا دے تاکہ میں نصیحت حاصل کرلوں۔ بادشاہ کو ہنسی آ گئی اور معاف کر کے اس جرم سے بری کر دیا اور جو حاسد اس کے مار ڈالنے کا اشارہ کر رہے تھے۔ ان سے فرمایا (شعر) سب کے سب اپنے عیبوں کے اٹھانے والے ہیں۔ پھر دوسروں کے عیب پر کیوں طعنہ زنی کرتے ہو۔

فائدہ: صاحب منصب کو عشق بازی سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اور اگر مبتلا ہو جائے تو پاک دامنی کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیے۔

حکایت (۲۱) منظوم

جوانے پاک باز و پاک رو بود — کہ با پاکیزہ روئے در گرو بود
چنیں خواندم کہ در دریائے اعظم — بگردابے در افتادن باہم
چو ملاح آمدش تادست گیرد — مبادا کاندراں حالت بمیرد
ہمی گفت از میان موج تشویر — مرا بگذار و دستِ یارِ من گیر
دریں گفتن جہانے بروے آشفت — شنیدندش کہ جان میدا دو میگفت
حدیثِ عشق زاں بطال منیوش — کہ در سختی کند یاری فراموش
چنیں کردند یاراں زندگانی — زکار افتادہ بشنو تابدانی
کہ سعدی راہ و رسم عشق بازی — چناں داند کہ در بغداد تازی
دل آرامے کہ داری در و بند — دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند
گر مجنون و لیلیٰ زندہ گشتے — حدیث عشق ازیں دفتر نوشتے

حلِ الفاظ: **پاک باز:** نیک چلن۔ **پاک رو:** نیک رفتار۔ **پاکیزہ روے:** خوبصورت۔ **دریائے اعظم:** بحر اعظم۔ **بحر محیط:** یعنی بحر الکاہل۔ **گرو بود:** رہن یعنی عاشق تھا۔ **گرداب:** بھنور۔ **تشویر:** پریشانی، شرمندگی، شور کرنا، اشارہ کرنا۔ **جہانے بروے آشفت:** دنیا اس پر غمگین ہوگئی یعنی موت پہنچی۔ **بطال:** بہت جھوٹا۔ **منیوش:** صیغہ نہی حاضر از مصدر نیوشیدن سننا۔ **سختی:** مصیبت۔ **یاری:** دوستی۔ **رسم:** طریقہ۔ **بغداد:** دارالسلطنت عراق۔ **تازی:** عربی۔ **حدیثِ عشق:** عشق کی بات۔ **دلارام:** معشوق مراد حضرت حق جل مجدہ ہیں۔ **ازیں دفتر:** مراد دفتر۔

ترجمہ مع مطلب: ایک جوان پاکباز اور نیک سیرت تھا اور اس کو ایک حسین کے ساتھ عشق تھا۔ میں نے تاریخ کی کتابوں میں ایسا پڑھا ہے کہ وہ دونوں بحر اعظم میں بھنور میں پھنس گئے۔ جب ملاح آیا تا کہ ان کی مدد کرے یعنی ان کو ڈوبنے سے بچائے۔ ایسا نہ ہو کہ ایسی حالت میں مرجائیں، ایک ان میں سے اسی ہلاک کرنے والی یا پریشان موجوں میں کہتا تھا کہ مجھ کو رہنے دے اور میرے ساتھی کو بچالے۔ اسی کہنے میں اس کو موت آ گئی۔ میں نے سنا کہ جان دیتا تھا اور کہتا تھا کہ عشق کی بات اس دغاباز جھوٹے سے مت سن کہ سختی (مصیبت) کے وقت دوستی کو بھلا دے۔ محبت کرنے والوں نے ایسے ہی زندگی بسر کی ہے۔ تجربہ کار سے سن لو تو تا کہ خوب سمجھ جائے، یہ اس واسطے کہ سعدی عشق بازی کی راہ رسم ایسی جانتا ہے جیسا کہ شہر بغداد میں عربی زبان جانی جاتی ہے۔ جو حقیقت میں تیرا معشوق ہے یعنی حق جل مجدہ، دل اسی میں لگا یعنی ان مجازی محبوبوں کو ترک کر اور سارے عالم سے آنکھیں بند کر لے تا کہ تطہیر قلب عن ماسوی اللہ حاصل ہو جائے اگر آج لیلیٰ مجنوں زندہ ہوتے تو عشق کی بات اس دفتر سے حاصل کرتے۔

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ دوست اور عاشق حقیقت میں وہ ہے جو اپنے دوست اور محبوب پر آڑے وقت میں جاں نثار کردے اور نہ محبت نہیں دغابازی ہے۔

باب ششم

در ضعفِ پیری

چھٹا باب بڑھاپے کے ضعف کے بیان میں

حکایت (۱) با طائفہ دانشمنداں در جامع دمشق بحثے ہمی کردم کہ جوانے درآمد و گفت دریں میاں کسے ہست کہ زبانِ پارسی داند اشارت بمن کردند گفتمش خیرست گفت پیرے صد و پنجاہ سالہ در حالتِ نزع ست و زبانِ عجم چیزے ہمی گوید و مفہوم مانمی گردد اگر بکرم رنجہ شوی مزد یابی باشد کہ وصیتے ہمی کند چوں بہ بالینش فراز آمدم ایں بیت می گفت۔

دمے چند گفتم برآرم بکام	قطعہ	دریغا کہ بگرفت راہ نفس
دریغا کہ بر خوانِ الوانِ عمر		دمے چند خوردیم و گفتند بس

حلِ الفاظ: **طائفہ دانشمنداں:** اہل علم کی جماعت۔ **جامع دمشق:** دمشق کی جامع مسجد یا دمشق کی درسگاہ کا نام۔ **پیرے صد و پنجاہ سالہ:** ڈیڑھ سو سال کا بوڑھا۔ **زبان عجمی:** مراد فارسی۔ **مفہومِ مانمی گردد:** ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ **مزد:** مزدوری، مراد ثواب۔ **بالین:** سرہانے۔ **خون الوان:** مختلف رنگوں کا دسترخوان۔

ترجمہ مع مطلب: میں اہل علم کی ایک جماعت کے ساتھ دمشق کی جامع مسجد میں ایک مسئلہ پر بحث کر رہا تھا کہ اچانک ایک جوان داخل ہوا اور اس نے کہا کہ آپ حضرات میں کوئی فارسی جانتا ہے، ان سب نے میری طرف اشارہ کر دیا، میں نے کہا خیر ہے، اس نے کہا ایک سو پچاس سال کا ایک بوڑھا عربی کے علاوہ کسی زبان میں حالتِ نزع (جان نکلنے کی حالت) میں کچھ کہہ رہا ہے۔ اور ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آتا ہے۔ اگر آپ براہ کرم تکلیف فرمائیں ثواب پائیں گے۔ شاید کہ وصیت کر رہا ہو۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں اس کے سرہانے آیا تو وہ یہ قطعہ پڑھ رہا تھا۔ (قطعہ) میں نے خیال کیا تھا کہ اپنے مقصد کے موافق چند سانس اور گزاروں گا ہائے افسوس کہ سانس کی نالی ہی بند ہوگئی۔ افسوس کہ عمر کے رنگا رنگ دسترخوان پر ہم نے چند لقمے کھائے تھے کارکنانِ تقدیر نے بس کہہ دیا۔

معائنے ایں سخن بزبانِ عربی با شامیاں ہمی گفتم و تعجب ہمی کردند از عمرِ دراز و تاسفِ او ہمچناں بر حیاتِ دنیا گفتم چگونہ و دریں حالت چہ گویم۔

ندیدہ کہ چہ سختی رسد بجانِ کسے	قطعہ	کہ از دہانش بدر میکنند دندانے
قیاس کن کہ چہ حالت بود دراں ساعت		کہ از وجودِ عزیزش بدر رود جانے

حلِ الفاظ: **دنداں:** دانت۔ **از دہان بدر کردن:** منہ سے باہر کرنا، یعنی نکالنا۔ **وجودِ عزیز:** پیارا وجود۔ **تاسف:** افسوس۔ **قیاس:** گمان۔

ترجمہ مع مطلب: اس کلام کے معانی میں عربی زبان میں شامیوں سے کہتا تھا اور وہ تعجب کرتے تھے کہ اتنی بڑی عمر ہونے کے باوجود دنیا کی زندگی کے خاتمہ پر ایسا افسوس۔ میں نے کہا تو اس حالت میں کیسا ہے۔ کہا کیا کہوں۔ (قطعہ) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اس شخص کی جان پر کیا مصیبت آتی ہے یعنی کیا گزرتی ہے جس کے منہ سے دانت اکھیڑتے ہیں اندازہ کر لے اس وقت تیری کیا حالت ہوگی جب کہ پیارے وجود (جسم) سے جان نکل رہی ہے۔

گفتم تصورِ مرگ از خیال بدر کن ووہم را بر مزاج مستولی مگرداں کہ فیلسوفانِ یونان گفتہ اند مزاج اگرچہ مستقیم بود اعتمادِ بقا را نشاید ومرض اگرچہ ہائل بود دلالتِ کلی بر ہلاک نکند اگر فرمائی طبیبے را بخوانیم تا معالجت کند دیدہ برکرد وبخندید وگفت۔

دست برہم زند طبیب ظریف	مثنوی	چوں خرف بیند و افتادہ حریف
خواجہ در بندِ نقش ایوان ست		خانہ از پای بست ویران ست
پیر مردے بنزع می نالید		پیر زن صندلش ہمی مالید
چوں مخبط شد اعتدالِ مزاج		نہ عزیمت اثر کند نہ علاج

حلِ الفاظ: **تصورِ مرگ:** موت کا تصور۔ **مستولی:** غالب۔ **فیلسوفانِ یونان:** یونان کے حکماء۔ **اعتماد:** بھروسہ۔ **بقا:** باقی رہنا۔ **ہائل:** ہولناک، شدید۔ **معالجت:** علاج۔ **دیدہ برکردن:** آنکھ کھولنا۔ **مستقیم:** درست۔ **ظریف:** خوش طبع، دانا۔ **خرف:** بہت بوڑھا۔ **حریف:** ہم پیشہ، ساتھی شریک کار، مخالف۔ **ایوان:** محل۔ **خواجہ:** آقا۔ **پائے بست:** پشتہ، نیو۔ **مخبط:** فاسد، خراب۔ **اعتدال:** مزاج کا بین بین رہنا۔ **عزیمت:** دعا۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے کہا موت کا تصور دماغ سے نکال دے اور وہم کو اپنے مزاج پر غالب مت کر اس لیے کہ یونان کے حکیموں نے کہا ہے کہ اگرچہ مزاج درست ہو زندگی کا اعتبار نہیں اور بیماری کتنی ہی شدید ہو پوری طرح دلالت موت پر نہیں کرتی ہے اگر آپ حکم دیں تو ہم معالج کو بلاتے ہیں۔ تاکہ علاج کرے۔ اس نے آنکھ کھولی، مسکرایا اور کہا۔ (مثنوی) عقلمند طبیب کفِ افسوس ملتا ہے جب وہ اپنے زیرِ علاج مریض کو بدحواس دیکھتا ہے، صاحب خانہ تو گھر کا نقش ونگار کی فکر میں ہے اور گھر کی بنیاد ہی تباہ ہو رہی ہے۔ بوڑھا حالت نزع میں رو رہا تھا اور بڑھیاں اس کے صندل مل رہی تھی۔ کہہ رہا تھا کہ جب مزاج کا

اعتدال فاسد ہو جاتا ہے تو نہ دعا کا اثر ہوتا ہے نہ دوا کا۔

فائدہ: عمر کتنی ہی طویل ہو جائے دنیا دار کا دل مرنے کو نہیں چاہتا۔ اور جب ضعف غالب ہو جائے اور ہوش وحواس جاتے رہیں اس وقت علاج کی طرف زیادہ دھیان نہ دینا چاہیے اور توجہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف رکھنا چاہیے۔

حکایت (۲) پیرے را حکایت کنند کہ دخترے خواستہ بود و حجرہ بگل آراستہ و بہ خلوت با اونشستہ و دیدہ دل دروبستہ شبہائے دراز نہ خفتے و بذلہ ہا و لطیفہ ہا گفتے باشد کہ وحشت و نفرت نگیرد و موانست پذیر دو ازاں جملہ شبے می گفت بخت بلندت یار بود و چشم دولت بیدار کہ بہ صحبت پیرے فتادی پختہ پروردہ جہاں دیدہ آرمیدہ وسرد وگرم کشیدہ نیک و بد آزمودہ کہ حقوقِ صحبت بداند و شرط مودت بجا آورد مشفق و مہربان خوش طبع شیریں زبان

تا توانم دلت بدست آرم	مثنوی	ور بیا زاریم نیا زارم
درچہ طوطی بود شکر خورشت		جان شیریں فدائے پرورشت

حلِ الفاظ: دخترے خواستہ بود: نوجوان لڑکی سے شادی کی تھی۔ حجرہ بگل آراستہ: کمرہ عروسی پھولوں سے سجایا تھا۔ بذلہ: چٹکلہ، لطیفہ۔ وحشت: گھبراہٹ، بھڑکنا۔ موانست: دوستی۔ بخت بلندت یار بود: تیرا بلند نصیبہ مددگار تھا۔ پختہ: عقلمند۔ جہاں دیدہ: تجربہ کار۔ مودت: دوستی۔ مشفق: مہربان۔

ترجمہ مع مطلب: ایک بوڑھے کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے ایک نوجوان لڑکی سے شادی کی تھی اور کمرہ کو پھولوں سے سجایا تھا۔ تنہائی میں اس کے ساتھ بیٹھا دل اور آنکھیں اس کی طرف لگائے ہوئے رات رات بھر جاگتا اور قصے اور لطیفے بیان کرتا تاکہ اس کی گھبراہٹ اور نفرت دُور ہو جائے اور وہ لڑکی مانوس ہو جائے، ایک رات وہ اس اپنی بیوی سے کہہ رہا تھا تیرا بلند نصیبہ مددگار تھا اور دولت کی آنکھ کھلی ہوئی تھی کہ ایک ایسے بوڑھے کی صحبت میں آئی جو عقلمند، تجربہ کار، زمانہ کے گرم وسرد کو آزمائے ہوئے ہے۔ صحبت کے حقوق جانتا ہے اور دوستی کی شرطیں بجا لاتا ہے۔ شفقت کرنے والا، مہربان، خوش طبع اور شیریں زبان ہے۔ (مثنوی) جہاں تک ہو سکے گا میں تیری دل جوئی کروں گا۔ اگر تو مجھے تکلیف بھی پہنچائے گی میں تجھے نہیں ستاؤں گا۔ اگر تو طوطی کی طرح شکر کھانے والی ہوگی تو میں اپنی جانِ شیریں تیری پرورش پر فدا کر دوں گا۔

نہ گرفتار آمدی بدست جوانے معجب خیرہ رائے سرتیزے سبکپائے کہ ہر دم ہوسے پزد و ہر لحظہ رائے زند و ہر شب جائے خسپد و ہر روز یارے گیرد۔

جواناں خرم اند و خوب رخسار	قطعہ	ولیکن در وفا باکس نپایند
وفا داری مدار از بلبلاں چشم		کہ ہر دم بر گلے دیگر سرایند

حلِ الفاظ: **معجب**: خود پسند۔ **خیرہ رائے**: سرکش، ضعیف العقل۔ **ستیزہ**: لڑائی۔ **سبکپائے**: ہرجائی۔ **ہوس پختن**: آرزو کرنا۔ **خرم**: خوش، تازہ۔ **بلبل چشم**: ہر پھول کا خواستگار۔

ترجمہ مع مطلب: کسی ایسے جوان کے ہاتھوں نہ پھنسی جو مغرور، سرکش، لڑاکا، ہرجائی ہوتا۔ ہر وقت ہوس پوری کرتا اور ہر وقت ایک رائے دیتا، ہر رات ایک نئی جگہ سوجاتا اور ہر روز ایک نیا معشوق بناتا۔ (قطعہ) جوان اگرچہ کہ تازہ رُو اور خوبصورت ہوتے ہیں لیکن وہ کسی کے ساتھ وفاداری پر قائم نہیں رہتے، ان بلبل چشم (ہرجائی) جوانوں سے وفاداری کی امید مت رکھ کہ ہر وقت وہ ایک نئے پھول پر نغمہ سرائی کرتے ہیں۔

امّا طائفہ پیراں کہ بہ عقل و ادب زندگانی کنند نہ بمقتضائے جہل و جوانی

زخود بہتری جوئے و فرصت شمار	فرد	کہ باچوں خودے گم کنی روزگار

گفت چنداں بریں نمط بگفتم کہ گماں بردم کہ دلش در قید من آمد و صید من شد ناگہ نفسے سرد از دل پُر درد برآورد و گفت چندیں سخن کہ بگفتی در ترازوئے عقل من وزن آں یک سخن ندارد کہ وقتے از قبیلہ خویش شنیدہ ام کہ گفت زنِ جوان را اگر تیرے در پہلو نشیند بہ ازانکہ پیرے۔

لَمَّا رَاَتْ بَیْنَ یَدَیْ بَعْلِهَا	شعر	شَیْئًا کَاَرْخی شَفَةِ الصَّائِمِ
تَقُوْلُ هٰذَا مَعَهٗ مَیِّتٌ		وَ اِنَّمَا الرُّقْیَةُ لِلنَّائِمِ
زن کز برمرد بے رضا برخیزد	رباعی	بس فتنہ و جنگ ازاں سرا برخیزد
پیرے کہ زجائے خویش نتواند خاست		اِلّا بعصا کیش عصا برخیزد

حلِ الفاظ: **طائفہ پیران**: بوڑھوں کی جماعت۔ **مقتضائے جہل**: جہالت کا تقاضا۔ **جہل**: نادانی۔ **فرصت**: وقت۔ **نمط**: طریقہ۔ **قابلہ**: دائی۔ **قبیلہ**: خاندان۔ **لما**: جب۔ **رات**: عورت نے دیکھا۔ **بین یدی بعلہا**: شوہر کے سامنے۔ **ارخیٰ**: زیادہ ڈھیلا۔ **شفۃ الصائم**: روزہ دار کا ہونٹ۔ **رقیہ**: منتر، افسوں۔ **نائم**: سونے والا۔ **بر بغل سرا**: مکان۔ **الا**: مگر۔ **عصا**: لکڑی۔ **عصا**: عضو مخصوص۔ **برخیزد**: کھڑا ہووے۔

ترجمہ مع مطلب: لیکن بوڑھوں کی جماعت عقل اور ادب کے ساتھ زندگی بسر کرتی ہے نہ جہالت اور جوانی کے تقاضوں کے موافق (فرد) تو اپنی بہتری تلاش کر اور وقت کو غنیمت شمار کر کہ اپنے جیسے کسی جوان کے ساتھ زندگی برباد کردے گی، اس بوڑھے نے کہا میں نے اتنی باتیں ایسے طریقہ سے اسے کہیں کہ مجھے یقین ہو گیا کہ اس کا دل میرے قبضہ میں آ گیا اور وہ میرا شکار ہو گئی، میں اسی خیال میں تھا کہ اس جوان بیوی نے درد بھرے دل سے ایک ٹھنڈی سانس لی اور کہنے لگی کہ یہ باتیں جو تم نے بیان کیں

میری عقل کی ترازو میں ان میں سے ایک بھی کوئی وزن نہیں رکھتی۔ اس لیے کہ ایک وقت میں اپنی ایک دائی سے یہ بات سن چکی ہوں کہ جوان عورت کے پہلو میں اگر تیر چبھا ہے وہ بھی بوڑھے شوہر سے بہتر ہے۔ یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ اپنے خاندان میں یہ بات سن چکی ہوں بوڑھے خاوند سے پہلو میں تیر ہونا بہتر ہے۔ (شعر) جب عورت نے شوہر کے سامنے ایک لٹکی ہوئی چیز دیکھی جو روزہ دار کے ہونٹ کے مانند ڈھیلی ہے تو کہنے لگی اس کے پاس تو مُردہ ہے۔ منتر تو سونے والے کو جگا سکتا ہے یعنی میرا ناز و انداز اس شوہر کے عضو مخصوص کو کب کھڑا کرسکتا ہے۔ (رباعی) عورت اگر مرد کے نیچے سے ناخوش اٹھے تو اس گھر میں فتنہ و فساد کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جو بوڑھا اپنی جگہ سے لاٹھی کے سہارے بغیر نہ اٹھ سکے تو اس کا عصا کب اٹھ سکتا ہے یعنی عضو مخصوص کب استادہ ہوسکتا ہے۔

فی الجملہ امکان موافقت نبود مفارقت انجامید چوں مدتِ عدت برآمد عقدِ نکاحش بستند با جوانے تند ترش روی تہی دست بدخوی جور و جفا کشیدے و رنج و عنا دیدے و شکرِ نعمت حق ہمچناں گفتے الحمدللہ کہ ازاں عذابِ الیم برہیدم و بدیں نعیم مقیم برسیدم۔

روئے زیبا و جامہ دیبا	قطعہ	صندل و عود و رنگ و بوی و ہوس
ایں ہمہ زینت زنان باشد		مردرا کیر و خایہ زینت و بس

حلِ الفاظ: **مفارقت:** جدائی۔ **عدت:** وہ دن جن میں عورت کو زینت اور دوسری شادی کی اجازت نہیں، مطلقہ کے تین ماہ اور بیوہ کے چار ماہ دس دن۔ **جفا:** سختی۔ **عنا:** تکلیف۔ **تہی دست:** مفلس۔ **عذاب الیم:** دردناک عذاب۔ **نعیم مقیم:** نعمت پائیدار۔

ترجمہ مع مطلب: مختصر یہ کہ صلح وسلوک کا امکان نہ تھا۔ طلاق پر نوبت پہنچی۔ جب عدت ختم ہوئی تو اس کا نکاح ایک ایسے جوان کے ساتھ کر دیا جو تیز مزاج منہ بگاڑو، مفلس اور بدخو تھا۔ اس کے ظلم وستم سہتی اور رنج وتکلیف اٹھاتی اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اس طرح شکر ادا کرتی کہ الحمدللہ خدا کا شکر واحسان ہے کہ اس عذاب الیم (بوڑھے) سے نجات پائی اور پائیدار نعمت (آلتِ استادہ کی لذت) حاصل ہوئی۔ (قطعہ) خوبصورت چہرہ اور ریشمی کپڑے، صندل اور عود، رنگ و بُو اور ہوس یہ سب عورتوں کی زینت (حسن وسجاوٹ) ہو وے مرد کی زینت کے لیے کیر اور خایہ مرد کا عضو مخصوص) کافی ہے۔

با ایں ہمہ جور و تند خوئی	قطعہ	نازت بکشم کہ خوب روئی
با تو مرا سوختن اندر عذاب	قطعہ	بہ کہ شدن با دگرے در بہشت
بوئے پیاز از دہن خوبروی		بہ حقیقت کہ گل از دست زشت

ترجمہ مع مطلب: باوجود اس ظلم اور تندخوئی کے میں تیرا ناز اٹھاتا ہوں اس لیے کہ تو خوبصورت ہے تیرے ساتھ مجھے دوزخ میں جلنا دوسروں کے ساتھ بہشت میں رہنے سے بہتر ہے۔ خوبصورت کے منہ کی پیاز جیسی بدبو حقیقت میں بدصورت کے ہاتھ کے

پھولوں سے بہتر ہے۔

فائدہ: بڑھاپے کے زمانہ میں نوعمر کنواری لڑکی سے شادی نہ کرنی چاہیے ورنہ بڑی رسوائی ہوتی ہے۔

حکایت (۳) مہمانِ پیرے بودم در دیارِ بکر کہ مالِ فراواں داشت و فرزندے خوبروی شبے حکایت کرد کہ مرا در عمرِ خویش بجز ایں فرزند نبودہ است درختے دریں وادی زیارت گاہ است کہ مرد ماں بحاجت خواستن آنجا روند و شبہائے دراز در پائے آں درخت بخدا نالیدہ ام تا مرا ایں فرزند بخشیدہ است شنیدم کہ پسر با رفیقاں آہستہ می گفت چہ بودے اگر من آں درخت را بدانستمے کہ کجاست تا دعا کردمے کہ پدرم بمردے۔ **حکمت :** خواجہ شادی کناہ کہ فرزندم عاقل ست و پسر طعنہ زناں کہ پدرم فرتوت ست۔

سالہا برتو بگذرد کہ گذار	قطعہ	نہ کنی سوئے تربتِ پدرت
تو بجائے پدرچہ کردی خیز		تاہماں چشم داری از پسرت

حلِ الفاظ: دیار: دیس۔ بکر: نام قبیلہ۔ وادی: جنگل۔ پائے: قدم، نیچے۔ بخدا: بدرگاہ خدا۔ رفیق: دوست۔ طعنہ زدن: عیب بیان کرنا۔ فرتوت: بہت بوڑھا۔

ترجمہ مع مطلب: میں دیارِ بکر میں ایک ضعیف العمر کا مہمان تھا جو بہت مال اور ایک خوبصورت لڑکا رکھتا تھا۔ ایک رات اس نے یہ قصہ بیان کیا کہ میرے تمام عمر میں سوائے اس لڑکے کے بچہ نہیں ہوا۔ اس جنگل میں ایک درخت زیارت گاہ ہے۔ لوگ مرادیں مانگنے وہاں جاتے ہیں، کئی رات میں نے دیر دیر تک اس درخت کے نیچے خدا کی بارگاہ میں گڑگڑا کر دعا کی ہے تب خدا نے مجھ کو یہ بیٹا عطا کیا ہے۔ میں نے سنا کہ وہ بیٹا بوڑھے کا اپنے دوستوں سے آہستہ آہستہ کہہ رہا تھا کہ کیا اچھا ہوتا کہ میں اس درخت کو جانتا کہ وہ کہاں ہے تاکہ میں اس کے نیچے باپ کے مرنے کی دعا کرتا۔ **(حکمت)** کیا تماشہ ہے کہ باپ خوشی خوشی تعریف کرنے والا ہے کہ میرا بیٹا بڑا عقلمند ہے اور لڑکا باپ کے عیب بیان کرنے والا ہے کہ میرا باپ بوڑھا کھوسٹ ہے۔

(قطعہ) تجھ پر کئی کئی سال گذر جاتے ہیں کہ تو باپ کی قبر پر جا کر نہیں پھرتا ہے تو نے اپنے باپ کے ساتھ کیا نیکی کی ہے جو اپنے لڑکے سے نیکی کی امید رکھتا ہے۔

فائدہ: ① بڑھاپے کی اولاد پریشان کرنے والی ہوتی ہے اور وہاں باپ کو ذلیل سمجھتی ہے۔
② اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرنی چاہیے تاکہ تمھاری اولاد تمھارے ساتھ نیکی کرے۔

حکایت (۴) روزے بغرورِ جوانی سخت راندہ بودم شبانگہ بہ پای گریوہ سست ماندہ پیر مردے ضعیف از پسِ کارواں ہمی آمد گفت چہ خسپی کہ نہ جائے خفتن ست گفتم چوں روم کہ نہ پائے رفتن ست گفت ایں نشنیدی کہ صاحبدلاں گفتہ اند رفتن و

نشستن بہ کہ دویدن و گسستن

اے کہ مشتاقِ منزلے مشتاب	قطعہ	پندِ من کار بند و صبر آموز
اسپ تازی دو تگ رود بشتاب		اُشتر آہستہ میرود شب و روز

حلِّ الفاظ: سخت راندہ بودم: بہت تیز چلا تھا۔ گریوہ: ٹیلہ۔ خسپیدن: سونا۔ گسستن: عاجز رہنا، سفر سے رُکنا۔ چوں روم: کس طرح چلوں۔ رفتن و نشستن: آرام لے کر چلنا۔

ترجمہ مع مطلب: میں ایک دن جوانی کے غرور میں بہت تیز چلا تھا اور رات ہو جانے پر ایک ٹیلہ کے نیچے سست پڑا ہوا تھا۔ ایک کمزور بوڑھا بھی قافلہ کے پیچھے پیچھے آ رہا تھا۔ اس نے کہا کیا سوتا ہے۔ یہ سونے کی جگہ نہیں ہے؟ میں نے کہا کس طرح چلوں کہ چلنے کی طاقت نہیں ہے۔ اس نے کہا کیا تو نے یہ نہیں سنا کہ بزرگوں نے کہا ہے اٹھ بیٹھ کر چلنا دوڑنے اور عاجز ہو کر سفر سے رک جانے سے بہتر ہے (قطعہ) اے وہ شخص جو منزل پر پہنچنے کا متمنی ہے میری نصیحت پر عمل کر اور صبر سیکھ۔ دیکھ عربی گھوڑا دوڑ کر چلتا ہے تو تھوڑا چل کر تھک جاتا ہے۔ اونٹ آہستہ آہستہ چلتا ہے تو دن رات چلتا رہتا ہے اور منزل پر پہنچ جاتا ہے۔

فائدہ: جوانی پر غرور نہ کرنا چاہیے اور بوڑھوں کی نصیحت پر کار بند ہونا چاہیے۔

حکایت (۵) جوانے چست لطیف خنداں شیریں زبان در حلقہ عشرت ما بود کہ درویش ہیچ نوع غم نیامدے ولب از خندہ فراہم روزگارے برآمد کہ اتفاق ملاقات نیفتاد بعد ازاں دیدمش زن خواستہ وفرزند خاستہ و بیخ نشاطش بریدہ وگلِ رویش پژمریدہ پرسیدمش چگونہ وچہ حالت ست گفت تا کودکاں بیاوردم دگر کودکی نکردم۔

حلِّ الفاظ: لطیف: پاکیزہ۔ عشرت: زندگی۔ نوع غم: کسی قسم کا غم۔ زن خواستہ: شادی کر لی۔ بیخ نشاط بریدہ: خوشی کی جڑ کٹ گئی۔ کودکان: بچے۔ کودکی: بچپن۔ نشاط: خوشی۔

ترجمہ مع مطلب: ایک جوان چست، پاکیزہ طبع، شیریں زبان، ہنس مکھ۔ ہماری زندگی کی محفل کا ساتھی تھا اس کے دل میں کسی قسم کا غم نہ آتا تھا اور ہونٹ ہنسی سے کھلے رہتے تھے۔ ایک زمانہ گزرا کہ ہم کو اس سے ملاقات کا اتفاق نہ ہوا اس کے بعد میں نے اس کو دیکھا کہ اس نے شادی کر لی اور بچے ہو گئے۔ اور اس کی خوشی کی جڑ کٹ گئی یعنی اس کا تمام عیش ونشاط جاتا رہا اور اس کا پھول جیسا چہرہ پژمردہ ہو گیا۔ میں نے پوچھا کیسے ہو اور حالت کیا ہے؟ اس نے کہا جب سے میرے بچے ہو گئے ہیں میں نے بچپن چھوڑ دیا۔

مَاذَا الصِّبیٰ وَالشَّیبُ غَیرُ لِمَّتِیْ	شعر	وَ کَفٰی بِتَغْیِیْرِ الزَّمَانِ نَذِیْرًا
چوں پیر شدی زکودکی دست بدار	فرد	بازی و ظرافت بجواناں بگذار

طربِ نوجوان ز پیر مجوی	مثنوی	کہ دگرناید آب رفتہ بجوی
زرع راچوں رسید وقتِ درو		نخرامد چنانکہ سبزہ نو

دورِ جوانی بشد از دستِ من	قطعہ	آہ و دریغ آں زمنِ دل فروز
قوتِ سر پنجہ شیری برفت		راضیم اکنوں بہ پنیرے چو یوز
پیر زنے موئے سیہ کردہ بود		گفتمش اے مامک دیرینہ روز
موی بہ تلبیس سیہ کردہ گیر		راست نخواہد شدن ایں پشت کوز

حلِ الفاظ: صِبیٰ: بچپن۔ شیب: بڑھاپا۔ لُمّہ: زلف۔ نذیر: ڈرانے والا۔ بازی: کھیل۔ جو: ندی۔ ظرافت: دل لگی۔ طرب: خوشی، مستی۔ دستبدار: ہاتھ اٹھا۔ وقت درو: کھیتی کاٹنے کا وقت۔ دلفروز: دل کو روشن کرنے والا۔ بہ پنیرے چو یوز: شکار میں ناکامی پر جب چیتے کو غصہ آتا ہے تو مالک اس کو پنیر کھلا کر جو اس کو مرغوب غذا ہے راضی کر لیتا ہے۔ مامک: ماں تصغیر بمعنی اماں۔ دیرینہ روز: زیادہ عمر والی۔ تلبیس: دھوکہ بازی۔ گیر: فرض کر۔ راست نخواہد: کبڑی، کمر سیدھی نہ ہوگی۔

ترجمہ مع مطلب: (شعر) اب بچپن کہاں بڑھاپے نے میری زلفوں کو بدل ڈالا (سفید کر دیا) زمانہ کا انقلاب ڈرانے کے لیے کافی ہے (فرد) جب تو بوڑھا ہو گیا۔ بچپن کی باتیں چھوڑ دے۔ ہنسی دل لگی، کھیل کود جوانوں کے لیے چھوڑ دے۔ (مثنوی) جوانی کی مسرتیں بوڑھے سے تلاش نہ کرو۔ ندی کا گیا ہوا پانی پھر ندی میں واپس نہیں آتا۔ جب کھیتی کاٹنے کا وقت آن پہنچا پھر وہ نئے سبزہ کی طرح نہیں لہلہاتی۔ (قطعہ) جوانی کا زمانہ میرے ہاتھ سے جاتا رہا، ہائے افسوس اس دلفروز زمانے پر وہ شیروں جیسی پنجہ کی قوت جاتی رہی۔ اب میں چیتے کی طرح پنیر پر راضی ہوں۔ ایک بڑھیا نے خضاب کر کے بال کالے کر لیے تھے۔ میں نے اس سے کہا اے بڑھیا اماں جان خفیہ تدبیر سے تو نے بال تو کالے کر لیے ہیں لیکن یہ جھکی ہوئی پیٹھ سیدھی نہیں ہو سکتی۔

فائدہ: بڑھاپے میں جوانی کی سی ہنسی دل لگی کو خیر باد کہہ دینا چاہیے اور متانت سنجیدگی اختیار کر لینی چاہیے۔

حکایت (۶) وقتے بہ جہل جوانی بانگ بر مادر زدم دل آزردہ بہ کنجے بنشست و گریاں ہمی گفت مگر خوردی فراموش کردی کہ درشتی می کنی۔

چہ خوش گفت زالے بفرزندِ خویش	قطعہ	چو دیدش پلنگ افگن و پیلتن
گر از عہدِ خردیت یاد آمدے		کہ بے چارہ بودی در آغوشِ من
نہ کردی دریں روز برمن جفا		کہ تو شیر مردے و من پیر زن

حلِ الفاظ: بہ جہل جوانی: جوانی کی نادانی۔ گریاں می گفت: روتے ہوئے کہتی تھی۔ درشتی: سختی۔ زال: بڑھیا۔ پلنگ:

تیندوا۔ آغوش: گود۔ جفا: ظلم، سختی۔ پیل تن: ہاتھی جیسے جسم کا، شیر مرد، بہادر۔ بیچارہ: عاجز۔

ترجمہ مع مطلب: ایک وقت جوانی کی جہالت کی وجہ سے میں اپنی والدہ پر چیخ پڑا۔ یعنی میں نے جوانی کی حماقت سے والدہ صاحبہ کو ڈانٹ دیا۔ رنجیدہ دل ہو کر ایک کونہ میں بیٹھ گئیں اور روتے ہوئے فرماتی تھیں شاید تو نے اپنے بچپن کا زمانہ بھلا دیا کہ اب سختی کر رہا ہے۔ (قطعہ) ایک بڑھیا نے اپنے بیٹے سے کیا ہی خوب فرمایا جبکہ اس کو شیر افگن (قوی) اور پیل تن (عظیم الجثہ) دیکھا کہ اگر تجھ کو اپنے بچپن کا زمانہ یاد رہتا کہ تو میری گود میں عاجز پڑا رہتا تھا تو تُو مجھ پر ان دنوں سختی نہ کرتا کہ تو اب شیر مرد یعنی طاقتور ہے، اور میں ایک بڑھیا ہوں۔

فائدہ: جوانی میں اپنے بچپن کے زمانہ کی عاجزی کو یاد رکھنا چاہیے اور والدین سے سخت کلامی سے پیش نہ آنا چاہیے۔

حکایت (۷) توانگرے بخیل راپسرے رنجور بود نیک خواہاں گفتندش کہ ختم قرآنی کنی از بہروے یا بذل قربانی لختے باندیشہ فرورفت وگفت ختم مصحف اولیٰ ترست کہ گلہ دورست صاحب دلے بشنید گفت ختمش بعلتِ آں اختیار آمد کہ قرآن برسر زبان ست وزر درمیانِ جان۔

گرش ہمراہ بودے دستِ دادن	مثنوی	دریغا گردنِ طاعت نہادن
ور الحمدے بخواہی صد بخوانند		بدینارے چو خر درگل بمانند

حلِ الفاظ: توانگرے بخیل: مالدار کنجوس۔ رنجور: بیمار۔ بذل: قربانی، جانور کا صدقہ دینا۔ لختے: تھوڑی دیر۔ گلہ دورست: جانور جنگل چلے گئے لانے میں دشواری ہوگی۔ علت: سبب۔ اختیار آمد: پسند آیا۔ دریغا گردن بطاعت نہادن: اگر مالی عبادت کی گنجائش ہے تو بدنی عبادت پر اکتفا افسوس ناک ہے۔ بدینارے چو خر درگل بمانند: ایک دینار کی وجہ سے گدھے کی طرح کیچڑ میں پھنس جاتے ہیں۔ نیک خواہ: خیر خواہ۔

ترجمہ مع مطلب: ایک مالدار بخیل کا لڑکا بیمار تھا۔ خیر خواہوں نے مشورہ دیا کہ اس کی تندرستی کے لیے قرآن شریف کا ختم ہونا چاہیے۔ یا جانور کی قربانی کا صدقہ اس نے کچھ دیر سوچا اور کہا قرآن مجید کا ختم زیادہ بہتر ہے۔ اس لیے کہ بکریوں کا گلہ دُور جنگل میں چلا گیا ہے، لانے میں دشواری ہوگی۔ ایک اللہ والے نے یہ بات سنی اور فرمایا اس کو ختم قرآن اس لیے پسند آیا کہ قرآن اس کی زبان پر ہے اور سونا جان کے اندر۔ یعنی مال وزر کی محبت دل میں گھسی ہوئی ہے اور قرآن مجید صرف زبان تک ہے، قلب اور روح میں اس کا کوئی اثر نہیں۔ (مثنوی) مالی عبادت کی استطاعت ہوتے ہوئے بدنی عبادت پر اکتفا افسوس ناک ہے، یہ کمبخت ایسا بخیل ہے کہ ایک دینار خیرات دینے کی استدعا سے گدھے کی طرح کیچڑ میں پھنس جاتا ہے اور اگر الحمد شریف ایک مرتبہ پڑھنے کو کہیں تو سو مرتبہ پڑھتا ہے۔

فائدہ: ① بخل سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ بڑھاپے میں اس صفت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ② اگر مالی عبادت کی

گنجائش ہوتو اس میں دریغ نہ ہونا چاہیے۔ بخل کے ساتھ بدنی عبادت افسوس کے لائق ہے۔

حکایت (۸) پیر مردے راگفتند چرا زن نہ کنی گفت با پیر زنانم الفت نیست پس آنرا کہ جوان باشد بامن کہ پیرم دوستی چگونہ صورت بندد۔

پیر ہفتاد سلہ جنی مکنہ زور باید نہ زرکہ بانورا	شعر	کور مقری بخوانبی چش روش گزرے دوست ترکہ دہ من گوش

حلِ الفاظ: **با پیر زنانم الفت نیست:** بوڑھی عورتوں سے مجھ کو رغبت نہیں۔ **دوستی چگونہ صورت بندد:** دوستی کس طرح ہوسکتی ہے۔ **ہفتاد سلہ:** ۷۰ سال کا۔ **جنی:** جوانی۔ **مکنہ:** مت کر۔ **کور:** اندھا۔ **مقری:** میاں جی، پڑھانے والا۔ **بخوا:** مخفف بخواب کا نیند میں۔ **بنی:** نہ بیند کا مخفف، نہ دیکھے گا۔ **چش:** چشم۔ **روش:** روشن۔ **زور:** روشن۔ **زور:** قوت مردی۔ **بانو:** بیوی۔ **گزرے:** گاجر مراد عضو مخصوص۔ **دہ من گوش:** دس من گوشت۔

ترجمہ مع مطلب: لوگوں نے ایک بوڑھے سے کہا کہ نکاح کیوں نہیں کر لیتا ہے؟ اس نے جواب دیا بوڑھی عورتوں کی طرف مجھ کو رغبت نہیں اور جو عورت جوان ہوگی اس کو مجھ بوڑھے کے ساتھ کس طرح تعلق خاطر ہوسکتا ہے۔ (شعر) اے ستر سال کے بوڑھے جوانی مت کر جنم کا اندھا میاں جی خواب میں بھی اپنی آنکھ کو روشن نہیں دیکھتا ہے۔ خاوند کو قوت مردی ہونی چاہیے۔ زر (سونے) کی چنداں ضرورت نہیں۔ اس لیے کہ عورت کو ایک (گاجر (عضو مخصوص) مرد کا اس کے دس من گوشت سے زیادہ محبوب ہے۔ **فائدہ:** بڑھاپے میں جوان عورت سے شادی نہ کرنی چاہیے اگر جوان عورت سے شادی کی جائے گی تو اس کے جذبات کا تحفظ نہ کر سکے گا اور تعلقات خراب رہیں گے اور بڑی رسوائی ہوگی۔

حکایت (۹) منظومہ

شنیدہ ام کہ دریں روز ہا کہن پیرے		خیال بست بہ پیرانہ سرکہ گیرد جفت
بخواست دخترے خوبروی گوہر نام		چو درج گوہرش از چشم مردماں بنہفت
چنانکہ رسم عروسی بود تمنا کرد		ولے بحملۂ اول عصائے شیخ بخفت
کماں کشید و نزد ہدف کہ ناتواں دوخت		مگر بسوزن فولاد جامہ ہنگفت
بدوستان گلہ آغاز کرد و حجت ساخت		کہ خان ومان من ایں شوخ دیدہ پاک برفت
میانِ شوہر و زن جنگ فتنہ خاست چناں		کہ سر بشحنہ و قاضی کشید و سعدی گفت
پس از ملامت و شنعت گناہ دختر نیست		ترا کہ دست بلرزد گہر چہ دانی سفت

حلِ الفاظ: **گیرد جفت:** شادی کرے۔ **دختر خوبرو:** خوبصورت لڑکی۔ **درج گوہر:** موتیوں کا ڈبہ۔ **از چشم مردماں نہفت:**

لوگوں کی نظروں سے چھپایا۔ **رسم عروسی:** طریقہ شادی، ہمبستری۔ **بحملہ اول:** پہلے ہی حملہ میں۔ **عصائے شیخ بخفت:** بوڑھے کی لاٹھی سوگئی، مراد یہ ہے کہ عضو تناسل نے کام نہ دیا۔ **نزد ہدف:** تیر نشانہ پر نہ بیٹھا۔ **جامہ ہنکفت:** موٹا کپڑا، ٹاٹ جیسا۔ **شحنہ:** کوتوال۔ **حجت ساخت:** دلیل پکڑی۔ **شوخ دیدہ:** شریر۔ **خان و مان:** گھر کا سب سامان۔ **پاک برفت:** سب لے گئی، گھر صاف کر گئی۔ **شنعت:** برائی۔ **ترا کہ دست بلرزد:** تیرا کہ ہاتھ کانپتا ہے۔ **گہر چہ دانی سفت تو:** موتی کیا جانے بیندھنا، یا مراد گوہر سے وہ گوہر نامی بیوی ہے۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے سنا کہ ان ہی دنوں میں ایک پرانے بوڑھے نے بڑھاپے میں شادی کرنے کا خیال کیا۔ گوہر نامی ایک خوبصورت لڑکی سے شادی کر لی اور اس کو موتیوں کے ڈبے کی طرح لوگوں سے چھپاتا رہا۔ جیسا کہ دولہا و دلہن کا طریقہ ہوتا ہے اس نے خواہش کی یعنی صحبت کا ارادہ کیا، مگر پہلے ہی حملہ میں بوڑھے کی لاٹھی سوگئی یعنی جماع پر قادر نہ ہو سکا۔ اس نے کمان کھینچی مگر تیر نشانہ پر لگانے میں کامیاب نہ ہوا۔ اس لیے کہ موٹے سخت کپڑے کو فولاد کی سوئی کے بغیر نہیں سی سکتے۔ اس نے دوستوں سے شکایت کی اور دلیل کرنے لگا کہ اس شریر بیوی نے گھر ہی کو صاف کر دیا یعنی گھر برباد کر دیا۔ میاں بیوی میں ایسی لڑائی جھگڑا ہوا کہ نوبت کوتوال اور قاضی شہر تک پہنچی۔ اس پر سعدی نے کہا ملامت کرنا اور برا کہنا چھوڑ۔ جب تیرا ہاتھ کانپتا ہے تو تو موتی کیسے پرو سکتا ہے اور اشارہ لفظ گوہر سے اس طرح بھی ہے کہ تُو گوہر نامی بیوی کے حقوقِ زوجیت کیا ادا کر سکتا ہے۔

فائدہ: حسب سابق۔

باب ہفتم

در تاثیر تربیت

ساتواں باب پرورش کرنے کی تاثیر میں

حکایت (۱) **یکے را از وزرا پسرے کودن بود پیش دانشمندے فرستاد کہ مرایں را تربیتے کن مگر عاقل شود روزگارے تعلیم کرد موثر نبود پیش پدرش فرستاد کہ ایں عاقل نمی شود و مرا دیوانہ کرد۔**

ہیچ صیقل نکونداند کرد	قطعہ	آہنے راکہ بدگہر باشد
چوں بود اصلِ جوہرے قابل		تربیت را دروا ثر باشد
سگ بدریائے ہفتگانہ بشوی		چونکہ ترشد پلید ترباشد
خرِ عیسیٰ گرش بہ مکہ رود		چوں بیاید ہنوز خرد باشد

حلِ الفاظ: تربیت: علم وحکمت سکھانا۔ **مگر**: کلمہ شک۔ **عاقل**: عقل والا۔ **موثر**: اثر کرنے والا۔ **اصل**: سرشت، طبیعت۔ جوہر: موتی۔ **صیقل**: جلا۔ **قابل**: قبول کرنے والا۔ **خرِ عیسیٰ**: وہ گدھا جس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سفر کی حالت میں اپنا سامان اور انجیل مقدس بار کرتے تھے۔ **دریائے ہفتگانہ**: سات سمندر، لفظ گانہ زائد ہے۔ **بدگہر**: مراد وہ لوہا ہے جو خراب قسم کا ہو یا زنگ خوردہ ہو۔

ترجمہ مع مطلب: ایک وزیر کا لڑکا نہایت کند ذہن اور احمق تھا اس کو ایک عالم کی خدمت میں بھیجا اور یہ کہلایا کہ اس کی تعلیم وتربیت کیجئے، شاید عقلمند ہو جائے۔ اس عالم نے بہت دنوں اس کو تعلیم دی یعنی پڑھانے میں سر مارا۔ کچھ اثر نہ ہوا، آخر کار اس کو اس کے باپ کے پاس واپس بھیج دیا کہ یہ عقلمند نہیں ہوتا ہے۔ اور مجھ کو اس نے پاگل بنادیا ہے۔ (قطعہ) کوئی شخص اچھی طرح اس لوہے کو جو بداصل ہو صاف نہیں کرسکتا مطلب یہ ہے کہ خراب قسم کے لوہے کو کوئی شخص اچھی طرح جلا دے کر چمکدار نہیں بنا سکتا جب اصل جوہر میں قبول کرنے کی صلاحیت ہو تو تربیت کرنے کا اس پر اثر ہوتا ہے اگر کتے کو سات سمندروں میں دھوکر پاک کرنا چاہیں جتنا زیادہ تر ہوگا، اتنا ہی زیادہ ناپاک ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے گدھے کو اگر مکہ شریف لے جائیں جب وہاں سے واپس آئے گا گدھا ہی رہے گا۔

فائدہ: اگر طبیعت میں فطری طریقہ پر صلاحیت نہ ہو ایسی حالت میں تعلیم اور تربیت بیکار رہتی ہے۔

حکایت (۲) حکیمے پسران را پند میداد کہ اے جانانِ پدر ہنر آموزید کہ ملک و دولتِ دنیا اعتماد را نشاید وسیم و زر در محل خطرست یا دزد بیکبار ببرد یا خواجہ بتفاریق بخورد اما ہنر چشمہ زایندہ است و دولت پائندہ اگر ہنر مند از دولت بیفتد غم نباشد کہ ہنر در نفس خود دولت ست ہر کجا کہ رود قدر بیند و صدر نشیند و بے ہنر لقمہ چیند و سختی بیند

حلِّ الفاظ: حکیم: دانا۔ اعتماد رانشاید: بھروسہ کے لائق نہ ہووے۔ سیم: چاندی۔ زر: سونا۔ درمحلِ خطرست: خطرہ میں ہے۔ وزد: چور۔ خواجہ: آقا مالک۔ بتفاریق: متفرق طریقہ سے۔ چشمہ زائندہ: ابلنے والا چشمہ جس میں سوت پیدا ہو گئے ہوں۔ از دولت بیفتد: مفلس ہو جائے۔

ترجمہ مع مطلب: ایک دانا اپنے بیٹوں کو نصیحت کر رہا تھا کہ باپ کی جان بچو! یعنی اے پیارے بچو! ہنر سیکھو۔ اس لیے کہ دنیا کا ملک اور دولت اعتماد کے قابل نہیں اور سونا اور چاندی ہر وقت خطرہ میں ہیں۔ یا چور ایک ہی دفعہ میں چرا لے جائے گا یا صاحب مال تھوڑا تھوڑا کر کے کھا جائے گا۔ لیکن ہنر ایک جاری (ابلنے والا) چشمہ ہے اور ہمیشہ رہنے والی دولت ہے۔ اگر ہنر والا غریب ہو جائے تو کوئی غم کی بات نہیں اس لیے کہ ہنر اس کے نفس میں بذاتِ خود ایک دولت ہے جہاں جائے گا قدر دیکھے گا اور صدر جگہ میں بیٹھے گا۔ اور بے ہنر لقمے چنے گا۔ یعنی بھیک مانگے گا اور تکلیف اٹھائے گا۔

خوکردہ بناز جور مردم بردن	شعر	سخت ست پس جاہ تحکم بردن
ہرکس از گوشئہ فرار فتند	قطعہ	وقتے افتاد فتنہ درشام
بوزیریئے پادشا رفتند		روستا زادگانِ دانشمند
بگدائی بروستا رفتند		پسرانِ وزیر ناقص عقل

حلِّ الفاظ: جاہ: مرتبہ۔ تحکم: کسی کی حکومت سہنا۔ خوکردہ بناز: ناز کا عادی۔ جور مردم: لوگوں کا ظلم۔ روستازادگان دانشمند: کسانوں کے تعلیم یافتہ بچے۔ روستا: گاؤں۔

ترجمہ مع مطلب: (شعر) عہدے اور مرتبہ کے بعد کسی غیر کی حکومت برداشت کرنا بہت مشکل ہے یعنی جو ایک مرتبہ کسی عہدے پر رہا ہو پھر وہ کسی کی سختی برداشت نہ کر سکے گا۔ جو ناز کا عادی ہو گیا ہو، اس کو لوگوں کا ظلم سہنا بہت مشکل ہے۔

(قطعہ) ایک وقت ملک شام میں ایسا فتنہ برپا ہو گیا کہ ہر ایک اپنے اپنے گوشہ سے چلا گیا۔ یعنی ہر ایک کو اپنا مسکن چھوڑنا پڑا۔ کسانوں کے تعلیم یافتہ بچے وزارت شاہی کے عہدہ پر پہنچے یعنی بادشاہ کے وزیر بن گئے اور وزیروں کے ناقص العقل (کم عقل) لڑکے بھیک مانگنے کی غرض سے گاؤں میں کسانوں کے پاس پہنچے۔

فائدہ: اے بچو! باپ دادا کی دولت لائق اعتماد نہیں اگر ہو سکے تو کچھ علم و ہنر حاصل کرو اس لیے کہ علم و ہنر والے کی ہر زمانہ میں اور ہر جگہ قدر و قیمت ہوتی ہے۔

حکایت (۴) یکے از فضلاء تعلیم مَلِک زادہ ہمی کردے وضرب بے محابا زدے وزجر بے قیاس کردے بارے پسر از بے طاقتی شکایت پیش پدر برد و جامہ از تن دردمند برداشت پدر اول بہم برآمد استاد را بخواند وگفت پسران رعیت را چنداں زجر روانمی داری کہ فرزند مرا سبب چیست

حلِ الفاظ: فضلاء: جمع فاضل۔ ملک زادہ: شہزادہ۔ ضرب بے محابا: بے دھڑک مار۔ زجر: سرزنش، ڈانٹ۔ بے قیاس: بیحد۔ بارے: ایک بار۔ بے طاقتی: کمزوری۔ دل بہم برآمد: دل بھر آیا۔ رعیت: رعایا۔

ترجمہ مع مطلب: فاضلوں میں سے ایک فاضل استاد شہزادے کو تعلیم دیتا تھا اور بے دھڑک مارتا تھا اور بے حد ڈانٹ ڈپٹ کرتا تھا۔ ایک بار لڑکا سختی کی تاب نہ لاکر باپ کے سامنے شکایت لے گیا اور اپنے دردمند (تکلیف زدہ) جسم سے کپڑے اتارے یعنی اپنے باپ کو تمام ضربات دکھائیں، باپ کا دل بھر آیا۔ استاد کو بلایا اور فرمایا رعیت کے بچوں پر اتنی سختی جائز نہیں رکھتے ہو جتنی میرے بچہ پر، اس کا سبب کیا ہے؟

گفت سبب آنکہ سخنِ اندیشیدہ گفتن وحرکتِ پسندیدہ کردن ہمہ خلق را علی العموم باید و پادشاہاں را علی الخصوص بموجب آنکہ بردست وزبانِ ایشاں ہرچہ رود ہرآئینہ بافواہ بگویند وقول وفعلِ عوام راچنداں اعتبارے نباشد

اگر صد عیب دارد مرد درویش	قطعہ	رفیقانش یکے از صد ندانند
دگر ایک ناپسند آید ز سلطان		زا قلیمے باقلیمے رسانند

حلِ الفاظ: سخن اندیشیدہ گفتن: سوچ کر بات کہنا۔ علی العموم: عام طور پر۔ علی الخصوص: خاص طور پر۔ بافواہ گویند: شہرت پا جائے گی۔ رفیقانش: اس کے ساتھی۔ زاقلیمے باقلیمے رسانند: ایک ولایت سے دوسری ولایت میں پہنچا دیں۔ یکے از صد: سو میں سے ایک۔

ترجمہ مع مطلب: استاد نے عرض کیا اس کا سبب یہ ہے کہ سوچ سمجھ کر کلام کرنا اور اچھے کام کرنا عام طور پر سب لوگوں کے لیے ضروری ہیں اور بادشاہوں کے لیے خاص طور پر۔ اس وجہ سے جو کام بادشاہوں کے ہاتھ سے ہوگا اور جو کلام ان کی زبان سے نکلے گا۔ البتہ وہ لوگوں میں مشہور ہو جائے گا۔ اور عام لوگوں کے قول وفعل کا اتنا اعتبار نہیں۔ (قطعہ) اگر فقیر آدمی سو عیب رکھتا ہو تو اس کے ساتھی یعنی دوسرے فقراء سو میں سے ایک بھی نہیں جانتے ہیں۔ اور اگر بادشاہ سے ایک بھی ناپسندیدہ حرکت ہو جائے تو لوگ ایک ولایت سے دوسری ولایت تک اس کی خبریں پہنچا دیں گے یعنی مشہور کر دیں گے۔

پس واجب آمد معلم پادشاہ زادہ را در تہذیب اخلاق خداوند زادگان اَنۡبَتَهُمُ اللّٰهُ نَبَاتًا حَسَنًا اجتہاد ازاں بیش کردن کہ در حق ابنائے عوام۔

در بزرگی فلاح از و برخاست	قطعه	ہر کہ در خردیش ادب نہ کنی
نشود خشک جز بآتش راست		چوب تر راچنانکہ خواہی پیچ

حلِّ الفاظ: تہذیب اخلاق: درستی اخلاق۔ خداوندزادگان: آقازادے، شہزادے۔ انبتهم الله نباتا حسنًا: اللہ ان کو اچھی ترقی عطا فرمائے۔ اچھا اٹھائے۔ ابنائے عوام: عوام کی اولاد۔ اجتہاد: کوشش۔ فلاح: بہبودی۔ چوب تر: گیلی لکڑی۔ چوب خشک: سوکھی لکڑی۔

ترجمہ مع مطلب: پس شہزادے کے استاد کا فرض ہو گیا کہ وہ اپنے آقازادوں (شہزادوں) کے اخلاق کی آرائستگی میں۔ اللہ ان کو نیک اٹھائے اس سے زیادہ کوشش کرے جتنی عوام کے بچوں کے حق میں کرتا ہے۔ (قطعہ) جس کو تو بچپن میں ادب سکھائے گا بڑا ہونے یعنی جوان ہونے پر نیکی کی امید اس سے نہ رکھنی چاہیے۔ گیلی لکڑی کو تو جس طرح چاہے موڑ لے۔ سوکھی لکڑی سوائے آگ کے سیدھی نہیں ہوتی۔

نہ بیند جفا بیند از روزگار	فرد	ہر آں طفل کو جورِ آموزگار

ملک را حسن تدبیر فقیہ و تقریر جواب او موافق آمد و خلعت و نعمت بخشید و پایہ منصب بلند گردانید

حلِّ الفاظ: جور: سختی ظلم۔ آموزگار: استاد۔ موافق آمد: پسند آئی۔ منصب: عہدہ۔

ترجمہ مع مطلب: جو لڑکا استاد کی سختی برداشت نہیں کرتا وہ زمانے کے ظلم سہتا ہے۔ بادشاہ کو عالم کی اچھی تدبیر اور اس کی جوابی تقریر پسند آئی۔ خلعت بخشا اور نعمت عطا کی اور اس کے عہدہ کا درجہ بلند کر دیا۔

فائدہ: بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے مناسب سختی کی ضرورت ہوتی ہے، محض شفقت سے کام نہیں چلتا۔ رعایت کسی کی نہ ہونی چاہیے اور شہزادوں کی خصوصی نگرانی ہونی چاہیے۔

حکایت (۴) معلم کتابے را دیدم در دیارِ مغرب ترش روئے و تلخ گفتار بدخوی و مردم آزار کند طبع و ناپرہیزگار کہ عیش مسلماناں بدیدن او تبہ گشتے و خواندنِ قرآنش دل مردم سیہ کردے و جمعے پسران پاکیزہ و دختران دوشیزہ بدست جفائے او گرفتار نہ زہرہ خندہ نہ یارائے گفتار کہ، عارض سیمین یکے را تپانچہ زدے وگاہ ساق بلورین یکے را شکنجہ کردے۔ القصہ شنیدم کہ طرفے از خیانت نفسِ او معلوم کردند و بزدندش و براندند پس آنگہ کتب وے بمصلحے دادند پارسائے سلیمے نیک مردے حلیمے کہ سخن جز بحکم ضرورت نہ گفتے و موجب آزار کس برزبانش نہ رفتے کودکان را ہیبت استاد نخستین از سر برفت و معلم دومی را اخلاق ملکی دیدند و یک یک شدند باعتماد حلم او علم فراموش کردند و ہمچنیں اغلبِ اوقات بباز یچہ فراہم نشستندے و لوحِ درست ناکردہ بر سر ہم شکستندے۔

حلِ الفاظ: **کتاب:** مکتب۔ **ترشرو:** منہ بگاڑنے والا۔ **کند طبع:** غبی۔ **عیش:** زندگانی۔ **پسرانِ پاکیزہ:** خوبصورت بچے۔ **دخترانِ دوشیزہ:** کنواری لڑکیاں۔ **تپانچہ:** طمانچہ۔ **ساقِ بلورین:** بلور جیسی پنڈلی۔ **بلور:** شیشہ کی عمدہ قسم ہے۔ **شکنجہ:** جلد سازوں کے پاس ایک آلہ ہوتا ہے جس میں کتابوں کو دبا کر تراشتے ہیں، آلۂ عذاب مراد ہے۔ **خیانتِ نفس:** بداخلاقی۔ **مصلح:** نیک۔ **موجب:** سبب۔ **استادِ نخستین:** پہلا استاد۔ **معلم دومی:** دوسرا استاد۔ **اخلاقِ ملکی:** فرشتوں جیسے اخلاق۔ **دیو:** شیطان۔ **حلم:** بردباری۔ **علم فراموش کردند:** پڑھا لکھا سب بھلا دیا۔ **لوح:** تختی۔ **بازیچہ:** کھیل۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے مغرب کی ولایت میں ایک مکتب کے استاد کو دیکھا جو ترشرو تلخ کلام، بدخو اور مردم آزار سخت طبیعت اور بدسیرت تھا۔ مسلمانوں کی زندگی اس کے دیکھنے سے کڑوی ہوتی اور اس کا قرآن پڑھنا لوگوں کے دلوں کو سیاہ کرتا تھا اور ایک جماعت پاکیزہ لڑکوں اور کنواری لڑکیوں کی اس کے ظلم کے ہاتھوں گرفتار تھی۔ اس کے سامنے ان کو نہ ہنسنے کی طاقت تھی نہ بولنے کی جرأت تھی۔ کبھی کسی کے گورے گورے (چاندی جیسے) گالوں پر طمانچہ مارتا اور کبھی کسی کی بلور جیسی پنڈلی پر چونٹ لیتا۔ مختصر یہ ہے کہ میں نے سنا کہ لوگوں کو اس کے نفس کی خیانت کا کچھ حال معلوم ہو گیا، مارا اور اس کو نکال دیا۔ اس کے بعد وہ مکتب ایک مصلح (نیک آدمی) کو سونپ دیا جو پارسا سلیم الطبع اور نیک مرد تھا۔ ایسا عقلمند کہ بغیر ضرورت کلام نہ کرتا تھا اور تکلیف دہ بات اس کی زبان پر نہ آتی تھی۔ اس کے آنے پر پہلے استاد کی ہیبت بچوں کے دماغ سے نکل گئی اور دوسرے استاد کے اخلاق فرشتوں جیسے دیکھے۔ سب کے سب شیطان بن گئے۔ اس کی بردباری کے بھروسہ پر سب نے لکھا پڑھا بھلا دیا۔ اکثر اوقات کھیل کے لیے جمع ہو کر بیٹھتے اور تختی بغیر پوری لکھے ایک دوسرے کے سر پر مار کر توڑ ڈالتے۔

استادِ معلم چو بود بے آزار	بیت	خرسک باز ندکو دکاں در بازار

بعد از دو ہفتہ براں مسجد گذر کردم معلم اولیں را دیدم کہ دل خوش کردہ بودند و بمقامِ خویش باز آوردہ برنجیدم و لاحول گفتم کہ دیگر بارہ ابلیس را معلم ملائکہ چرا کردند پیر مردے ظریف جہاں دیدہ بشنید بخندید و گفت۔

پادشاہے پسر بمکتب داد	مثنوی	لوحِ سیمینش در کنار نہاد
برسرِ لوح او نبشتہ بزر		جورِ استاد بہ ز مہرِ پدر

حلِ الفاظ: **خرسک:** کھیل کی ایک قسم ہے۔ **دل خوش کردہ بودند:** منا کر لے آئے تھے۔ **دیگر بار:** دوسری مرتبہ۔ **ابلیس:** شیطان۔ **معلم ملائکہ:** فرشتوں کا معلم۔ **ظریف:** خوش طبع۔ **لوحِ سیمیں:** چاندی کی تختی۔ **جور:** ظلم۔ **مہر:** محبت۔

ترجمہ مع مطلب: (بیت) پڑھانے والا استاد جب بے آزار ہو تو لڑکے بازار میں خرسک (آنکھ مچولی) کھیلیں گے۔ دو ہفتہ کے بعد اسی مسجد کی طرف میرا گذر ہوا میں نے دیکھا کہ پہلے استاد کو منا کر لے آئے ہیں اور اسی خدمت پر لگا دیا ہے۔ میں رنجیدہ ہوا اور میں نے لاحول پڑھی کہ دوبارہ شیطان کو فرشتوں کا استاد کیوں بنایا؟ ایک خوش طبع تجربہ کار بوڑھے نے یہ سنا اور کہا۔

(مثنوی) ایک بادشاہ نے اپنے لڑکے کو مکتب میں بھیجا اور چاندی کی تختی اس کی بغل میں دی، اس تختی پر سونے کے پانی سے لکھا ہوا تھا۔ استاد کا ظلم باپ کی محبت سے بہتر ہے۔

فائدہ: استاد کو سخت ہونا چاہیے۔ نرم دل استاد سے بچے بدتمیز ہو جاتے ہیں۔ اس لیے استاد کی سختی کو نعمت سمجھنا چاہیے اور برداشت کرنی چاہیے۔

حکایت (۵) پارسازادہ را نعمتِ بیکراں از ترکہ عماں بدست افتاد وفسق و فجور آغاز کرد و مبذری پیشہ گرفت فی الجملہ نماند از سائر معاصی منکرے کہ نکرد و مسکرے کہ نخورد بارے بہ نصیحتش گفتم اے فرزند دخل آب روانست وخرج آسیائے گرداں یعنی خرج فراواں کردن مسلم کسے را باشد کہ دخل معین دارد۔

حلِ الفاظ: **پارسازادہ:** پارسا کا لڑکا۔ **بیکراں:** لامحدود۔ **عماں:** جمع عم کی چچا۔ **فسق و فجور:** بدکاری، برائی۔ **مبذری:** فضول خرچی۔ **فی الجملہ:** خلاصہ۔ **نماند از سائر معاصی کہ نکرد:** کوئی گناہ ایسا باقی نہیں رہا جو کہ نہ کیا ہو۔ **مُسکر:** نشہ آور۔ **دخل:** آمدنی۔ **خرج:** خرچ۔ **منکر:** بری، خلاف شرع بات۔

ترجمہ مع مطلب: ایک پارسا کے لڑکے کو بہت سا مال چچاؤں کے ترکہ (میراث) سے حاصل ہو گیا۔ بدکاری اور بدفعلی شروع کر دی۔ خلاصہ کلام کوئی گناہ ایسا باقی نہیں رہا جو کہ اس نے نہ کیا ہو۔ اور کوئی نشہ آور شے باقی نہ رہی جو اس نے نہ کھائی ہو۔ ایک مرتبہ نصیحت کے طور پر میں نے اس کو کہا اے بیٹے آمدنی بہتے پانی کی طرح ہے اور خرچ گھومنے والی چکی کی طرح یعنی جیسے چکی کا چلنا جاری پانی پر موقوف ہے اسی طرح خرچ زیادہ کرنا اسی شخص کے لیے سزاوار ہے جو مقررہ آمدنی رکھتا ہو۔

چوں دخلت نیست خرج آہستہ ترکن	قطعہ	کہ می گویند ملاحاں سرودے
بکوہستاں اگر باراں نبارد		بسالے دجلہ گردد خشک رودے

عقل وادب پیش گیر ولہو ولعب بگذار کہ چوں نعمت سپری شود سختی بری و پشیمانی خوری پسر از لذت نائی ونوش ایں سخن درگوش نیاورد و برقولِ من اعتراض کرد گفت راحتِ عاجل را بتشویش محنتِ آجل منغض کردن خلاف رائے خردمنداں ست۔

حلِ الفاظ: **دخل:** آمدنی۔ **خرج:** خرچ۔ **سرود:** گانا۔ **دجلہ:** مشہور دریا ہے۔ **رود:** چھوٹی نہر۔ **لعو ولعب:** کھیل کود۔ **سپری شدن:** ختم ہونا۔ **اعتراض:** کلام کو رد کرنا۔ **نائے:** گانا۔ **نوش:** پینا۔ **راحتِ عاجل:** وہ راحت جو اس وقت حاصل ہے۔ **محنت آجل:** وہ سختی جو آئندہ آنے والی ہے۔

ترجمہ مع مطلب: جب تیری آمدنی نہیں ہے تو خرچ بہت کم کر۔ اس لیے کہ کشتی چلانے والے گاتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر پہاڑوں پر بارش نہ ہووے تو ایک سال میں دجلہ خشک نہر بن جائے گی۔ عقل اور ادب اختیار کر کھیل کود چھوڑ، کیونکہ جب دولت

ختم ہو جائے گی۔ سختی اٹھاؤ گے اور پچھتاؤ گے، لڑکے کو گانا سننے اور شراب نوشی کی چاٹ لگی ہوئی تھی۔ اس بات کو نہیں سنا۔ میری بات کو رَد کر کے کہا۔ موجودہ آرام کو آنے والی مصیبت کی فکر سے مکدر کرنا عقلمندوں کی رائے کے خلاف ہے۔

خداوندانِ کام و نیک بختی بروشادی کن اے یارِ دل افروز	مثنوی	چرا سختی برند ازبیم سختی غمِ فردا نشاید خوردن امروز

فلیف مرا کہ درصدرِ مروت نشستہ ام وعقدِ فتوت بستہ وذکر انعام در افواہ عوام افتادہ

ہر کہ علَم شد بسخاوٗ کرم نامِ نکوئی چو بروں شد بکوی	مثنوی	بند نشاید کہ نہد بردرم درنتوانی کہ بہ بندی بروی

حلِّ الفاظ: **خداوندان کام:** مقصد میں کامیاب ہونے والے۔ **سختی برند:** تکلیف اٹھائیں۔ **ازبیم سختی:** مفلسی کے خوف سے۔ **یارِ دل افروز:** دل کو روشن کرنے والا دوست۔ **فلیف مرا:** مجھ سے کس طرح ہوسکتا ہے۔ **مروت:** انسانیت۔ **فتوت:** جوانمردی۔ **افواہ:** جمع فوہ، منہ۔ **علَم شد:** مشہور ہوگیا۔ **بند:** قید۔

ترجمہ مع مطلب: خوش نصیب لوگ مرتبہ اور دولت والے کیوں تکلیف اٹھائیں۔ آئندہ کی مفلسی کے خوف سے اے دل کو روشن کرنے والے دوست جا اور خوشی منا یعنی خوشی کر۔ کل کا غم آج کھانا نہ چاہیے۔ یہ مجھ سے کس طرح ہوسکتا ہے۔ اس لیے کہ میں مروت کی مسند پر بیٹھا ہوں اور جوانمردی (سخاوت) کا میں نے عہد کرلیا ہے اور میری بخشش کا ذکر عام لوگوں کی زبانوں پر ہے۔ (مثنوی) جو شخص سخاوت اور کرم میں مشہور ہو جاتا ہے اس کو نہ چاہیے کہ درہم کو قید رکھے۔ نیک نامی جب گلی سے باہر پھیل گئی اب تو کسی کے دروازے بند نہیں کرسکتا ہے۔

دیدم کہ نصیحت نمی پذیرد و دمِ گرمِ من در آہن سردوے اثر نمی کند ترکِ مناصحت کردم و روئے از مصاجت بگردانیدم قولِ حکمارا کار بستم کہ گفتہ اند بَلِّغْ مَا عَلَيْكَ فَإِنْ لَمْ يَقْبَلُوْا مَا عَلَيْكَ۔

گرچہ دانی کہ نشنوند بگوی زود باشد کہ خیرہ سر بینی دست بر دست میزند کہ دریغ	قطعہ	ہرچہ دانی تو از نصیحت و پند بدو پائے افتادہ اندر بند نشنیدم حدیثِ دانشمند

حلِّ الفاظ: **دم گرم:** کلام دل سوز و پُر اثر۔ **آہن سرد:** ٹھنڈا لوہا یعنی دل۔ **مناصحت:** نصیحت۔ **مصاجت:** صحبت، ساتھ رہنا۔ **بَلِّغْ:** پہنچا دے۔ **مَا:** جو۔ **عَلَيْكَ:** تجھ پر واجب ہے۔ **فَإِنْ:** پس اگر۔ **لَمْ يَقْبَلُوْا:** وہ قبول نہ کریں۔ **مَا عَلَيْكَ:** نہیں تیرے اوپر الزام۔ **خیرہ سر:** مغرور، سرکش۔ **حدیثِ دانشمند:** عقلمند کی بات۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے دیکھا کہ میری نصیحت قبول نہیں کرتا ہے اور میرا گرم کلام اس کے ٹھنڈے لوہے (اس کے دل پر) اثر نہیں کرتا ہے تو میں نے نصیحت کرنی چھوڑ دی اور اس کی ہم نشینی ترک کر دی اور عقلمندوں کے قول پر عمل کیا۔ پہنچا دے جو تجھ پر واجب ہے۔ پس اگر وہ قبول نہ کریں تو تجھ پر کوئی الزام نہیں۔ (قطعہ) اگر تو جانتا ہے کہ وہ نہیں سنیں گے تو مت کہہ جو کچھ تو وعظ ونصیحت جانتا ہے۔ تو بہت ہی جلد اس مغرور (سرکش) کو دیکھے گا کہ وہ مقید ہے اور اس کے دونوں پاؤں میں بیڑی ہے اور وہ ہاتھ پر ہاتھ ملتا ہوگا کہ افسوس میں نے عقلمند کی بات نہ سنی یعنی اس کو کفِ افسوس ملنا پڑے گا کہ میں نے عقلمندوں کی نصیحت کیوں نہیں سنی۔

تا پس از مدتے آنچہ اندیشہ من بود از نکبتِ حالش بصورت بدیدم کہ پارہ پارہ برہم می دوخت ولقمہ لقمہ ہمی اندوخت دلم از ضعفِ حالش بہم برآمد و مروت ندیدم درچناں حالے ریش درویش را بہ ملامت خراشیدن ونمک پاشیدن پس باخود گفتم۔

حریف سفلہ در پایانِ مستی	مثنوی	نیندیشد ز روز تنگ دستی
درخت اندر بہاراں برفشاند		زمستاں لاجرم بے برگ ماند

حلِ الفاظ: **آنچہ اندیشہ من بود:** جس بات کا مجھے ڈر تھا۔ **نکبت:** نحوست۔ **پارہ پارہ:** پیوند پیوند۔ **لقمہ لقمہ ہمی اندوخت:** ایک ایک لقمہ بھیک جمع کرتا تھا۔ **ریش:** زخم۔ **حریف سفلہ:** کمینہ ساتھی۔ **پایان مستی:** انتہائی مستی۔ **زمستان:** سردی۔ **بر:** پھل۔ **لاجرم:** ناچار۔ **بے برگ:** بے پتے۔

ترجمہ مع مطلب: ایک مدت کے بعد جس بات کا مجھے خیال تھا کہ وہ تباہ حال ہو جائے گا اس کو میں نے ظاہر میں دیکھ لیا اس لیے کہ وہ پیوند پر پیوند سیتا تھا اور ایک ایک لقمہ بھیک جمع کرتا تھا۔ اس کی تباہ حالی پر میرا دل بھر آیا۔ میں نے ایسی حالت میں ملامت کر کے فقیر کا دل چھیلنا اور اس کے زخموں پر نمک چھڑکنا مروت (انسانیت) کے خلاف سمجھا اور اپنے دل میں کہا۔
(مثنوی) کمینہ ساتھی انتہائے مستی میں تنگ دستی کے زمانہ کی فکر نہیں کرتا ہے۔ جو درخت موسم بہار میں پتے جھاڑتا ہے یعنی وہی سردی کے موسم میں (خزاں میں) لاچار بغیر پتوں کے رہ جاتا ہے۔
فائدہ: بچپن میں تربیت اگر ٹھیک نہ ہو تو جوان ہو کر انسان کو نصیحت مفید نہیں ہوتی۔

حکایت (۶) **پادشاہے پسرے را بادیبے داد وگفت تربیتش چناں کن کہ یکے از فرزندانِ خود را سالے بر وسعی کرد و بجائے نرسید و پسرانِ ادیب در فضل و بلاغت منتہی شدند ملکِ دانش مند را مواخذت کرد و معاتبت فرمود کہ خلاف کردی ووفا بجانیاوردی گفت بر رائے خداوندِ روئے زمین پوشیدہ نماند کہ تربیت یکساں ست ولیکن طبائع مختلف**

اگرچہ سیم و زر زسنگ آید ہمی	قطعہ	درہمہ سنگے نباشد زر و سیم
برہمہ عالم ہمی تابد سہیل		جائے انباں میکند جائے ادیم،

حلِّ الفاظ: ادیب: استاد، ادب سکھانے والا۔ **فضل:** بزرگی۔ **بلاغت:** انشاء پردازی۔ **منتہی:** انتہا کو پہنچنے والا۔ **معاتبت:** عتاب کرنا۔ **مواخذت:** گرفت۔ **وفا بجانیاوردی:** تو نے وفاداری نہیں کی۔ **طبائع:** جمع طبیعت، ذہنی صلاحیتیں۔ **عتاب:** غصہ۔ **سہیل:** ایک ستارہ ہے جس کے اثر سے چمڑے میں رنگ پیدا ہوتا ہے۔ اسی لیے یمن میں بہترین قسم کی نری تیار ہوتی ہے۔ **انبان:** دباغت دیا ہوا چمڑا۔ نری کا۔ **ادیم:** دھوڑی، چمڑا بدبودار۔

ترجمہ مع مطلب: ایک بادشاہ نے اپنے لڑکے کو ایک ادیب کے سپرد کیا اور فرمایا اس کی تربیت ایسی کر جیسی اپنے بچوں کی۔ ادیب نے پورے ایک سال اس پر کوشش کی لیکن کارگر نہ ہوئی۔ ادیب کے لڑکے عالم فاضل اور انشاء پردازی میں کامل ہو گئے۔ بادشاہ نے عقلمند سے جواب طلب کیا اور عتاب فرمایا کہ تو نے وعدہ خلافی کی اور وفاداری نہیں کی۔ ادیب نے عرض کیا روئے زمین کے مالک پر پوشیدہ نہ رہے میں نے سب کی تربیت یکساں کی ہے۔ لیکن طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں۔ (قطعہ) اگرچہ چاندی سونا پتھر سے نکلتا ہے لیکن ہر پتھر میں سونا چاندی نہیں ہوتا۔ سہیل ستارہ تمام عالم پر چمکتا ہے (اس کے اثر سے) کہیں نری تیاری ہوتی ہے اور کہیں دھوڑی، کہیں خوشبودار نرم چمڑا تیار ہوتا ہے کہیں بدبودار سخت دھوڑی کی طرح۔

فائدہ: شاگردوں کی صلاحیتیں مختلف ہوتی ہیں۔ اسی لیے استاد کی تربیت کا اثر سب پر یکساں نہیں ہوسکتا۔

حکایت (۷) یکے راشنیدم از پیران مربی کہ مریدے راہمی گفت چنانکہ تعلق خاطر آدمی زادست بروزی اگر بروزی دہ بودے بمقام از ملائکہ درگذشتے۔

فراموشت نکرد ایزد دراں حال	قطعہ	کہ بودی نطفہ مدفون و مدہوش
روانت داد و طبع و عقل و ادراک		جمال و نطق ورای و فکرت و ہوش
دہ انگشت مرتب کرد برکف		دو بازویت مرتب ساخت بردوش
کنوں پنداری اے ناچیز ہمت		کہ خواہد کردنت روزے فراموش

حلِّ الفاظ: **پیرانِ مربی:** تربیت کرنے والے پیر۔ **خاطر:** تعلق۔ **آدمی زادہ:** انسان۔ **روزی دہ:** روزی دینے والا، یعنی حق سبحانہ تعالیٰ۔ **مقام:** مرتبہ۔ **ملائکہ:** فرشتے۔ **فراموش:** بھلا دینا۔ **ایزد:** اللہ۔ **مدہوش:** بیہوش۔ **رواں:** جان۔ **ادراک:** عقل و احساس۔ **نطق:** قوتِ گویائی۔

ترجمہ مع مطلب: تربیت کرنے والے پیروں میں سے میں نے ایک کا واقعہ سنا ہے کہ وہ ایک مرید سے فرمارہے تھے انسان کا دلی تعلق جیسا کہ روزی کے ساتھ ہے اگر روزی دینے والے (اللہ تعالیٰ) کے ساتھ ہوتا تو وہ مرتبہ میں فرشتوں سے بڑھ جاتا۔ (قطعہ) خدا تعالیٰ نے تجھ کو اس حال میں نہیں بھلایا جبکہ تو رحمِ مادر میں نطفہ کی شکل میں پوشیدہ اور بے ہوش تھا۔ تجھ کو جان

دی، عقل اور طبیعت اور حسن عطا فرمائی۔ خوبصورتی اور گویائی اور رائے وفکر اور ہوش مرحمت فرمائے۔ تیری ہتھیلی پر دس انگلیاں پیدا کیں اور تیرے دونوں مونڈھوں پر دو بازو لگا دیئے اے کم ہمت اب تو یہ خیال کرتا ہے کہ وہ تجھ کو کسی دن بھلا دے گا۔ یعنی روزی نہ دے گا۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ رازقِ مطلق ہے اور اپنے بندوں کے احوال سے باخبر ہے۔ اس پر ایمان رکھنا چاہیے اور روزی سے زیادہ روزی دینے والے کے ساتھ تعلق ہونا چاہیے۔

حکایت (۸) اعرابی را دیدم کہ پسر را ہمی گفت یَا بُنَیَّ اِنَّکَ مَسْئُوْلٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِمَاذَا اکْتَسَبْتَ وَ لَا یُقَالُ بِمَنِ انْتَسَبْتَ ؟ یعنی ترا خواہند پرسید کہ ہنرت چیست ونگویند پدرت کیست

جامہ کعبہ را کہ می بوسند	قطعہ	اونہ از کرم پیلہ نامی شد
با عزیزے نشست روزے چند		لا جرم ہمچو او گرامی شد

حلِ الفاظ: اعرابی: بدو۔ یا بنی: اے بیٹے۔ انک مسئول یوم القیامۃ: بیشک تجھ سے سوال کیا جائے گا قیامت کے دن۔ ماذا: کیا چیز۔ اکتسبت: تو نے حاصل کی، تو نے عمل کیا۔ لایقال: نہ کہا جائے گا۔ بمن انتسبت: تمھارا نسب کیا ہے؟۔ کرم پیلہ: ریشم کا کیڑا۔ گرامی: بزرگ۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے ایک بدو کو دیکھا کہ وہ اپنے لڑکے سے کہہ رہا تھا کہ اے میرے بیٹے تجھ سے قیامت کے دن پوچھا جائے گا کہ تو نے کیا کیا، یہ نہیں دریافت کیا جائے گا تمھارا نسب کیا ہے؟ یعنی تجھ سے پوچھیں گے کہ تیرا ہنر (عمل) کیا ہے۔ اور یہ نہیں کہیں گے کہ تیرا باپ کون ہے۔ (قطعہ) کعبہ کے غلاف کو جو بوسہ دیتے ہیں وہ ریشم کے کیڑے (ریشمی ہونے) کی وجہ سے مشہور نہیں ہوا۔ ایک عزیز (عزت والے) کے ساتھ چند دن رہا۔ اسی لیے اس کی طرح باعزت ہو گیا۔

فائدہ: نسبی شرافت پر اعتماد کر کے نجات کی امید نہ رکھنی چاہیے، قیامت کے دن اعمال صالحہ کام آویں گے نہ کہ خاندانی شرافت۔

حکایت (۹) در تصانیف حکما آوردہ اند کہ کژدم را ولادت معہود نیست چنانکہ دیگر حیوانات را بلکہ احشائے مادر را بخورند و شکمش را بدرند و راہ صحرا گیرند و آں پوستہا کہ در خانہ کژدم بینند اثر آن ست بارے این نکتہ پیش بزرگے ہمی گفتم گفت دل من بر صدقِ این سخن گواہی می دہد و جز چنیں نشاید بود در حالتِ خردی با مادر و پدر چنیں معاملت کردہ اند لاجرم در بزرگی چنیں مقبول ومحبوب اند

حلِ الفاظ: کژدم: بچھو۔ ولادت معہود: پیدائش کا عام طریقہ۔ احشاء: انتڑیاں، دل وغیرہ۔ صدق: سچائی۔ لاجرم: لامحالہ۔ تصانیف: جمع تصنیف۔ مقبول: قبول کیا ہوا۔ محبوب: پیارا۔

ترجمہ مع مطلب: حکیموں کی تصانیف میں لکھا ہوا ہے کہ بچھو کی پیدائش عام طریقہ کے موافق نہیں ہے۔ جیسا کہ دوسرے حیوانات کی ہے۔ بلکہ ماں کے اندرونی حصہ (آنتوں، دل، جگر وغیرہ) کو کھا جاتے ہیں۔ اور اس کا پیٹ پھاڑ دیتے ہیں۔ نکل کر جنگل کی راہ لیتے ہیں اور وہ کھالیں جو بچھو کے سوراخ میں پائی جاتی ہیں۔ اسی کا ثبوت ہے، ایک مرتبہ میں یہ نکتہ ایک بزرگ کے سامنے بیان کر رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا میرا دل اس بات کی سچائی پر گواہی دیتا ہے اور اس کے سوا کچھ اور ہو ہی نہیں سکتا، بچپن کے زمانہ میں ماں باپ سے ایسا معاملہ کیا ہے۔ اسی وجہ سے بڑے ہونے پر ایسے مقبول اور محبوب ہیں۔ (کہ جو دیکھتا ہے جوتا ہاتھ میں لے کر مارنے کو دوڑتا ہے)۔

پسرے راپدر وصیت کرد	قطعہ	کاے جواں مرد یاد گیر ایں پند
ہر کہ با اہل خود وفا نہ کند		نشود دوست روی دانشمند

مثل: کژدم را گفتند چرا بزمستان بدر نمی آئی گفت بتابستانم چہ حرمت ست کہ بزمستاں نیز بیروں آئم

حل الفاظ: زمستاں: سردی کا موسم۔ تابستاں: گرمی کا موسم۔ حرمت: عزت۔ وصیت: مراد نصیحت ہے۔

ترجمہ مع مطلب: باپ نے اپنے ایک بیٹے کو نصیحت کی کہ اے جوانمرد اس نصیحت کو یاد رکھ کہ جو شخص اپنے متعلقین سے وفا نہیں کرتا۔ وہ دانش مند کے نزدیک کسی کا دوست نہیں ہو سکتا ہے۔ (مثل) بچھو سے لوگوں نے کہا تو جاڑے کے موسم میں باہر کیوں نہیں آتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ گرمیوں میں میری کونسی عزت ہے جو سردیوں میں باہر نکلوں۔

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اپنے احباب اور متعلقین سے وفاداری اور محبت کا معاملہ کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ جو اپنوں کا نہ ہوگا اس سے غیر کیا بھلائی کی امید کر سکتے ہیں۔

حکایت (۱۰) زن درویشے حاملہ بود مدت حمل بسر آورد و درویش راہمہ عمر فرزند نیامدہ بود گفت اگر خداوند تعالیٰ مرا پسرے بخشد جزیں خرقہ کہ پوشیدہ ام ہرچہ در ملک من ست ایثار درویشاں کنم اتفاقاً پسر آورد سفرہ درویشاں بموجب شرط نہاد پس از چند سال از سفر شام باز آمدم بمحلت آں دوست برگذشتم واز چگونگی حالش خبر پرسیدم گفتند بزندانِ شحنہ درست گفتم سبب چیست۔

حل الفاظ: مدت حمل: وہ مدت جس میں بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ خرقہ کفنی: ایثار، اپنے نفس پر دوسروں کو ترجیح دینا۔ سُفرہ نہاد: دعوت کی۔ محلت: محلہ۔ شحنہ: کوتوال۔ حاملہ: جس کے پیٹ میں بچہ ہو۔

ترجمہ مع مطلب: ایک درویش کی بیوی حاملہ تھی۔ اور حمل کی مدت (نو ماہ) پوری ہو گئی تھی اور درویش کے تمام عمر میں کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا تھا۔ اس درویش نے کہا یعنی نذر کی کہ اگر خدا تعالیٰ مجھ کو لڑکا عطا فرمائے تو اس گدڑی کے سوا جو کہ میں پہنے ہوئے

ہوں اور جو کچھ میری ملکیت میں ہے فقیروں پر سب خرچ کر دوں گا۔ اتفاقاً لڑکا ہو گیا۔ شرط کے موافق (نذر کے موافق) فقیروں کے لیے دستر خوان بچھا دیا، چند سال کے بعد میں جب شام کے سفر سے واپس آیا اور اس دوست کے محلّہ سے گزرا تو اس کی حالت دریافت کی۔ لوگوں نے کہا کہ کوتوال کی حوالات میں ہے یعنی قید میں ہے، میں نے کہا اس کا کیا سبب ہے؟۔

گفتند پسرش خمر خوردہ و عربدہ کردہ وخون کسے ریختہ و ازمیاں گریختہ پدر رابعلت وے سلسلہ در نائے است و بند گراں برپای گفتم ایں بلائے راوے بحاجت از خدائے عزوجل خواستہ است

اگر وقتِ ولادت مار زایند	قطعہ	زنانِ باردارے مرد ہشیار
کہ فرزندانِ ناہموار زایند		ازاں بہتر بنزدیکِ خرد مند

حَلِّ الفاظ: **پسرش خمر خوردہ:** اس کے لڑکے نے شراب پی۔ **عربدہ کردہ:** لڑائی کی۔ **نائے:** گلا۔ **حاجت:** دعا۔ **باردار:** حاملہ۔ **وقت ولادت:** پیدائش کے وقت۔ **مار:** سانپ۔ **ناہموار:** نالائق۔

ترجمہ مع مطلب: لوگوں نے جواب دیا کہ اس کے لڑکے نے شراب پی اور لڑائی کی اور ایک کا خون بہا دیا اور شہر سے بھاگ گیا۔ اسی وجہ سے باپ کے گلے میں طوق اور پاؤں میں بیڑی ہے۔ میں نے کہا اس نے اس مصیبت کو خدائے بزرگ و برتر سے دعا مانگ کر طلب کی ہے۔ (قطعہ) اے عقلمند آدمی حاملہ عورتیں اگر جننے کے وقت میں سانپ جنیں تو عقلمند کے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ وہ نالائق بچے (نالائق اولاد) جنیں۔

فائدہ: نالائق اولاد والدین کے لیے سوہانِ روح ہوتی ہے۔ اسی لیے حق تعالیٰ سے اولادِ صالح طلب کرنی چاہیے۔

حکایت (۱۱) **طفل بودم کہ بزرگے را پرسیدم از بلوغ گفت در کتب مسطورست کہ سہ نشان دارد یکے پانزدہ سالگی و دوم احتلام و سوم برآمدنِ موئے زہار اما در حقیقت یک نشان دارد و بس آنکہ در رضائے خدائے عزوجل بیش ازاں باشی کہ در بند حظ نفسِ خویش و ہر کہ درو ایں صفتہا موجود نیست نزدِ محققاں بالغ نہ شمارندش۔**

حَلِّ الفاظ: **بلوغ:** بالغ ہونا، مراد وہ زمانہ جب بچپن ختم ہو کر جوانی شروع ہوتی ہے۔ **کتب:** جمع کتاب۔ **مسطور:** لکھا ہوا ہے۔ **پانزدہ سالگی:** پندرہ سال کا ہونا۔ **احتلام:** نیند میں خواب دیکھنا کہ میں جماع (صحبت) کر رہا ہوں۔ **موئے زہار:** ناف کے نیچے کے بال۔ **بند:** فکر۔ **حظ:** حصہ، خوشی۔ **صفتہا:** جمع صفت۔

ترجمہ مع مطلب: میں بچہ تھا، میں نے ایک بزرگ سے دریافت کیا کہ بالغ کس کو کہتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ بلوغ تین نشانیاں رکھتا ہے۔ ① پہلا نشان پندرہ سال کی عمر ہونا۔ ② دوسرے احتلام۔ ③ تیسرے ناف کے نیچے بال نکل آنا۔ لیکن حقیقت میں ایک نشانی ہے اور بس وہ یہ ہے کہ خدائے بزرگ و برتر کی رضامندی کی فکر میں تو اس

سے زیادہ ہے جتنا اپنے نفس کی آسائش کی فکر میں رہتا ہے جو کہ اس میں یہ صفت ہے۔ اہل تحقیق اس کو بالغ شمار نہیں کرتے۔

بصورت آدمی شد قطرہ آب	قطعہ	کہ چل روزش قرار اندر رحم ماند
وگر چل سالہ را عقل و ادب نیست		بہ تحقیقش نشاید آدمی خواند
جوانمردی و لطف ست آدمیت	قطعہ	ہمیں نقش ہیولانی مپندار
ہنر باید کہ صورت میتواں کرد		بایو انہاد را زشنگرف و زنگار
چوانسان را نباشد فضل و احسان		چہ فرق از آدمی تا نقش دیوار
بدست آوردنِ دنیا ہنر نیست		یکے را گرتوانی دل بدست آر

حلّ الفاظ: قطرہ آب: منی۔ چل: چالیس۔ ہیولا: مادہ۔ ایوان: محل۔ زنگار: توتیا۔ فضل: علم وکمال۔ احسان: نیکی کرنا۔ دل بدست آر: دلداری کر۔

ترجمہ مع مطلب: منی کا ایک قطرہ صورت میں آدمی ہو گیا جب چالیس دن ماں کے رحم میں ٹھہرا رہا اور اگر چالیس سال کے آدمی کو عقل اور ادب نہیں ہے تو حقیقت میں اس کو آدمی نہ کہنا چاہیے۔ (قطعہ) آدمیت سخاوت اور لطف ہمدردی (نرمی) کا نام ہے۔ اس بے کمال صورتِ جسمانیہ کو آدمی نہ سمجھ لینا چاہیے۔ آدمیت کے لیے ہنر ہونا چاہیے۔ ورنہ صورتیں تو بنا سکتے ہیں۔ محل کی دیواروں پر شنگرف اور توتیائے سبز سے جب انسان کو علم و ہنر اور دوسروں پر احسان کرنے کی صفت نہ ہو تو پھر آدمی اور دیوار کی تصویر میں کیا فرق ہے۔ دنیا کا حاصل کر لینا (مراد دنیا کا مال و دولت ہے) ہنر نہیں ہے۔ اگر تجھ سے ہو سکے تو ایک مرتبہ کسی کے دل کو ہاتھ میں لا۔ یعنی کسی کا دل خوش کر دے۔

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو حق سبحانہ تعالیٰ کی رضا مندی کو اپنی خواہشات پر مقدم رکھنا چاہیے اور انسانیت علم و ہنر حاصل کرنے اور خلقت پر شفقت کرنے کا نام ہے نہ اس گوشت و پوست کا۔

حکایت (۱۲) سالے نزاعے میان پیادگانِ حجاج افتادہ بود و داعی ہم دراں سفر پیادہ بود انصاف درسروری ہم افتادیم و دادِ فسوق و جدال دادیم کجاوہ نشینے را دیدم کہ باعدیل خویش مے گفت یاللعجب پیادہ عاج عرصہ شطرنج را بسر مے برد فرزیں مے شود یعنی بہ از اں میشود کہ بود و پیادگانِ حاج بادیہ را بسر بردند و بتر شدند۔

از من بگوی حاجئے مردم گزائے را	قطعہ	کو پوستین خلق بآزار می درد
حاجی تو نیستی شترست از برائے آنکہ		بیچارہ خار می خورد و بار می برد

حلّ الفاظ: نزاع: جھگڑا۔ پیادگان حجاج: پیدل حج کرنے والے۔ داعی: دعا گو یعنی شیخ سعدی۔ درسروری ہم افتادیم: آپس میں خوب مار پیٹ ہوئی۔ فسوق: بدکاری۔ عدیل: ہم وزن یعنی اونٹ پر داہنی اور بائیں طرف جو دو آدمی بیٹھتے ہیں ان کو

ایک دوسرے کا عدل کہتے ہیں۔ **عرصہ**: میدان، یہاں مراد بساط شطرنج۔ **فرزین**: وزیر شطرنج۔ **حاج**: حاجی۔ **بادیہ**: جنگل۔ **پیادہ**: شطرنج کی ایک نرد کا نام ہے۔ **پیادہ عاج**: ہاتھی دانت کا بنا ہوا پیادہ شطرنج۔ **مردم گزائے**: لوگوں کو کاٹنے والا۔ **پوستین خلق دریدن**: خلقت کی عیب جوئی اور عیب گوئی کرنا۔ **خار**: کانٹا۔ **بار**: بوجھ۔

ترجمہ مع مطلب: ایک سال پیدل حاجیوں میں لڑائی ہوئی۔ دعا گو بھی اس سفر میں پیدل تھا۔ آپس میں خوب مار پیٹ ہوئی اور ہم لوگوں نے لڑنے جھگڑنے اور مار پیٹ کا حق ادا کر دیا۔ میں نے ایک کجاوہ نشین کو دیکھا کہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ شطرنج کا پیادہ جب شطرنج کے میدان (بساط) طے کر لیتا ہے وزیر بن جاتا ہے یعنی اس سے بہتر ہو جاتا ہے جیسا کہ تھا۔ اور حاجی پیادوں نے جنگل کو طے کیا اور بدتر ہو گئے۔ (قطعه) لوگوں کو ستانے والے بدخلق حاجی کو میری طرف سے کہہ دو کہ وہ تکلیف پہنچانے کے لیے لوگوں کی عیب جوئی و عیب گوئی کرتا ہے تو حاجی نہیں ہے بلکہ اونٹ حاجی ہے اس لیے کہ بیچارہ کانٹے کھاتا ہے اور بوجھ اٹھاتا ہے۔

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگلوں بیابانوں کو طے کر کے بیت الحرام تک پہنچ جانے کا نام حج نہیں ہے اس آیت کے بموجب ﴿وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ (حج میں نافرمانیاں اور جدال نہ ہونا چاہیے) اگر تکلیف اٹھانے کا نام حج ہے تو حاجی کا اونٹ پہلے حاجی ہے۔

حکایت (۱۳) ہندوئے نفط اندازی می آموخت حکیمے گفت ترا کہ خانہ نئین ست بازی نہ این ست

آنچہ دانی کہ نہ نیکوش جواب ست مگو	بیت	تا ندانی کہ سخن عین صواب ست مگو

حل الفاظ: **ہندو**: کافر۔ غلام: چور۔ **نفط اندازی**: نفط پھینکنا۔ نفط ایک قسم کا تیل ہے جو آگ لگانے کے لیے دشمنوں کے گھروں پر پھینکتے ہیں۔ **نئین**: نے کا بنا ہوا۔ **ین**: اس میں نسبت کا ہے مراد گھاس پھونس کا گھر چھپر وغیرہ۔

ترجمہ مع مطلب: ایک ہندو نفط اندازی سیکھتا تھا ایک حکیم نے کہا تیرا گھر نے کا بنا ہوا ہے یعنی چھپر ہے۔ یہ کھیل تیرے لیے مناسب نہیں ہے (بیت) جب تک تو یہ نہ جان لے کہ یہ بات درست ہے مت کہہ جب یہ جانتا ہے کہ اس کا جواب اچھا نہ ملے گا تو زبان کو بند رکھ۔

فائدہ: موقع اور محل دیکھ کر بات کرنی چاہیے۔ اور اسی طرح جو کام بھی شروع کرنا ہو تو اس کے موقع اور محل کو بھی دیکھ لینا چاہیے۔

حکایت (۱۴) مردکے را چشم درد خاست پیش بیطارے رفت تا دوا کند بیطار از انچہ در چشم چہار پایاں می کرد در دیدہ او کشید کور شد حکومت پیش داور بردند گفت بروہیچ تاوان نیست اگر این خر نبودے پیش بیطار نرفتے مقصود ازیں سخن آن ست تا بدانی کہ ہر کہ نا آزمودہ را کار بزرگ فرماید با آنکہ ندامت برد بنزدیک خردمنداں بخفت رای منسوب گردد۔

ندہد ہوشمندِ روشن رائی	قطعہ	بفرومایہ کارہائے خطیر
بوریا باف گرچہ بافندہ است		نبرندش بکارگاہِ حریر

حلِ الفاظ: مردک: بیوقوف آدمی۔ **چشم درد خاست:** آنکھ میں درد ہوگیا۔ **بیطار:** جانوروں کا معالج، ڈاکٹر مویشیاں۔ **کورشد:** اندھا ہوگیا۔ **حکومت:** انصاف۔ **داور:** حاکم، قاضی۔ **تاوان:** جرمانہ۔ **خر:** گدھا۔ **ندامت:** شرمندگی۔ **خفت رائے:** کم عقلی۔ **کار بزرگ:** بڑا کام۔ **کارہائے خطیر:** بڑے کام۔ **بافندہ:** بننے والا۔ **بوریا باف:** بوریا بننے والا۔ **کارگاہِ حریر:** ریشمی کپڑا بننے کی کارگاہ یعنی کارخانہ۔

ترجمہ مع مطلب: ایک بیوقوف آدمی کی آنکھ میں درد ہوا۔ ایک سلوتری کے پاس گیا تاکہ دوا کرے۔ ڈاکٹر مویشی نے وہ دوا جو کہ چوپایوں کی آنکھ میں ڈالتا تھا، اس کی آنکھ میں لگادی۔ اندھا ہوگیا۔ انصاف حاکم کے پاس لے گیا۔ حاکم نے فرمایا اس کا کوئی گناہ نہیں ہے اگر یہ گدھا نہ ہوتا تو سلوتری کے پاس نہ جاتا۔ اس بات کا مقصد یہ ہے تاکہ تُو سمجھ لے کہ جو شخص ناتجربہ کار کو بڑا کام سونپ دیتا ہے وہ شرمندگی اٹھاتا ہے۔ اور اس کے باوجود عقلمندوں کے نزدیک کم عقلی کی طرف منسوب ہوتا ہے۔
(قطعہ) عقلمند روشن رائے والا انسان کمینہ (ادنیٰ) آدمی کو بڑے کام سپرد نہیں کرتا ہے۔ بُوریا بننے والا بھی اگرچہ بافندہ (بننے والا) ہے لیکن اس کو ریشم کے کارخانہ کے قریب نہیں لے جائیں گے۔ یعنی نہ جانے دیں گے۔

فائدہ: ہر کام کا ہر آدمی اہل نہیں ہوتا۔ کام سپرد کرنے سے پہلے اہلیت کا اندازہ کرنا چاہیے اور نا اہل کے سپرد بڑا کام ہرگز نہ کرنا چاہیے۔

حکایت (۱۵) یکے از بزرگانِ آئمہ را پسرے وفات یافت پرسیدند کہ بر صندوق گورش چہ نویسم گفت آیاتِ کتاب مجید را عزت بیش ازاں ست کہ روا باشد بر چنیں جایگاہ نوشتن کہ بروزگار سودہ گردد و خلائق بر و گزرند و سگان بروشاشند اگر بضرورت چیزے نویسند ایں بیت کفایت می کند۔

دہ کہ ہر گہ کہ سبزہ در بُستان	قطعہ	بدمیدے چہ خوش بدے دلِ من
بگذر اے دوست تابوقت بہار		سبزہ بینی دمیدہ برگلِ من

حلِ الفاظ: ائمہ: جمع امام کی، پیشوا۔ **صندوق:** مراد قبر کا تعویذ۔ **بروزگار:** زمانہ کے گزرنے سے۔ **خلائق:** جمع خلق۔ **سودہ گردد:** گھس جائے گی۔ **شاشند:** مضارع شاشیدن۔ پیشاب کرنا۔ **برگلِ من:** میری مٹی پر یعنی قبر پر۔

ترجمہ مع مطلب: بزرگ پیشواؤں میں سے ایک کے صاحبزادے نے وفات پائی۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ اس کی قبر کے تعویذ پر کیا لکھا جائے۔ انہوں نے فرمایا قرآن مجید کی آیات کا مرتبہ اس سے زیادہ ہے کہ ان کا لکھنا ایسے مقام پر جائز ہو اس لیے کہ زمانہ گزرنے سے کتبہ گھس جائے گا اور لوگ اس پر سے گزریں گے اور کتے اس پر پیشاب کریں گے اگر کسی چیز کے لکھنے کی

ضرورت سمجھتے ہیں تو یہ اشعار کافی ہیں۔ (قطعہ) ہاں جب سبزہ باغ میں اُگتا تھا۔ تو میرا دل کس قدر خوش ہوتا تھا۔ اے دوست اب بہار کے موسم میں میری قبر پر آ، تو میری قبر پر سبزہ اُگا ہوا دیکھے گا۔

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی آیات کا قبور پر لکھنا ہرگز مناسب نہیں۔ اس لیے کہ مرورِ زمانہ سے قبروں کی بے حرمتی کے ساتھ آیات کلام اللہ کی بے حرمتی ہوتی ہے۔

حکایت (۱۶) **پارسائے بر یکے از خداوندانِ نعمت گذر کرد کہ بندہ را دست و پائے بستہ عقوبت ہمی کرد گفت اے پسر ہمچو تو مخلوقے را خدائے عزوجل اسیر حکم تو گردانیدہ است و ترا بروے فضیلت دادہ شکر نعمت باری تعالیٰ بجا آرد چندیں جفائے بروے مپسند نباید کہ فردائے قیامت بہ از تو باشد و شرمساری بری۔**

حلِّ الفاظ: **پارسا:** پرہیزگار۔ **خداوندانِ نعمت:** آقا، مال والے۔ **بندہ:** غلام۔ **دست پابستہ:** ہاتھ پیر باندھ کر۔ **عقوبت ہمی کرد:** سزا دے رہا تھا۔ **اسیر:** قیدی۔ **جفا:** ظلم۔ **سیرِ حکم:** حکم کا قیدی یعنی غلام۔

ترجمہ مع مطلب: ایک پرہیزگار ایک مالدار کے پاس سے گزرا جو اپنے غلام کے ہاتھ پاؤں باندھ کر سزا دے رہا تھا۔ اس پرہیزگار نے فرمایا اے لڑکے! خدائے بزرگ و برتر نے تجھ جیسی مخلوق کو تیرا غلام بنا دیا ہے اور تجھ کو اس پر فضیلت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کر۔ اور اس پر اتنا ظلم مت کر۔ ایسا نہ ہو کہ کل قیامت کے دن یہ غلام تجھ سے بہتر ہو اور تجھ کو شرمندگی اٹھانی پڑے۔

	مثنوی	
بر بندہ مگیر خشم بسیار		جورش مکن و دلش میازار
اوراتو بدہ درم خریدی		آخر نہ بقدرت آفریدی
ایں حکم و غرور و خشم تاچند		ہست از تو بزرگتر خداوند
اے خواجۂ ارسلان و آغوش		فرمان دہ خود مکن فراموش

حلِّ الفاظ: **خشم:** غصہ۔ **ارسلان:** لغوی معنی شیر پھاڑنے والا، غلام مراد ہے۔ **آغوش:** بغل مراد گور۔ **دہ درم:** معمولی قیمت۔ **فرمان دہ:** حکم دینے والا یعنی مالک۔ **فراموش:** بھولنا۔

ترجمہ مع مطلب: اپنے غلام پر بہت غصہ مت کر اور اس کے دل کو رنجیدہ مت کر۔ اس کو تو نے معمولی قیمت میں خریدا ہوا ہے تو نے اپنی قدرت سے پیدا نہیں کیا۔ یہ حکم اور غرور اور غصہ کب تک۔ تجھ سے زیادہ بزرگ (بڑا) تیرا مالک یعنی خداوند تعالیٰ ہے۔ اے غلام اور باندیوں کے مالک اپنے پروردگار کو مت بھول کہ وہ حاکم مطلق ہے۔

در خبر ست از سید عالم ﷺ کہ گفت بزرگ ترین حسرتے در روزِ قیامت آں بود کہ بندہ صالح را بہ بہشت برند و خداوندگارِ فاسق را بدوزخ

برغلامے کہ طوع خدمت تست	قطعہ	خشم بے حد مراں وطیرہ مگیر
کہ فضیحت بود بروزِ شمار		بندہ آزاد و خواجہ در زنجیر

حلِ الفاظ: **خبر:** حدیث۔ **بندہ صالح:** نیک غلام۔ **خداوندگار فاسق:** بدکار آقا۔ **طوع:** فرماں برداری۔ **خشم:** غصہ۔ **طیرہ:** غصہ۔ **فضیحت:** رسوائی۔

ترجمہ مع مطلب: حدیث شریف میں ہے۔ سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے بڑی حسرت وہ ہوگی کہ نیک غلام کو جنت میں لے جائیں گے اور اس کے بدکار آقا کو دوزخ میں۔ **(قطعہ)** اس غلام پر جو تیرے حکم کا فرمانبردار ہے، بیحد غصہ اور غضب مت کر کہ قیامت کے دن رسوائی ہوگی۔ جبکہ غلام آزاد ہوگا اور اس کا آقا زنجیروں میں۔

فائدہ: اس حکایت کا یہ ہے کہ غلاموں اور نوکروں کی معمولی معمولی خطاؤں پر درگزر کرنا چاہیے اور سزا سخت نہ دینی چاہیے ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن تیرے اعمال کے سبب تجھ کو اپنے ماتحتوں کے سامنے رسوائی اٹھائی پڑے۔

حکایت (۱۷) سالے از بلخ بامیانم سفر بود وراہ از حرامیاں پرخطر جوانے بہ بدرقہ ہمراہ ماشد سپر باز چرخ انداز سلحشور بیش زور کہ دہ مرد توانا کمان اورا بزہ نکردندے وز ورآوران روئے زمین پشت اورادر مصارعت بر زمین نیاوردندے اما چنانکہ دانی متنعم بود وسایہ پرورده نہ جہاندیدہ وسفر کردہ رعد کوس دلاوراں بگوشش نرسیدہ وبرق شمشیر سواراں ندیدہ۔

نیفتادہ در دست دشمن اسیر	شعر	بگردش نباریدہ بارانِ تیر

حلِ الفاظ: **بلخ:** خراسان کا مشہور شہر ہے۔ **بامیان:** بلخ اور غزنین کے درمیان کوہستانی علاقہ ہے۔ **حرامیان:** ڈاکو۔ **بدرقہ:** رہبر۔ **سپر:** ڈھال۔ **سرباز:** سر کی بازی لگانے والا۔ **چرخ انداز:** کمان چلانے والا۔ **سلحشور:** مسلح سپاہی۔ **بیش زور:** پہلوان۔ **مصارعت:** کشتی کرنا۔ **زہ کردن:** کمان کا چلہ چڑھانا۔ **رعد کوس:** نقارہ کی گرج۔ **برق:** بجلی۔ **شمشیر:** تلوار۔

ترجمہ مع مطلب: ایک سال بلخ سے بامیان کی طرف ہمارا سفر ہوا اور راستہ لٹیروں کی وجہ سے خطرناک تھا۔ ایک جوان رہبری کے طور پر ہمارے ساتھ ہو گیا۔ جو بہادر، نیزہ باز، کمان انداز اور مسلح، پہلوان ایسا کہ دس طاقتور آدمی بھی اس کی کمان کو چلہ پر نہیں چڑھا سکتے تھے۔ اور روئے زمین کے پہلوان کشتی میں اس کی پشت کو زمین پر نہ لگا سکتے تھے۔ یعنی اس کو پچھاڑ نہ سکتے تھے۔ لیکن جیسا کہ تجھے معلوم ہے وہ نازوں سے پلا ہوا تھا اور آرام کے سایہ میں اس نے پرورش پائی تھی۔ نہ دنیا دیکھی تھی نہ سفر کیا تھا۔ بہادروں کے نقارۂ جنگ کی آواز اس کے کانوں تک نہ پہنچی تھی اور سواروں کی تلواروں کی چمک بھی اس نے نہیں دیکھی تھی۔

(شعر) کبھی دشمن کے ہاتھوں گرفتار نہ ہوا تھا اور اس کے اطراف میں کبھی تیروں کی بارش نہیں ہوتی تھی۔

اتفاقاً من وایں جوان ہر دو در پے ہم دواں ہر دیوار قدیمش کہ پیش آمدے بقوت بازو بیفگندے وہر درخت عظیم کہ

دیدے بہ نیروئے سر پنجہ برکندے وتفاخر کناں گفتے۔

پیل کو تا کتف و بازوئے گرداں بیند	بیت	شیر کو تا کف و سر پنجہ مرداں بیند

ما دریں حالت کہ دو ہندو از پس سنگے سر برآوردند و آہنگِ قتالِ ما کردند بہ دستِ یکے چوبے و در بغل دیگر کلوخکو بیجوان را گفتم چہ پائی کہ دشمن آمد۔

حلِ الفاظ: نیرو: طاقت۔ کو: کہاں ہے۔ کتف: مونڈھا۔ ہندو: چور، ڈاکو۔ کلوخ: ڈھیلا۔ گردان: پہلوان۔ کلوخ: کوب موگری۔

ترجمہ مع مطلب: اتفاقاً میں اور یہ جوان دونوں ایک ساتھ آگے پیچھے دوڑ رہے تھے۔ اس نوجوان کے سامنے جو پرانی دیوار آتی بازو کی قوت سے گرادیتا۔ اور جو بڑا درخت دیکھتا۔ سر پنجہ کی طاقت سے اکھاڑ دیتا اور فخر کرتا ہوا کہتا۔ (بیت) ہاتھی کہاں ہے کہ وہ پہلوانوں کا شانہ اور بازو دیکھ لے، شیر کہاں ہے کہ وہ مردوں کا ہاتھ اور پنجہ دیکھ لے۔ ہم اسی حالت میں تھے کہ دو راہزنوں نے ایک پتھر کے پیچھے سے سر نکالا۔ اور ارادہ ہم سے لڑنے کا کیا، ایک کے ہاتھ میں لاٹھی تھی اور دوسرے کے ہاتھ میں مونگری۔ میں نے جوان سے کہا کیا رُکے ہوئے ہو کہ دشمن آ گیا۔

بیارانچہ داری زمردی و زور	بیت	کہ دشمن بپائے خود آمد بگور
تیر و کمان رادیدم از دستِ جواں		افتادہ و لرزہ براستخواں
نہ ہر کہ موئے بشگافد بہ تیر جوشن خای	فرد	بروزِ حملہ جنگ آوراں بدارد پای

چارہ جز آں ندیدم کہ رخت وسلاح وجامہ رہا کردیم وجاں بسلامت بدر آوردیم۔

حلِ الفاظ: گور: قبر۔ استخوان: ہڈی۔ موئے بشگافد: ایسا نشانہ لگا جو بال چیر دیوے۔ جوشن خای: تیر زرہ کے پار ہو جانے والا۔ رخت: سامان۔ سلاح: ہتھیار۔ جامہ: کپڑے۔

ترجمہ مع مطلب: جو کچھ مردانگی رکھتے ہو اور زور رکھتے ہو دکھاؤ۔ اس لیے کہ دشمن اپنے پاؤں سے قبر تک آ گیا ہے میں نے دیکھا جوان کے ہاتھ سے تیر و کمان گر گئے اور جسم پر لرزہ پڑ گیا ہے۔ (فرد) ایسا نہیں ہے کہ جو شخص زرہ کو پار کرنے والے تیر سے بال چیر دیوے وہ جنگ کرنے والے کے حملہ کے دن بھی ٹھہر سکے۔ میں نے اس کے سوا کوئی تدبیر نہیں دیکھی کہ ہم نے سامان اور ہتھیار اور کپڑے چھوڑ دیے۔ (ڈاکوؤں کو دے دیے) اور جان سلامتی کے ساتھ لے آئے۔

بکارہائے گراں مردکار دیدہ فرست	قطعہ	کہ شیر شرزہ در آرد بزیر خم کمند
جواں اگرچہ قوی یال و پیلتن باشد		بہ جنگ دشمنش از ہول بگسلد پیوند
نبردہ پیش زامصف آزمودہ معلوم ست		چنانکہ مسئلہ شرع پیش دانشمند

حلِ الفاظ: **شیر شرزہ:** غضبناک شیر۔ **مرد کاردیدہ:** تجربہ کار آدمی۔ **بزیرخم کمند:** کمند کے حلقہ میں۔ **قوی بال:** قوی بازو۔ **پیلتن:** ہاتھی جیسے جسم والا۔ **ہیکل:** صورت، تناور۔ **ہول:** خوف۔ **مصاف:** میدانِ جنگ۔ **نبرد:** لڑائی۔

ترجمہ مع مطلب: بڑے بڑے کاموں میں تجربہ کار کو بھیج۔ اس لیے کہ تجربہ کار غضب ناک شیر کو بھی کمند میں پھانس لیتا ہے۔ ناتجربہ کار جوان اگرچہ طاقتور اور تناور ہو دشمن کی لڑائی میں ڈر سے اس کے اعضائے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ جنگ آزمودہ (جس کو جنگ کا تجربہ ہو) لڑائی کے کام سے ایسا ہی واقف ہے۔ جیسا شرع کے مسئلہ کو عالم و فاضل جانتے ہیں۔

فائدہ: مشکل اور بڑے کام ناز پروردہ ناتجربہ کار لوگوں کے سپرد نہ کرنے چاہئیں۔ ورنہ وہی صورت پیش آئے گی جو اس حکایت سے ظاہر ہوتی ہے۔

حکایت (۱۸) **توانگر زادہ را دیدم بر سر گور پدر نشستہ و با درویش بچہ مناظرہ در پیوستہ کہ صندوق تربت ما سنگین ست و کتابہ رنگین وفرش رخام انداختہ وخشت پیروزہ درو ساختہ بگور پدرت چہ ماند خشتے وفراہم نہادہ و مشتے دو خاک برو پاشیدہ درویش پسر ایں بشنید وگفت تا پدرت در زیر آں سنگہائے گراں برخود بجنبد پدر من بہ بہشت رسیدہ بود**

حلِ الفاظ: **توانگرزادہ:** امیر زادہ۔ **مناظرہ:** مباحثہ۔ **صندوق:** قبر کا تعویذ۔ **رخام:** سنگ مرمر۔ **فیروزہ:** سبز رنگ کا مشہور پتھر ہے۔ **درمرگ:** موت کا دروازہ۔ **زیر سنگہائے گراں:** بھاری پتھروں کے نیچے۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے ایک امیر زادہ کو دیکھا کہ باپ کی قبر پر بیٹھا ہوا ایک فقیر زادہ سے مباحثہ کر رہا تھا کہ ہمارے باپ کی قبر کا تعویذ پتھر کا ہے اور اس پر رنگین عبارت کھدی ہوئی ہے، اس کا فرش سنگ مرمر کا جس میں فیروزے کی اینٹیں لگائی گئی ہیں۔ تیرے باپ کی قبر اس کی کیا برابری کر سکتی ہے۔ دو اینٹیں جما کر رکھی ہوئی ہیں اور ان پر مٹی ڈال دی گئی ہے۔ فقیر کے لڑکے نے یہ بات سنی اور کہا جب تک تیرا باپ ان پتھروں کے نیچے حرکت کرے گا (حرکت کر کے نکلے گا) میرا باپ جنت میں پہنچ جائے گا۔

خرکہ بروے نہند کمتر بار	فرد	بیشک آسودہ ترکند رفتار
مرد درویش کہ بار ستم فاقہ کشید	قطعہ	بدر مرگ ہمانا کہ سبکبار آید
و آنکہ در دولت و در نعمتِ آسانی زیست		مردنش زین ہمہ شک نیست کہ دشوار آید
بہمہ حال اسیرے کہ زبندے بجہد		خوشترش داں زامیرے کہ گرفتار آید

حلِ الفاظ: سبکبار: ہلکا پھلکا۔ **اسیر:** قیدی۔ **ہمانا:** یقیناً۔

ترجمہ مع مطلب: جس گدھے پر بوجھ کم لادتے ہیں بے شک وہ آرام سے چلتا ہے۔ **(قطعہ)** فقیر آدمی جس نے فاقوں کا بوجھ برداشت کیا ہو وہ یقیناً موت کے دروازے پر ہلکا پھلکا آئے گا۔ اور وہ امیر آدمی جس نے مال و دولت اور راحت میں زندگی

بسر کی ہے، اس میں شک نہیں کہ اس کو مرنا ان فقراء کی نسبت سے دشوار ہوگا۔ ہر لحاظ سے وہ قیدی جو قید سے رہائی پا گیا اس امیر سے زیادہ اچھا ہے جو (عذابِ الٰہی میں) گرفتار ہو جائے۔

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جو فقراء دنیاوی مصائب پر صبر کرتے ہیں وہ آخرت میں امیروں سے بہتر رہیں۔

حکایت (۱۹) بزرگے را پرسیدم از معنی ایں حدیث اَعْدٰی عَدُوِّكَ نَفْسُكَ الَّتِیْ بَیْنَ جَنْبَیْكَ گفت بحکم آنکہ ہر آں دشمنے کہ باوے احسان کنی دوست گردد مگر نفس را چندانکہ مدارا بیش کنی مخالفت زیادہ کند۔

حلِ الفاظ: اعدیٰ عدوك التی...الخ: تیرا سب سے بڑا دشمن تیرا نفس ہے جو تیرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے۔ بہائم: جمع بہیمہ، چوپایہ۔ جماد: پتھر وغیرہ۔ مدار خاطر: تواضع۔

ترجمہ مع مطلب: ایک بزرگ سے میں نے اس حدیث کے معنی دریافت کئے۔ تیرا سب سے بڑا دشمن تیرا نفس ہے جو تیرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے؟ فرمایا اس وجہ سے کہ جس دشمن کے ساتھ تو احسان کرے گا وہ دوست ہو جائے گا سوائے نفس کے کہ اس کی جتنی خاطر زیادہ کرے گا اور زیادہ مخالفت کرے گا۔ (قطعہ) آدمی کم کھانے سے فرشتہ خصلت بن جاتا ہے۔ اگر وہ چوپایوں کی طرح کھانے لگے جمادات کی طرح پڑا رہے گا یعنی بیکار ہو جاتا ہے تو جس کی مراد پوری کرے گا وہ تیرا فرمانبردار بن جائے گا بخلاف نفس کے کہ جب وہ اپنی مراد پالیتا ہے اور زیادہ حکومت کرنے لگتا ہے اور غلام بنالیتا ہے۔

فائدہ: انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا نفس ہے کہ جتنی اس کی خاطر مدارت کی جاتی ہے اتنی ہی زیادہ دشمنی کرتا ہے۔

حکایت (۲۰) جدالِ سعدی با مدعی در بیان توانگری و درویشی

یکے بر صورتِ درویشاں نہ بر صفت ایشاں در محفلے دیدم نشستہ و شنعتے در پیوستہ و دفتر شکایت باز کردہ و ذم توانگراں آغاز نہادہ سخن بدینجا رسانیدہ کہ درویش را دستِ قدرت بستہ ست و توانگراں را پائے ارادت شکستہ

حلِ الفاظ: جدالِ سعدیؒ الخ: سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا مناظرہ ایک فقیری کا دعویٰ کرنے والے سے مالداری اور فقیری کے بارہ میں۔ مدعی: دعویٰ کرنے والا۔ شنعت: برائی، عیب۔ مذمت: برائی۔ دستِ قدرت: قدرت کا ہاتھ۔ پائے ارادت: عقیدت کا پاؤں۔

ترجمہ مع مطلب: ایک شخص جو فقیروں کی صورت میں تھا، لیکن ان کی صفات پر نہیں تھا میں نے ایک مجلس میں بیٹھا ہوا دیکھا۔ عیب گوئی میں لگا ہوا تھا اور شکایات کا دفتر کھول کر مالداروں کی برائی کر رہا تھا۔ اس نے یہ بات یہاں تک پہنچائی تھی کہ فقیروں کا قدرت کا ہاتھ بندھا ہوا ہے اور امیروں کا عقیدت مندی کا پاؤں ٹوٹا ہوا ہے۔

خداوندانِ نعمت را کرم نیست	قطعہ	کریماں را بدست اندر درم نیست

حلِ الفاظ: کریماں: جمع کریم، سخی۔ **خداوندانِ نعمت:** مال والے۔
ترجمہ مع مطلب: سخیوں (بخشش کرنے والوں) کے ہاتھ میں درہم نہیں ہے اور دولت مندوں کے پاس بخشش نہیں ہے۔

مرا کہ پروردہ نعمتِ بزرگانم ایں سخن سخت آمد گفتم اے یار توانگراں دخل مسکینانند ذخیرہ گوشہ نشیناں و مقصد زائران و کہفِ مسافراں و متحمل بارِ گراں از بہر راحتِ دگران دست بطعام آنگہ برند کہ متعلقان و زیر دستاں بخورند و فضلہ مکارم ایشاں بہ ارامل و پیران و اقارب و جیراں رسد

حلِ الفاظ: دخل: آمدنی۔ **مسکیناں:** جمع مسکین۔ **کہف:** جائے پناہ۔ **متحمل:** اٹھانے والا۔ **بارِ گراں:** بھاری بوجھ۔ **فضلہ:** بچا ہوا۔ **مکارم:** بخشش۔ **ارامل:** بیوائیں، جمع ہے ارملۃ کی، ایک بیوہ۔ **پیران:** جمع پیر بوڑھے۔ **اقارب:** جمع اقرب، رشتہ دار۔ **جیران:** پڑوسی۔ **زائران:** جمع زائر، زیارت کرنے والا۔
ترجمہ مع مطلب: مجھ کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اس لیے کہ میں مالداروں کی نعمت کا پرورش پایا ہوا ہوں میں نے کہا اے دوست دولت مند فقیروں کی آمدنی کا ذریعہ اور گوشہ نشینوں کا ذخیرہ ہیں اور زیارت کرنے والوں کا مقصد اور مسافروں کی جائے پناہ ہیں۔ دوسروں کے آرام کے لیے بھاری بوجھ اٹھانے والے ہیں۔ ہاتھ کھانے کی طرف اس وقت بڑھاتے ہیں جبکہ متعلقین اور ملازمین کھانا کھا لیتے ہیں۔ ان کی بخششوں کا پس خوردہ (بچا ہوا) بیواؤں، بوڑھوں رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو پہنچتا ہے۔

توانگراں را وقف ست و نذر و مہمانی	نظم	زکوٰۃ و فطرہ و اعتاق و ہدی و قربانی
تو کے بدولت ایشاں رسی کہ نتوانی		جز ایں دو رکعت و آنہم بصد پریشانی

حلِ الفاظ: زکوٰۃ: مال کا چالیسواں حصہ سال بھر میں ایک مرتبہ خیرات کرنا۔ **فطرہ:** عید الفطر کا صدقہ۔ **اعتاق:** غلام آزاد کرنا۔ **ہدی:** قربانی کا جانور خانہ کعبہ بھیجنا۔ **قربانی:** عید الاضحیٰ پر قربانی کرنا۔
ترجمہ مع مطلب: مالداروں کے لیے وقف اور نذر اور مہمانی ہے، زکوٰۃ ہے فطرہ ہے، غلام آزاد کرنا۔ ہدی بھیجنا اور قربانی کرنا ہے، تو ان کے مرتبہ کو کب پہنچ سکتا ہے اس لیے کہ تجھ سے ناممکن ہے سوائے ان دو رکعتوں کے اور وہ بھی سینکڑوں پریشانیوں کے ساتھ۔

اگر قدرت جود ست و اگر قوتِ سجود توانگراں را بہتر میسر می شود کہ مال مزکّی دارند و جامہ پاک و عرض مصوّن و دل فارغ و قوتِ طاعت در لقمہ لطیف ست و صحتِ عبادت در کسوت نظیف پیداست کہ از معدہ خالی چہ قوت آید و از دست تہی چہ مروت و از پائے بستہ چہ سیر و از دستِ گرسنہ چہ خیر

حلِ الفاظ: جود: سخاوت۔ **مزکّی:** پاک کیا ہوا۔ **عرض:** عزت و آبرو۔ **مصوّن:** محفوظ۔ **کسوت:** لباس۔ **لطیف:** پاک۔ **تہی:**

خالی۔ گرسنہ: بھوکا۔

ترجمہ مع مطلب: اگر سخاوت کی قدرت ہے اور اگر سجدہ کی طاقت ہے تو وہ بھی مالداروں کو بہتر طریقہ پر حاصل ہوسکتی ہے۔ اس لیے کہ وہ زکوۃ دیا ہوا (پاک) مال اور پاک صاف کپڑے رکھتے ہیں۔ ان کی عزت محفوظ اور ان کے دل مطمئن ہیں۔ عبادت کی قوت پاکیزہ لقموں میں ہے۔ اور عبادت کی درستی پاکیزہ لباس میں، یہ بات ظاہر ہے کہ خالی معدہ سے کیا قوت آئے گی اور خالی ہاتھ سے کیا سخاوت۔ بندھے ہوئے پیر سے کیا سیر (چلنا) ہوسکتی ہے اور بھوکے کے ہاتھ سے کیا خیرات ہوسکتی ہے۔

شب پراگندہ خسپد آنکہ پدید	قطعہ	نبود وجہ بامدا دانش
مورگرد آورد بتابستاں		تا فراغت بود زمستانش

حل الفاظ: **شب پراگندہ خسپد**: رات کو پریشان ہوتا ہے۔ **پدید نبود**: ظاہر نہ ہو۔ **وجہ**: خرچ، روزی۔ **وجہ بامدادنش**: اس کی صبح کی روزی۔ **مور**: چیونٹی۔ **گرد آوردن**: جمع کرنا۔ **تابستان**: گرمی۔ **فراغت**: اطمینان۔ **زمستان**: سردی۔

ترجمہ مع مطلب: وہ شخص رات کو پریشان ہوتا ہے۔ جس کے پاس صبح کے کھانے کا سامان نہ ہو۔ چیونٹی گرمی کے موسم میں دانے (خوراک) جمع کرتی ہے، تاکہ اس کی سردی میں بے فکری حاصل رہے۔

فراغت با فاقہ نہ پیوندد و جمعیت در تنگدستی صورت نہ بندد یکے تحریمہ عشا بستہ و دیگرے منتظر عشا نشستہ ہرگز ایں بداں کے ماند۔

خداوندِ روزی بحق مشتغل	بیت	پراگندہ روزی پراگندہ دل

پس عبادتِ ایشاں بقبول نزدیک ترست کہ جمعند و حاضر نہ پریشان و پراگندۂ خاطر اسبابِ معیشت ساختہ و بہ اورادِ عبادت پرداختہ عرب گوید اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ الْمُكِبِّ وَ جَوَارِ مَنْ لَّا يُحِبُّ درخبرست اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْهِ فِي الدَّارَيْنِ۔

حل الفاظ: **فراغت**: اطمینان۔ **تحریمہ**: دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہنا۔ **عشاء**: نماز عشا۔ **عشا**: شام کا کھانا۔ **قبول**: پسندیدگی۔ **خاطر**: دل۔ **اسباب معیشت**: روزی کے اسباب۔ **اوراد**: جمع ورد، وظیفہ۔ **فقر**: محتاجی۔ **مکب**: ذلیل کرنے والا۔ **جوار**: پڑوس۔ **سواد**: سیاہی۔ **وجہ**: چہرہ۔ **فی الدارین**: دو جہان میں۔

ترجمہ مع مطلب: اطمینان فاقہ کے ساتھ حاصل نہیں ہوتا اور دلی سکون تنگدستی میں ممکن نہیں۔ ایک (مالدار) نے عشاء کی نیت باندھی ہے اور دوسرا (فقیر) شام کے کھانے کا منتظر بیٹھا ہوا ہے، ہرگز یہ اس جیسا نہیں ہوسکتا۔ (بیت) صاحب روزی (مالدار) حق سے مشغول ہے یعنی اطمینان سے حق تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہے، جو روزی سے پریشان ہے وہ دل سے بھی پریشان

یعنی جو روزی کے لیے پریشان ہے وہ دل سے بھی پریشان رہتا ہے۔ پس عبادت ان (توانگروں) کی قبولیت سے زیادہ قریب ہے اس لیے کہ وہ مطمئن ہیں۔ اور دل ان کا عبادت میں حاضر رہتا ہے۔ پریشان اور پراگندہ دل نہیں ہیں۔ اسبابِ زندگی ان کو مہیا ہیں اسی لیے وہ عبادت کے وظائف میں مشغول ہیں۔ جیسا کہ ایک عرب کہتا ہے کہ میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں ذلیل کرنے والے فقر سے اور اس شخص کے پڑوس سے جو محبت نہ کرے۔ حدیث میں آیا ہے کہ محتاجی دو جہان میں روسیاہی ہے۔

گفت ایں شنیدی وآں نشنیدی کہ فرمودہ اند اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ گفتم خاموش کہ اشارت سید عالم ﷺ بفقر طائفہ ایست کہ مردِ میدان رضا اند و ہدف تیر قضانہ ایناں کہ خرقہ ابرار پوشند ولقمہ ادرار فروشند

حلِ الفاظ: **الفقر فخری:** فقر میرے لیے فخر ہے۔ **ہدف تیر قضا:** تقدیر الٰہی کے تیر کا نشانہ۔ **ابرار:** جمع بر، نیکوکار۔ **ادرار:** روزینہ وظیفہ۔

ترجمہ مع مطلب: اس نے کہا تو نے تو یہ سنا اور وہ نہیں سنا کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ فقر میرے لیے فخر کا باعث ہے میں نے کہا چپ رہ کہ سردار عالم علیہ السلام کا اشارہ فقر سے اس گروہ کی طرف ہے جو رضائے الٰہی کے مرد میدان ہیں۔ اور تقدیر الٰہی کے تیر کا نشانہ خوشی سے بنے ہوئے ہیں نہ کہ یہ لوگ جو نیکوں کا لباس پہنتے ہیں اور وظیفہ کا لقمہ (خیرات کی روٹی) بیچتے ہیں۔

اے طبل بلند بانگ در باطن ہیچ	رباعی	بے توشہ چہ تدبیر کنی وقت پسیچ
روئے طمع از خلق بہ پیچ ار مردی		تسبیح ہزار دانہ در دست مپیچ

درویش بے معرفت نیارامد تا کارش بکفر میجامد کہ کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا ونشاید جز بوجود نعمت برہنہ را پوشیدن یا در استخلاص گرفتارے کوشیدن ابنائے جنس مارا بمرتبہ ایشاں کہ رساند وَ یَدِ عُلْیَا بِیَدِ سُفْلٰی چہ ماند نہ بینی کہ حق جل شانہ در محکم تنزیل از نعیم اہل بہشت خبر میدہد۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ

حلِ الفاظ: **تسبیح:** پاکی بیان کرنا، یہاں مراد ہاتھ میں رکھنے کی تسبیح ہے۔ **کاد:** قریب ہے۔ **نشاید:** امکان نہیں ہے۔ **نعمت:** مال۔ **برہنہ را پوشیدن:** ننگے کو کپڑے پہنانا۔ **استخلاص:** رہائی۔ **گرفتارے:** کوئی قیدی۔ **ابناء:** جمع ابن کی، اولاد۔ **ید علیا:** اونچا رہنے والا ہاتھ یعنی دینے والا ہاتھ۔ **ید سفلیٰ:** نچلا ہاتھ یعنی لینے والے کا۔ **محکم:** مضبوط۔ **محکم تنزیل:** قرآن مجید۔ **نعیم:** نعمت۔ **اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ:** یہی لوگ ہیں جن کا رزق مقرر ہے۔

ترجمہ مع مطلب: اے بلند آواز نقارے جس کا باطن خالی ہے۔ یعنی اے وہ فقیر صورت جس کا باطن درویشی سے خالی ہے۔ بغیر توشہ کے سفر کے وقت تو کیا تدبیر کرے گا اگر تو مرد ہے لالچ کا چہرہ مخلوق سے پھیر لے اور ہزاروں دانوں کی تسبیح ہاتھ پر مت لپیٹ۔ یعنی اس کے لپیٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بے معرفت فقیر اس وقت تک آرام نہیں لیتا جب تک اس کا کام کفر تک نہ پہنچ

جائے۔ اس لیے کہ حدیث میں آیا ہے قریب ہے کہ محتاجی کفر بن جائے۔ بغیر مال کی موجودگی کے ننگے کو کپڑے پہنانا، کسی قیدی کی رہائش کی کوشش کرنا ممکن نہ ہووے ہمارے ہم جنس یعنی فقراء ان کے یعنی مالداروں کے مرتبہ کو کب پہنچ سکتے ہیں، اونچا (دینے والا) ہاتھ نچلے ہاتھ (لینے والے ہاتھ) کے مشابہ کب ہوسکتا ہے۔ کیا تو نہیں دیکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کی تعریف بزرگ ہے۔ قرآن مجید میں اہلِ جنت کی نعمتوں کی خوشخبری دیتے ہوئے فرماتا ہے یہ ہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رزق مقرر ہے۔

تشنگاں را نماید اندر خواب	فرد	ہمہ عالم بچشم چشمہ آب

حالے کہ من ایں سخن بگفتم عنانِ طاقت درویش از دستِ تحمل برفت تیغ زباں برکشید واسپ فصاحت بمیدان وقاحت جہانید وگفت چنداں مبالغت در وصفِ ایشاں کردی وسخنہائے پریشاں گفتی کہ وہم تصور کند کہ تریاق اند یا کلید خانہ ارزاق۔

حلِّ الفاظ: **تشنگاں**: پیاسا۔ **چشمہ آب**: پانی کا چشمہ۔ **عنان**: باگ۔ **تحمل**: برداشت۔ **تیغ زبان** سے مراد زبان ہے۔ اس میں اضافت فرضی ہے۔ **وقاحت**: بے شرمی۔ **تریاق**: نام دوا۔ **مبالغت**: مبالغہ کرنا۔ **کلید**: تالی۔ **خانہ ارزاق**: رزق کے گھر۔

ترجمہ مع مطلب: پیاسوں کو خواب میں تمام عالم پانی کا چشمہ دکھائی دیتا ہے جب میں نے یہ بات کہی تو فقیر کی طاقت کی باگ تحمل کے ہاتھ سے چھوٹ گئی یعنی قوتِ برداشت ختم ہوگئی، اس نے زبان کی تلوار کھینچ لی اور فصاحت کا گھوڑا بے شرمی کے میدان میں دوڑایا اور اس نے کہا تو نے مالداروں کی تعریف میں اتنا مبالغہ کیا اور اتنی پریشان باتیں (لغویات) بیان کیں کہ وہم ہوتا ہے کہ یہ لوگ تریاق میں یا رزق کے گھر کی تالی ہیں۔

مشتے متکبر مغرور مُعجب نفور مشتغل مال ونعمت ومفتتن جاہ وثروت کہ سخن نگویند الا بشفاعت ونظر نکنند الا بکراہت علماء را بگدائی منسوب کنند وفقراء را بہ بے سروپائی طعنہ زنند بعلت مالے کہ دارند وعزت جاہی کہ پندارند برتر ہمہ نشینند نہ آں درسر دارند کہ بکسے بردارند بے خبر از قول حکیماں کہ گفتہ اند ہر کہ بہ طاعت از دیگراں کم ست و بہ نعمت بیش بصورت توانگرست وبمعنی درویش۔

حلِّ الفاظ: **مشتے**: ایک مٹھی، یعنی تھوڑے سے۔ **مُعجب**: خود پسند۔ **نفور**: نفرت کرنے والے۔ **مشتغل**: مشغول۔ **مُفتتن**: فریفتہ۔ **جاہ**: مرتبہ۔ **ثروت**: مالداری۔ **شفاعت**: سفارش۔ **منسوب**: نسبت کیا گیا۔ **بے سروپا**: بے سروسامان۔ **طعنہ**: عیب نکالنا۔ **علت**: بیماری۔ **طاعت**: عبادت۔ **کبر**: غرور۔

ترجمہ مع مطلب: مالدار لوگ تھوڑے سے ہیں جو کہ متکبر اور مغرور، خود پسند، نفرت کرنے والے۔ مال و دولت میں مشغول مرتبہ اور دولت پر فریفتہ بغیر سفارش کے بات نہیں کرتے۔ کسی کی طرف نظر نہیں کرتے، مگر کراہت کے ساتھ۔ عالموں کو محتاجی کی

طرف نسبت کرتے ہیں اور فقیروں کو بے سروسامانی کا طعنہ دیتے ہیں۔ اس مال اور عزت اور مرتبے کی بیماری کی وجہ سے جو وہ رکھتے ہیں یہ خیال کرتے ہیں کہ سب سے اوپر بیٹھیں گے۔ یہ خیال نہیں رکھتے کہ کسی کے لیے سر اٹھائیں (برائے سلام) یا سر اٹھا کر دیکھیں، عقلمندوں کے قول سے بے خبر ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص بندگی میں دوسروں سے کم اور مال و دولت میں زیادہ ہے وہ ظاہر میں مالدار ہے اور حقیقت میں فقیر۔

گر بے ہنر بمال کند کبر بر حکیم	بیت	کون خرش شمار اگر گاوِ عنبر ست

گفتم مذمت ایناں روامدار کہ خداوند کرم اند گفت غلط گفتی کہ بندہ درم اند چہ فائدہ کہ ابر آزار اند و نمی بارند و چشمہ آفتاب اند و بر کس نمی تابند و بر مرکب استطاعت سوار اند و نمی رانند قدمے بہر خدا ننہند و درمے بے منّ و اذیٰ ندہند مالے بمشقت فراہم آرند و بخست نگاہ دارند و بحسرت بگذارند چنانکہ بزرگاں گفتہ اند سیم بخیل از خاک وقتے بر آید کہ وے در خاک رود۔

حلّ الفاظ: **حکیم:** دانا و عالم۔ **کبر:** تکبر۔ **کون خر:** گدھے کی مقعد، مراد بیوقوف۔ **گاوِ عنبر:** سمندری گائے، جس کی تے کا عنبر بنتا ہے۔ مراد اس سے مالدار ہے۔ **مذمت:** برائی۔ **کرم:** سخاوت۔ **آذر:** شمسی سال کا نواں مہینہ۔ **مرکب:** سواری۔ **استطاعت:** قدرت۔ **قدم:** پاؤں۔ **من:** احسان۔ **اذیٰ:** تکلیف، مشقت، سختی و تکلیف۔ **فراہم آوردن:** جمع کرنا۔ **خست:** کنجوسی۔ **حسرت:** افسوس۔ **سیم:** چاندی۔

ترجمہ مع مطلب: (بیت) اگر بے ہنر مال کی وجہ سے عالم پر تکبر کرے تو اس کو گدھے کی مقعد سمجھ لے یعنی بے وقوف سمجھ لے۔ اگرچہ وہ گاوِ عنبر ہے یعنی مالدار اور فیض پہنچانے والا ہے۔ میں نے کہا مالداروں کی برائی مت کر۔ اس لیے کہ وہ بخشش والے ہیں۔ اس نے کہا تو نے غلط کہا۔ بلکہ وہ لوگ روپیہ پیسہ کے غلام ہیں اگرچہ وہ ابر بہار ہیں اور نہ برسیں اور چشمہ آفتاب ہیں اور کسی پر روشنی نہ ڈالیں اور استطاعت کے گھوڑتے پر سوار ہیں لیکن اس کو نہیں چلاتے۔ خدا کے لیے ایک قدم نہیں رکھتے بغیر احسان جتائے اور تکلیف دیئے ایک درہم کسی کو نہیں دیتے۔ مال تکلیفیں اٹھا اٹھا کر جمع کرتے ہیں اور اس مال کو کنجوسی سے محفوظ رکھتے ہیں اور مرتے وقت حسرت اور افسوس کے ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔ ایسوں کے وجود سے کیا فائدہ چنانچہ بزرگوں نے کہا ہے بخیل کی چاندی خاک سے اس وقت نکلتی ہے جب وہ بخیل خاک میں مل جاتا ہے یعنی جیتے جی زمین سے نہیں نکلتی جب بخیل مر کر خاک میں مل جاتا ہے اس وقت اس کے ورثاء نکال لیتے ہیں۔

برنج و سعی کسے نعمتے بچنگ آرد	شعر	دگر کس آید و بے رنج و سعی بردارد

جواب گفتمش بر بخل خداوندان نعمت وقوف نیافتہ الا بعلت گدائی وگرنہ ہر کہ طمع یکسو نہد کریم و بخیل ش یکے نماید محک داند کہ زر چیست و گدا داند کہ ممسک کیست گفتا بتجربت آں می گویم کہ متعلقان بزد در دارند و غلیظان شدید را بر گمارند تا بار عزیزان

ندہند و دستِ جفا بر سینہ صالحان و اہل تمیز نہند و گویند کس ایں جا نیست و بحقیقت راست گفتہ باشند

آنرا کہ عقل و ہمت و تدبیر و رائے نیست	بیت	خوش گفت پردہ دار کہ کس در سرای نیست

حلِّ الفاظ: **بچنگ آوردن**: حاصل کرنا۔ **بخل خداوندان نعمت**: مال داروں کی کنجوسی۔ **وقوف**: اطلاع۔ **علت**: سبب۔ **گدائی**: بھیک مانگنا۔ **طمع یکسو نہادن**: لالچ نہ کرنا۔ **محک**: کسوٹی۔ **ممسک**: بخیل۔ **تجربت**: تجربہ۔ **متعلقان**: دربان، نوکر۔ **غلیظان**: جمع غلیظ، درشت و بدخو۔ **شدید**: سخت۔ **عزیزان**: جمع عزیز، غالب۔ **پیارا**: عزت والا۔ **صالحان**: جمع صالح۔

ترجمہ مع مطلب: (شعر) ایک آدمی محنت اور کوشش سے مال و دولت حاصل کرتا ہے دوسرا آتا ہے اور بغیر رنج اور کوشش کے اٹھا لے جاتا ہے۔ میں نے اس کو جواب دیا تو نے مالداروں کے بخل پر اطلاع نہیں پائی، مگر بھیک مانگنے کی وجہ سے ورنہ جو شخص طمع چھوڑ دیتا ہے اس کو کنجوس اور سخی دونوں ایک دکھائی دیتے ہیں۔ کسوٹی جانتی ہے کہ سونا کیسا ہے۔ اور فقیر جانتا ہے کہ کنجوس کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں یہ بات اس تجربہ کی بنیاد پر کہہ رہا ہوں کہ دولت مند لوگ دروازے پر ملازمین رکھتے ہیں اور سخت دل اور بے رحم لوگوں کو مقرر کرتے ہیں تاکہ عزیزوں کو اندر آنے کا موقع نہ دیں اور ظلم کا ہاتھ نیکوں اور اہل تمیز کے سینہ پر رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہاں کوئی آدمی نہیں ہے اور حقیقت میں سچ کہتے ہیں۔ (بیت) جس شخص میں عقل اور تدبیر، ہمت اور رائے نہیں ہے اس کے متعلق پردہ دار (دربان) نے اچھا کہا کہ گھر میں آدمی نہیں ہے، اس لیے کہ وہ حقیقت میں آدمی نہیں۔

گفتم بعد از انکہ از دستِ متوقعاں بجاں آمدہ اند و از رقعہ گدایاں بفغاں و محال عقل ست کہ اگر ریگ بیاباں دُر شود چشم گدایاں پُر شود

دیدہ اہل طمع بہ نعمتِ دنیا	شعر	پُر نشود ہمچناں کہ چاہ بہ شبنم

حلِّ الفاظ: **متوقعاں**: امیدواران۔ **بجان آمدن**: تنگ آنا۔ **رقعہ گدایاں**: فقیروں کی درخواستیں۔ **فغاں**: فریاد۔ **ریگ بیابان**: جنگل کی ریت۔ **محال**: مشکل۔ **دُر**: موتی۔ **چشم**: امید۔ **طمع**: حرص۔ **چاہ**: کنواں۔

ترجمہ مع مطلب: میں نے کہا اس کے بعد کہ وہ مانگنے والوں کے ہاتھوں تنگ آ گئے ہیں۔ اور فقیروں کی درخواستوں سے فریاد میں ہیں۔ عقلاً محال ہے کہ اگر بیاباں (جنگل) کی ریت سب کی سب موتی بن جائے تو فقیروں کی آنکھیں سیر (قانع) ہو جائیں گی۔ (شعر) لالچیوں کی آنکھیں دنیا کی نعمتوں سے پر نہیں ہوتی۔ جس طرح کنواں شبنم سے نہیں بھرتا۔

ہر کجا سختی کشیدہ تلخی دیدہ را بینی خود را بہ شرہ در کارہائے مخوف اندازد و از عقوبتِ آخرت نہ سپر اسد و حلال از حرام نشناسد۔

سگے را گر کلوخے بر سر آید	قطعہ	ز شادی بر جہد کاں استخوانے است
وگر نعشے دو کس بر دوش گیرند		لئیم الطبع پندارد کہ خوانے ست

حل الفاظ: شرہ: حرص، لالچ۔ **مخوف:** ڈراؤنے۔ **عقوبت:** عذاب، سزا۔ **کلوخ:** ڈھیلا۔ **شادی:** خوشی۔ **استخوان:** ہڈی۔ **نعش:** لاش۔ **لئیم الطبع:** کمینہ طبیعت۔

ترجمہ مع مطلب: جس جگہ کسی سختی اٹھائے ہوئے اور مصیبت جھیلے ہوئے کو دیکھو معلوم ہوگا کہ اس نے لالچ کی وجہ سے اپنے آپ کو خطرناک کاموں میں ڈال دیا ہے۔ اور ایسے لالچی لوگ آخرت کے عذاب سے نہیں ڈرتے اور حرام اور حلال میں فرق نہیں کرتے۔ (قطعہ) اگر کتے کے سر پر ڈھیلا آوے تو وہ خوشی سے اچھل پڑے گا کہ وہ شاید ہڈی ہے۔ اگر دو آدمی ایک لاش کو کندھے پر اٹھالیں تو بخیل یہ ہی سمجھے گا کہ کھانے کا دستر خوان ہے۔

اما صاحب دنیا بعین عنایت حق ملحوظ است و بحلال از حرام محفوظ من ہماں انگار کہ تقریر ایں سخن نگفتم و بیان و برہان نیاوردم انصاف از تو توقع دارم کہ ہرگز دیدی دست دغائی برکتف بستہ یا بینوائے بزندان درنشستہ یا پردہ معصومے دریدہ یا کفے از معصم بریدہ الا بعلت درویشی شیر مرداں را بحکم ضرورت درنقبہا گرفتہ اند وکعبہا سُفتہ و محتمل ست اینکہ یکے را از درویشاں نفس امارہ مرادے طلب کند چوں قوت احصانش نباشد بعصیاں مبتلا گردد کہ بطن و فرج توام اند یعنی دو فرزند یک شکم مادام کہ ایں یکے برجائے است آں دیگر برپای۔

حل الفاظ: **صاحب الدنیا:** دولت مند لوگ۔ **بعین عنایت حق ملحوظ:** اللہ تعالیٰ کی نظر عنایت سے دیکھے ہوئے ہیں۔ یعنی ان پر خدا کی نگاہ کرم ہے۔ **محفوظ:** حفاظت کئے گئے۔ **دغائی:** دھوکہ باز۔ **برکتف بستہ:** مقید۔ **منعم:** مالدار۔ **کتف:** مونڈھا۔ **بے نوا:** فقیر۔ **زنداں:** جیل خانہ۔ **معصم:** کلائی، پہنچا۔ **علت:** سبب۔ **نقب:** سوراخ۔ **کعب:** ٹخنہ۔ **سفتہ:** سوراخ کیا ہوا۔ ملزم کے ٹخنے میں سوراخ کر دیا جاتا تھا۔ **محتمل:** گمان کیا گیا۔ **نفس امارہ:** خواہشات کی طرف بلانے والا نفس۔ **احصان:** پاک دامنی۔ **عصیان:** گناہ۔ **بطن:** پیٹ۔ **فرج:** شرم گاہ۔ **دام:** ہمیشہ۔ **برپا:** قائم۔

ترجمہ مع مطلب: لیکن دولت مند پر خدا کی نظر کرم ہے اور وہ حلال ملنے کی وجہ سے حرام سے محفوظ ہے، مجھے بھی تم ایسا ہی فرض کر لو کہ میں نے کچھ نہیں کہا اور کوئی ثبوت اور کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ میں تجھ سے انصاف کی امید رکھتا ہوں۔ (تو ہی بتا) کیا تو نے کسی کا دھوکہ بازی کی وجہ سے ہاتھ کندھوں سے بندھا ہوا دیکھا ہو یا کوئی مفلس قید خانہ میں بیٹھا ہوا ہو۔ یا کسی بے گناہ کا پردہ چاک کیا ہوا ہو۔ یا کلائی سے ہاتھ کٹا ہوا ہو۔ یہ سب باتیں نہیں ہوتیں۔ مگر مفلسی اور محتاجی کی وجہ سے، شیر مردوں کو مجبوری کی حالت میں نقب لگاتے ہوئے پکڑا ہے اور ان کے ٹخنوں میں سوراخ کیے ہوئے دیکھا ہے۔ اس بات کا احتمال ہے کہ کسی فقیر کے نفس سرکش نے کچھ خواہش کی ہو، جب اس کے روکنے کی قوت نہ ہو تو وہ گناہ میں مبتلا ہو جائے۔ پیٹ اور شرمگاہ دو جڑواں بچے ہیں یعنی دونوں بچے ایک پیٹ کے ہیں۔ اگر ایک زندہ رہے تو دوسرا بھی قائم رہتا ہے۔

شنیدہ ام کہ درویشے را باحدثے برخبثے بدیدند با آنکہ شرمساری بردبیم سنگساری بود گفت اے مسلماناں قوت ندارم کہ زن

کنم وطاقت نہ کہ صبر چہ کنم لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ از جملہ مواجب سکون و جمیت درون کہ توانگراں را میسر میشود یکے آنکہ ہر شب ضمے در برگیرند و ہر روز جوانی از سر کہ صبح تاباں را دست از صباحت او بر دل و سرو خراماں را پائے از خجالت او در گل

حَلِّ الفَاظ: حدث: بے داڑھی کا نوجوان۔ **خبث:** ناپاک ہونا، مراد بدفعلی ہے۔ **بیم:** خوف۔ **سنگساری:** زنا کی شرعی سزا، شادی شدہ کے لیے یہ ہے کہ اس کو کھڑا کر کے اتنے پتھر مارے جائیں کہ وہ مرجائے۔ **رہبانیت:** ترک دنیا بالکلیہ۔ **مواجب:** جمع موجب، سبب۔ **صنم:** معشوق۔ **صبح تاباں:** روشن صبح۔ **صباحت:** خوبصورتی جس میں سرخی سپیدی ہو۔ **سرو خراماں:** سرد سہی۔ **خجالت:** شرمندگی۔ **در گل:** کیچڑ میں۔

تَرْجَمَہ مع مَطْلَبْ: میں نے سنا ہے کہ ایک فقیر کو ایک لڑکے کے ساتھ بدفعلی کرتے ہوئے لوگوں نے دیکھ لیا، فقیر کو شرمندگی کے ساتھ سنگساری کی سزا کا خوف بھی تھا۔ اس نے کہا اے مسلمانو! شادی کی استطاعت (مالی طاقت) نہیں تھی اور نفس پر قابو نہ تھا پھر کیا کرتا۔ اسلام میں رہبانیت (خصی ہونا) جائز نہیں۔ امیروں کے لیے دلی اطمینان اور سکون کے اسباب میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ جوان کو حاصل ہے کہ وہ ہر رات ایک نئے معشوق کو بغل میں رکھتے ہیں۔ اور ہر دن ایک ایسے نوجوان محبوب کو جس کے حسن سے روشن صبح بھی اپنے دل پر ہاتھ رکھنے پر مجبور ہوتی ہے اور سرو سہی کا پاؤں شرمندگی کے کیچڑ میں پھنس جاتا ہے بغل میں دبائے رہتے ہیں۔

بخونِ عزیزاں فرو بردہ چنگ	بیت	سر انگشتہا کردہ عناب رنگ

محال ست کہ با حُسن طلعت او گرد مناہی گردد یا رائے تباہی زند

ولے کہ حورِ بہشتی ربود و یغما کرد	شعر	کے التفات کند بر بتانِ یغمائی
مَنْ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مَا اشْتَهَى رُطَبْ	شعر	يُغْنِيهِ ذٰلِكَ مِنْ رَجْمِ الْعَنَاقِيدِ

اغلب تہیدستاں دامنِ عصمت بمعصیت آلایند و گرسنگاں نان ربایند

حَلِّ الفَاظ: عزیزاں: جمع عزیز دوست، عاشق۔ **چنگ:** پنجہ۔ **سر انگشتہا:** انگلیوں کے سرے۔ **مناہی:** خلاف شرع کام۔ **بتانِ یغمائی:** وہ محبوب جو مال غنیمت میں ہاتھ آئے ہوں۔ **ما اشتہی:** حسب خواہش۔ **رطب:** ترکھجوریں۔ **رجم:** پتھر مارنا۔ **عناقید:** خوشۂ کھجور۔

تَرْجَمَہ مع مَطْلَبْ: (بیت) عاشقوں کے خون سے ہاتھ کے پنجوں کو اور انگلیوں کے سروں کو عنابی رنگ سے رنگا ہے یعنی مہندی لگائی ہوئی ہے ایسے حسین صورت معشوق کی موجودگی میں (مراد بیوی، منکوحہ، یا باندی ہے) خلاف شرع اور تباہی کے کام

کرنا محال ہے۔ (شعر) جس دل کو بہشتی حور چھین کر لے جائے وہ مال غنیمت کے معشوقوں کی طرف کب رخ کرتا ہے۔
(شعر) جس شخص کے سامنے حسب خواہش تر کھجوریں موجود ہوں وہ بے نیاز ہے کھجور کے خوشوں پر پتھر مارنے سے۔ اکثر مفلسوں ہی کا دامن عصمت آلودہ ہوتا ہے اور بھوکے ہی روٹی اڑا لے جاتے ہیں۔

چوں سگِ درندہ گوشت یافت نپرسد	بیت	کیں شتر صالح ست یا خرِ دجال

چہ مایہ مستوراں بعلتِ درویشی در عین فساد افتادہ اند وعرض گرامی را بباد زشت نامی بر باد دادہ

با گرسنگی قوت پرہیز نماند	فرد	افلاس عناں با از کفِ تقویٰ بستاند

حلِ الفاظ: **سگِ درندہ:** پھاڑنے والا کتا۔ **شترِ صالح:** حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی۔ **خرِ دجال:** مردود کا گدھا۔ **طائفہ مستوراں:** پردہ نشین عورتوں کی جماعت۔ **علت درویشی:** غربت کی وجہ سے۔ **عرض:** آبرو۔ **بادِ زشت نامی:** بدنامی کی ہوا سے۔ **گرسنگی:** بھوک، افلاس، مفلسی۔ **عنانِ ما:** ہماری باگ۔ **تقویٰ:** پرہیزگاری۔

ترجمہ مع مطلب: جب پھاڑ کھانے والے کتے نے گوشت پا لیا تو پھاڑ کر کھا جائے گا، یہ نہ پوچھے گا کہ یہ گوشت حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا ہے یا مردود دجال کے گدھے کا۔ پردہ نشین عورتوں کی ایک جماعت مفلسی کی وجہ سے خرابیوں میں مبتلا ہوئی ہے اور اپنی قیمتی آبرو کو بدنامی کی ہوا سے انہوں نے اڑا دیا ہے یعنی صرف مفلسی کی وجہ سے آبرو کھو کر بدنامی مول لی ہے۔
(فرد) بھوک کی حالت میں پرہیز کی طاقت نہیں رہتی اور افلاس (غربت وفقر وفاقہ) ہماری باگ پرہیزگاری کے ہاتھوں سے چھین لیتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ غریبی انسان کو پرہیزگاری کے خلاف کاموں پر مجبور کر دیتی ہے۔ غریبی میں استقامت مشکل ہے۔

آنکہ گفتی در بروئے مسکیناں بہ بندند حاتم طائی کہ بیابان نشیں بود اگر شہری بودے از جوشِ گدایان بیچارہ شدے وجامہ برو پارہ کردندے چنانکہ در طیبات آمدہ است۔

درمن منگر تا دگراں چشم ندارند	شعر	کز دست گدایاں نتواں کرد ثوابے

ترجمہ مع مطلب: اور تو نے جو یہ کہا کہ مالدار لوگ مسکینوں کے لیے دروازہ بند کر لیتے ہیں۔ حاتم طائی جنگل میں رہنے والا تھا۔ اگر شہری ہوتا تو فقیروں کے سیلاب سے عاجز ہو جاتا اور یہ مانگنے والے اس کے کپڑوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے جیسا کہ کتاب طیبات میں آتا ہے۔ (شعر) میری طرف امید سے مت دیکھ تاکہ دوسرے بھی امید نہ لگائیں، کیونکہ ان فقیروں کی وجہ سے ثواب حاصل نہیں کر سکتے یعنی جب فقیر زیادہ تنگ کرتے ہیں تو مالدار بھی تنگ دل ہونے کی وجہ سے ثواب سے محروم ہو جاتا ہے۔

گفتا نہ کہ من بر حالِ ایشاں رحمت می برم گفتم نہ کہ بر مالِ ایشاں حسرت می خوری ما درین گفتار و ہر دو بہم گرفتار ہر بیدقے کہ براندے بدفع آں کہ شیدے و ہر شاہے کہ بخواندے بفرزین بپوشیدے تا نقد کیسۂ ہمت در باخت و تیر جعبہ حجت

ہمہ بینداخت۔

کورا جزیں مبالغہ مستعار نیست	قطعہ	ہاں تا سپر نیفگنی از حملہ فصیح
بردر سلاح دارد وکس در حصار نیست		دین و زرو معرفت کہ سخندان سجع گوی

حلّ الفاظ: برحال ایشاں رحمت می برم: مجھے ان کے حال پر رحم آتا ہے۔ **بیذق:** پیادہ شطرنج۔ **شاہ:** مراد بادشاہِ شطرنج۔ **فرزین:** وزیر شطرنج۔ **کیسہ:** تھیلی۔ **جعبہ:** ترکش۔ **مستعار:** مانگا ہوا۔ **حجت:** دلیل۔ **سپر:** ڈھال۔ **فصیح:** خوش بیان، تیز زبان۔ **سلاح:** ہتھیار۔ **حصار:** قلعہ۔ **مبالغہ:** حد سے بڑھنا، سخت کوشش کرنا۔

ترجمہ مع مطلب: اس نے کہا یہ بات نہیں بلکہ مجھ کو مالداروں کے حال پر رحم آتا ہے کہ باوجود مال ہونے کے آخرت کے ثواب سے محروم رہتے ہیں، میں نے کہا نہیں یہ بات نہیں۔ بلکہ تو مالداروں کے مال پر حسرت کھاتا ہے کہ یہ مال میرے ہاتھ کیوں نہیں آیا۔ ہم اس کلام (بحث) میں گرفتار تھے۔ اور تقریر کی شطرنج کا جو پیادہ وہ آگے بڑھاتا میں اس کے ہٹانے کی کوشش کرتا اور اگر شاہ نکالتا تو فرزین کی شہ ڈالتا۔ مطلب یہ کہ جو کچھ وہ کہتا میں اس کو رَد کر دیتا۔ یہاں تک کہ اس نے ہمت کی تھیلی کے نقد کو ہار دیا اور اس دلیل کے ترکش کے سب تیر چلائے۔ مطلب یہ ہے کہ میرے دلائل کے مقابلہ میں ہمت ہار دی اور اس کے پاس کوئی دلیل باقی نہ رہی۔ (قطعہ) خبردار فصیح (تیز زبان) کے حملہ سے ڈھال نہ ڈالے تو یعنی عاجزی کا اظہار نہ کرے اس لیے کہ اس کے پاس مستعار مبالغہ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ دین اور معرفت اختیار کر اس لیے کہ سجع کہنے والا شاعر دروازے پر ہتھیار رکھتا ہے اور قلعہ میں کوئی شخص نہیں ہے، (سجع وہ نثر جس کے الفاظ ہم قافیہ ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ شاعروں کے پاس الفاظ کے سوا عموماً معنویت نہیں ہوتی)۔

تا عاقبۃ الامر دلیلش نماند و ذلیلش کردم دست تعدی دراز کرد و بے ہودہ گفتن آغاز و سنت جاہلان ست کہ چوں بدلیل از خصم فرو مانند سلسلہ خصومت بجنبانند چوں آزر بت تراش کہ بحجت باپسر برنیامد بجنگ برخاست آیۃ لَئِن لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ دشنام داد و سقطش گفتم گریبانم درید زنخدانش شکستم

خلق از پے مادواں و خنداں	قطعہ	او در من و من در و فتادہ
از گفت و شنید ما بدنداں		انگشتِ تعجب جہانے

حلّ الفاظ: **عاقبۃ الامر:** انجام کار۔ **دلیل:** حجت۔ **ذلیل:** خوار۔ **تعدی:** زیادتی۔ **سنت:** عادت۔ **فرو مانند:** عاجز رہیں۔ **سلسلہ خصومت:** لڑائی کا سلسلہ۔ **آزر:** حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ یا چچا جو بہترین بت تراش تھا۔ **لئن لم تنتہ:** اگر تو باز نہ آئے گا۔ **لارجمنک:** البتہ میں تجھے سنگسار کردوں گا۔ **سقط:** برا کہنا۔ **دشنام:** گالی۔ **زنخدان:** ٹھوڑی۔ **دواں:** دوڑتے ہوئے۔

خندان: ہنسنے والا۔ **انگشت تعجب:** تعجب کی انگلی۔ **بدنداں:** دانتوں میں۔

ترجمہ مع مطلب: آخرکار اس کے پاس کوئی دلیل نہ رہی۔ میں نے اس کو خوب ذلیل کیا۔ اس نے ظلم کا ہاتھ دراز کیا اور جیسا کہ جاہلوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب دلیل سے مخالف کے سامنے عاجز ہو جاتے ہیں تو برا بھلا کہنا (گالیاں دینا) شروع کر دیتے ہیں اور لڑنے لگتے ہیں۔ جیسے کہ آزر بت تراش جب دلیل سے لڑکے پر غالب نہ آیا تو لڑنے پر تیار ہو گیا اور کہا کہ اگر تو بتوں کو بُرا کہنے سے باز نہ آئے گا تو میں تجھ کو سنگسار کر دوں گا۔ یعنی پتھروں سے ہلاک کر دوں گا۔ اس نے مجھے گالیاں دیں میں نے اسے سخت وست کہا۔ اس نے میرا گریبان پھاڑ دیا۔ میں نے اس کی ٹھوڑی توڑ دی۔ (قطعه) وہ مجھ سے اور میں اس سے الجھ گیا۔ یعنی گتھم گتھا ہو گئے، خلقت یعنی لوگ ہمارے پیچھے ہنس رہے تھے اور دوڑ رہے تھے۔ ہماری نامناسب گفتگو سن کر اہل جہاں کی انگلیاں تعجب سے دانتوں میں تھیں۔

القصہ مرافعت این سخن پیش قاضی بردیم و بحکومت عدل راضی شدیم تا حاکم مسلمانان مصلحتے بجوید و میان توانگراں و درویشاں فرقے بگوید قاضی چوں حالت ما بدید و منطق ما بشنید سر بجیب تفکر فرو برد و پس از تامل سر برآورد و گفت اے کہ توانگراں را ثنا گفتی و بر درویشاں جفا روا داشتی بدانکہ ہر جا کہ گلے ست خارست و با خمر خمارست و بر سر گنج مارست آنجا کہ دُر شاہوارست نہنگ مردم خوارست لذت عیش دنیا را لدغۂ اجل در پے ست و نعیم بہشت را دیوار مکارہ در پیش۔

جور دشمن چہ کند گر نکشد طالب دوست	بیت	گنج و مار و گل و خار و غم و شادی بہم اند

حل الفاظ: **مرافعت:** حاکم کے پاس فریاد لے جانا۔ **مصلحت:** بہتری، راستی۔ **منطق:** کلام۔ **سر بجیب تفکر فرو برد:** فکر کرتے ہوئے سر کو جھکا لیا۔ **تامل:** غور۔ **ثنا:** ظلم، سختی۔ **روا:** جائز۔ **خمر:** شراب۔ **خمار:** بقیہ نشہ جو سر میں ہو۔ **گنج:** خزانہ۔ **مار:** سانپ۔ **دُر شاہوار:** بادشاہوں کے لائق موتی۔ **نہنگ:** ناکو، مگرمچھ۔ **لدغۂ اجل:** موت کا ڈنک۔ **نعم:** بہشت جنت کی نعمتیں۔ **دیوار مکارہ:** مکروہات کی دیوار۔ اس سے مراد نفس کے خلاف کام کرنا۔

ترجمہ مع مطلب: مختصر یہ کہ ہم اس بحث کا مرافعہ قاضی کے پاس لے گئے۔ یعنی دونوں نے قاضی کے پاس جا کر شکایت کی اور اس کے منصفانہ فیصلے پر راضی ہو گئے تاکہ مسلمانوں کا حاکم ہم دونوں میں صلح کرا دے۔ اور امیروں اور غریبوں کا فرق بیان کر دے۔ قاضی نے جب ہماری حالت دیکھی اور کلام سنا تو سوچتے ہوئے سر جھکا لیا۔ بہت غور کے بعد سر اٹھایا اور کہا اے وہ شخص کہ تو نے مالداروں کی تعریف کو اور غریبوں پر سختی کو جائز رکھا یہ مناسب نہیں۔ اس لیے کہ شراب کے ساتھ ساتھ نشہ بھی ہے۔ اور خزانہ پر سانپ بھی ہوتا ہے۔ اور جہاں بادشاہوں کے لائق موتی ہوتے ہیں وہاں مردم خوار مگرمچھ بھی ہوتے ہیں۔ دنیا کی عیش کے لذت کے پیچھے موت کا ڈسنا بھی ہے۔ اور جنت کی نعمتوں کے لیے مکروہات (نفس کے خلاف مجاہدہ) کی دیوار بھی سامنے ہے۔ (بیت) دوست کا طالب اگر دشمن کی سختیاں برداشت نہ کرے تو کیا کرے۔ خزانہ اور سانپ، پھول اور کانٹا، غم اور خوشی

ساتھ ساتھ ہیں۔

نظر نہ کنی در بستان کہ بید مشک ست و چوبِ خشک ہمچنیں در زمرہ توانگراں شاکر اند و کفور در حلقہ درویشاں صابر ند و ضجور

اگر ژالہ ہر قطرہ دُر شدے	شعر	چو خر مہرہ بازار ازو پُر شدے

مقربانِ حضرتِ جل و علا توانگر انند درویش سیرت و درویشانند توانگر ہمت و مہین توانگراں آنست کہ غم درویش خورد و بہینِ درویشاں آنکہ کم توانگراں گیرد وَ مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ، پس روئے عتاب از من بجانب درویش گرد و گفت اے کہ گفتی توانگراں مشتغل اند بمناہی و ساہی و مست ملاہی نعم طائفہ مستند بریں صفت کہ بیان کردی قاصر ہمت کافرِ نعمت کہ ببرند و بنہند و نخورند و ندہند و اگر بمثل باراں نبارد و یا طفواں جہاں را بر دارد باعتمادِ مکنتِ خویش از محنت درویش نپرسند و از خدائے تعالیٰ نترسند

گر از نیستی دیگرے شد ہلاک	شعر	مرا ہست بط را ز طوفاں چہ باک

حلِ الفاظ: بید مشک: بید کی قسم ہے۔ اس کا عرق بید مشک بناتے ہیں۔ مفرح قلب اور خوشبودار ہوتی ہے۔ زُمرہ: گروہ۔ شاکر: شکر ادا کرنے والا۔ کفور: ناشکری کرنے والا۔ ضجور: تنگ دل، بے صبر۔ ژالہ: اولہ، شبنم۔ خرمہرہ: کوڑی۔ مقرب: مصاحب۔ جل و علا: بزرگ و برتر۔ سیرت: عادت۔ مہین: بڑا۔ بہیں: بہتر۔ کم توانگراں نگیرد: مالداروں کی آستین نہ پکڑے یعنی ان سے کچھ طلب نہ کرے۔ مناہی: جمع منہی جن چیزوں سے روکا گیا ہے۔ خلاف شرع امور۔ مست ملاہی: کھیل کود تفریح کا مست۔ طوفان: سیلاب اور ہر وہ چیز جو بہت اور غالب ہو۔ مکنت: قدرت، توانگری۔ مشتغل: مشغول۔ قاصر: کم ہمت۔ کافر: نعمت کا ناشکرا۔ ہلاک: مرجانا۔ بط: بطخ۔

ترجمہ مع مطلب: تو باغ میں نہیں دیکھتا ہے کہ بید مشک کے ساتھ سوکھی لکڑی بھی ہے ایسے ہی مالداروں کے گروہ میں شکر ادا کرنے والے اور ناشکرے بھی ہیں۔ اور فقیروں کی جماعت میں صبر کرنے والے اور تنگدل (بے صبر) بھی ہیں۔ (شعر) اگر شبنم کا ہر قطرہ موتی بن جاتا تو کوڑیوں کی طرح بازار ان سے بھر جاتا۔ خدائے بزرگ و برتر کی بارگاہ کے مقرب وہ مالدار ہیں جو فقیروں کی سیرت رکھتے ہیں اور وہ فقیر ہیں جو امیروں کی سی ہمت رکھتے ہیں۔ سب سے بڑا مالدار وہ ہے جو فقیروں کا غم کھائے اور سب سے بہترین فقیر وہ ہے جو امیروں کی آستین نہ پکڑے۔ یعنی دستِ سوال دراز نہ کرے۔ اور جس شخص نے اللہ پر بھروسہ کیا پس وہ اللہ اس کے لیے کافی ہے۔ پھر غصہ کا چہرہ میری طرف سے فقیر کی طرف پھیرا۔ اور کہا کہ اے وہ شخص کہ تو نے کہا تھا کہ مالدار لہو ولعب میں مشغول ہیں اور کھیل کود میں مست۔ ہاں ایک جماعت اس صفت کی بھی ہے جیسا کہ تو نے بیان کیا۔ کم ہمت اور ناشکرے ہیں کہ جو مال حاصل کرتے ہیں لے جا کر رکھ دیتے ہیں نہ کھاتے ہیں اور نہ کسی کو کھلاتے ہیں اور ایسے ہیں کہ اگر بارش

نہ برسے اور خشک سالی ہو جائے یا طوفان دنیا کو تباہ کر دے، اپنے مرتبہ اور دولت کے بھروسہ پر وہ فقیروں کی تکلیف کی خبر نہیں لیتے اور خدا تعالیٰ سے بھی نہیں ڈرتے اور مستی میں کہتے ہیں۔ اگر نہ ہونے (افلاس) کی وجہ سے دوسرا مر گیا مجھے کیا غم۔ میرے پاس مال و دولت موجود ہے۔ میری مثال بطخ کی سی ہے۔ بطخ کو طوفان سے کیا ڈر۔

وَ رَاكِبَاتٍ نِيَاقًا فِيْ هَوَادِجِهَا	شعر	لَمْ يَلْتَفِتْنَ اِلٰى مَنْ غَاصَ فِي الْكُثُبِ
دوناں چو گلیم خویش بیروں بروند	فرد	گویند چہ غم گر ہمہ عالم مردند

حلِّ الفاظ: راکبات: سوار ہونے والی عورتیں۔ نیاق: جمع ناقہ اونٹنیاں۔ ہوادج: جمع ہودج، کجاوہ، عماری۔ لم یلتفتن: وہ عورتیں توجہ نہیں کرتی ہیں۔ غاص: دھنس گیا۔ کثب: جمع کثب، ریت۔ دوناں: جمع دوں کمینے۔ گلیم: کملی۔

ترجمہ مع مطلب: اور وہ عورتیں جو اونٹنیوں پر ہودجوں میں سوار ہیں وہ توجہ نہیں کرتیں اس شخص کی طرف جو ریت میں دھنس گیا ہے۔ (فرد) کمینے جب اپنی کملی نکال کر لے گئے۔ اس وقت کہیں گے اگر تمام عالم مر جائے تو کیا غم ہے۔

قومے بدیں نمط ہستند کہ شنیدی و طائفہ خوانِ نعمت نہادہ دستِ کرم کشادہ طالبِ نام اند و مغفرت و صاحبِ دنیا و آخرت چوں بندگانِ حضرتِ پادشاہِ عادل مؤید مظفر مالک ازمۂ انام حامئ ثغورِ اسلام وارثِ ملک سلیمان اعدل ملوک زمان مُظَفَّرُ الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ اَتَابَكْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ سَعْدِ زَنْگِیْ اَدَامَ اللّٰهُ اَيَّامَهٗ وَ نَصَرَ اَعْلَامَهٗ۔

حلِّ الفاظ: نمط: طریقہ۔ عالم: دنیا۔ عادل: انصاف کرنے والا۔ مؤید: تائید کیا گیا۔ مظفر: فتح مند۔ ازمہ: جمع زمام، بھاگ۔ انام: مخلوق۔ ثغور: جمع ثغر، سرحدیں۔ اعدل: زیادہ انصاف کرنے والا۔ اتابک: اتالیق، استاد۔ ادام: ہمیشہ رکھے۔ نصر: مدد کرے۔ اعلام: جھنڈے۔

ترجمہ مع مطلب: ایک قوم اس قسم کی ہے جیسا کہ تو نے سنا یعنی ایک گروہ مالداروں کا واقعی ایسا ہے جن کا حال تو نے سنا اور ایک دوسرا گروہ مالداروں کا ایسا بھی ہے کہ جو نعمت کا خوان بچھائے ہوئے اور بخشش کا ہاتھ کھولے ہوئے ہیں وہ نیک نام اور خدا سے مغفرت کے طالب ہیں، دنیا اور آخرت کے صاحب ہیں یعنی دنیا اور آخرت دونوں ان کو حاصل ہیں جیسے غلام ہمارے بادشاہ کی بارگاہ کے۔ ایسا بادشاہ جو صاحب علم اور انصاف ہے۔ خدا کی طرف سے تائید کیا گیا ہے، فتح مند ہے اور مخلوق کی باگ ڈور کا مالک اور اسلام کی سرحدوں کا حامی ہے، ملک سلیمان کا وارث اور زمانہ کے بادشاہوں میں سب سے زیادہ انصاف کرنے والا ہے، دین و دنیا میں کامیاب استاد ابوبکر بن سعد زنگی، اللہ تعالیٰ اس کی سلطنت کو ہمیشہ قائم رکھے اور اس کے جھنڈے کو نصرت عطا فرمائے۔

پدر بجائے پسر ہرگز ایں کرم نکند	قطعہ	کہ دستِ جودِ تو با خاندانِ آدم کرد
خدائے خواست کہ بر عالمے ببخشاید		ترا برحمتِ خود پادشاہِ عالم کرد

حلِ الفاظ: پدر: باپ۔ پسر: بیٹا۔ دستِ جود: سخاوت کا ہاتھ۔ بر عالمے بجشاید: تمام عالم پر رحم فرمائے۔

ترجمہ مع مطلب: باپ بھی بیٹے کے ساتھ ہرگز ایسی سخاوت نہیں کرتا، جیسی تیرے سخی ہاتھوں نے اولادِ آدم کے ساتھ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ تمام عالم پر رحم فرمائے اسی لیے تجھے اپنی رحمت سے دنیا کا بادشاہ بنا دیا۔

قاضی چوں سخن بدیں غایت برسانید و از حدِ قیاس ما اسپ مبالغت درگذرانید بمقتضائے حکم قضا رضا دادیم و از ما مضیٰ درگذشتیم و بعد از مجاز طریق مدارا گرفتیم و سر بتدارک بر قدم یکدیگر نہادیم و بوسہ بر سر وروئے ہم دادیم و ختم سخن بریں دو بیت کردیم۔

مکن ز گردش گیتی شکایت اے درویش	قطعه	کہ تیرہ بختی اگر ہمبریں نسق مروی
توانگرا چو دل و دست کامرانت ہست		بخور ببخش کہ دنیا و آخرت بردی

حلِ الفاظ: غایت: انتہا۔ قیاس: اندازہ۔ مقتضیٰ: خواہش، موافق۔ حکم قضا: تقدیر کا حکم۔ رضا: خوشنودی۔ ما مضیٰ: جو گذرا۔ مجازا: مخفف مجازات کا، ایک دوسرے سے بدلہ لینا۔ طریق: راستہ۔ تدارک: تلافی۔ گیتی: زمانہ، دنیا۔ نسق: ترتیب دیا ہوا۔ کامران: کامیاب، مقصدور۔ مدارا: نرمی۔

ترجمہ مع مطلب: قاضی نے جب یہ کلام اس حد تک پہنچایا اور ہمارے قیاس سے زیادہ مبالغہ کے گھوڑے دوڑائے، حکم قضا (محکمہ قضا کے حکم) کے موافق ہم راضی ہو گئے اور جو کچھ گزر چکا تھا، ہم نے اس سے درگزر کی اور سختی کے بعد ہم نے نرمی کا طریقہ اختیار کیا اور گذشتہ کی تلافی کے لیے ہم نے ایک دوسرے کے قدموں پر سر رکھ دیا اور ہر ایک نے ایک دوسرے کے سر اور چہرہ کو بوسہ دیا اور ان دو بیتوں پر ہم نے کلام کو ختم کر دیا۔ (قطعه) اے فقیر زمانہ کی گردش کی شکایت مت کر، اگر تو شکات کرتے کرتے اس طریقہ پر مر جائے گا تو بڑا بدبخت ہے۔ اے مالدار شخص اس وقت کہ تیرا دل اور ہاتھ مقصد حاصل کرنے والا ہے یعنی تجھ کو مال و دولت پر دسترس ہے، جو کچھ تجھ سے ہو سکے کھا اور بخشش کر یعنی دوسروں کو کھلا۔ ایسا کرنے سے تو دنیا اور آخرت دونوں کو حاصل کر لے گا۔

باب ہشتم

در آدابِ صحبت

آٹھواں باب صحبت کے آداب میں

حکمت (۱) مال از بہرِ آسائشِ عمرست نہ عمر از بہرِ گرد کردن مال عاقلے را پرسیدند نیک بخت کیست و بد بخت چیست گفت نیک بخت آنکہ خورد و کشت و بد بخت آنکہ مرد و ہشت

مکن نماز براں ہیچکس ہیچ نکرد	شعر	کہ عمر در سرِ تحصیل مال کرد و نخورد

حلِ الفاظ: آسائش: آرام۔ گرد کردن: جمع کرنا۔ ہیچکس: نالائق آدمی، مراد اس کی میت ہے۔ تحصیل: حاصل کرنا۔ کشت: بویا، از مصدر کشتن۔

ترجمہ مع مطلب: مال زندگی کی راحت (آرام) کے لیے ہے نہ کہ زندگی مال جمع کرنے کے لیے لوگوں نے ایک عقلمند سے پوچھا، خوش نصیب کون ہے اور بد نصیب کون؟ اس نے کہا نیک بخت وہ ہے جس نے کھایا اور (آخرت) کے لیے بویا۔ یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا۔ بد بخت وہ ہے جو مر گیا اور مال چھوڑ گیا۔ (شعر) اس نالائق کے جنازہ پر نماز نہ پڑھو جس نے کچھ نہیں کیا۔ عمر کو مال جمع کرنے کے خیال میں صرف کر دیا یعنی برباد کر دیا اور مال کو نہ خود کھایا نہ کھلایا۔

حکمت (۲) موسیٰ علیہ السلام قارون را نصیحت کرد کہ اَحْسِن کَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ نشنید، عاقبتش شنیدی۔

آنکس کہ بدینار و درم خیر نیندوخت	قطعہ	سر عاقبت اندر سرِ دینار و درم کرد
خواہی متمتع شوی از نعمتِ دنیا		با خلق کرم کن چو خدا با تو کرم کرد

حلِ الفاظ: قارون: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچا زاد بھائی، بہت مالدار اور بخیل تھا۔ اَحْسِنْ: صیغہ امر کا، احسان کر۔ عاقبت: انجام۔ متمتع: فائدہ حاصل کرنے والا۔

ترجمہ مع مطلب: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قارون کو نصیحت کی کہ تُو مخلوق کے ساتھ احسان کر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر مال و دولت دے کر احسان کیا ہے۔ اس نے نہ مانا تو تُو نے اس کا انجام سنا۔ (قطعہ) جس آدمی نے دینار اور درہم (مال و دولت) سے نیکی حاصل نہیں کی، آخرکار اس نے دینار اور درہم کے خیال میں جان دے دی۔ اگر تو چاہتا ہے کہ دنیا کی نعمت (مال) سے فائدہ

اٹھائے تو مخلوق پر کرم کر یعنی بخشش اور سخاوت کر جب اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کرم کیا ہے۔ یعنی تجھ کو مال و دولت عطا فرمائی ہے۔

عرب گوید جُدْ وَ لَا تَمُنَّنْ لِاَنَّ الْفَائِدَةَ اِلَیْكَ عَائِدَةٌ یعنی بہ بخش ومنت منہ کہ نفع آں بتو بازمی گردد

درختِ کرم ہر کجا بیخ کرد گر امید داری کزو برخوری	قطعہ	گذشت از فلک شاخ و بالائے او بمنت منہ ارہ برپائے او
شکرِ خدای کن کہ موفق شدی بخیر منت منہ کہ خدمتِ سلطاں ہمیکنی	قطعہ	ز انعام و فضل او نہ معطل گذاشتت منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت

حلِّ الفاظ: جُد: بخشش کر۔ **ولا تمنن:** اور احسان مت جتا۔ **بیخ کرد:** جڑ پکڑی۔ **فلک:** آسمان۔ **بالائے او:** اس کا قد۔ **ارّہ:** آرہ۔ **موفق:** توفیق دیا گیا۔ **خیر:** نیکی بھلائی۔ **معطل:** بیکار۔ **منت شناس ازو:** اس کا احسان مان۔

ترجمہ مع مطلب: عرب کہتا ہے کہ بخشش کر اور احسان مت رکھ۔ اس لیے کہ فائدہ تیری طرف لوٹنے والا ہے یعنی بخشش کر اور احسان جتا کر نیکی برباد مت کر۔ اس لیے کہ اس کا فائدہ تیری طرف لوٹنے والا ہے۔ (قطعہ) بخشش کے درخت نے جس جگہ جڑ پکڑی، اس کی شاخیں اور بلندی آسمان سے بھی گزر گئیں۔ اگر تو امید رکھتا ہے کہ اس سخاوت کے درخت کا آخرت اور دنیا میں پھل کھائے تو احسان جتا کر اس کے تنا پر آرہ مت چلا یعنی احسان جتا کر نیکی برباد مت کر۔ (قطعہ ۲) خدا کا شکر ادا کر۔ اس لیے کہ تو نیکی کی توفیق دیا گیا ہے۔ اپنے انعام اور فضل سے تجھ کو بیکار نہیں چھوڑا۔ یعنی تجھے بیکار نہیں بنایا تو دوسروں کے ساتھ نیکی کرنے کے قابل ہے۔ اگر تو بادشاہ کی خدمت کرتا ہے تو اس پر احسان مت رکھ بلکہ اس کا احسان مان کہ اس نے تجھ کو اپنی خدمت میں رکھ لیا ہے۔

حکمت (۳) **دو کس رنج بیہودہ بردند و سعی بیفائدہ کردند یکے آنکہ اندوخت و نخورد و دیگر آنکہ آموخت و نکرد۔**

علم چندانکہ بیشتر خوانی نہ محقق بود نہ دانشمند آں تہی مغز راچہ علم و خبر	مثنوی	چوں عمل در تو نیست نادانی چارپائے بروکتابے چند کہ بروہیزم ست یا دفتر

حلِّ الفاظ: **رنج بیہودہ:** بے فائدہ تکلیف۔ **سعی بے فائدہ:** بے فائدہ کوشش۔ **آموخت و نکرد:** علم سیکھا اور عمل نہ کیا۔ **محقق:** عالم تحقیق مسائل کرنے والا۔ **چارپائے:** چوپائے جیسے گھوڑا اونٹ وغیرہ۔ **دانشمند:** علم جاننے والا۔

ترجمہ مع مطلب: دو آدمیوں نے فضول بیکار تکلیف اٹھائی اور بے فائدہ کوشش کی۔ ایک وہ جس نے مال جمع کیا اور نہیں کھایا دوسرا وہ جس نے علم سیکھا اور عمل نہیں کیا۔ (مثنوی) علم کتنا ہی زیادہ تو پڑھ لے جب تجھ میں عمل نہیں ہے تو جاہل ہے۔ ایسا آدمی نہ محقق ہے نہ عالم بلکہ انسان بھی نہیں ہے ایک چارپایہ حیوان ہے اس پر چند کتابیں لدی ہوئی ہیں، اس خالی مغز والے کو کیا

علم اور کیا خبر ہے کہ اس پر لکڑیاں لدی ہوئی ہیں یا دفتر ہے۔

حکمت (۴) علم از بہر دین پروردن ست نہ از بہر دنیا خوردن

ہر کہ پرہیز و علم و زہد فروخت	شعر	خرمنے گرد کرد و پاک بسوخت

پند (۵) عالم ناپرہیزگار کور مشعلہ دار ست يُهْدىٰ بِهٖ وَ هُوَ لَا يَهْتَدِىْ۔

بے فائدہ ہر کہ عمر در باخت	بیت	چیزے نخرید و زر بینداخت

حلِ الفاظ: خرمن: کھلیان۔ **عالم ناپرہیزگار:** عالم بے عمل۔ **کور مشعلہ دار:** اندھا جس کے ہاتھ میں مشعل ہو۔ **دین پروردن:** دین پالنا مراد دین کی خدمت کرنا اور اپنا دین درست کرنا۔

ترجمہ مع مطلب: علم (حصول علم) دین کی خدمت کے لیے ہے نہ کہ دنیا کمانے کے لیے۔ (شعر) جس نے علم اور زُہد اور پرہیزگاری کو بیچ کھایا۔ یعنی علم اور پرہیزگاری کو حصولِ دنیا کا ذریعہ بنایا۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کسی نے کھلیان جمع کیا اور پھر اس میں آگ دے دی اور اس کو بالکل جلا دیا۔ **(پند)** وہ عالم جو پرہیزگار نہیں یعنی عالم فاسق (فاسق جو خلاف شرع کام کرے) اندھا مشعلچی ہے کہ مشعل سے اس کو اندھا ہونے کی وجہ سے کوئی فائدہ نہیں اور دوسرے اس کی روشنی سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں یعنی وہ ایسا شخص ہے کہ اس سے ہدایت حاصل کی جا سکتی ہے، مگر وہ خود راستہ نہیں پا سکتا۔ (بیت) جس نے بے فائدہ عمر ضائع کر دی یعنی نیکیاں کر کے اللہ کو راضی نہ کیا، اس نے روپیہ ضائع کر دیا اور کچھ نہ خریدا۔

پند (۶) ملک از خردمنداں جمال گیرد و دین از پرہیزگاراں کمال یابد بادشاہاں بہ نصیحت خردمنداں ازاں محتاج تر اند کہ خردمنداں بقربتِ پادشاہاں

پندے اگر بشنوی اے پادشاہ جز بخرد مند مفر ما عمل	قطعه	در ہمہ دفتر بہ ازیں پند نیست گرچہ عمل کار خرد مند نیست

حلِ الفاظ: خردمنداں: عقل والے۔ **جمال پذیرد:** زینت پاوے۔ **محتاج تر:** زیادہ محتاج۔ **قربت پادشاہاں:** بادشاہوں کی نزدیکی۔

ترجمہ مع مطلب: ملک عقلمندوں سے رونق پاتا ہے اور دین پرہیزگاروں سے کمال پاتا ہے۔ پادشاہ عقلمندوں کی نصیحت کے اس سے زیادہ محتاج ہیں جتنا کہ عقلمند بادشاہوں کی نزدیکی کے۔ (قطعہ) اے بادشاہ اگر تو نصیحت سننا چاہتا ہے تو تمام کتابوں میں اس سے بہتر نصیحت نہیں ہے۔ عقلمند کے سوا کسی کو ملازمت نہ دے اگرچہ نوکری عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔

حکمت (۷) سہ چیز پائیدار نماند مال بے تجارت وعلم بے بحث وملک بے سیاست

وقتے بلطف گوی و مدار او مردمی	قطعہ	باشد کہ در کمند قبول آوری دلے
وقتے بقہر گوی کہ صد کوزہ نبات		گہہ گہہ چناں بکار نیاید کہ حنظلے

حلِّ الفاظ: **پائدار:** قائم، مضبوط۔ **سیاست:** قاعدہ وقانون۔ **مملک داری:** مردمی، انسانیت۔ **کوزہ:** مصری کا ڈلا۔ **نبات:** مصری۔ **حنظل:** اندراین، ایک پھل ہے جس کا ذائقہ بہت کڑوا ہوتا ہے۔

ترجمہ مع مطلب: تین چیزیں بغیر تین چیزوں کے پائیدار نہیں رہتیں۔ ① مال بغیر تجارت کے۔ ② علم بحث وتمحیص کے بغیر ③ ملک سیاست کے بغیر۔ (قطعہ) ایک وقت نرمی۔ مہربانی اور ہمدردی سے گفتگو کر، ممکن ہے کہ کسی دل کو قبولیت کی کمند میں لے آئے، تو اور کبھی سختی سے کہہ، کیونکہ مصری کے سو کوزے بعض وقت اتنا کام نہیں دیتے جتنا کہ اندراین کام دے دیتی ہے۔

حکمت (۸) رحم آوردن بر بداں ستم ست بر نیکاں وعفو کردن از ظالماں جور ست بر درویشاں

خبیث را چو تعہد کنی و بنوازی	بیت	بدولتِ تو گنہ میکند بانبازی

حلِّ الفاظ: **عفو:** معاف کرنا۔ **جور:** ظلم۔ **تعہد:** پرورش۔ **انبازی:** شرکت۔

ترجمہ مع مطلب: بُروں پر رحم کرنا نیکیوں پر ظلم کرنا ہے۔ اور ظالموں کو معاف کرنا فقیروں پر ظلم کرنا ہے۔ اگر تو خبیث کو نوازے گا اور اس کی پرورش کرے گا تو وہ تیری سلطنت میں شرکت کا گناہ کرے گا۔ یا وہ تیری بدولت گناہ کرے گا اور اس میں گویا تیری شرکت ہے۔

پند (۹) بر دوستے پادشاہاں اعتماد نتواں کرد و بر آوازِ خوش کودکاں کہ آں بخیالے مبدل شود وایں بخوابے متغیر گردد

معشوق ہزار دوست را دل ندہی	شعر	ور میدہی آں دل بجدائی بنہی

حلِّ الفاظ: **اعتماد:** بھروسہ۔ **آوازِ خوش کودکاں:** بچوں کی اچھی آواز۔

ترجمہ مع مطلب: بادشاہوں کی دوستی اور بچوں کی اچھی آواز پر اعتماد نہیں کر سکتے یعنی اعتماد نہ کرنا چاہیے اس لیے کہ وہ دوستی ایک خیال میں بدل جاتی ہے اور یہ اچھی آواز ایک خواب سے متغیر ہو جاتی ہے یعنی بالغ ہوتے ہی خوش آوازی جاتی رہے گی۔ (شعر) وہ معشوق جس کے ہزار دوست ہوں اس کو دل نہ دے تو یعنی اس کو دل نہ دینا چاہیے اور اگر دل دیتا ہے تو اس کی جدائی کے لیے تیار ہو جا۔

پند (۱۰) سر ہر آں سرّے کہ داری بادوست درمیان منہ واگر چہ دوست مخلص باشد چہ دانی کہ وقتے دشمن گردد و ہر

گزندے کہ توانی بدشمن مرساں کہ باشد کہ وقتے دوست گردد

حَلِ الفاظ: سرّ: بھید۔ مخلص: اخلاص والا۔ گزند: تکلیف، نقصان۔

ترجمہ مع مطلب: بھید کی ہر بات دوست سے بھی بیان مت کر۔ اگر چہ وہ دوست مخلص ہووے۔ آئندہ کی تجھے کیا خبر کہ وہ کسی وقت تیرا دشمن ہو جائے۔ اور جو نقصان تو پہنچا سکتا ہے دشمن کو بھی مت پہنچا۔ اس لیے کہ ممکن ہے کہ وہ کسی وقت تیرا دوست بن جائے۔

پند (۱۱) **رازے کہ نہاں خواہی باکس درمیان منہ اگر چہ دوست باشد کہ مرآں دوست رانیز دوستاں باشد وہچنیں مسلسل۔**

خامشی بہ کہ ضمیر دل خویش اے سلیم آب از سر چشمہ بہ بند	قطعہ	باکسے گفتن و گفتن کہ مگوی کہ چو پر شد نتواں بستن جوی
سخنے در نہاں نباید گفت	فرد	کاں سخن برملا نشاید گفت

حَلِ الفاظ: خامشی: چپ رہنا۔ نہاں: پوشیدہ۔ سلیم: سے مراد سلیم الطبع عقلمند اور سلیم سیدھے آدمی کو بھی کہتے ہیں۔

ترجمہ مع مطلب: جس راز کو چھپانا چاہتا ہے تو کسی سے بیان مت کر۔ اگر چہ وہ تیرا مخلص دوست ہو۔ اس لیے کہ اس دوست کے بھی دوست ہوں گے۔ اور ایسے ہی سلسلہ آگے چلے گا اور راز کسی نہ کسی طرح سے کھل جائے گا۔ (قطعہ) چپ رہنا بہتر ہے اس سے کہ دل کی بات کسی سے بیان کریں اور کہیں کہ کسی سے نہ کہنا۔ اے عقلمند چشمہ کو ابتدا ہی میں بند کر دے۔ اس لیے کہ جب وہ پُر ہو جائے گا ندی تو بن جائے گی۔ پھر ندی کو بند نہیں کر سکتے۔ (فرد) وہ بات پوشیدہ طور پر بھی نہ کہنی چاہیے کہ جس کو اعلانیہ (کھلم کھلا) نہیں کہہ سکتے۔

حکمت (۱۲) **دشمنِ ضعیف کہ در طاعت آید و دوستی نماید مقصود وے جزیں نیست کہ دشمن قوی گردد و گفتہ اند بر دوستے دوستاں اعتماد نیست تا بہ تملق دشمنان چہ رسد و ہر کہ دشمن کوچک را حقیر شمارد بداں ماند کہ آتشِ اندک را مہمل مے گذارد**

امروز بکش چو میتواں کشت مگذار کہ زہ کند کماں را	قطعہ	کآتش چو بلند شد جہاں سوخت دشمن کہ بہ تیری تواں دوخت

حَلِ الفاظ: ضعیف: کمزور۔ طاعت: بندگی و اطاعت۔ اعتماد: بھروسہ۔ تملق: خوشامد۔ دشمن کوچک: چھوٹا دشمن، کم درجہ کا دشمن۔ ماند: مشابہ ہووے۔ زہ کند کماں را: کمان کو چلہ چڑھائے۔ بہ تیر میتواں دوخت: تیر سے بیندھ سکتے ہیں۔

ترجمہ مع مطلب: کمزور دشمن جو اطاعت اختیار کرے اور دوستی ظاہر کرے اس کا مقصد اس کے سوا نہیں ہے کہ وہ موقع کا

منتظر ہے کہ موقع پا کر طاقتور دشمن بن جائے۔ عقلمندوں نے کہا ہے کہ دوستوں کی دوستی پر بھروسہ نہیں ہے، دشمنوں کی چاپلوسی تو بھلا کس شمار میں ہے، جو کہ چھوٹے دشمن کو حقیر شمار کرتا ہے، اس کی مثال ایسی ہے کہ تھوڑی سی آگ کو بیکار جان کر چھوڑ دیوے۔ حالانکہ آگ تھوڑی بھی خطرناک ہے۔ (قطعه) آج ہی بجھا دے جب تو بجھا سکتا ہے، اس لیے کہ آگ جب بھڑک اٹھے گی تو دنیا کو جلا دے گی، دشمن کو اتنی مہلت مت دے کہ وہ کمان کو چلہ پر چڑھائے جب کہ تو اس کو تیر سے پہلے ہی بیندھ کر ختم کر سکتا ہے۔

حکمت (۱۳) سخن درمیانِ دو دشمن چناں گوئی کہ اگر دوست گردند شرم زدہ مباشی۔

میانِ دو کس جنگ چوں آتش است کنند ایں و آں خوش دگر بارہ دل میان دو کس آتش افروختن	قطعه	سخن چین بدبخت ہیزم کش ست دے اندر میان کور بخت و خجل نہ عقل ست خود درمیاں سوختن
در سخن با دوستاں آہستہ باش پیش دیوار آنچہ گوئی ہوشدار	ایضاً	تا ندارد دشمنِ خونخوار گوش تا نباشد در پس دیوار گوش

حلِ الفاظ: شرم زدہ: شرمندہ۔ سخن چین: چغل خور۔ ہیزم کش ست: لکڑ ہارا۔ کور بخت: بدنصیب۔ خجل: شرمندہ۔ سوختن: جلنا، مراد ہے مصیبت برداشت کرنا۔

ترجمہ مع مطلب: دو دشمنوں کے درمیان ایسی باتیں کر۔ اگر وہ آپس میں دوست بن جائیں تو تجھے شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔ (ابیات) دو آدمیوں میں لڑائی آگ کی مانند ہے اور بدبخت چغل خور اس میں لکڑیاں لا کر ڈالنے والا ہے۔ جب کسی نہ کسی وقت یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے سے خوش دل ہو جائیں گے تو وہ ان دونوں کے درمیان بدبخت اور شرمندہ ہو کر رہ جائے گا۔ دو آدمیوں میں آگ لگانا اور خود اس آگ میں جل جانا عقلمندی نہیں ہے۔ (قطعه) دوستوں سے آہستہ گفتگو کر۔ ایسا نہ ہو کہ تیرے خونخوار (جانی) دشمن نے کان لگا رکھے ہوں اور وہ سن رہا ہو۔ دیوار کے سامنے (اندر) جو کچھ کہنا چاہتا ہے ہوش رکھ کر کہہ، ایسا نہ ہو کہ کوئی دشمن دیوار کے پیچھے کان لگائے ہوئے ہو اور تیری بات سن رہا ہو۔

حکمت (۱۴) ہر کہ با دشمناں صلح می کند سرِ آزارِ دوستاں دارد

بشوی اے خردمند زاں دوست دست	شعر	کہ با دشمنانت بود ہم نشست

حلِ الفاظ: سرِ آزارِ دوستاں دارد: دوستوں کو ستانے کا خیال رکھتا ہے۔ بشوی اے خردمند زاں دوست دست: اے صاحب عقل اس دوست سے ہاتھ دھو لے یعنی اس کی دوستی سے ناامید ہو جا۔ ہم نشست: ہم نشین۔

ترجمہ مع مطلب: جو شخص دشمنوں کے ساتھ تنہا صلح کرتا ہے یعنی دشمنوں سے تعلق رکھتا ہے وہ اپنے دوستوں کو تکلیف پہنچانے کا

خیال رکھتا ہے۔ (شعر) اے عقلمند اس دوست سے ہاتھ دھو لے یعنی اس دوست کی دوستی سے ناامید ہو جا جو تیرے دشمنوں کے ساتھ بیٹھنے اٹھنے والا ہو۔

پند (۱۵) چوں در امضائے کارے متردد باشی آں طرف اختیار کن کہ بے آزار تو برآید۔

با مردم سہل گوی دشوار مگوی	شعر	با آنکہ درِ صلح زند جنگ مجوی

حلِ الفاظ: امضائے کار: کام چلانا۔ متردد: آنے جانے والا، مراد متفکر۔ سہل گو دشوار مگو: نرم بات کر سخت کلام مت کر۔ درِ صلح زند: صلح کا دروازہ کھٹکھٹائے یعنی صلح کا تلاش کرنے والا ہے۔

ترجمہ مع مطلب: جب تو کسی کام کے کرنے میں پریشان ہو تو کام کا وہ رخ اختیار کر جس میں تکلیف اور نقصان کے بغیر کام ہو جائے۔ (شعر) نرمی سے کلام کرنے والے آدمی کے ساتھ سختی کے ساتھ باتیں مت کر اور جو صلح کا دروازہ کھٹکھٹائے یعنی صلح کی کوشش کرے، اس سے لڑائی مت کر۔

حکمت (۱۶) تا کار بزر برمی آید جاں در خطر افگندن نشاید عرب گوید اٰخِرُ الْحِیَلِ السَّیْفُ۔

چو دست از ہمہ حیلتے در گسست	شعر	حلال ست بردن بشمشیر دست

حلِ الفاظ: زر: سونا۔ آخر الحیل السیف: تلوار آخری حیلہ ہے۔ یعنی جب سب تدبیریں ناکام ہو جائیں اس وقت جنگ پر آمادہ ہونا چاہیے۔

ترجمہ مع مطلب: جب تک کام روپیہ پیسہ خرچ کر کے نکل سکتا ہے جان کو خطرہ میں ڈالنا مناسب نہ ہووے، عرب کہتا ہے کہ تلوار سب سے آخری تدبیر ہے۔ (شعر) جب ہاتھ تمام تدبیروں سے ٹوٹ جائے یعنی سب تدبیریں بیکار ہو جائیں تو تلوار پر ہاتھ لے جانا جائز ہے۔

حکمت (۱۷) بر عجزِ دشمن رحمت مکن کہ اگر قادر شود بر تو نہ بخشاید

دشمن چو بینی ناتواں لاف از بروت خود مزن	بیت	مغزیست در ہر استخواں مردیست در ہر پیرہن

حلِ الفاظ: عجز: عاجزی۔ رحمت: رحم کرنا، مہربانی کرنا۔ قادر: قدرت والا، توانا۔ لاف: ڈینگ۔ بروت: مونچھ۔ پیرہن: قمیص، کرتا۔

ترجمہ مع مطلب: ایسے دشمن کی عاجزی پر رحم نہ کر اگرچہ وہ صلح کر لے کہ اگر وہ قدرت پا جائے اور قوی ہو جائے تو تجھ پر رحم نہ کھائے۔ (بیت) دشمن کو عاجز پا کر مونچھوں پر تاؤ مت دے یعنی تکبر مت کر۔ اس لیے کہ ہر ہڈی میں مغز ہوتا ہے اور ہر

پیرہن میں مرد ہوتا ہے۔ یعنی ہر لباس میں مرد ہوتا ہے۔

حکمت (۱۸) ہر کہ بدے را بکشد خلق از بلائے وے برہاند و وے را از عذابِ خدائے۔

پسندیدست بخشایش و لیکن	قطعہ	منہ برریش خلق آزار مرہم
ندانست آنکہ رحمت کرد برمار		کہ آں ظلم ست بر فرزندِ آدم

حلِّ الفاظ: **بدے:** کسی بڑے کو یعنی ظالم کو۔ **بلا مصیبت بخشائش:** رحم کرنا، معاف کرنا جرم کا۔ **خلق آزار:** خلقت کا ستانے والا و ظالم۔ **مرہم:** وہ دوا جس سے زخم اچھا ہو جائے۔ **مار:** سانپ۔

ترجمہ مع مطلب: جو آدمی کسی فسادی و ظالم کو مار ڈالتا ہے وہ اللہ کی مخلوق کو اس کی مصیبت سے رہائی دیتا ہے اور اس کو خدا تعالیٰ کے عذاب سے (قطعہ) بخشش پسند کی گئی ہے یعنی رحم کرنا اور معاف کرنا بہت اچھی بات ہے لیکن ظالم کے زخم پر مرہم مت رکھ یعنی ظالم کو مہلت اور سہولت مت دے، جس آدمی نے سانپ پر رحم کھا کر اس کو چھوڑ دیا اور نہیں مارا اس نے یہ بات نہیں سمجھی کہ اس کا یہ کام اولادِ آدم پر ظلم ہے۔

حکمت (۱۹) نصیحت از دشمن پذیرفتن خطاست و لیکن شنیدن رواست کہ خلافِ آں کار کنی کہ عین صواب ست

حذر کن زانچہ دشمن گوید آں کن	مثنوی	کہ برزانو زنی دستِ تغابن
گرت راہے نماید راست چوں تیر		ازاں برگرد و راہِ دست چپ گیر

حلِّ الفاظ: **حذر:** پرہیز۔ **تغابن:** نقصان، دو آدمیوں میں سے ہر ایک کا دوسرے کو نقصان میں ڈالنا۔ **دستِ تغابن پر زانو زدن:** حسرت و افسوس کرنا۔

ترجمہ مع مطلب: دشمن کی نصیحت قبول کرنا سراسر خطا ہے۔ ہاں اس کا سن لینا جائز ہے تا کہ تُو اس کے خلاف عمل کرے کہ اسی میں عین بہتری ہے۔ (مثنوی) دشمن جو کچھ کہے کہ ایسا کر اس کے خلاف کر، تا کہ پھر حسرت اور افسوس نہ کرنا پڑے، اگر وہ سیدھا راستہ تیر کی طرح دکھلائے یعنی اگر داہنی جانب چلنے کو کہے تو تُو بائیں طرف کو مڑ جا اور اس کے کہنے کے برعکس کر۔

پند (۲۰) خشم بیش از حد گرفتن وحشت آرد و لطفِ بے وقت ہیبت ببرد نہ چنداں درشتی کن کہ از تو سیر گردند و نہ چنداں نرمی کہ بر تو دلیر۔

درشتی و نرمی بہم دربہ است	ابیات	چو فاصد کہ جراح و مرہم نہ است
درشتی نگیرد خرد مند پیش		نہ سستی کہ نازل کند قدرِ خویش
نہ مرد خویشتن را فزونی نہد		نہ یکبار تن در مذلت دہد

جوانے با پدر گفت اے خرد مند بگفتا نیک مردی کن نہ چنداں	نظم	مرا تعلیم کن پیرانہ یک پند کہ گردد چیرہ گرگِ تیز دنداں

حلِّ الفاظ: خشم: غصہ۔ وحشت: نفرت۔ رمیدگی: ہیبت، ڈر۔ فاصد: فصد کھولنے والا۔ گرگ: بھیڑیا۔

ترجمہ مع مطلب: حد سے زیادہ غصہ کرنا وحشت لاتا ہے۔ اور بے موقع نرمی کرنا ہیبت (ڈرخوف) مٹاتی ہے۔ نہ ایسی سختی کر کہ تجھ سے چھک جائیں یعنی نفرت کرنے لگیں اور نہ اتنی نرمی کر کہ تجھ پر دلیر ہو جائیں اور تیری قدر نہ کریں۔ (ابیات) سختی اور نرمی دونوں موقع موقع سے کرنا مناسب ہیں، جیسا کہ جراح کہ وہ آپریشن کرنے والا بھی ہے، اور مرہم لگانے والا بھی۔ عقلمند زیادہ سختی اختیار نہیں کرتا ہے اور نہ اتنی نرمی کرتا ہے کہ اپنا مرتبہ کھودے اور وقار کو ہاتھ سے دے دے، عقلمند نہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے اور نہ آپ آپ کو ذلیل کرتا ہے، یعنی تکبر بھی نہیں کرتا اور عزت نفس کو بھی پیش نظر رکھتا ہے۔ (نظم) ایک جوان نے اپنے باپ سے کہا اے عقلمند بزرگوار مجھ کو ایک نصیحت پیرانہ فرمایئے۔ اس کے باپ نے فرمایا لوگوں کے ساتھ نیکی کر، لیکن نہ اتنی کہ بھیڑیے کی طرح تجھ پر دانت تیز کریں۔

حکمت (۲۱) دو کس دشمن ملک و دین اند بادشاہِ بے حلم و زاہد بے علم۔

برسرِ ملک مبادا آں مَلِک فرماندہ	شعر	کہ خدارا نبود بندہ فرمانبردار

حلِّ الفاظ: حلم: بردباری۔ زاہد: تارک الدنیا، پرہیز گار۔

ترجمہ مع مطلب: دو شخص ملک اور دین کے دشمن ہیں۔ ایک بادشاہ بے حلم (جو غصہ کو نہ دبائے) دوسرے زاہد جاہل۔ (شعر) خدا کرے ملک پر وہ بادشاہ حاکم نہ ہو جو خدا تعالیٰ کا فرماں بردار بندہ نہ ہو۔

پند (۲۲) بادشاہ را باید کہ تا حدے خشم بر دشمناں نراند کہ دوستاں را اعتماد نماند آتشِ خشم اول در خداوندِ خشم افتد پس آنگہ زبانہ بخصم رسد یا نرسد۔

نشاید بنی آدم خاک زاد ترا با چنیں تندی و سرکشی	مثنوی	کہ در سر کند کبر و تندی و باد نہ پندارم از خاکی از آتشی
در خاکِ بیلقاں برسیدم بعابدے گفتا برو چو خاک تحمل کن اے فقیہ	قطعہ	گفتم مرا بتربیت از جہل پاک کن یا ہر چہ خواندہ ہمہ در زیر خاک کن

حلِّ الفاظ: زُبانہ: شعلہ۔ باد: ہوا، یعنی غرور۔ بیلقان: ایک شہر ہے ولایت ایران کا۔ فقیہ: دانشمند، علم فقہ جاننے والا۔

ترجمہ مع مطلب: بادشاہ کو چاہیے کہ دشمنوں پر اس حد تک غصہ نہ کرے کہ دوستوں کا اعتماد اٹھ جائے، غصہ کی آگ پہلے غصہ

کرنے والے میں اثر کرتی ہے یعنی اس کو تکلیف پہنچاتی ہے، پھر اس کا شعلہ دشمنوں تک پہنچتا ہے، اور بعض مرتبہ نہیں پہنچتا۔ (مثنوی) مٹی سے پیدا شدہ انسان کو نہ چاہیے کہ دماغ میں تکبر، غرور اور تیزی لائے، تجھ کو اس تیزی اور سرکشی کے ساتھ میں نہیں خیال کر سکتا ہوں کہ تو مٹی سے بنا ہوا ہے، بلکہ آگ سے بنا ہوا ہے، یعنی انسان نہیں ہے، شیطان ہے، (قطعہ) میں سر زمین بیلقان میں ایک عابد کے پاس پہنچا اور میں نے عرض کیا کہ میری تربیت کر کے مجھے جہالت سے پاک کر دیجئے۔ انہوں نے فرمایا: اے عالم جا مٹی کی طرح عاجزی اور بردباری اختیار کر، یا جو کچھ پڑھا ہے مٹی کے نیچے کر دے یعنی پڑھے لکھے کو بیکار سمجھ لے، اس لیے کہ جب تو نے علم پر عمل نہ کیا تو جاہل ہے۔

حکمت (۲۳) بدخوئے بدستِ دشمنے گرفتار کہ ہر جا کہ رود از چنگِ عقوبت او خلاص نیابد

گر زدستِ بلا برفلک رود بدخوی	بیت	زدستِ خوئے بدِ خویش در بلا باشد

حلِّ الفاظ: بدخو: خراب عادت۔ عقوبت: سزا، عذاب۔ چنگ: چنگل، ہاتھ۔ خلاص: رہائی۔

ترجمہ مع مطلب: بدخصلت آدمی ایسے دشمن کے ہاتھ میں گرفتار ہے کہ جہاں بھی جائے گا۔ اس کے عذاب کے ہاتھ سے رہائی نہ پائے گا۔ (شعر) بدخو اگر بلا کے ہاتھ سے بچ کر آسمان پر بھی چلا جائے گا تو وہاں بھی بری عادتوں کی وجہ سے مصیبت میں رہے گا۔

حکمت (۲۴) چو بینی کہ در سپاہِ دشمن تفرقہ افتاد تو جمع باش واگر جمع شوند از پریشانی اندیشہ کن

برو با دوستاں آسودہ بنشیں	قطعہ	چو بینی درمیانِ دشمنان جنگ
وگر بینی کہ باہم یک زبانند		کماں را زہ کن و بر بارہ برسنگ

حلِّ الفاظ: تفرقہ: جدائی، اختلاف۔ جمع باش: مطمئن ہو جا۔ جمع شوند: متفق ہو جائیں۔ آسودہ: آرام سے، بے فکر۔ یک زبان: متفق۔ بارہ: قلعہ۔

ترجمہ مع مطلب: جب تو یہ دیکھے کہ دشمن کی فوج میں پھوٹ پڑ گئی ہے تو مطمئن ہو جا۔ اور اگر وہ متفق ہو جائیں تو اپنی پریشانی کی فکر کر۔ (قطعہ) جا تو دوستوں کے ساتھ آرام اور بے فکری سے بیٹھ، جب تو دشمنوں میں لڑائی دیکھے، اور اگر تو یہ دیکھے کہ وہ سب متفق ہیں تو کمان کو چلہ پر چڑھا لے اور قلعہ پر آلاتِ حرب پتھر وغیرہ جمع رکھ۔

حکمت (۲۵) دشمن چو از ہمہ حیلتے فرو ماند سلسلہ دوستی بجنباند آنگہ بدوستی کارہائے کند کہ ہیچ دشمن نتواند کرد سرِ مار بدستِ دشمن کوب کہ از اِحدَی الحُسنَیَین خالی نباشد اگر ایں غالب آمد مار کشتی واگر آں از دشمن رستی۔

بروز معرکہ ایمن مشو زخصم ضعیف	فرد	کہ مغز شیر برآرد چو دل زجاں برداشت

حلِ الفاظ: حیلت: مکر و تدبیر۔ فرو ماند: عاجز رہے۔ سلسلہ دوستی: دوستی کی زنجیر۔ کارہا: جمع کار، کام۔ احدی الحسنیین: دو نیکیوں میں سے ایک۔ معرکہ: لڑائی۔ ایمن: بے خوف۔ خصم: دشمن۔

ترجمہ مع مطلب: دشمن جب تمام تدبیروں سے عاجز ہو جاتا ہے تو دوستی کی زنجیر ہلاتا ہے، یعنی دوستی کی کوشش کرتا ہے اور اس دوستی کے وقت میں وہ کام کر لیتا ہے جو کوئی دشمن نہیں کر سکتا، سانپ کا سر دشمن کے ہاتھوں کچلوا دے دو خوبیوں میں سے ایک سے خالی نہ رہے گا، اگر یہ دشمن غالب آ گیا تو تو نے سانپ کو مار ڈالا اور اگر وہ سانپ غالب آ گیا تو تو نے دشمن سے نجات پائی۔
(فرد) لڑائی کے دن کمزور دشمن سے بے خوف مت ہو۔ اس لیے کہ وہ دشمن جب زندگی سے مایوس ہو جائے گا تو شیر کا مغز نکال لے گا۔

حکمت (۲۶) خبرے کہ دانی دل بیازارد تو خاموش باش تا دیگرے بیارد۔

بلبلا مژدہ بہار بیار	فرد	خبر بد بہ بوم شوم گذار

حلِ الفاظ: خاموش: چپ۔ بلبلا: اے بلبل۔ بوم: اُلو۔ شوم: منحوس۔

ترجمہ مع مطلب: جس خبر کو تو جانتا ہے کہ وہ کسی کے دل کو تکلیف پہنچائے گی تو خاموش رہ تا کہ دوسرا وہ خبر پہنچائے۔
(فرد) اے بلبل بہار کی خوشخبری لا۔ بُری خبر منحوس اُلو کے لیے چھوڑ دے۔

نکتہ (۲۷) پادشاہ را بر خیانت کسے واقف مگرداں مگر آنگہ کہ بر قبول کلی واثق باشی وگرنہ در ہلاک خود سعی می کنی

پسیچ سخن گفتن انگاہ کن	مثنوی	کہ بینی کہ درکار گیرد سخن
کمال ست در نفس انسان سخن		تو خود را بہ گفتار ناقص مکن

حلِ الفاظ: قبول: قبولیت۔ نکتہ: سخن باریک۔ واثق: بھروسہ کرنے والا۔ پسیچ: ارادہ۔ گیرد سخن: کلام اثر کرے گا۔ ناقص: ادھورا۔

ترجمہ مع مطلب: بادشاہ کو کسی کی خیانت پر اس وقت تک واقف مت کر جب تک تجھے اس بات کی قبولیت پر پورا بھروسہ نہ ہو۔ ورنہ تو اپنی ہلاکت میں کوشش کر رہا ہے۔ (مثنوی) بات کرنے کا ارادہ اس وقت کر جب یہ دیکھ لے تو کہ بات اثر کرے گی۔ کلام نفسِ انسانی کا ایک کمال ہے لیکن تو بے اثر بات سے اپنے کو ناقص ظاہر نہ کر یعنی بیہودہ بکواس کر کے وقار مت کھو۔

پند (۲۸) ہر کہ نصیحت خود رائے میکند او خود بہ نصیحت گرے محتاج است

حلِّ الفاظ: خودرائے: خودسر، خود پسند۔ **نصیحت گر:** نصیحت کرنے والا۔
ترجمہ مع مطلب: جو شخص خودسر (اپنی رائے پر عمل کرنے والے) کو نصیحت کرتا ہے وہ خود کسی نصیحت کرنے والے کا محتاج ہے۔

پند (۲۹) فریب دشمن مخور و غرور مداح مخر کہ ایں دام زرق نہادہ است و آں دامنِ طمع کشادہ
پند (۳۰) احمق را ستائش خوش آید چوں لاشہ کہ در کعبش دمی فربہ نماید۔

اَلا تا نشنوی مدح سخن گوی	قطعہ	کہ اندک مایہ نفعے از تو دارد
اگر روزے مرادش بر نیاری		دو صد چنداں عیوبت برشمارد

حلِّ الفاظ: غرور: دھوکہ۔ **مداح:** تعریف کرنے والا۔ **دام زرق:** مکاری کا جال۔ **دامن طمع:** لالچ کا دامن۔ **کعب:** ٹخنا۔ **فربہ:** موٹا۔ **لاشہ:** مردہ حیوان۔ **دمی از دمیدن:** پھونک بھرنا جیسا کہ قصائیوں کی عادت ہوتی ہے کہ جانور کو فربہ ظاہر کرنے کے لیے پھونک بھرتے ہیں۔
ترجمہ مع مطلب: دشمن کا فریب مت کھا اور تعریف کرنے والے کی تعریف سے دھوکہ میں نہ آ کہ اس نے مکاری کا جال بچھایا ہے اور اس نے لالچ کا دامن پھیلایا ہے۔ (پند) تعریف احمق کو پسند آتی ہے جیسا کہ مرے ہوئے جانور کی لاش پھونک بھرنے سے موٹی معلوم ہوتی ہے۔ (قطعہ) خبردار تعریف کرنے والے کی تعریف مت سن اس لیے کہ وہ تجھ سے تھوڑے سے فائدہ کی امید رکھتا ہے اگر کسی دن تو اس کا مقصد پورا نہ کرے گا تو وہ تیرے عیب دو سو گنا کر کے لوگوں کے سامنے بیان کرے گا۔

حکمت (۳۱) متکلم را تا کسے عیب نگیرد سخنش صلاح نہ پذیرد۔

مشو غرہ بر حسنِ گفتارِ خویش	شعر	بہ تحسین نادان و پندارِ خویش

حلِّ الفاظ: متکلم: کلام کرنے والا۔ **اصلاح:** درستی۔ **پندار:** غرور، تکبر۔ **تحسینِ نادان:** بیوقوف کی تعریف۔
ترجمہ مع مطلب: کلام کرنے والے کا جب تک کوئی عیب نہ پکڑے، اس کا کلام درستی کو قبول نہیں کرتا یعنی درست نہیں ہوتا۔ (شعر) اپنے کلام کی خوبی پر نادان کی تعریف اور اپنے پندار سے غرہ نہ کر۔ یعنی ناسمجھ کی تعریف اور اپنے اس خیال پر کہ میرا کلام اچھا ہے نہ اترا اور نہ غرور کر۔

حکمت (۳۲) ہمہ کس را عقل خود بکمال نماید و فرزندِ خود بجمال۔

یکے جہود و مسلماں مناظرہ کردند	نظم	چنانکہ خندہ گرفت از نزاع ایشانم
بطنز گفت مسلماں گر ایں قبالہ من		درست نیست خدایا جہود میرانم

جہود گفت بتوریت میخورم سوگند گر از بسیط زمین عقل منعدم گردد		وگر خلاف بود ہمچو تو مسلمانم بخود گماں نبرد ہیچ کس کہ نادانم

حلِ الفاظ: جہود: یہودی۔ گبر: آتش پرست۔ مناظرہ: ایک دوسرے کے ساتھ بحث کرنا۔ نزاع: جھگڑا۔ قبالہ: کاغذ۔ توریت: مشہور آسمانی کتاب۔ بسیط: جائے فراخ۔ منعدم: ناپید، بے نشان۔ طیرہ: غصہ۔

ترجمہ مع مطلب: ہر شخص کو اپنی عقل کامل اور اپنا بیٹا حسین معلوم ہوتا ہے (نظم) ایک یہودی اور ایک مسلمان نے آپس میں مناظرہ کیا کہ مجھ کو ان کی نزاعی گفتگو سے ہنسی آ گئی۔ مسلمان نے غصہ کے ساتھ یہودی سے کہا کہ اگر میرا یہ کاغذ درست نہیں ہے۔ اے خدا مجھ کو مرتے وقت یہودی اٹھایئے۔ یہودی نے کہا میں تورایت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر معاملہ اس کے خلاف ہووے جیسا کہ میں کہتا ہوں تیری طرح مسلمان مروں، یہودی نہ رہوں۔ اگر روئے زمین سے ایک لخت عقل اٹھ جائے تب بھی اپنے متعلق کوئی شخص گمان نہ کرے گا کہ میں بے وقوف ہوں۔

حکمت (۳۳) دہ آدمی بر سفرہ بخورند و دو سگ بر مردارے بہم بسر نبرند حریص بجہانے گرسنہ وقانع بنانے سیر حکما گفتہ اند درویشی بقناعت بہ از توانگری بہ بضاعت۔

رودۂ تنگ بیک نانِ تہی پرگردد	شعر	نعمت روئے زمین پرنکند دیدہ تنگ
پدر چوں دورِ عمرش منقضی گشت	مثنوی	مرا ایں یک نصیحت کرد و بگذشت
کہ شہوت آتش ست ازوے پرہیز		بخود بر آتشِ دوزخ مکن تیز
دراں آتش نداری طاقتِ سوز		بصبر آبے بریں آتش زن امروز

حلِ الفاظ: سُفرہ: دسترخوان۔ دہ آدمی: دس انسان۔ دو سگ: دو کتے۔ بہم بسر نبرند: آپس میں موافقت نہ کریں۔ رودہ: آنت، انتڑی۔ نان تہی: روکھی روٹی بغیر سالن کے۔ رودہ تنگ: کنایہ ہے بھوکے سے۔ دیدہ تنگ: سے مراد حریص۔ شہوت: خواہش۔ سیر: جی بھر جانا۔

ترجمہ مع مطلب: دس انسان ایک دسترخوان پر خوشی خوشی کھانا کھا لیتے ہیں اور دو کتے ایک مردار پر آپس میں موافقت نہیں کر سکتے اور لڑتے مرتے ہیں۔ لالچی آدمی پوری دنیا پا کر بھی بھوکا رہتا ہے۔ اور قناعت کرنے والے کا ایک روٹی سے جی بھر جاتا ہے اور خواہش باقی نہیں رہتی۔ قناعت کیساتھ فقیری اس مالداری سے بہتر ہے جو ساز وسامان کے ساتھ ہو۔ (شعر) بھوکے آدمی کا ایک روکھی روٹی سے پیٹ بھر جاتا ہے۔ اور حریص کی لالچی آنکھوں کو روئے زمین کی نعمتیں پُر نہیں کر سکتیں۔ (مثنوی) میرے والد بزرگوار کی زندگی کا دور جب پورا ہو گیا۔ یعنی وفات کا وقت آ پہنچا تو انہوں نے مجھ کو ایک نصیحت فرمائی اور اس عالم سے رحلت فرمائی (فرمایا کہ) اے بیٹے شہوت ایک آگ ہے اس سے پرہیز کر۔ شہوات میں مبتلا ہو کر اپنے اوپر دوزخ کی آگ تیز مت

کر، اگر اس آگ (جہنم) میں تو جلنے کی طاقت نہیں رکھتا ہے تو اس شہوت کی آگ کو صبر کے پانی سے آج ہی بجھا دے۔

پند (۳۴) ہر کہ در حال توانائی نکوئی نکند در وقت ناتوانی سختی بیند۔

بد اختر تر از مردم آزار نیست	شعر	کہ روزِ مصیبت کسش یار نیست

حلِ الفاظ: توانائی: قوت۔ خوشحالی: جوانی۔ ناتوانی: کمزوری، بڑھاپا۔ بداختر: بدنصیب۔ یار: مددگار۔

ترجمہ مع مطلب: جو کہ قوت کی حالت میں (جوانی میں) خلقت کے ساتھ نیکی نہ کرے گا وہ کمزوری کے وقت سخت مصائب برداشت کرے گا یعنی جو کہ جوانی اور خوشحالی میں کسی کی مدد نہ کرے گا وہ بدحالی اور بڑھاپے کے وقت سخت تکالیف اٹھائے گا اور کوئی اس کی مدد نہ کرے گا۔ (شعر) ظالم سے زیادہ بدنصیب آدمی کوئی نہیں ہے کہ اس کا مصیبت کے دن بھی کوئی مددگار نہیں ہوتا ہے۔

حکمت (۳۵) ہر چہ زود برآید دیر نپاید

خاک مشرق شنیدہ ام کہ کنند صد بروزے کنند در مردشت	قطعہ	بچہل سال کاسہ چینی لا جرم قیمتش ہمی بینی
مرغک از بیضہ بروں آید و روزی طلبد آنکہ ناگاہ کسے گشت بچیزے نرسید آبگینہ ہمہ جا یابی ازاں بے محل ست	قطعہ	آدمی زادہ ندارد خرد و عقل و تمیز ویں بتمکین وفضیلت بگذشت از ہمہ چیز لعل دشوار بدست آید ازانست عزیز

حلِ الفاظ: زود برآید: جلد حاصل ہوتی ہے۔ چہل سال: چالیس سال۔ کاسی چینی: چینی کا پیالہ۔ مردشت: شیراز کے قریب ایک شہر۔ مرغک: چوزہ۔ بیضہ: انڈہ۔ خرد: عقل۔ تمیز: جدا کرنا۔ تمکین: جگہ دینا، قدرت۔ آبگینہ: شیشہ۔

ترجمہ مع مطلب: جو چیز جلد حاصل ہوتی ہے وہ دیر تک نہیں رہتی۔ (قطعہ) میں نے سنا ہے کہ مشرق کی سرزمین میں چالیس سال میں چینی مٹی کا برتن بناتے ہیں۔ یعنی چالیس سال خمیر کر کے پھر بناتے ہیں اور مردشت شہر میں ایک دن میں سو بنا لیتے ہیں۔ اب تو دیکھ لے وہ کیا قیمت پاتے ہیں اور مردشت کے بنے ہوئے برتنوں کی کیا قیمت اٹھتی ہے۔ (قطعہ ثانی) چوزہ انڈے سے باہر نکلتا ہے اور فوراً روزی طلب کرتا ہے۔ یعنی دانہ چننے لگتا ہے اور آدمی کا بچہ اس وقت عقل، سمجھ اور تمیز نہیں رکھتا۔ وہ (چوزہ) کہ اچانک بڑا ہو گیا۔ لیکن کوئی چیز نہ بن سکا اور یہ یعنی آدمی کا بچہ عزت اور بزرگی میں سب (جنات و ملائکہ) سے سبقت لے گیا۔ شیشہ ہر جگہ ملتا ہے اسی لیے بے قدر ہے۔ لعل مشکل سے ملتا ہے اسی لیے عزیز ہے۔

حکمت (۳۶) کارہا بہ صبر برآید و مستعجل بسر درآید

بچشم خویش دیدم در بیاباں	مثنوی	کہ آہستہ سبق برد از شاباں
سمند بادپا از تگ فروماند		شتر بان ہمچناں آہستہ میراند

حلِ الفاظ: **مستعجل:** جلدی کرنے والا۔ **شاباں:** دوڑنے والا۔ **سمند بادپا:** تیز رفتار گھوڑا۔ **ازتگ:** دوڑنے سے۔ **فروماند:** عاجز رہا۔ **شتربان:** اونٹ چلانے والا۔

ترجمہ مع مطلب: بہت سے کام صبر سے پورے ہو جاتے ہیں اور جلدی کرنے والا سر کے بل گرتا ہے۔ (مثنوی) میں نے اپنی آنکھوں سے جنگل میں دیکھا ہے کہ ایک آہستہ چلنے والا، تیز رفتار (دوڑنے والے) پر سبقت لے گیا۔ تیز رفتار گھوڑا دوڑنے سے عاجز رہ گیا، یعنی تھوڑی دور چل کر تھک گیا اور منزل پر نہ پہنچ سکا اور شتربان آہستہ آہستہ اسی طرح اونٹ چلاتا رہا۔ یعنی شتربان کا اونٹ آہستہ آہستہ چل کر منزل پر پہنچ گیا۔

پند (۳۷) **نادان را بہ از خاموشی نیست و اگر ایں مصلحت بدانستے نادان نبودے۔**

چوں نداری کمال فضل آں بہ	قطعہ	کہ زباں در دہاں نگہداری
آدمی را زباں فضیحہ کند		جوز بے مغز راسبکساری

حلِ الفاظ: **فضیحہ:** رسوا، ذلیل۔ **جوز:** اخروٹ۔ **سبکساری:** ہلکا پن۔ **نادان:** بیوقوف۔

ترجمہ مع مطلب: بیوقوف کے لیے خاموشی سے بہتر کچھ نہیں ہے۔ اور اگر تو یہ مصلحت جان لیتا تو نادان نہ رہتا، جب تو فضل و کمال نہیں رکھتا تو یہ ہی بہتر ہے کہ زبان کو منہ میں محفوظ رکھے تو۔ اس لیے کہ آدمی کو زبان رسوا کر دیتی ہے اور بے مغز اخروٹ کو اس کا ہلکا پن (بے قیمت کرتا ہے)۔

خرے را ابلہے تعلیم میداد حکیمے گفتش اے ناداں چہ کوشی نیا موزد بہائم از تو گفتار	ابیات	برو بر صرف کر دے سعی دائم دریں سودا بترس از لوم لائم تو خاموشی بیاموز از بہائم
ہر کہ تامل نہ کند در جواب	ایضاً	بیشتر آید سخنش ناصواب
یا سخن آرای چو مردم بہوش		یا بنشیں ہمچو بہائم خموش

حلِ الفاظ: **ابلہ:** بیوقوف۔ **سعی:** کوشش۔ **سودا:** خرید و فروخت، معاملہ۔ **لوم لائم:** ملامت کرنے والوں کی ملامت۔ **بہائم:** چوپائے۔ **ناصواب:** نادرست، غلط۔ **جدال:** لڑائی۔ **بہ:** بزرگ۔

ترجمہ مع مطلب: (ابیات) ایک بے وقوف ایک گدھے کو تعلیم دیتا تھا، اور اس پر مسلسل کوشش صرف کرتا تھا، ایک عقلمند آدمی نے اس سے کہا کہ اے ناسمجھ تو کیا کوشش کر رہا ہے، اس معاملہ میں تو ملامت کرنے والوں کی ملامت سے ڈر، چوپائے تجھ

سے بات چیت نہیں سیکھ سکتے، البتہ تو چوپاؤں سے خاموشی سیکھ لے۔ **(ایضاً)** جو شخص جواب دینے میں غور نہیں کرتا، اکثر اس کی باتیں ٹھیک نہیں ہوتیں۔ تُو یا تو عقلمندوں کی طرح ہوش سے کلام کو آراستہ کر یا چوپاؤں کی طرح خاموش ہو کر بیٹھ جا۔

پند (۳۸) **ہر کہ با دانا تر از خود جدل کند تا بدانند کہ داناست بدانند کہ نادان ست۔**

چوں درآمد مہ از توئی بسخن	فرد	گرچہ بدانی اعتراض مکن

ترجمہ مع مطلب: جو شخص اپنے سے زیادہ عقلمند سے جھگڑا کرتا ہے تاکہ لوگ اس کو (زیادہ) عقلمند جانیں سمجھ لیتے ہیں کہ بیوقوف ہے۔ (شعر) جب تجھ سے زیادہ عالم و فاضل گفتگو کر رہا ہے اس پر اعتراض مت کر۔ اگرچہ تو اس سے بہتر جانتا ہے۔

حکمت (۳۹) **ہر کہ با بداں نشیند نکوئی نہ بیند۔**

گر نشیند فرشتہ بادیو	ابیات	وحشت آموزد و خیانت وریو
از بداں جز بدی نیا موزی		نکند گرگ پوستیں دوزی

حل الفاظ: بابداں: بروں کے ساتھ۔ دیو: شیطان۔ وحشت: رمیدگی۔ خیانت: ناراستی۔ ریو: مکروفریب۔ پوستین: کھال کا جامہ۔

ترجمہ مع مطلب: جو شخص بروں کی صحبت میں بیٹھتا ہے وہ کبھی نیکی نہیں دیکھتا ہے یعنی اس کو کبھی بھلائی حاصل نہیں ہوتی۔ (ابیات) اگر فرشتہ بھی شیطان کی صحبت میں رہے گا تو وہ بھی وحشت اور خیانت اور فریب سیکھ جائے گا۔ تو بروں سے برائی کے سوا نہیں سیکھ سکتا ہے۔ اس لیے کہ بھیڑیا جس کا کام پھاڑنا اور خونخواری ہے وہ انسان کا کام پوستین دوزی کس طرح اپنا طریقہ بنا سکتا ہے۔

پند (۴۰) **مردماں را عیب نہانی پیدا مکن کہ مر ایشاں را رسوا کنی وخود را بے اعتماد۔**

حل الفاظ: عیب نہانی: پوشیدہ عیب۔ پیدا: ظاہر۔

ترجمہ مع مطلب: لوگوں کے چھپے ہوئے عیبوں کو ظاہر مت کر ایسا کرنے سے تو ان کو ذلیل کرے گا اور اپنے کو بے اعتماد کردے گا۔

پند (۴۱) **ہر کہ علم خواند وعمل نکرد بداں ماند کہ گاؤ راند وتخم نیفشاند۔**

حکمت (۴۲) **از تنِ بے دل طاعت نیاید و پوستِ بے مغز بضاعت را نشاید نہ ہر کہ در مجادلت چست در معاملت درست۔**

بس قامتِ خوش کہ زیر چادر باشد	بیت	چوں بازکنی مادرِ مادر باشد

حلِ الفاظ: تنِ بیدل: وہ جسم فربہ جس میں روحانی قوت اور دلی طاقت نہ ہو۔ **مجادلت:** لڑائی۔ **بضاعت:** پونجی۔

ترجمہ مع مطلب: جس شخص نے علم پڑھا اور اس پر عمل نہ کیا وہ اس کے مشابہ ہے کہ ایک آدمی محنت اٹھا کر کھیت میں ہل چلائے اور اس میں کچھ نہ بوئے۔ (**حکمت**) جس آدمی کے دل میں صلاحیت نہ ہو اس سے بندگی نہیں ہوسکتی، اور خالی چھلکا جس میں مغز نہ ہو کبھی قیمت نہیں پاسکتا، اور یہ ضروری نہیں کہ جو لڑنے میں چست ہو وہ معاملہ کا بھی درست ہو۔ (**بیت**) بہت مرتبہ ایسا خیال ہوتا ہے کہ اس چادر کے نیچے یعنی برقعہ میں ضرور کوئی حسین صورت ہوگی اور جب منہ کھول کر دیکھے گا تو معلوم ہوگا کہ ماں کی ماں یعنی نانی اماں ہیں۔

حکمت (۴۲) **اگر شبہا ہمہ شب قدر بودے شب قدر بے قدر بودے۔**

گر سنگ ہمہ لعلِ بدخشاں بودے	شعر	پس قیمتِ لعل و سنگ یکساں بودے

حلِ الفاظ: **شبِ قدر:** وہ بزرگ رات جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ وہ رات رمضان عشرۂ اخیر کی طاق راتوں میں پوشیدہ ہے۔

ترجمہ مع مطلب: اگر سب راتیں شبِ قدر ہوتیں تو شب قدر کی کوئی قدر نہ ہوتی، مطلب یہ ہے کہ شبِ قدر سال بھر میں ایک رات ہوتی ہے، اسی لیے لوگ اس کی تلاش میں رہتے ہیں، اگر ہر رات شب قدر ہوتی تو پھر اس کی کوئی وقعت نہ رہتی۔ (شعر) ایسے ہی اگر تمام پتھر لعلِ بدخشاں بن جاتے تو بازار میں لعل اور سنگ ریزے قیمت میں برابر ہو جاتے۔

حکمت (۴۳) **نہ ہر کہ بصورت نیکوست سیرت زیبا دروست کار اندروں دارو نہ پوست۔**

تواں شناخت بیکروز در شمائل مرد	قطعہ	کہ تا کجاش رسیدست پایگاہ علوم
ولے زباطنش ایمن مباش و غرہ مشو		کہ خبث نفس نگردد بسالہا معلوم

حلِ الفاظ: **شمائل:** اخلاق، عادات۔ **خبث نفس:** بد باطنی۔ **سالہا:** جمع سال، برس۔

ترجمہ مع مطلب: جو کہ صورت میں اچھا ہو اس کی سیرت بھی اچھی ہو یہ ضروری نہیں، کام سیرت سے پڑتا ہے نہ کہ کھال سے یعنی صورت سے کام نہیں پڑتا۔ (قطعہ) ایک دو روز میں آدمی کی ظاہری خصلتیں معلوم کی جاسکتی ہیں کہ اس کے علم کا درجہ کیا ہے۔ ہنر کیا ہے لیکن اس کے باطن سے مطمئن نہ ہو اور نہ دھوکہ کھا، اس لیے کہ انسان کی خوئے بد اور نفس کی اندرونی گندگی سالہا سال تک نہیں کھلتی۔

پند (۴۴) **ہر کہ با بزرگاں ستیزد خون خودمی ریزد۔**

خویشتن را بزرگ پنداری	قطعہ	راست گفتند یک دو بیند لوچ
زود بینی شکستہ پیشانی		تو کہ بازی بسر کنی باغوچ

حلِ الفاظ: **لوچ:** بھینگا، جو ایک کو دو دیکھے۔ **غوچ:** مینڈھا۔

ترجمہ مع مطلب: جو کہ اپنے بزرگوں سے یعنی اپنے سے بڑوں سے لڑتا ہے وہ اپنا خون آپ بہاتا ہے۔ (قطعہ) جو کہ چھوٹا ہو کر اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے وہ بھینگا ہے۔ سچ کہتے ہیں کہ بھینگے کو ایک کے دو دکھائی دیتے ہیں، اگر تو اپنے سر کے ساتھ مینڈھے سے ٹکر لے گا تو بہت جلد اپنی پیشانی کو ٹوٹا ہوا دیکھے گا۔

حکمت (۴۵) **پنجہ با شیر انداختن و مشت بر شمشیر زدن کار خردمنداں نیست۔**

جنگ و زور آوری مکن بامست	بیت	پیش سر پنجہ در بغل نہ دست

حلِ الفاظ: **سر پنجہ:** ہاتھ کا پنجہ۔ مراد زبردست کا ہاتھ۔ **مشت:** گھونسا۔

ترجمہ مع مطلب: شیر سے پنجہ لڑانا اور تلوار پر گھونسا مارنا، عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔ (بیت) مست کے ساتھ لڑائی مت کر اور قوت مت آزما۔ قوی پنجہ کے مقابل میں تو اپنا ہاتھ بغل میں دے لے یعنی پنجہ کرنے سے پرہیز کر۔

پند (۴۶) **ضعیفے کہ با قوی دلاوری کند یارِ دشمن ست در ہلاک خویش۔**

سایہ پروردہ راچہ طاقتِ آں	قطعہ	کہ رود با مبارزاں بقتال
سست بازو بجہل میفگند		پنجہ با مردِ آہنیں چنگال

حلِ الفاظ: **یارِ دشمن:** دشمن کا مددگار۔ **سایہ پروردہ:** ناز و نعمت میں پلا ہوا۔ **مبارز:** دلیر۔ **سست بازو:** کمزور۔ **آہنیں چنگال:** جس کا پنجہ لوہے کا سا ہو۔

ترجمہ مع مطلب: جو شخص کمزور ہو کر طاقتور کے ساتھ دلیری کرتا ہے وہ اپنی ہلاکت میں اپنے دشمن کی امداد کر رہا ہے۔ (قطعہ) ناز سے پلے ہوئے میں کیا طاقت اور کیا ہمت ہے کہ وہ دلیروں کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لیے جائے۔ کمزور بازوؤں والا ناسمجھی کی وجہ سے لوہے جیسے سخت پنجہ والے کے ساتھ پنجہ لڑاتا ہے۔

حکمت (۴۷) **ہر کہ نصیحت نشنود سرِ ملامت شنیدن دارد۔**

چوں نیاید نصیحتم در گوش	شعر	اگرت سرزنش کنم خاموش

حلِ الفاظ: **سر:** خیال۔ **سرزنش:** تنبیہ۔ **خاموش:** چپ۔

ترجمہ مع مطلب: جو شخص ناصح کی نصیحت نہیں سنتا ہے وہ ملامت سننے کا خیال رکھتا ہے۔ (شعر) جب میری نصیحت تیرے کان میں نہ آئے یعنی جب تو میری نصیحت نہیں سنتا ہے، تو اگر میں تجھ کو تنبیہ کروں خاموش رہ۔

حکمت (۴۸) بے ہنرمنداں را نتوانند دید ہمچناں سگ بازاری سگ صیدی را مشغلہ برآرند و پیش آمدن نیارند یعنی چوں سفلہ بہ ہنر با کسے بر نیاید بخبثش در پوستیں افتد۔

کند ہر آئینہ غیبت حسود کوتہ دست	بیت	کہ در مقابلہ گنگش بود زبان مقال

حل الفاظ: سگِ بازاری: بازاری عام کتے۔ **سگ صید:** شکاری کتے۔ **مشغلہ:** سے مراد کتوں کا بھونکنا ہے۔ **یاریدن یارستن:** سکنا طاقت رکھنا۔ **خبث:** کسی کو برا کہنا اور ناخوش ہونا۔ **در پوستین افتادن:** عیب جوئی، عیب گوئی۔ **غیبت:** کسی کے پیچھے اس کی برائی کرنا۔ **کوتہ دست:** عاجز۔ **حسود:** حسد کرنے والے۔ **مقال:** بات کرنا۔ **گنگ:** گونگی۔

ترجمہ مع مطلب: بے ہنر لوگ ہنرمندوں کو حسد اور بغض کی وجہ سے نہیں دیکھ سکتے یعنی برداشت نہیں کرتے جیسے بازاری کتے شکاری کتے کو مشغلہ بنا لیتے ہیں، یعنی دور سے ہی بھوں بھوں کرتے ہیں اور سامنے آنے کی طاقت نہیں رکھتے، مطلب یہ ہے کہ جب کوئی کمینہ پست مرتبہ ہنر سے کسی پر غالب نہیں آتا تو اپنی اندرونی خباثت کی وجہ سے صاحب ہنر کے عیب تلاش کرنے میں لگ جاتا ہے۔ (بیت) حسد کرنے والا جب کچھ نہیں کر سکتا اور عاجز ہو جاتا ہے۔ البتہ غیبت کرتا ہے، یعنی صاحب ہنر کو اس کی پیٹھ پیچھے برا کہتا ہے اس لیے کہ سامنے بولنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

حکمت (۴۹) اگر جورِ شکم نیستے ہیچ مرغ در دام صیاد نیفتادے بلکہ صیاد خود دام ننہادے۔

شکم بند دست است و زنجیر پائے	بیت	شکم بندہ نادر پرستد خدائے

حل الفاظ: جورِ شکم: پیٹ کا ظلم۔ **مرغ:** پرند مراد جانور۔ **صیاد:** شکاری۔ **دام نہادن:** جال لگانا۔

ترجمہ مع مطلب: اگر پیٹ کا ظلم نہ ہوتا یعنی پیٹ کی مجبوری نہ ہوتی تو کوئی جانور شکاری کے جال میں نہ پھنستا بلکہ شکاری خود ہی جال نہ لگاتا۔ (بیت) پیٹ ہاتھ کی قید اور پاؤں کی زنجیر ہے، پیٹ کا بندہ خدا کو کم پوجتا ہے۔

پند (۵۰) حکیماں دیر دیر خورند و عابداں نیم سیر و زاہداں سدِ رمق و جواناں تا طبق برگیرند و پیراں تا عرق بکنند اما قلندراں چنداں بخورند کہ در معدہ جائے نفس نماند و بر سفرہ روزیِ کس۔

اسیر بندِ شکم را دو شب نگیرد خواب	شعر	شبے ز معدہ سنگی شبے ز دل تنگی

حل الفاظ: حکیماں: جمع حکیم، عقلمند۔ **عابداں:** جمع عابد۔ **زاہداں:** جمع زاہد۔ **سدِ رمق:** جینے جوگا۔ **قلندراں:** جمع قلندر، آزاد

مرد۔ **کندہ:** ناتراش۔ **جائے نفس:** سانس کی جگہ۔ **سُفرہ:** دستر خوان۔ **شبے زمعدہ تنگی:** ایک رات پیٹ میں بھاری پن سے۔ **شبے زدل تنگی:** ایک رات بھوک کی پریشانی سے۔ **اسیر بند شکم:** پیٹ کے بندے۔

ترجمہ مع مطلب: عقلمند لوگ دیر دیر میں کھاتے ہیں تاکہ ہضم ہو جائے اور عبادت گذار آدمی بھوک، تاکہ عبادت میں خلل نہ پڑے اور پرہیز گار اتنا جس سے زندگی باقی رہے، اور جوان اس وقت تک کھاتے ہیں جب تک کھانے کی سینی آگے سے نہ اٹھا لی جائے، اور بوڑھے اس وقت تک کھاتے رہتے ہیں جب تک پسینہ پسینہ نہ ہو جائیں لیکن قلندر اتنا کھاتے ہیں کہ معدہ میں سانس لینے کی جگہ باقی نہیں رہتی، اور دستر خوان پر ایک آدمی کی خوراک باقی نہیں رہتی۔ (شعر) پیٹ کے بندے کو دو رات نیند نہیں آتی ہے ایک رات بھوک کی وجہ سے اور ایک رات زیادہ کھا لینے کی بنا پر۔ پیٹ کے بھاری پن کی وجہ سے۔

حکمت (۵۱) مشورت با زناں تباہ ست وسخاوت با مفسداں گناہ۔

ترحم بر پلنگ تیز دنداں	شعر	ستمگاری بود بر گوسفنداں

حلِ الفاظ: **مشورت:** مشورہ۔ **تباہ:** ضائع و باطل۔ **پلنگ:** تیندوا۔ **خبیث:** کمینہ۔

ترجمہ مع مطلب: عورتوں کے ساتھ مشورہ کرنا تباہی ہے اور مفسدوں کے ساتھ سخاوت سے پیش آنا گناہ ہے۔ (شعر) تیز دانتوں والے تیندوے پر رحم کھانا بکریوں کی جان پر ظلم وستم ہے۔

حکمت (۵۲) ہر کرا دشمن پیش ست اگر نکشد دشمنِ خویش ست۔

سنگ در دست و مار بر سر سنگ	بیت	خیرہ رائی بود قیاس و درنگ

وگروہے بخلاف ایں مصلحت دیدہ اندوا گفتہ اند کہ در کشتن بندیاں تامل اولیٰ تر ست بحکم آنکہ اختیار باقی است تواں کشت وتواں ہشت اگر بے تامل کشتہ شود محتمل ست کہ مصلحتے فوت شود وتدارک مثل آں ممتنع باشد۔

نیک سہل ست زندہ بیجاں کرد شرطِ عقل ست صبر تیر انداز	مثنوی	کشتہ را باز زندہ نتواں کرد کہ چوں رفت از کماں نیاید باز

حلِ الفاظ: **خیرہ رائی:** بیوقوفی۔ **قیاس:** اندازہ۔ **بندیاں:** جمع بندی، قیدی۔ **ممتنع:** محال۔ **نیک:** خوب۔ **تدارک:** بدل پانا۔

ترجمہ مع مطلب: جس کے سامنے دشمن ہے اگر وہ نہ مار ڈالے اپنا دشمن ہے (بیت) پتھر ہاتھ میں ہے اور دوسرے پتھر پر سانپ ہے۔ بیوقوفی ہوئے سوچنا اور مارنے میں دیر کر دینا۔ اور ایک گروہ نے اس کے خلاف مصلحت سمجھی ہے اور کہا ہے کہ قیدیوں کے قتل کے حکم میں تامل اور دیر مناسب ہے اس واسطے کہ تامل کی صورت میں اختیار باقی ہے کہ ماریں یا چھوڑ دیں۔ اگر

قیدی کو بے تامل مار ڈالا جائے تو بعض مرتبہ ایسی مصلحت فوت ہو جاتی ہے، کہ پھر اس کا تدارک (جبر نقصان) محال ہوتا ہے، (مثنوی) زندہ کو مار ڈالنا بہت آسان ہے۔ قتل کیے ہوئے کو زندہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ اسی لیے تیرانداز کو سوچ سمجھ کر تیر چلانا چاہیے کہ تیر جب کمان سے نکل جاتا ہے تو پھر لوٹ کر نہیں آ سکتا۔

حکمت (۵۳) حکیمے کہ باجہال در افتد باید کہ توقع عزت ندارد و اگر جاہلے بزبان آوری بر حکیمے غالب آید عجب نیست کہ سنگےست کہ گوہر رامی شکند۔

نہ عجب فرورود نفس	قطعہ	عند لیب غراب ہم قفس
گر ہنرمندے از اوباش جفائے بیند	قطعہ	تادلِ خویش نیازارد و درہم نشود
سنگِ بدگوہر اگر کاسہ زریں شکند		قیمت سنگ نیفزاید وزرکم نشود

حلِ الفاظ: حکیم: دانا۔ جہال: جمع جاہل کی۔ درافتد: از مصدر در افتادن، کنایہ ہے خصومت و جنگ سے۔ زبان آور: زبان چلانے والا، منہ زور۔ گوہر: موتی۔ نفس فرورود: سانس گھٹ جائے، بند ہو جائے۔ عندلیب: بلبل۔ غراب: کوا۔ کاسہ زریں: سونے کا پیالہ۔ اوباش: رندو بے باک۔ بدگہر: بداصل۔

ترجمہ مع مطلب: اگر کوئی عالم یا عقلمند جاہلوں سے الجھتا ہے تو اس کو عزت کی اُمید نہ رکھنی چاہیے اور اگر کوئی جاہل اپنی زبان آوری میں کسی عالم پر غالب آ جائے تو یہ کچھ تعجب کی بات نہیں۔ اس لیے کہ وہ اس پتھر کے مانند ہے جو موتی کو توڑ دیتا ہے۔ (بیت) اگر اس کا دم گھٹ جائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں جبکہ بلبل کو کوے کے ساتھ پنجرے میں بند کر دیا جائے۔ (قطعہ) اگر کوئی صاحب ہنر کسی اوباش (کمینہ رند) سے کوئی سختی دیکھے تو اس کو اپنا دل رنجیدہ نہ کرنا چاہیے اور نہ خفا ہونا چاہیے اس لیے کہ صاحب ہنر کاسہ زرین کے مانند ہے اور وہ رند پتھر کے مثل ہے۔ بداصل پتھر سے اگر سونے کا پیالہ ٹوٹ جائے تو پتھر کی قیمت کچھ زیادہ نہ ہوگی اور سونے کی قیمت کم نہ ہوگی۔

حکمت (۵۴) خردمندے را کہ در زمرہ اجلاف سخن بہ بندد شگفت مدار کہ آواز بربط با غلبہ دہل برنیاید و بوئے عبیر از گندِ سیر فرو ماند۔

بلند آواز ناداں گردن افراخت	مثنوی	کہ دانا را بہ بے شرمی بینداخت
نمیدانند کہ آہنگ حجازی		فروماند زبانگ طبل غازی

حلِ الفاظ: زمرہ اجلاف: رندوں کی جماعت، کمینوں کا گروہ۔ شگفت: تعجب۔ بربط: نام ساز کا۔ دہل: ڈھول۔ عبیر: خوشبو مرکب ہے۔ گند: بدبو۔ سیر: لہسن۔ واماند: دب جائے عاجز ہو جائے۔ آہنگ: حجازی، موسیقی کے بارہ پردوں میں ایک پردہ

ہے۔ **غازی:** نٹ۔

ترجمہ مع مطلب: اگر کسی عقلمند کا کمینوں یعنی جاہلوں کے گروہ میں ناطقہ بند ہو جائے تو تعجب مت کر اس لیے کہ بربط کی آواز ڈھول کی آواز پر غالب نہیں آتی ہے، اور عبیر کی خوشبو لہسن کی بدبو کے سامنے دب جاتی ہے اور عاجز ہو جاتی ہے۔

(مثنوی) بلند آواز نادان نے گردن بلند کی کہ عقلمند کو بے شرمی سے رسوا کر دے تو یہ نہ سمجھے کہ میں نے اس کو نیچا دکھایا ہے کہ وہ اتنا نہیں جانتا ہے کہ باجہ کی حجازی آواز نٹ کے ڈھول کی دھوں دھوں سے دب جاتی ہے۔

حکمت (۵۵) جوہر اگر در خلاب افتد ہماں نفیس ست و غبار اگر بر فلک رود ہماں خسیس استعداد بے تربیت دریغ است و تربیتِ نا مستعد ضائع خاکستر نسبتے عالی دارد کہ آتش جوہر علوی ست ولیکن چوں بنفسِ خود ہنرے ندارد با خاک برابر ست و قیمت شکر نہ از نے ست کہ آں خود خاصیت وے ست۔

پیمبر زادگی قدرش نیفزود	مثنوی	چوں کنعاں را طبیعت بے ہنر بود
گل از خارست ابراہیم از آزر		ہنر بنمای اگر داری نہ گوہر

حلِ الفاظ: خلاب: کیچڑ۔ نفیس: پاکیزہ۔ خسیس: کمینہ، کم قدر۔ استعداد: صلاحیت، لیاقت۔ تربیت نا مستعد: نااہل کی تربیت۔ خاکستر: راکھ۔ کنعان: نوح علیہ السلام کا بیٹا۔ آزر: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام ہے جو بہترین بت تراش تھے۔

ترجمہ مع مطلب: موتی اگر کیچڑ میں پھنس جائے پھر بھی نفیس ہے، غبار اگر آسمان پر چڑھ جائے تو اسی طرح کثیف ہے، صلاحیت ہو اور تربیت نہ ہو تو افسوس ہے اور نااہل کی تربیت بے سود ہے، راکھ اگرچہ نسبت عالی رکھتی ہے کیونکہ آگ ایک جوہر علوی ہے لیکن چونکہ راکھ اپنی ذات میں کوئی ہنر نہیں رکھتی اس لیے خاک کے برابر ہے اور شکر کی قیمت اس کی نَے (گنّے) سے نہیں ہے، کیونکہ وہ تو خود اس کی خاصیت ہے یعنی شکر کی قیمت اس کی نَے کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اپنے خواص کی وجہ سے ہے۔

(مثنوی) چونکہ کنعان کی طبیعت بے ہنر تھی پیمبر زادگی (پیغمبر کا بیٹا ہونا) اس کے مرتبہ کو نہ بڑھا سکی، اگر تجھ میں ہنر ہے تو ظاہر کر۔ ذات بتانے کی ضرورت نہیں کہ پدرم سلطان بود پھول کانٹوں میں پیدا ہوتا ہے اور ابراہیم جیسا جلیل القدر نبی آزر سے عالمِ وجود میں آتا ہے۔

حکمت (۵۶) مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید دانا چوں طبلہ عطارست خاموش و ہنر نمائی و نادان چوں طبل غازی بلند آواز و میاں تہی

مثلے گفتہ اند صدیقاں	قطعہ	عالم اندر میانہ جہال
مصحفے در کنشتِ زندیقاں		شاہدے درمیان کورانست

حَلِّ الفَاظ: مُشک: سیاہ رنگ خوشبودار دوا ہے۔ **عطار:** عطر تیل فروخت کرنے والا۔ **طبلہ عطار:** عطار کا ڈبہ۔ **غازی:** نٹ۔ **تہی:** خالی۔ **جہال:** جمع جاہل۔ **صدیقاں:** جمع صدیق، مخلص، راست گو۔ اور ایک مرتبہ ہے نبوت کے بعد۔ **شاہدے:** ایک معشوق۔ **کوراں:** جمع کور۔ اندھا۔ **مصحف:** قرآن۔ **زندیقاں:** جمع زندیق، بے دین۔

تَرجَمہ مع مَطلَب: مشک وہ ہے جو خود خوشبو دے اور بتادے کہ میں مشک ہوں نہ کہ عطر فروش کہے کہ یہ مشک ہے، عقلمند عطار کے ڈبہ کی طرح خاموش اور ہنر ظاہر کرنے والا ہوتا ہے اور نادان بازی گر کے ڈھول کی طرح بلند آواز اور اندر سے خالی ہوتا ہے۔ (قطعہ) عالم جاہلوں کے درمیان کیسا ہے سچے لوگوں نے ایک مثال کہی ہے، اندھوں میں ایک معشوق ہے یا بے دینوں کے عبادت خانہ میں ایک قرآن ہے۔

پند (۵۷) دوستے را کہ بعمرے فراچنگ آرند نشاید کہ بیکدم بیاز ارند

سنگے بچند سال شود لعل پارہ	بیت	زنہار تا بیک نفسش لشکنی بسنگ

حَلِّ الفَاظ: فراچنگ آوردن: حاصل کرنا۔ **لعل پارہ:** لعل کا ٹکڑا۔ **سنگ:** پتھر۔

تَرجَمہ مع مَطلَب: جو ایک دوست کہ اس کو تمام عمر میں حاصل کریں۔ اس کو دم بھر میں رنجیدہ نہ کرنا چاہیے۔ (بیت) پتھر چند سال میں لعل کا ٹکڑا بنتا ہے۔ ہرگز ایک دم میں اس کو پتھر سے نہ توڑنا چاہیے۔

حکمت (۵۸) عقل در دستِ نفس چناں گرفتار ست کہ مرد عاجز در دستِ زن گربز۔

درِ خرمی بر سرائے بند	شعر	کہ بانگ زن ازوے برآید بلند

حَلِّ الفَاظ: زنِ گربز: مکار بیوی۔ **درخرمی:** خوشی کا دروازہ۔ **بانگ زن:** عورت کی آواز۔

تَرجَمہ مع مَطلَب: عقل نفس کے ہاتھوں ایسی گرفتار ہے جیسا کہ مرد عاجز مکار عورت کے ہاتھ میں۔ (شعر) خوشی کا دروازہ اس گھر پر بند کر دو کہ جس سے عورت کی آواز زور سے باہر نکلے، یعنی جس گھر میں ایسی عورتیں ہوں کہ ان کی آواز باہر جاتی ہو اس گھر سے خوشی کی امید مت رکھو۔

پند (۵۹) رائے بے قوت مکر و فسون ست و قوت بے رای جہل و جنون۔

تمیز باید و تدبیر و عقل و آنگہ ملک	شعر	کہ ملک و دولتِ ناداں سلاح جنگ خداست

حَلِّ الفَاظ: رائے: تدبیر۔

تَرجَمہ مع مَطلَب: رائے قوت کے بغیر مکر و فریب ہے اور قوت بغیر رائے کے جہالت اور جنون ہے۔ (شعر) پہلے تمیز تدبیر

اور عقل چاہیے، بادشاہ کے لیے پھر ملک اس لیے کہ نادان کے ہاتھ ملک وسلطنت آنا خدا سے بغاوت کے ہتھیار ہیں۔

حکمت (۶۰) جوانمرد کہ بخورد و بدہد بہ از عابدے کہ ببرد و بنہد۔

حلِ الفاظ: جوانمرد: سخی۔ عابد: عبادت کرنے والا۔

ترجمہ مع مطلب: جو سخی کھائے اور دے اس عابد سے بہتر ہے جو لے جائے اور جمع کر کے رکھ دے۔

پند (۶۱) ہر کہ ترکِ شہوت از بہرِ قبولِ خلق دادہ است از شہوت حلال در شہوت حرام افتادہ است۔

عابد کہ نہ از بہر خدا گوشہ نشیند	شعر	بیچارہ در آئینہ تاریک چہ بیند

حلِ الفاظ: ترکِ شہوت: خواہشات چھوڑنا۔ آئینہ تاریک: زنگ آلود آئینہ۔

ترجمہ مع مطلب: جو شخص مخلوق میں مقبولیت حاصل کرنے کے لیے جائز خواہشات کو چھوڑ دیتا ہے وہ حلال خواہش سے حرام خواہش میں پڑ جاتا ہے۔ (شعر) جو عابد خدا کے لیے گوشہ میں نہیں بیٹھتا ہے اس کا دل زنگ آلود آئینہ کی طرح ہے، بے چارہ زنگ آلود آئینہ میں کیا دیکھ لے گا۔ مطلب یہ ہے کہ بے معرفت دل کیا مشاہدہ حاصل کرے گا۔

حکمت (۶۲) اندک اندک خیلے شود و قطرہ قطرہ سیلے گردد یعنی آنکہ قوت ندارد سنگ خردہ نگاہ میدارد تا وقت فرصت و مار از دماغ خصم بر آرد۔

قَطْرٌ عَلٰى قَطْرٍ اِذَا اتَّفَقَتْ نَهْرٌ	شعر	وَ نَهْرٌ اِذَا اجْتَمَعَتْ بَحْرٌ
اندک اندک بہم شود بسیار	شعر	دانہ دانہ ست غلہ در انبار

حلِ الفاظ: دمار از دماغ بر آوردن: ہلاک کرنا۔ بحر: سمندر۔ انبار: ڈھیر۔

ترجمہ مع مطلب: تھوڑا تھوڑا بہت اور قطرہ قطرہ سیلاب ہو جاتا ہے۔ یعنی جو شخص ہاتھوں میں قوت نہیں رکھتا تو وہ سنگریزے جمع رکھتا ہے تاکہ فرصت کے وقت دشمن کو ہلاک کر دے۔ (شعر) جب قطرہ قطرہ اکٹھا ہو جائے تو نہر بن جاتی ہے، اور ایک نہر دوسری نہر سے مل کر سمندر ہو جاتا ہے۔ (شعر) تھوڑا تھوڑا مل کر بہت ہو جاتا ہے اور دانہ دانہ جمع ہو کر غلہ کا انبار ہو جاتا ہے۔

حکمت (۶۳) عالم را نشاید کہ سفاہت از عامی بحلم در گذارد کہ ہر دو طرف را زیان دارد و ہیبت ایں کم شود و جہل آں مستحکم۔

چو باسفلہ گوئی بلطف و خوشی	شعر	فزوں گردوش کبر و گردن کشی

حلِّ الفاظ: سفاہت: نادانی، کمینہ پن۔ **حلم:** بردباری۔ **عامی:** عام آدمی جاہل۔ **سفلہ:** بیوقوف۔ **کبر:** تکبر۔

ترجمہ مع مطلب: عالم کو جاہل کی بے وقوفی کو بردباری سے معاف نہ کرنا چاہیے اس لیے کہ دونوں کے لیے نقصان دہ ہے۔ عالم کا وقار کم ہو جاتا ہے، جاہل کی جہالت بڑھ جاتی ہے۔ (شعر) جب تو کمینہ سے نرمی اور پاکیزگی سے گفتگو کرے گا تو اس کا غرور اور سرکشی بڑھ جائے گی۔

حکمت (۶۴) معصیت از ہر کہ صادر شود ناپسندست و از علما ناخوبتر کہ علم سلاحِ جنگ شیطان ست و خداوندِ سلاح را چوں باسیری برند شرمساری بیش برد۔

عامیٔ ناداں پریشاں روزگار	مثنوی	بہ ز دانشمند نا پرہیزگار
کاں بنا بینائی از راہ افتاد		ویں دو چشمش بود در چاہ اوفتاد

حلِّ الفاظ: معصیت: گناہ۔ **چاہ:** کنواں۔ **دانشمند ناپرہیزگار دو:** عالم غیر متقی۔

ترجمہ مع مطلب: گناہ جس شخص سے بھی صادر ہو اچھا نہیں اور عالموں سے گناہ صادر ہونا بہت ہی برا ہے اس لیے کہ علم شیطان سے لڑنے کا ہتھیار ہے اور صاحب ہتھیار کو جب قید کر لیتے ہیں تو اس کو زیادہ شرمندگی ہوتی ہے۔

(مثنوی) جاہل کم عقل پریشان زمانہ اس عالم سے بہتر ہے جو باوجود علم کے خدا کی نافرمانی کرے اس لیے کہ وہ اندھا ہونے کی وجہ سے راستہ بھٹک گیا، اور یہ یعنی عالم دونوں آنکھیں ہونے کے باوجود کنویں میں گر پڑا اس لیے یہ زیادہ افسوس کے لائق ہے۔

حکمت (۶۵) جان درحمایت یکدم ست و دنیا وجودے میان دو عدم دین بدنیا فروشاں خراند یوسف را فروشند تاچہ خرند آیت ﴿ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ﴾

بقولِ دشمن پیمان دوست بشکستی	بیت	ببیں کہ از کہ بریدی وبا کہ پیوستی

حلِّ الفاظ: دم: سانس۔ **عدم:** نہ ہونا، ضدِ وجود۔ **پیمانِ دوست:** دوست سے کیا ہوا وعدہ۔ **از کہ بریدی:** کس سے قطع تعلق کیا۔ **باکہ پیوستی:** کس سے تعلق قائم کیا۔

ترجمہ مع مطلب: جان صرف ایک سانس کے سہارے پر ہے اور دنیا ایک وجود و عدم کے درمیان ہے دین کو دنیا کے عوض فروخت کرنے والے گدھے ہیں۔ یوسف جیسے عزیز کو بیچ کر کیا خرید رہے ہیں، دیکھو اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں کیا فرماتا ہے، اے آدم کی اولاد! میں نے تم سے عہد نہیں لیا تھا اس بات کا کہ شیطان کی بندگی (اطاعت) نہ کرو گے۔ (بیت) دشمن کے کہنے پر تو نے دوست سے کئے ہوئے عہد کو توڑ دیا ذرا غور کر تو نے کس سے قطع تعلق کر کے کس سے تعلق قائم کیا۔

حکمت (۶۶) شیطان با مخلصاں برنیاید و سلطاں با مفلساں۔

داشن مدہ آنکہ بے نماز ست کو فرض خدا نمی گذارد	مثنوی	گرچہ دہنش زفاقہ بازست از قرضِ تو نیز غم ندارد
امروز دو مردہ پیش گیرد مرکن	فرد	فردا گوید ترب ازینجا برکن

حلِ الفاظ: دامش مدہ: اس کو قرض مت دے۔ مرکن: لگن، تغاری۔ ترب: مولی یعنی عضو مخصوص۔

ترجمہ مع مطلب: شیطان خدا تعالیٰ کے مخلص بندوں پر غالب نہیں آتا اور بادشاہ مفلس رعایا پر۔ (مثنوی) جو بے نماز ہے اس کو قرض مت دے اگرچہ اس کا منہ فاقہ سے کھلا ہوا ہو کہ وہ خدا کے فرض کو ادا نہیں کرتا، تیرے قرض کی بھی پروا نہ کرے گا۔ (فرد) آج ایسا آدمی جو خدا تعالیٰ کے فرائض کا تارک ہے اپنی شدید ضرورت کا اظہار کر کے وقت حاجت دو لگن طعام قرض لے لے گا، کل طلب اور تقاضا کے وقت کچھ نہ دے گا اور کہے گا کہ عضو مخصوص اکھاڑ لے یا پشم اکھاڑ لے۔ یعنی فواحش بکے گا۔

حکمت (۶۷) ہر کہ بزندگی نانش نخورند چوں بمیرد نامش نبرند لذت انگور بیوہ داند نہ خداوندِ میوہ یوسف صدیق علیہ السلام درخشک سال سیر نخوردے تا گرسنگاں را فراموش نکند۔

آنکہ در راحت و تنعم زیست حالِ درماندگاں کسے داند	مثنوی	اوچہ داند کہ حالِ گرسنہ چیست کہ باحوالِ خویش درماند
ایکہ بر مرکب تازندہ سواری ہوش دار آتش از خانۂ ہمسایہ درویش مخواہ	قطعہ	کہ خرِ خارکش سوختہ در آب و گل ست کانچہ ازروزنِ او میگذرد دُودِ دل ست

حلِ الفاظ: نامش نبرند: لوگ بھلائی کے ساتھ اس کا نام نہ لیویں۔ صدیق: سچے۔ تنعم: ناز و نعمت میں بسر کرنا۔ گرسنہ: بھوکا۔ مرکب: گھوڑا۔ تازندہ: دوڑنے والا۔ ہُش: مخفف ہوش کا۔ خرِ خارکش: لکڑ ہارے کا گدھا۔ دُود: دھواں۔

ترجمہ مع مطلب: جو شخص لوگ اس کی روٹی زندگی میں نہیں کھاتے ہیں، جب وہ مرجاتا ہے تو اس کا نام بھلائی سے نہیں لیتے، انگور کی لذت بیوہ عورت جانتی ہے (اس لیے کہ محنت سے باغ کے گرے پڑے انگور اٹھا کر لاتی ہے اور سخت بھوک میں کھاتی ہے) نہ میوہ والا یعنی میوہ کے باغات کا مالک انگور کی لذت سے کما حقہ واقف نہیں ہوتا، حضرت یوسف علیہ السلام جن کا لقب صدیق تھا، قحط کے سالوں میں پیٹ بھر کر نہ کھاتے تھے تا کہ بھوکوں کو نہ بھول جائیں۔ (مثنوی) جس نے آرام سے اور ناز و نعمت میں زندگی بسر کی ہو وہ کیا جانے بھوکے کا کیا حال ہے۔ عاجزوں کی حالت وہی شخص جانتا ہے جو کہ اپنی مصیبتوں میں گرفتار رہا ہو۔ (قطعہ) اے وہ شخص کہ تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہے۔ ہوش رکھ کر مسکین لکڑ ہارے کا گدھا کیچڑ میں پھنسا ہوا ہے۔ فقیر ہمسایہ کے گھر سے آگ طلب نہ کر۔ اس لیے کہ اس کے گھر کے روزن سے جو دھواں نکلتا ہے وہ اس کے دل کی آہ ہے۔

حکمت (۶۸) درویش ضعیف حال را در خشکی تنگ سال مپرس کہ چونی الابشرط آنکہ مرہمے بر ریش نہی و معلومے پیش۔

خرے کہ بینی و بارے بگل در افتادہ	قطعہ	بدل برو شفقت کن ولے مرو بسرش
کنونکہ رفتی و پرسیدیش کہ چوں افتادہ		میاں ببند وچو مرداں بگیر ذنب خرش

حلِ الفاظ: چونی: کیسا ہے تو۔ الا: مگر۔ ریش: زخم۔ معلومے: روپیہ پیسہ، اشرفی۔ شفقت: مہربانی۔ ذنب: دم۔

ترجمہ مع مطلب: درویش خستہ حال (مفلس) سے قحط کی تنگ سالی میں مت پوچھ تو کیسا ہے، مگر اس شرط پر کہ تو اس کے زخم پر مرہم رکھے اور روپیہ پیسہ اس کے سامنے (قطعہ) اگر گدھے کو لدا ہوا اور کیچڑ میں پھنسا ہوا دیکھے تو دل سے اس پر مہربانی کر۔ لیکن اس کے قریب مت جا۔ اب اگر تو گیا اور تو نے دریافت کیا کہ کس طرح گر پڑا تو کمر باندھ لے یعنی مستعد ہو جا اور مردوں کی طرح اس کی دم پکڑ کر اس کے گدھے کو اٹھا۔

حکمت (۶۹) دو چیز مخالف عقل ست خوردن بیش از رزق مقسوم و مردن پیش از وقت معلوم۔

قضا دگر نشود در ہزار نالہ و آہ	قطعہ	بشکر یا بشکایت برآید از دہنے
فرشتہ کہ وکیل ست برخزائن باد		چہ غم کند کہ بمیرد چراغ پیر زنے

حلِ الفاظ: مخالف: خلاف۔ مقسوم: تقسیم کیا ہوا تقدیر کا۔ قضا: تقدیر الٰہی۔ نالہ: فریاد۔ وکیل: جس کے سپرد کام کیا گیا ہو۔ وکیل باد: حضرت میکائیل علیہ السلام۔

ترجمہ مع مطلب: دو چیزیں عقل کے خلاف ہیں۔ رزق زیادہ کھانا مقسوم سے (تقسیم کیے ہوئے یعنی تقدیر سے) اور مقررہ وقت سے پہلے مرنا (قطعہ) تقدیر بدل نہیں سکتی اگرچہ ہزار آہ و نالہ بطور شکر و شکایت کے زبان سے نکالے تو۔ اور جو فرشتہ ہوا کے خزانوں پر مقرر ہے اس کو کیا فکر کہ کس بڑھیا کا چراغ گل (بجھنا) ہو جائے گا۔

پند (۷۰) اے طالب روزی بنشیں کہ بخوری واے مطلوب اجل مرو کہ جاں نہ بری۔

جہدِ رزق ارکنی وگر نہ کنی	قطعہ	برساند خدائے عزوجل
ورروی در دہانِ شیر و پلنگ		نخورندت مگر بروز اجل

حلِ الفاظ: اجل: موت۔ جہد: کوشش۔ پلنگ: تیندوا۔

ترجمہ مع مطلب: اے روزی کے تلاش کرنے والے! خدا پر بھروسہ کر کہ وہ تجھ کو روزی پہنچائے گا اور اے موت کے مطلوب یعنی اے وہ شخص جس کی موت آ چکی ہے مت بھاگ کہ ایسا کرنے سے تو جان سلامت نہ لے جائے گا۔ (قطعہ) روزی کے لیے خواہ تو کوشش کرے یا نہ کرے خدائے بزرگ و برتر تجھ کو روزی پہنچائے گا۔ اور اگر تو شیر اور تیندوے کے منہ میں چلا

جائے گا البتہ تجھ کو نہ کھا سکیں گے مگر موت کے دن۔

حکمت (۷۱) **توانگر فاسق کلوخ زراندود ست و درویش صالح شاہدِ خاک آلود وایں یکے دلق موسیٰ ست مرقع وآں ریش فرعون مرصع ولیکن شدت نیکاں روی در فرج دارد و دولت بداں سر در نشیب۔**

خاطر خستہ در نخواہد یافت	قطعہ	ہر کرا جاہ و دولت ست بداں
بسرائے دگر نخواہد یافت		خبرش دہ کہ ہیچ دولت وجاہ

حلِ الفاظ: فاسق: بدکار۔ **کلوخ زراندود:** مٹی کا ڈھیلا جس پر سونا چڑھا ہوا ہو۔ **شاہد خاک آلود:** معشوق مٹی میں بھرا لسا ہوا۔ **دلقِ موسیٰ:** موسیٰ علیہ السلام کی گدڑی۔ **ریشِ فرعون مرصع:** فرعون کی موتیوں سے مزین داڑھی۔ **مرصع:** جڑاؤ۔ **فرج:** کشادگی۔ **سرائے دگر:** دوسرا گھر یعنی عالم آخرت۔ **صالح:** نیک۔

ترجمہ مع مطلب: بدکار مالدار مشابہ ہے اس مٹی کے ڈھیلے کے جس پر سونا ملمع کیا گیا ہو۔ اور صالح فقیر خاک آلود معشوق کی طرح ہے۔ یہ صالح فقیر حضرت موسیٰ کی پیوند پر پیوند لگی ہوئی گدڑی ہے اور وہ مالدار فاسق فرعون کی موتیوں سے سجی ہوئی داڑھی ہے لیکن نیکوں کی سختی کا انجام کشادگی ہے اور بروں کی دولت پستی کی طرف سر جھکائے ہوئے ہے یعنی اس کا انجام ذلت اور پستی ہے۔ (قطعہ) جس کے پاس مرتبہ اور دولت ہو اور وہ اس سے کسی زخمی دل کی مدد نہ کرے اس سے کہہ دو کہ کوئی دولت اور مرتبہ اس کے آخرت میں کام نہ آئے گا۔

حکمت (۷۲) **حسود از نعمت حق بخیل ست کہ بندہ بیگناہ را دشمن میدارد۔**

رفتہ در پوستین صاحب جاہ	قطعہ	مرد کے خشک مغز رادیدم
مردم نیک بخت راچہ گناہ		گفتم اے خواجہ گر تو بدبختی
کہ آں بختِ برگشتہ خود در بلاست	قطعہ	الَا تانخواہی بلا بر حسود
کہ وے راچناں دشمن اندر قفاست		چہ حاجت کہ باوے کنی دشمنی

حلِ الفاظ: **حسود:** بہت حسد کرنے والا۔ **خشک مغز:** دیوانہ، سودائی۔ **در پوستین افتادن:** کسی کی عیب جوئی، عیب گوئی کرنا۔ **الا:** حرف تنبیہ، خبردار۔ **بخت برگشتہ:** بدنصیب۔

ترجمہ مع مطلب: بہت حسد کرنے والا خدا کی نعمت میں بخیل ہے کہ وہ بے گناہ بندے کو دشمن رکھتا ہے۔ (قطعہ) میں نے ایک کم عقل کو دیکھا کہ وہ ایک صاحب مرتبہ کی برائی کر رہا تھا۔ میں نے کہا اے صاحب اگر تو بد بخت ہے تو اس خوش نصیب آدمی کا کیا قصور ہے یعنی تیری بدنصیبی میں اس خوش نصیب کا کیا قصور ہے (قطعہ) خبردار تو کسی حسد کرنے والے کے لیے بھی بلا (مصیبت) کا طالب نہ ہو، وہ بدنصیب خود مصیبت میں گرفتار ہے یعنی حسد کی بیماری میں مبتلا ہے کیا ضرورت ہے کہ تو اس کی دشمنی

کرے کہ اس کے پیچھے ایک ایسا دشمن لگا ہوا ہے (یعنی حسد اور بغض) جس سے اس کو کبھی نجات نہیں مل سکتی۔

حکمت (۷۳) **تلمیذ بے ارادت عاشق بے زرست و رونده بے معرفت مرغ بے پرو عالم بے عمل درخت بے بروزاہد بے علم خانہ بے درمراد از نزول قرآن تحصیل سیرت خوب ست نہ ترتیل سورت مکتوب عامی متعبد پیادہ رفتہ است و عالم متہاون سوار خفتہ عاصی کہ دست بردارد بہ از عابد کہ در سر دارد**

سرہنگ لطیف خوی ولدار	بیت	بہتر رفقیہ مردم آزار

حلّ الفاظ: **تلمیذ**: شاگرد۔ **رونده بے معرفت**: راستہ جانے بغیر چلنے والا۔ **ارادت**: اعتقاد۔ **ترتیل**: قراءت کے ساتھ پڑھنا۔ یعنی ہر حرف کو اس کے مخرج سے ادا کرنا۔ **مکتوب**: لکھا ہوا۔ **عامی متعبد**: جاہل عابد۔ **عالم متہاون**: کاہل عالم۔ **سوار خفتہ**: سویا ہوا سوار۔ **سرہنگ**: سپاہیوں کا افسر۔ **لطیف خو**: پاکیزہ عادت۔ **ولدار**: دل رکھنے والا۔

ترجمہ مع مطلب: وہ شاگرد جس کو استاد سے اعتقاد نہ ہو مفلس عاشق کی طرح ہے جیسے کہ مفلس عاشق محبوب کے وصال سے محروم رہتا ہے اسی طرح ایسا شاگرد علم سے محروم ہوتا ہے۔ راستہ جانے بغیر چلنے والا بے پر کے پرندہ کی طرح ہے اور بے عمل عالم اس درخت کی طرح ہے جس پر پھل نہ آئے، بے علم زاہد اس گھر کی طرح ہے جس کا دروازہ نہ ہو۔ قرآن نازل ہونے کا مقصد اچھے اخلاق سیکھنا ہے۔ نہ کہ لکھی ہوئی سورتوں کا قراءت سے پڑھ لینا۔ جاہل عابد پیدل چلنے والے کی طرح ہے اور کاہل عالم سوئے سوار کی طرح ہے، وہ گناہگار جو معافی گناہ کے لیے خدا کے سامنے ہاتھ اٹھائے اور عابد سے بہتر ہے جو سر میں غرور رکھے۔

(بیت) اچھی عادت والا کوتوال اور سردار مردم آزار (مخلوق کو ستانے والے) عالم سے بہتر ہے۔

قول (۷۴) **یکے را گفتند عالم بے عمل بچہ ماند گفت بز نبور بے عسل۔**

زنبور درشت بے مروت را گوی	بیت	بارے چو عسل نمید ہی نیش مزن

حلّ الفاظ: **زنبور**: شہد کی مکھی۔ **عسل**: شہد۔ **نیش مزن**: ڈنک مت مار۔

ترجمہ مع مطلب: ایک عقلمند سے لوگوں نے کہا کہ بے عمل عالم کس کے مشابہ ہے۔ کہا کہ بغیر شہد والی بھڑ کی طرح ہے۔

(بیت) اس سخت بے مروت بھڑ سے کہہ دو کہ اگر تو شہد نہیں دیتی تو ڈنگ بھی نہ مار۔

قول (۷۴) **مرد بے مروت زن ست و عابد با طمع راہزن۔**

اے بناموس جامہ کردہ سپید دست کوتاہ باید از دنیا	قطعہ	بہر پندار خلق و نامہ سیاہ آستیں چہ دراز و چہ کوتاہ

حلِّ الفاظ: ناموس: عزت۔ پندار: غرور و خیال۔ راہزن: ڈاکو۔
ترجمہ مع مطلب: بے مروت مرد عورت ہے اور لالچی عابد ڈاکو (قطعہ) اے وہ شخص کہ عزت کے لیے اور لوگوں کو سمجھانے کے لیے سفید کپڑے پہن رکھے ہیں یعنی اے ریا کار عابد! اس جامہ سفید سے کیا فائدہ جب کہ تیرا نامہ عمل تو سیاہ ہے۔ دنیا سے ہاتھ کھینچ لینا چاہیے۔ آستین لمبی ہو تو کیا اور چھوٹی ہو تو کیا یعنی برابر ہے۔ دنیا دار زیب و زینت کے لیے لمبی آستین رکھتے تھے۔ اور دین دار وضو کی ضرورت کے لیے چھوٹی آستین بناتے تھے۔

حکمت (۷۶) دو کس را حسرت از دل نرود و پائے تغابن از گل بر نیاید تاجر کشتی شکستہ و وارث با قلندراں نشستہ۔

پیش درویشاں بود خونت مباح	قطعہ	گر نباشد درمیانِ مالت سبیل
یا مرد با یار ازرق پیرہن		یا بکش برخان و ماں انگشت نیل
یا مکن باپیلباناں دوستی		یا بنا کن خانہ در خورد پیل

حلِّ الفاظ: **ازرق پیرہن:** نیلے لباس والا مراد قلندر۔ **پائے تغابن از گل بر نیاید:** جس نقصان کی کیچڑ میں اس کا پاؤں پھنسا ہے اس سے باہر نہیں نکل سکتا۔ **تاجر کشتی شکستہ:** وہ تاجر جس کی مال سے بھری ہوئی کشتی ٹوٹ گئی ہو اور مال سمندر میں ڈوب گیا ہو۔ **وارث با قلندراں نشستہ:** جس کے مال کا وارث قلندروں میں بیٹھنے لگا ہو جن کی عادت مال برباد کرنے کی ہوتی ہے۔
ترجمہ مع مطلب: دو شخصوں کے دل سے حسرت نہیں جاتی اور افسوس و رنج کا پاؤں کیچڑ سے باہر نہیں آتا۔ ایک وہ تاجر جس کی کشتی مال سے بھری ہوئی سمندر میں ٹوٹ جائے اور مال ڈوب جائے۔ دوسرے وہ آدمی جس کا وارث قلندروں میں بیٹھنے لگے۔ اس لیے کہ وارث کے ہاتھ جو مال لگے گا، اس کو سب قلندر مل کر اڑا دیں گے۔ (قطعہ) ① تیرا خون فقیروں کے نزدیک جائز ہووے۔ اگر تیری دولت فی سبیل اللہ خرچ نہ ہووے۔ ② یا تو نیلے کپڑے والے دوستوں کے ساتھ مت جا یعنی قلندروں کی صحبت اختیار نہ کر یا پھر گھر اور اسباب کی بربادی کے لیے تیار ہو جا۔ ③ یا تو پیلبان (ہاتھی بان مہاوت) کے ساتھ دوستی مت کر یا گھر ہاتھی کے قد کے موافق بڑا اور وسیع بنا۔

حکمت (۷۷) خلعت سلطان اگرچہ عزیز ست جامہ خلقانِ خود ازاں بعزت تر و خوان بزرگاں اگرچہ لذیذ خردہ انبان خویش ازاں بہ لذت تر۔

سرکہ از دستِ رنج خویش و ترہ	بیت	بہتر از نانِ دہ خدائے و برہ

حلِّ الفاظ: **خلعت:** وہ لباس جو بادشاہ کی طرف سے مرحمت ہو۔ **خلقان:** جمع خلق کی، پرانے کپڑے۔ **خوان:** لکڑی کا وہ گول ٹرے جس میں کھانا چنتے ہیں۔ **خردہ:** روٹی کے ٹکڑے۔ **انبان:** چمڑے کا تھیلا جس میں فقراء اپنا کھانا رکھتے ہیں۔ **دستِ رنج:** مزدوری۔ **ترہ:** ساگ۔ **برہ:** بکری کا بچہ۔

ترجمہ مع مطلب: بادشاہ کا دیا ہوا خلعت اگرچہ عزیز ہے لیکن اپنے پھٹے پرانے کپڑے اس سے زیادہ عزیز ہیں۔ بڑے لوگوں کا کھانا اگرچہ لذیذ ہے۔ لیکن فقیر کی جھولی کے ٹکڑے اس سے زیادہ مزیدار ہیں۔ (بیت) اپنی مزدوری کی کمائی کا سرکہ اور ساگ سبزی اس روٹی اور گوشت سے بہتر ہے جو گاؤں کے مالک کی جانب سے ہے۔

حکمت (۷۸) خلاف راہ صواب ست وعکس رائے اولوالالباب دارو بگماں خوردن وراہ نادیدہ بے کارواں رفتن امام مرشد محمد غزالی را رحمۃ اللہ علیہ پرسیدند کہ چگونہ رسیدی بدیں منزلت در علوم گفت بدانکہ ہرچہ ندانستم از پرسیدن آں ننگ ندانستم۔

امید عافیت آنگہ بود موافق عمل	قطعہ	کہ نبض را بہ طبیعت شناس بنمائی
بپرس ہرچہ ندانی کہ ذلِ پرسیدن		دلیل راہ تو باشد بعز دانائی

حلِ الفاظ: راہِ صواب: درست راستہ۔ اولوالالباب: عقلمند لوگ۔ دارو: دوا۔ کاروان: قافلہ۔ ننگ: عیب۔ امیدِ عافیت: صحت کی امید۔ طبیعت شناس: طبیعت پہچاننے والا، ماہر حکیم۔ ذل: ذلت۔ عز: عزت۔ امام غزالی: مشہور جید عالم، غزالہ گاؤں کے رہنے والے تھے۔

ترجمہ مع مطلب: کسی دوا کا بغیر تحقیق خاصیت محض گمان سے کھا لینا اور نہ دیکھا ہوا راستہ بغیر قافلہ کے چلنا عقل مندوں کی رائے اور درست راستہ کے خلاف ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ علوم میں اس مرتبہ پر کس طرح پہنچے گئے؟ فرمایا اس طرح کہ جو میں نہیں جانتا تھا اس کے پوچھنے میں میں نے شرم اور عار محسوس نہیں کی۔ (قطعہ) عقل کے موافق صحت کی امید اسی وقت ہوسکتی ہے کہ نبض کسی طبیعت شناس ماہر حکیم کو دکھائی جائے جو بات نہیں جانتا ہے اس کے پوچھنے میں شرم مت کر۔ اس لیے کہ یہ پوچھنے کی ذلت تجھے عزت اور دانائی (عقل مندی) کی طرف راستہ دکھلانے والی ہوگی۔

حکمت (۷۹) ہرچہ دانی کہ ہر آئینہ معلوم تو خواہد شد بپرسیدن آں تعجیل مکن کہ ہیبت سلطنت را زیاں دارد

چو لقماں دید کاندر دستِ داؤد	قطعہ	ہمیں آہن بمعجز موم گردد
نپرسیدش چہ می سازی کہ دانست		کہ بے پرسیدنش معلوم گردد

حلِ الفاظ: ہر آئینہ: البتہ۔ تعجیل: جلدی۔ ہیبت: خوف یہاں دبدبہ مراد ہے۔ زیاں: نقصان۔ معجز: معجزہ۔

ترجمہ مع مطلب: جس بات کو تو جانتا ہے کہ وہ تجھے یقیناً آئندہ معلوم ہو جائے گی اس کے پوچھنے میں جلدی نہ کر اس لیے کہ ایسا کرنے سے سلطنت کے وقار اور دبدبہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ (قطعہ) جب لقمان نے دیکھا کہ داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا معجزہ سے موم ہو جاتا ہے ان سے دریافت نہیں کیا کہ کیا بنا رہے ہو، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ راز ایک نہ ایک دن پوچھے بغیر معلوم ہو

جائے گا۔

قول (۸۰) ہر کہ بابدان نشیند اگرچہ طبیعتِ ایشاں نگیرد لیکن بطریق ایشاں متہم گردد چنانکہ اگر شخصے بخرابات رود بنماز کردن منسوب گردد بخمر خوردن۔

رقم برخود بنادانی کشیدی	مثنوی	کہ ناداں را بصحبت برگزیدی
طلب کردم زدانایاں یکے پند		مرا گفتند باناداں مپیوند
کہ گر دانائے ہری خرباشی		وگرنادانی ابلہ تر بباشی

حلِ الفاظ: **متہم:** جس پر تہمت لگائی گئی ہو۔ **خرابات:** جمع خراب، شراب خانہ، ویرانہ۔ **خمر:** شراب۔ **رقم برخود کشیدن:** اپنے پر عیب لگانا۔ **طلب کردن:** دریافت کرنا۔ **دہر:** زمانہ۔ **ابلہ:** بیوقوف۔

ترجمہ مع مطلب: جو آدمی بروں کے ساتھ بیٹھتا ہے اگرچہ ان کی عادت اختیار نہ کرے لیکن ان کی روش کے موافق اس پر اتہام لگایا جائے گا۔ اگر کوئی شخص شراب خانہ جاتا رہے تو وہ نماز کی طرف منسوب ہوگا یا شراب پینے کی طرف۔ (قطعہ) تو اپنے اوپر نادانی کا عیب لگائے گا اگر نادانوں کی صحبت اختیار کرے گا۔ میں نے عقلمندوں سے ایک نصیحت کرنے کی فرمائش کی، انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ بیوقوفوں سے نہ مل اگر تو عقلمند ہے تو نادانوں کی صحبت سے زمانہ بھر کا گدھا بن جائے گا اور اگر بیوقوف ہے تو اور زیادہ بیوقوف بن جائے گا۔

حکمت (۸۱) حلم شتر چنانکہ معلوم ست اگر طفلے مہارش گیرد و صد فرسنگ بر گردن از متابعتش بر نہ پیچد اما اگر درہ ہولناک پیش آید کہ موجب ہلاک باشد و طفل آنجا بنادانی خواہد رفتن زمام از کفش در گسلاند و دیگر مطاوعت نکند کہ ہنگامِ درشتی ملاطفت مذموم ست و گویند دشمن بملاطفت دوست نگردد بلکہ طمع دشمنی زیادت کند۔

کسے کہ لطف کند باتو خاک پایش باش	قطعہ	وگر خلاف کند دردو چشمش آگن خاک
سخن بلطف وکرم بادرشت خوی مگوی		کہ زنگ خوردہ نگردد مگر بسوہاں پاک

حلِ الفاظ: **حلم:** بردباری۔ **شتر:** اونٹ۔ **مہارش:** اس کی نکیل۔ **فرسنگ:** تین میل کا راستہ۔ **متابعت:** پیروی کرنا۔ **موجب ہلاک:** ہلاکت کا سبب۔ **مطاوعت:** فرمانبرداری۔ **ہنگام درشتی:** سختی کے وقت۔ **ملاطفت:** نرمی۔ **مذموم:** بری۔ **درشت خو:** بری عادت۔ **سوہان:** ریتی۔ **آگن:** امر ہے صدر آگندن سے بمعنی ڈالی۔

ترجمہ مع مطلب: اونٹ کی بردباری جس کو سب لوگ جانتے ہیں ایسی ہے کہ ایک بچہ اس کی نکیل پکڑے اور دو سو فرسنگ یعنی چار کوس اس کو لے جائے اس کی اطاعت سے گردن نہیں موڑتا۔ لیکن اگر خوفناک درہ سامنے آ جائے جو ہلاکت کا سبب ہو سکتا ہو

اور بچہ ناسمجھی سے وہاں لے جانا چاہے تو مہار اس کے ہاتھ سے چھڑا لیتا ہے اور آئندہ اس کی اطاعت نہیں کرتا۔ اس لیے کہ سختی کے وقت نرمی کرنا بہت برا ہے اور عقلمند کہتے ہیں کہ دشمن نرمی سے دوست نہیں بنتا بلکہ دشمن کی طمع (امید لالچ) زیادہ کرتا ہے۔ (قطعہ) جو تجھ سے نرمی کرے تو اس کے پیروں کی خاک بن جا اور اگر مخالفت کرے اس کی دونوں آنکھوں میں خاک جھونک دے۔ درشت خو یعنی بدخو اور تیز مزاج کے ساتھ لطف اور کرم سے بات نہ کر۔ اس لیے کہ زنگ کھایا ہوا لوہا سوہان ہی سے پاک ہوتا ہے یعنی بغیر ریتی کے صاف نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح بدخو کا مزاج درستی پر نہیں آتا جب تک اس کے ساتھ سختی نہ کی جائے۔

حکمت (۸۲) ہر کہ در پیش سخن دیگراں افتد تا مایہ فضلش بدانند پایہ جہلش شناسند۔

ندہد مردِ ہوشمند جواب گرچہ برحق بود فراخ سخن	قطعہ	مگر آنگہ کزو سوال کنند حمل دعویش برمحال کنند

حل الفاظ: مایہ: مقدار۔ فضل: افزونی۔ پایہ: مرتبہ۔ فراخ سخن: زیادہ باتیں بنانے والا، یادہ گو۔ حمل: گمان۔ محال: ناممکن۔ یہاں جھوٹ اور غلط مراد ہے۔

ترجمہ مع مطلب: جو شخص دوسروں کی باتوں میں دخل دیتا ہے تاکہ اس کے فضل وکمال کی مقدار کو سمجھیں لوگ اس کی جہالت کے درجہ کو پہچان لیتے ہیں۔ (قطعہ) عقل مند آدمی جواب نہیں دیتا، مگر اس وقت جب کہ اس سے کوئی بات دریافت کریں۔ اگرچہ زیادہ باتیں بنانے والا (یادہ گو) حق پر ہو اس کے باوجود لوگ اس کے دعویٰ کو غلط اور جھوٹ خیال کرتے ہیں۔

حکمت (۸۳) ریشے درونِ جامہ داشتم و شیخ رحمۃ اللہ علیہ ہر روز پرسیدے کہ چون ست و نپرسیدے کہ کجاست دانستم کہ ازاں احترازمی کند کہ ذکر ہمہ عضوے روانباشد و خردمنداں گفتہ اند ہر کہ سخن نسجد از جواب برنجد۔

تا نیک ندانی کہ سخن عین صواب ست گر راست سخن گوئی و دربند بمانی	قطعہ	باید کہ بگفتن دہن از ہم نکشائی بہ زانکہ دروغت دہد از بند رہائی

حل الفاظ: ریش: زخم۔ درون جامہ: کپڑوں کے اندر۔ چونست: کیسا ہے۔ احتراز: پرہیز۔ عضو: بدن کا حصہ۔ روا: جائز۔ عین صواب: بالکل ٹھیک۔ دہن: منہ۔ بند: قید۔ دروغت: تیرا جھوٹ۔

ترجمہ مع مطلب: میں ایک زخم جامہ کے اندر رکھتا تھا، شیخ رحمۃ اللہ علیہ یعنی حضرت شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ مجھ سے ہر روز دریافت فرماتے کہ زخم کیسا ہے اور یہ نہ پوچھتے کہ کہاں ہے میں سمجھ گیا کہ جگہ کے ذکر سے اس لیے پرہیز فرماتے ہیں کہ ہر عضو کا نام لینا مناسب نہیں، عقلمندوں نے کہا ہے کہ جو شخص بات تول کر نہیں کرتا یعنی سمجھ کر نہیں کرتا وہ جواب سے رنجیدہ ہوتا ہے یعنی تکلیف اٹھاتا ہے۔ (قطعہ) جب تک تو اچھی طرح نہ جان لے کہ یہ بات درست ہے چاہیے کہ بات کہنے کے لیے منہ نہ کھولے اور اگر سچ بات کہنے سے قید میں رہے تو یعنی اگر سچ بولنے سے قید و بند کی مصیبت ہی اٹھانی پڑے وہ اس جھوٹ سے بہتر ہے جو قید سے رہائی دلائے۔

حکمت (۸۴) دروغ گفتن بضربت لازم بماند کہ اگر نیز جراحت درست شود نشاں بماند نہ بینی کہ برادران یوسف علیہ السلام بدروغے کہ موسوم شدند برراست گفتن ایشاں اعتماد نہ ماند قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا۔

یکے را عادت بود راستی وگر نامور شد بنا راستی	قطعہ	خطائے رود در گذارند ازو وگر راست باور ندارند ازو

حلِّ الفاظ: ضربت: چوٹ۔ **راحت:** زخم۔ **موسوم شد:** نام رکھا گیا۔ **اعتماد:** بھروسہ۔ **بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا:** بلکہ تمھارے نفس نے ایک بات گھڑلی ہے۔ **راستی:** سچائی۔ **وگر نامور شد بنا راستی:** اور اگر جھوٹ میں مشہور ہو گیا۔ **راست:** سچ۔

ترجمہ مع مطلب: جھوٹ بولنا کاری چوٹ کے مانند ہے اگر چہ زخم اچھا ہو جائے لیکن اس کا نشان رہ جاتا ہے، کیا تو نہیں دیکھتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی جب جھوٹ میں مشہور ہو گئے؟ پھر ان کے سچ کہنے پر بھی اعتبار نہ ہوا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی ابن یامین کو مصر میں روک لیا اور ان کے بھائیوں نے ابن یامین کا روک لینا حضرت یعقوب علیہ السلام سے بیان کیا تو چونکہ آپ ان کا جھوٹ ایک مرتبہ دیکھ چکے تھے لہٰذا اس سچ کو بھی جھوٹ سمجھ کر فرمایا کہ یہ تمھارے نفس نے ایک جھوٹ بات بنائی ہے۔ (قطعہ) جس کی عادت سچ بولنے کی ہووے وہ اگر ایک مرتبہ کوئی بات غلط بھی کہہ دے تو لوگ اس کی غلطی کی طرف توجہ نہ کریں۔ اور اگر جھوٹ بولنے میں مشہور ہو گیا۔ یعنی جھوٹ میں نام حاصل کر لیا تو ایسا آدمی راست (سچی) بات بھی کہے تو کوئی یقین نہ کرے۔

حکمت (۸۵) اجل کائنات از روئے ظاہر آدمی ست و اذلِ موجودات سگ و باتفاق خردمنداں سگ حق شناس بہ از آدمی ناسپاس

سگے را لقمہ ہرگز فراموش وگر عمرے نوازی سفلہ را	قطعہ	نگردو گرزنی صد نوبتش سنگ بکمتر چیزے آید باتو در جنگ

حلِّ الفاظ: اجل: سب سے بزرگ۔ **کائنات:** موجودات، مخلوقات۔ **اذل:** سب سے زیادہ ذلیل۔ **خردمنداں:** جمع خردمند عقلمند۔ **سگ حق شناس:** حق شناس کتا۔ **سفلہ:** کمینہ۔ **بکمتر چیز:** تھوڑی سی چیز کی وجہ سے۔ **نوازی:** مضارع واحد حاضر از مصدر نواختن۔

ترجمہ مع مطلب: اشرف مخلوقات بظاہر آدمی ہے۔ یعنی مخلوقات میں سب سے بڑے درجہ کا آدمی ہے اور سب سے کم درجہ کا کتا ہے، مگر سب عقل منداس پر متفق ہیں کہ ناشکرے آدمی سے حق شناس کتا بہتر ہے۔ (قطعہ) اگر کتے کو ایک لقمہ دے دے تو وہ ہرگز نہ بھلائے گا اگر چہ اس کے بعد اس کو تو سو مرتبہ پتھر بھی مارے اور اگر تو ساری عمر کمینہ پر نوازشات کرتا رہے۔ اس کے باوجود تھوڑی سی بات پر لڑنے کے لیے تیار ہو جائے۔

حکمت (۸۶) از نفس پرور ہنر پروری نیاید و بے ہنر سروری را نشاید۔

مکن رحم برمردِ بسیار خوار،	مثنوی	کہ بسیار خوارست بسیار خوار
چوگاؤ ارہمی بایدت فربہی		چوخرتن بجور کساں در دہی

حلِ الفاظ: **نفس پرور:** آرام طلب۔ **ہنر پرور:** ہنر پالنا یعنی علم دین کا حاصل کرنا اور بندگی کا حق بجا لانا۔ **سروری:** سرداری، بزرگی۔ **بسیار خوار:** بہت کھانے والا۔ **بسیار خوار:** بہت ذلیل۔ **گاؤ:** بیل۔ **فربہی:** موٹا پن۔

ترجمہ مع مطلب: آرام طلبی سے ہنر پروری نہیں ہوسکتی۔ یعنی آرام طلب ہنر کا قدر دان اور کاسب علم و ہنر نہیں ہوسکتا اور بے ہنر سرداری کے لائق نہیں ہوتا ہے (قطعہ) بہت کھانے والے (پیٹو) پر رحم مت کر اس لیے کہ بہت کھانے والے اپنے پیٹ کے کارن بہت ذلیل ہوتا ہے۔ بیل کی طرح اگر تجھ کو موٹا پا چاہیے تو گدھے کی طرح لوگوں کے ظلم وستم بھی سہنے چاہئیں۔ تا کہ نفس درست ہوتا رہے۔

حکمت (۸۷) **در انجیل آمده است کہ اے فرزندِ آدم اگر توانگری و ہمت مشتغل شوی بمال از من و اگر درویش کنمت تنگدل نشینی پس حلاوت ذکر من کجا دریابی وبعبادت من کے شتابی**

گہ اندر نعمتے مغرور و غافل	قطعہ	گہ اندر تنگ دستی خستہ وریش
چودر سرّا و ضرّا حالت اینست		ندانم کہ بحق پردازی از خویش

حلِ الفاظ: **انجیل:** مشہور آسمانی کتاب جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔ **ار:** اگر۔ **توانگری دہمت:** اگر تجھے مالداری دیتا ہوں۔ **مشتغل:** مشغول۔ **درویش:** غریب، محتاج۔ **حلاوت:** شیرینی۔ **عبادت:** بندگی۔ **خستہ وریش:** زخمی وگھائل۔ **سرّا:** خوشحالی۔ **ضرّا:** تنگ دستی۔ **مغرور:** فریفتہ، متکبر۔

ترجمہ مع مطلب: انجیل میں آیا ہے کہ اے آدم کے بیٹے! اگر میں تجھ کو مالداری عطا کرتا ہوں تو تو مجھ سے اعراض کر کے مال کے ساتھ مشغول ہو جائے گا۔ اور اگر مفلس (غریب) بنا دوں تو تو تنگ دل ہو کر بیٹھ جائے گا۔ میرے ذکر (یاد) کی لذت نہیں پائے گا اور میری بندگی کی طرف نہیں دوڑے گا۔ (قطعہ) تو کبھی نعمت کے درمیان مغرور اور غافل ہے اور کبھی تنگدستی کے درمیان زخمی اور پریشان ہے، جب خوشحالی اور تنگدستی دونوں میں تیرا یہ حال ہے تو تو اپنے سے اعراض کر کے کب حق کے ساتھ مشغول ہوسکتا ہے یعنی اپنی خواہشات کو چھوڑ کر کب اے بندے میرے ساتھ مشغول ہوسکتا ہے۔

حکمت (۸۸) **ارادتِ بیچوں یکے را از تختِ شاہی فرود آرد و یکے را در شکمِ ماہی نکو دارد۔**

وقت ست خوش آں را کہ بود ذکر تو مونس	بیت	ور خود بود اندر شکم حوت چو یونس

حلِ الفاظ: **ارادت:** ارادہ۔ **بیچوں:** بے مثل، نام ہے اللہ پاک کا۔ **فرود آرد:** نیچے لائے از مصدر فرود آوردن، نیچے لانا۔ **در شکم ماہی نکو دارد:** ایک کو مچھلی کے پیٹ میں بہتر حالت میں رکھے۔ **وقت خوش ست:** اچھا وقت یعنی اچھا حال ہے۔ **مونس:** غمخوار، ساتھی۔ **اندر شکم حوت:** مچھلی کے پیٹ میں۔ **چو یونس:** حضرت یونس علیہ السلام کی طرح۔

ترجمہ مع مطلب: تقدیرِ خداوندی ایک کو بادشاہی تخت سے نیچے لاتی ہے یعنی سلطنت چھین لیتی ہے اور ایک کو مچھلی کے پیٹ میں خوشحال رکھتی ہے یعنی بہتر حالت میں رکھتی ہے۔ (بیت) اس شخص کا حال اچھا ہے جس کا ذکر مونس ہے یعنی جس کو ذکر کی معیت حاصل ہے اور غفلت کم طاری ہوتی ہے وہی خوشحال ہے اگرچہ وہ خدا تعالیٰ کو یاد رکھنے والا حضرت یونس علیہ السلام کی طرح مچھلی کے پیٹ میں ہو۔

حکمت (۸۹) اگر تیغِ قہر برکشد نبی وولی سر در کشد و اگر غمزہ لطف بجنباند بداں را بہ نیکاں در رساند

گر بہ محشر خطابِ قہر کند	قطعہ	انبیارا چہ جائے معذرت است
پردہ از روئے لطف گو بردار		کاشقیا را امید مغفرت است

حلِ الفاظ: **سر در کشد:** سرنگوں ہو جائیں۔ **غمزہ لطف:** اشارہ لطف۔ **معذرت:** عذر خواہی۔ **شقیا:** بدبخت۔ **مغفرت:** معافی۔

ترجمہ مع مطلب: اگر حق سبحانہ تعالیٰ قہر کی تلوار کھینچیں تو نبی اور ولی سر جھکا لیں یعنی کسی کی مجال دم مارنے کی نہ ہووے اور اگر اشارہ لطف فرمائیں تو گنہگاروں کو نیکوں کے رتبہ پر پہنچا دیں۔ (قطعہ) اگر میدانِ حشر میں قہر (ناراضی) کا کلام کریں یعنی غصہ سے تخاطب فرمائیں تو انبیاء کے لیے عذر خواہی کا مقام نہ رہے۔ اور کہہ دے تو یعنی عرض کر کہ پردہ روئے لطف سے اٹھاویں کہ ایسا کرنے سے اشقیاء (فاسقوں و بدکاروں) کو بھی مغفرت (بخشش) کی امید ہو جائے گی۔

حکمت (۹۰) ہر کہ بتادیب دنیا راہِ صواب برنگیرد بتعذیب عقبیٰ گرفتار آید ﴿وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ﴾

پند ست خطابِ مہتراں آنگہ بند	فرد	چوں پند دہند نشنوی بند نہند

حلِ الفاظ: **تادیب:** ادب سکھانا۔ **تعذیب:** عذاب کرنا۔ **راہِ صواب:** ٹھیک راستہ۔ **عقبیٰ:** آخرت۔ **مہتر:** سردارِ قوم۔ **خطاب:** کسی کے روبرو کہنا۔ **عتاب:** غصہ۔

ترجمہ مع مطلب: جو شخص دنیا کی تادیب سے یعنی دنیا کی تکالیف اٹھا کر اس سے نیک راہ اختیار نہ کرے گا وہ آخرت کے عذاب میں گرفتار ہوگا۔ چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم سرکشوں کو اس دنیا کی سختی کا مزا چکھا کر اس کے علاوہ آخرت میں بڑا عذاب دیں گے۔ (فرد) بزرگوں کا خطاب یعنی بزرگوں کا کام نصیحت کرنا ہے اس کے بعد سختی کرنا پڑے۔ جب نصیحت کریں اور تُو نہ سنے قید رکھیں گے یعنی سختی کریں گے۔

پند (۹۱) نیک بختاں بحکایت و امثال پیشینگاں پند گیرند ازاں پیش کہ پسینیاں بواقعہ او مثل زنند دزداں دست کوتاہ نکنند تا دستِ شاں کوتاہ نکنند۔

نرود مرغ سوئے دانہ فراز	قطعہ	چوں دگر مرغ بیند اندر بند
پند گیر از مصائبِ دگراں		تا نگیرند دیگراں بتو پند

حلِّ الفاظ: **نیک بخت:** سعادت مند۔ **امثال:** جمع مثل، کہاوت۔ **واقعہ:** سرگذشت۔ **ایشاں:** کی ضمیر راجع ہے پیشینیاں کی طرف۔ **کوتہ:** مخفف ہے کوتاہ کا، پہلے کوتاہ کے معنیٰ کھینچنے کے ہیں دوسرے کوتاہ کے معنی کاٹنے کے ہیں۔ **فراز:** آگے۔

ترجمہ مع مطلب: نیک بخت لوگ اگلے لوگوں کی حکایتیں سن کر نصیحت پکڑتے ہیں اور عبرت حاصل کرتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ بعد میں آنے والے لوگ ان کے واقعات کو ضرب المثل بنائیں اور چور دست درازی سے باز نہیں آتے جب تک ان کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔ (قطعہ) کوئی سمجھدار مرغ دانہ کی طرف نہ جائے گا جب وہ دیکھے گا کہ دوسرا مرغ قید میں ہے۔ دوسروں کی مصائب اور پریشانیوں کو دیکھ کر عبرت حاصل کر تاکہ تیرا حال دیکھ کر دوسرے نصیحت حاصل نہ کریں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر تو دوسروں کے واقعات دیکھ کر نصیحت حاصل نہ کرے گا تو تیرا حشر ایسا ہوگا کہ دوسرے تیرے حال کو دیکھ کر نصیحت حاصل کریں گے۔

حکمت (۹۲) **آں را کہ گوشِ ارادت گراں آفریدہ اند چوں کند کہ بشنود وآں را کہ کمند سعادت می برد چہ کند کہ نرود۔**

شب تاریک دوستانِ خدای	قطعہ	می بتابد چو روزِ رخشندہ
ویں سعادت بزورِ بازو نیست		تا نہ بخشد خدائے بخشندہ
از تو بکہ نالم کہ دگر داور نیست	رباعی	وز دست تو ہیچ دست بالا تر نیست
آں را کہ تو رہ دہی کسے گم نکند		واں را کہ تو گم کنی کسے رہبر نیست

حلِّ الفاظ: **گراں:** بہرے۔ **کمند:** پھانسہ۔ **دین:** خدا کی دوستی۔ **از تو بکہ نالم:** تیری فریاد کس سے کروں۔ **داور:** حاکم۔ **رہ دہی:** ہدایت کرے۔

ترجمہ مع مطلب: جس کا گوشِ ارادت اللہ تعالیٰ نے بہرہ کر دیا ہے یعنی جس کے اللہ تعالیٰ نے باطن (دل) کے کان بہرے بنا دیئے ہیں اور اس کے دل میں صلاحیت پیدا نہیں فرمائی وہ کسی کی نصیحت کس طرح سن سکتا ہے اور جس کو کمند سعادت (آخرت کی خوش بختی) لے جاتی ہے یعنی باری تعالیٰ جس کے گلے میں سعادت کی کمند ڈال کر بھیجتے ہیں وہ کس طرح نیکی کی طرف نہ جائے یعنی وہ نیکی اختیار کرنے پر مجبور ہے۔ (قطعہ) خدا کے دوستوں کی اندھیری رات روشن دن کی طرح روشن رہتی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کی دوستی اور مرتبہ سعادت اپنے زورِ بازو سے حاصل نہیں ہوتا یعنی کسب پر موقوف نہیں ہے، جب تک ہدایت وسعادت کا عطا کرنے والا (خدا) کسی کو سعادت مرحمت نہ فرمائے، مطلب یہ ہے کہ ریاضت اور عبادت اگرچہ وصول الی اللہ کا ذریعہ ہے لیکن جب تک خدا تعالیٰ کسی کی اس راہ میں امداد نہ فرمائیں اور توفیق کو رفیق نہ بنائیں تو ایک قدم بھی سلوک میں چل نہیں سکتا۔ (رباعی) تیری فریاد کس سے کروں۔ اس لیے کہ تیرے سوا کوئی حاکم نہیں ہے اور تیرے ہاتھ کے اوپر کسی کا ہاتھ نہیں ہے، اور جس کو تو راستہ دے یعنی جس کو ہدایت فرمائے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جس کو راستہ نہ دے یعنی جس کو ہدایت عطا نہ فرمائے اس کو راستہ دکھانے والا کوئی نہیں ہے یعنی اس کو کوئی ہدایت نہیں کر سکتا۔

حکمت (۹۳) **گدائے نیک انجام بہ از بادشاہِ نافرجام۔**

غمے کز پیش شادمانی بری	بیت	بہ از شادئے کز پسش غم خوری

حلِ الفاظ: **گدائے نیک انجام:** وہ فقیر جس کا انجام بخیر ہو۔ **بادشاہِ نافرجام:** وہ بادشاہ جس کا انجام خراب ہو جائے یعنی ایمان پر خاتمہ نہ ہو اور آخرت خراب ہو جائے۔ **شادمانی:** خوشی۔ **شادی:** خوشی۔

ترجمہ مع مطلب: وہ فقیر جس کا انجام بخیر ہو یعنی ایمان پر خاتمہ ہو جائے اور آخرت درست ہو جائے اس بادشاہ سے بہتر ہے جس کا انجام خراب ہو جائے۔ (بیت) وہ غم اچھا ہے جس کے بعد تجھ کو خوشی حاصل ہووے اس خوشی سے کہ اس کے نتیجہ میں تو رنج و غم اٹھائے۔ یعنی جس خوشی کے بعد غم و رنج برداشت کرنا پڑے۔ اس خوشی سے وہ غم بہتر ہے جس کے بعد خوشی حاصل ہو۔

حکمت (۹۴) **زمین را از آسمان نثار ست و آسمان را از زمین غبار كُلُّ اِنَاءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيْهِ**

گرت خوئے من آمد ناسزاوار	فرد	تو خوئے نیکِ خویش از دست مگذار

حلِ الفاظ: **نثار ریختن افشاندن:** مراد ہے کہ آسمان زمین پر پانی برساتا ہے۔ **ترشح:** ٹپکنا۔ **ناسزاوار:** نامناسب۔

ترجمہ مع مطلب: زمین کو آسمان سے بارانِ رحمت ملے اور آسمان کو زمین سے غبار پہنچے۔ ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں ہے۔ (فرد) اگر تجھ کو میری عادت نامناسب (بری اور ناپسندیدہ) معلوم ہو تو تُو اپنی نیک اور پسندیدہ عادت کو ہاتھ سے مت دے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر تجھ سے کوئی برائی کرے تو تُو خیال نہ کر اور اپنی طرف سے اس کے ساتھ نیکی کر۔

حکمت (۹۵) **خداوند تبارک و تعالیٰ می بیند و می پوشد و ہمسایہ نمی بیند و می خروشد۔**

نعوذ باللہ اگر خلق غیب داں بودے	بیت	کسے بحال خود از دستِ کس نیاسودے

حلِ الفاظ: **می بیند:** دیکھتا ہے۔ فعل حال از دیدن۔ **می پوشد:** چھپاتا ہے، فعل حال از پوشیدن۔ **می خروشد:** شور کرتا ہے یعنی برائیاں بیان کرتا ہے۔ **نعوذ باللہ:** اللہ کی پناہ۔ **غیب داں:** غیب جاننے والی۔ **بحال خود:** اپنے حال پر۔ **نیاسودے:** از مصدر آسودن، چین نہ پاتا۔ **ہمسایہ:** پڑوسی۔

ترجمہ مع مطلب: خداوند تعالیٰ سب کو دیکھتا ہے اور چھپاتا ہے اور پڑوسی کچھ نہیں دیکھ پاتا اور شور کرتا ہے یعنی برائیاں بیان کرتا ہے۔ بدنام کرتا ہے۔ (بیت) خدا کی پناہ اگر مخلوق غیب جاننے والی ہوتی تو دنیا میں کوئی کسی کے ہاتھ سے چین نہ پاتا۔

حکمت (۹۶) **زر از معدن بکان کندن بدر آید و از دستِ بخیل بجان کندن۔**

دوناں نخورند گوش دارند	قطعہ	گویند امید بہ کہ خوردہ
روزے بینی بکام دشمن		زر ماندہ و خاک سار مردہ

حلِ الفاظ: **معدن:** کان۔ **بکانِ کندن:** کان کھودنے سے۔ **بجان کندن:** جان نکلنے سے۔ **دوناں:** جمع دوں، کمینہ مراد بخیل۔ **گوش داشتن:** کنایہ ہے محافظت و نگہبانی کرنے سے۔ **خاکسار مردہ:** مرنے والا، زندگی ہی میں خاکسار تھا یعنی درہم اور دینار

کو خاک میں چھپانے والا اور کنجوسی کی وجہ سے نظروں میں ذلیل تھا۔

ترجمہ مع مطلب: سونا کان سے کان کھودنے پر نکلتا ہے اور بخیل کے ہاتھ سے اس کی جان نکلنے پر۔ (قطعہ) کمینے نہیں کھاتے ہیں محفوظ رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جمع کر کے کھانے کی امید رکھنا اس کو کھا لینے سے بہتر ہے، ایک دن دشمن کے مقصد کے موافق تو اس کو دیکھے گا کہ سونا اس کا یہیں رہ گیا اور وہ ذلیل مر گیا۔

حکمت (۹۷) ہر کہ بر زیر دستاں نہ بخشاید بجور زبر دستاں گرفتار آید۔

نہ ہر بازو کہ درو ے قوت ہست ضعیفاں رامکن بردل گزندے	مثنوی	بمردی عاجزاں رابشکند دست کہ درمانی بجور زور مندے

حلِ الفاظ: **زیردستاں:** جمع زیردست بمعنی عاجز، ماتحت۔ **زبردستاں:** جمع زبردست مراد ظالم یا افسر ہے۔ **آسیب:** دکھ یا تکلیف۔ **جور:** سختی۔

ترجمہ مع مطلب: جو شخص عاجزوں اور کمزوروں پر رحم نہیں کھاتا ہے وہ کسی ظالم کے ہاتھوں گرفتار ہو جاتا ہے اور تکلیف اٹھاتا ہے۔ (مثنوی) ہر وہ بازو جس میں طاقت ہے اس کو نہ چاہیے کہ وہ مردانگی سے عاجزوں کا ہاتھ توڑ دیوے، کمزوروں کے دل کو تکلیف نہ پہنچا۔ اگر ایسا کرے گا تو کسی ظالم کے ظلم میں گرفتار ہو جائے گا۔

حکمت (۹۸) درویشے بمناجات دری گفت یا رب بر بداں رحمت کن کہ بر نیکاں خود رحمت کردہ کہ مرایشاں را نیک آفریدہ۔

حلِ الفاظ: **مناجات:** سرگوشی، دعا۔ **بداں:** جمع بد۔ **نیک آفیدہ:** تو نے نیک پیدا کیا۔

ترجمہ مع مطلب: ایک اللہ والا فقیر اپنی تنہائی کی دعا میں عرض کر رہا تھا اے پالنے والے بروں پر رحمت کر اس لیے کہ نیکوں پر پہلے ہی تیری یہ رحمت ہے کہ ان کو نیک پیدا کیا ہے۔

حکمت (۹۹) عاقل چوں خلاف درمیاں آید بجہد و چوں صلح بیند لنگر بنہد کہ آنجا سلامت بر کنار ست و اینجا حلاوت درمیاں۔

حلِ الفاظ: **عاقل:** عقل والا۔ **لنگر نہادن:** ٹھہرنا۔ **لنگر نہد:** ٹھہر جائے۔ **خلاوت:** شیرینی۔

ترجمہ مع مطلب: عقلمند جب خلاف (اختلاف) درمیان میں آجائے بچ کر نکل جاتا ہے اور جب صلح وصفائی دیکھتا ہے ٹھہر جاتا ہے اس لیے کہ وہاں اختلاف کی صورت میں سلامتی کنارہ پر ہے اور یہاں صلح وصفائی کی شکل میں شیرینی درمیان میں ہے۔

حکمت (۱۰۰) مقامر راستہ شش میباید ولیکن سہ یک برمی آید۔

ہزار بار چراگاہ خوشتر از میدان	بیت	ولیک اسپ ندارد بدستِ خویش عنان

حلِ الفاظ: **مقامر:** جوا کھیلنے والا۔ **سہ شش:** چوسر کی جیت کی چال ہے یعنی اٹھارہ۔ **سہ یک:** تین کانے یہ ہار کی چال ہے۔ **میدان:** جہاں گھوڑے دوڑائے جائیں۔ **بدست خویش عنان ندارد:** گھوڑا اپنی باگ اپنے قبضہ میں نہیں رکھتا ہے۔

ترجمہ مع مطلب: جواری کو اٹھارہ کا پانسہ پڑنا چاہیے تاکہ وہ بازی جیت جائے اور اس کے تین کانے پڑتے ہیں جس سے بازی ہار جاتا ہے۔ (بیت) دوڑ کے میدان سے چراگاہ ہزاروں گنا اچھی ہے لیکن گھوڑا بیچارہ اپنی باگ اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتا۔ مطلب یہ ہے کہ اگرچہ گھوڑے کے نزدیک چراگاہ گھوڑ دوڑ کے میدان سے ہزاروں گنا بہتر ہے لیکن گھوڑا میدان میں جانے پر مجبور ہے اس لیے کہ اس کی باگ دوسروں کے اختیار میں ہے اور وہ بے اختیار ہے۔

حکمت (۱۰۱) **اول کسے کہ علم برجامہ کرد و انگشتری در دستِ چپ جمشید بود گفتندش چرا زینت بچپ دادی کہ فضیلت راست راست گفت راست را زینت راستی تمام ست۔**

کہ پیرامونِ خرگاہش بدوزند	قطعہ	فریدوں گفت نقاشان چین را
کہ نیکاں خود بزرگ و نیک روزند		بداں را نیک دار اے مرد ہشیار

حلِ الفاظ: **علم برجامہ کرد:** زری کے کپڑے پر نقش و نگار بنوائے۔ **جمشید:** ایران کا مشہور بادشاہ گزرا ہے جو طہمورث کا لڑکا تھا۔ **نقاش:** نقش بنانے والا۔ **پیرامون:** گرداگرد۔ **خرگاہ:** بڑا خیمہ۔ **دست چپ:** بایاں ہاتھ۔ **زینت راستی:** سیدھا ہاتھ ہونے کی فضیلت۔ **تمام ست:** کافی ہے۔ **بدوزند:** نقش و نگار بنائیں۔

ترجمہ مع مطلب: پہلا شخص جس نے کپڑے پر نقش و نگار ایجاد کیے اور انگوٹھی کو بائیں ہاتھ میں پہنا۔ جمشید بادشاہ تھا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہ آپ نے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہن کر اس کو داہنے ہاتھ پر کیوں فضیلت دی؟ جمشید نے کہا داہنے ہاتھ کو راستی کی فضیلت کافی ہے۔ (قطعہ) فریدوں بادشاہ نے چین کے نقاشوں سے کہا کہ وہ اس کے خیمہ کے گرداگرد نقش و نگار بنائیں۔ اس لیے کہ وہ گرد و غبار میں رہتا ہے پس اے مخاطب! تو بھی بروں کو عزیز اور محترم رکھ۔ اس لیے کہ نیک کردار لوگ تو خود ہی نیک اور بزرگ ہیں۔

حکمت (۱۰۲) **بزرگے را پرسیدند کہ چندیں فضیلت کہ دستِ راست راست خاتم در انگشت چپ چرا می کنند گفت ندانی کہ اہلِ فضیلت ہمیشہ محروم باشند۔**

یا فضیلت ہمی دہد یا بخت	شعر	آنکہ حظ آفرید و روزی سخت

حلِ الفاظ: **چندیں فضیلت دست راست راست:** اتنی فضیلت داہنے ہاتھ کو ہے۔ **فضیلت:** بڑائی، بزرگی۔ **خاتم:** انگوٹھی جمع خواتم۔ **انگشت چپ:** بائیں ہاتھ کی انگلی۔ **بخت:** نصیب۔ **حظ:** حصہ۔

ترجمہ مع مطلب: لوگوں نے ایک بزرگ سے دریافت کیا کہ اتنی فضیلت کہ داہنے ہاتھ کو حاصل ہے اس کے باوجود انگوٹھی بائیں ہاتھ میں کیوں پہنتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا تجھ کو یہ بات معلوم نہیں کہ اہلِ فضیلت ہمیشہ محروم رہتے ہیں۔ (ترجمہ:) وہ اللہ

تعالیٰ جس نے روزی اور نصیب اور حصوں کو پیدا کیا وہ یا فضیلت دیتا ہے یا نصیب۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ منصف ہے اسی لیے وہ کسی کو دنیا میں روزی اور نصیبہ عطا فرما دیتا ہے اور کسی کو علم و فضل مرحمت فرماتا ہے کسی کو دولتِ عقبیٰ دیتے ہیں یعنی فضیلت اور کسی کو دولتِ دنیا یعنی روزی وغیرہ ایسا کم ہوتا ہے کہ فضل و بخت ایک جگہ جمع ہو جائیں۔

حکمت (۱۰۳) **نصیحت پادشاہان مسلم کسے راست کہ بیم سرندارد یا امید زر۔**

چہ شمشیر ہندی نہی برسرش برین ست بنیادِ توحید و بس	مثنوی	موحد چہ درپائے ریزی زرش امید و ہراسش نباشد زکس

حلِ الفاظ: **نصیحت پادشاہان:** بادشاہوں کو نصیحت کرنا۔ **مسلم کسے راست:** اس آدمی کا حق ہے۔ **موحد:** صاحب توحید، توحید یہ ہے کہ مخلوق کے اور اپنے افعال کو مظہر افعال حق جانے اور فاعل مطلق اسی کو تصور کرے اور اپنی ذات کو اور تمام موجودات کی ذوات کو مظہر ذاتِ حق سمجھے، خلاصہ یہ ہے کہ مخلوق کی ذوات اور افعال اور اقوال میں حق کو مشاہدہ کرے اور سب کی ہستی کو ہیچ در ہیچ سمجھے۔ **شمشیر ہندی:** ہندی تلوار۔ **امید زر:** روپیہ پیسہ اشرفی کا امید۔ **بیم سر:** جان کا خوف۔

ترجمہ مع مطلب: بادشاہوں کو نصیحت کرنے کا حق اسی شخص کو ہے جو سر کا خوف نہ رکھتا ہو اور زر کی امید۔ (مثنوی) صاحب توحید کے نزدیک برابر ہے کہ اگر تو اس کے پاؤں پر سونا نچھاور کرے یا ہندی کاٹنے والی تلوار اس کے سر پر چلائے۔ موحد کو خدا کے سوا نہ کسی سے خوف ہوتا ہے اور نہ کسی کا ڈر۔ توحید کی بنیاد اسی پر ہے اور بس۔

حکمت (۱۰۴) **شاہ از بہرِ دفع ستمگاران ست وشحنہ برائے خون خواران و قاضی مصلحت جوئے طراران ہرگز دو خصم بحق راضی نروند پیش قاضی۔**

بلطف بہ کہ بجنگ آوری و دل تنگی بقہر ازو بستانند و مزد و سر ہنگی	قطعہ	چو حق معائنہ دانی کہ می بباید داد خراج اگر نگزارد کسے بہ طیبِ نفس

حلِ الفاظ: **دفع ستمگاران:** ظالموں کو ظلم سے روکنا۔ **شحنہ:** کوتوال۔ **خونخوار:** قاتل۔ **طراران:** جمع طرار، جیب تراش، حیلہ گر۔ **خصم بحق:** دو ایسے شخص جو اپنے اپنے حق پر راضی ہوں اور دوسرے کا حق چھیننا نہ چاہتے ہوں ان کو قاضی کے یہاں حاضر ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ **می بباید داد:** جس کا دینا ضروری ہے۔ **بلطف بہ:** یعنی ادائے حق نرمی سے بہتر ہے۔ **بطیب نفس:** خوش دلی سے۔ **خراج:** محصول۔ **بقہر:** غلبہ اور زبردستی سے۔ **مرد سر ہنگی:** سپاہی آدمی۔ **مزد سر ہنگی:** سپاہی کی تنخواہ۔

ترجمہ مع مطلب: بادشاہ ظالموں کو ظلم سے روکنے کے لیے ہے اور کوتوالِ شہر خونخواروں (قاتلوں) کے قلع قمع کے لیے ہے اور قاضی طراروں یعنی مکار، دغا باز، چالاک، جیب تراش افراد کی درستی کے لیے ہے، ہرگز دو ایسے آدمی جو اپنے اپنے حق پر راضی ہوں ان کو قاضی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ (قطعہ) اگر تو غیر آدمی کے حق کو واجب الاداء سمجھتا ہے تو اس کا نرمی اور

لطف کے ساتھ دینا بہتر ہے، دل تنگی اور جنگ آوری سے۔ اگر کوئی آدمی سرکاری محصول خوش دلی سے ادا نہیں کرے گا تو اس محصول کو اس سے زبردستی وصول کر لیں گے عاملین شاہی اور سپاہی۔ (دوسرا ترجمہ) اگر کوئی آدمی سرکاری محصول خوش دلی سے ادا نہ کرے گا تو اس محصول کو اس سے زبردستی وصول کیا جائے گا اور (بطور جرمانہ کے) ساتھ میں سپاہی پیادوں کی اجرت بھی۔

حکمت (۱۰۵) ہمہ کس را دنداں بترشی کند گردد مگر قاضیاں را کہ بہ شیرینی۔

ثابت کند از بہر تو صد خرپزہ زار	شعر	قاضی کہ برشوت بخورد پنج خیار

حلِ الفاظ: **دنداں بترشی کند گردد:** دانت کھٹائی کھانے سے کند ہو جاتے ہیں، کھٹے ہو جاتے ہیں۔ **پنج خیار:** پانچ ککڑی۔ **خرپزہ زار:** خربوزہ کا کھیت۔

ترجمہ مع مطلب: ہر شخص کے دانت کھٹائی کھانے سے کھٹے ہو جاتے ہیں اور قاضی جی کے دانت مٹھائی کھانے سے یعنی رشوت سے۔ مطلب یہ ہے کہ قاضی جی کی تیزی اور سختی اور انصاف پسندی رشوت سے جاتی رہتی ہے۔ (شعر) جو قاضی رشوت میں پانچ ککڑیاں لے لے۔ وہ تیرے لیے سو خربوزے رشوت میں کھانے کی اجازت دیتا ہے یا خربوزے کا کھیت کھانے کی اجازت دیتا ہے۔

حکمت (۱۰۶) قحبہ پیر از نابکاری چہ کند کہ توبہ نہ کند و شحنہ معزول از مردم آزاری۔

کہ پیر خود نتواند زگوشہ برخاست	بیت	جوان گوشہ نشین شیر مردِ راہِ خداست
کہ پیر سُست رغبت را خود آلت برنمی خیزد	فرد	جوانِ سخت پے باید کہ از شہوت پرہیزد

حلِ الفاظ: **قحبہ پیر:** بوڑھی رنڈی۔ **از نابکاری:** بدکرداری یعنی زنا۔ **شحنہ معزول:** برخاست شدہ کوتوال۔ **مردم آزاری:** ظلم۔ **جوان سخت پے:** وہ جوان جس کے اعضاء مضبوط ہوں۔ **آلت برنمی خیزد:** عضو مخصوص استادہ نہیں ہوتا۔ **پیر سست رغبت:** وہ بوڑھا جس کی شہوت کم ہو گئی ہو۔

ترجمہ مع مطلب: بوڑھی رنڈی بڑھاپے میں اگر زنا سے توبہ نہ کرے تو کیا کرے اور برخاست شدہ کوتوال اگر ظلم سے توبہ نہ کرے تو کیا کرے اس لیے کہ اب کوتوالی کا جاہ و جلال نہیں رہا۔ (بیت) جوان گوشہ نشین یعنی جوانِ صالح راہ خدا کا شیر مرد ہے نہ وہ بوڑھا کہ اپنی جگہ سے خود اٹھ نہ سکے۔ مطلب یہ ہے کہ بوڑھا جب ایسا کمزور ہو جائے کہ دوسرے کی مدد کے بغیر اپنی جگہ سے اٹھنے کے قابل نہ ہو اس وقت اگر وہ گوشہ نشینی اختیار کرے تو قابلِ تعریف نہیں۔ (فرد) مضبوط اعضاء والے جوان کو چاہیے کہ وہ خواہشاتِ نفسانی سے پرہیز کرے۔ وہ بوڑھا جس کی خواہش نفسانی کم ہو گئی ہو اس کا تو آلۂ تناسل خود ہی کھڑا نہیں ہوتا ہے۔ وہ اگر پرہیزگار بن جائے تو کیا کمال ہے۔

حکمت (۱۰۷) حکیمے نامور را پرسیدند کہ درختاں را کہ خدائے عزوجل آفریدہ است و برومند ہیچ یک را آزاد نخواندہ اند مگر سرو را کہ ثمرہ ندارد گوئی دریں چہ حکمت ست گفت ہر یکے را دخلے معین ہست بوقتے معلوم گہے بوجود آں تازہ

اندوگاہے بعدمِ آں پژمردہ وسرو راہیچ ازیں نیست و ہمہ وقت خوش ست واین ست صفت آزادگاں۔

بریں کہ میگذرد دل منہ کہ دجلہ بسے	قطعہ	پس از خلیفہ بخواہد گزشت در بغداد
گرت زدست برآید چونخل باش کریم		ورت زدست نیاید چوں سرو باش آزاد

حلِّ الفاظ: نامور: مشہور۔ **برومند:** پھلدار۔ **ہیچ یکے را آزاد نخوانده اند:** سرو کے سوا کسی کو آزاد نہیں کہا جاتا ہے۔ **دخلے معین:** مقررہ آمدنی۔ **گہے:** کبھی۔ **سرو راہیچ ازیں نیست:** نہ کبھی پھل آنے سے تازہ ہوتا ہے اور نہ بے پھل ہونے سے پژمردہ۔ **ایں کہ می بگذرد:** یہ جو کہ فانی ہے۔ **دل منہ:** دل مت لگا۔ **دجلہ:** ملک عراق، شہر بغداد کا مشہور دریا ہے۔ **خلیفہ:** یعنی خلفائے بنی عباس۔ **نخل:** کھجور۔ **کریم:** سخی، شریف۔

ترجمہ مع مطلب: لوگوں نے ایک مشہور حکیم سے پوچھا کہ خدائے بزرگ و برتر نے ہزاروں درخت پیدا کیے اور پھل دار پیدا کئے ہیں، کیا بات ہے کہ کسی کو سرو کے سوا کہ اس پر پھل پھول کچھ نہیں آتا آزاد نہیں کہتے ہیں آپ بیان فرمائیے کہ سرو کے آزاد کہنے میں کیا مصلحت ہے؟ انہوں نے فرمایا۔ ہر ایک درخت کے لیے موسم بہار معین ہے یعنی اس کا پھل متعین ہے اور اس کے آنے کا وقت سب کو معلوم ہے کبھی پھل پھول آنے سے تروتازہ ہوتا ہے اور کبھی ان ہی چیزوں کے نہ ہونے سے پژمردہ ہوتا ہے اور سرو کو ان باتوں میں سے کوئی نہیں ہے۔ نہ کبھی پھل آنے سے تازہ ہوتا ہے اور نہ بے پھل ہونے سے پژمردہ اور ہر وقت سرسبز اور خوش رہتا ہے نہ ایامِ بہار کا اس پر کوئی خاص اثر ہوتا ہے نہ موسم خزاں کا اور آزادوں کی صفت یہی ہے کہ نہ ساون سوکھے نہ بھادوں ہرے۔ (قطعہ) اس دنیا سے کہ فانی ہے دل مت لگا۔ اس لیے کہ دریائے دجلہ خلیفہ کے بعد بھی بغداد میں بہت دنوں تک اسی طرح بہتا رہے گا۔ اگر تجھ سے ہو سکے تو کھجور کے درخت کی طرح سخی ہو جا۔ اور دوسروں کی ضرورتیں پوری کر اور اگر تجھ سے دوسروں کی مقصد برآری نہ ہو سکے تو سرو کے درخت کی طرح آزاد رہ۔

حکمت (۱۰۸) دو کس مردند وتحسر بردند یکے آنکہ داشت ونخورد و دیگر آنکہ دانست ونہ کرد۔

کس نہ بیند بخیل فاضل را	قطعہ	کہ نہ در عیب گفتنش باشد
ور کریمے دو صد گنہ دارد		کرمش عیبہا فرو پوشد

حلِّ الفاظ: **تحسر:** حسرت۔ **بخیلِ فاضل را الخ:** یعنی ایسا کسی نے نہ دیکھا ہوگا کہ لوگ بخیلِ فاضل کی عیب جوئی کی کوشش نہ کرتے ہوں۔ **کریم:** سخی۔ **کرم:** سخاوت۔

ترجمہ مع مطلب: دو شخص مر گئے اور دنیا سے حسرت لے گئے۔ ایک وہ کہ اس نے مال جمع کیا اور اس کو نہ کھایا نہ کھلایا اور دوسرا وہ کہ اس نے جانا یعنی علم حاصل کیا اور اس پر عمل نہ کیا۔ (قطعہ) کسی نے نہ دیکھا ہوگا کہ فاضل کنجوس کی عیب گوئی میں کسی نے زبان بند کی ہو۔ اور اگر سخی دو سو عیب رکھتا ہو تو سخاوت اس کے تمام عیبوں کو چھپا دیتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ بخل ایسا عیب ہے کہ ہزار فضل وکمال اس کو نہیں چھپا سکتے۔ اور سخاوت ایسا ہنر ہے کہ باوجود آدمی کی جہالت کے اس کے ہزار عیبوں کو پوشیدہ کر دیتا ہے۔

خاتمۃ الکتاب

تمام شد کتاب گلستان واللہ المستعان بتوفیقِ باری عزّ اسمہٗ دریں جملہ چناں کہ رسمِ مؤلفاں ست از شعرِ متقدماں تلفیقے نرفت۔

کہن خرقہ خویش پیراستن	بیت	بہ از جامہ عاریت خواستن

حلِّ الفاظ: **مستعان:** صیغہ اسم مفعول مصدر استعانت، معنیٰ مدد چاہا گیا۔ **باری:** نام ہے اللہ تعالیٰ کا۔ **عاریت:** مانگے ہوئے۔ **تلفیق:** جمع کرنا۔ **خرقہ:** گدڑی۔

ترجمہ مع مطلب: کتاب گلستان پوری ہوگئی اور مدد خدا تعالیٰ ہی سے طلب کی گئی ہے باری تعالیٰ کی توفیق سے کہ اس کا نام برتر ہے اس پوری کتاب میں جیسا کہ مصنفین کا قاعدہ ہے کہ اپنی کتاب میں متقدمین (اگلے لوگوں) کے اشعار بطور تضمین اور تمثیل کے لاتے ہیں میں نہیں لایا۔ (بیت) اپنی پرانی گدڑی کو سنوارنا بہتر ہے دوسروں سے کپڑے مانگنے سے یعنی اپنی پھٹی پرانی گدڑی کو سنوارنا یعنی پیوند وغیرہ لگا کر ٹھیک کر کے پہن لینا دوسروں سے مانگے ہوئے کپڑے پہننے سے بہتر ہے۔

غالب گفتارِ سعدی طرب انگیز ست وطیبت آمیز۔ کوتہ نظراں را بدیں زبان طعن دراز گردد کہ مغزِ دماغ بیہودہ بردن ودودِ چراغ بے فائدہ خوردن کارِ خردمنداں نیست ولیکن بررائے روشن صاحبدلاں کہ روئے سخن درایشاں ست پوشیدہ نماند۔ کہ دُرِّ موعظتہائے شافی درسلکِ عبارت کشیدہ است وداروئے تلخ نصیحت بشہدِ ظرافت برآمیختہ تا طبعِ ملولِ انسان از دولتِ قبول محروم نماند۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

حلِّ الفاظ: **طرب:** خوشی، مستی۔ **طیبت:** پاکیزگی۔ **دود:** دھواں۔ **صاحبدلاں:** اہلِ باطن۔ **در:** موتی۔ **موعظتہائے:** نصیحتیں۔ **سلک:** لڑی۔ **ظرافت:** خوش طبعی، مذاق۔ **ملول:** رنجیدہ۔ **روزگار:** زمانہ۔ **کوتاہ نظر:** تنگ نظر۔

ترجمہ مع مطلب: سعدی کے کلام کا اکثر حصہ مستی پیدا کرنے والا اور خوش طبعی سے ملا ہوا ہے اور تنگ نظر کی طعنہ کی زبان اس پر دراز ہوتی ہے اس لیے کہ دماغ کو بیہودہ خالی کرنا اور چراغ کا دھواں کھانا عقل مندوں کا کام نہیں ہے۔ یعنی سعدی کی مشقت بیکار اور بے سود ہے لیکن روشن عقل والے صاحب باطن لوگوں پر کہ میرا روئے سخن انہیں حضرات کی جانب ہے، یہ بات پوشیدہ نہیں ہے

کہ سعدی نے شافی نصیحتوں کے موتی اپنی عبارت کی لڑیوں میں پرو دیے ہیں اور نصیحت کی کڑوی دوا خوش طبعی کے شہد سے میٹھا کر کے پلا دی ہے یعنی سعدی کی نصائح ظرافت سے ملی ہوئی ہیں اس لیے کسی کو ناگوار معلوم نہیں ہوتیں۔ اور سعدی نے ایسا اس لیے کیا ہے کہ انسان کی زُود رنج طبیعت دولتِ قبول سے محروم نہ رہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لائق ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

	مثنوی	
ما نصیحت بجائے خود کردیم		روزگارے دریں بسر بُردیم
گر نیاید بگوشِ رغبت کس		بر رسولاں بلاغ باشد و بس
يَا نَاظِرًا فِيْهِ سَلْ بِاللّٰهِ مَرْحَمَةً		عَلَى الْمُصَنِّفِ وَاسْتَغْفِرْ لِصَاحِبِهٖ
وَالطْلُبْ لِنَفْسِكَ مِنْ خَيْرٍ تُرِيْدُ بِهَا		مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ غُفْرَانًا لِكَاتِبِهٖ
لَوْ اَنَّ لِيْ يَوْمَ التَّلَاقِ مَكَانَةً		عِنْدَ الرَّؤُفِ لَقُلْتُ يَا مَوْلَانَا
اَنَا الْمُسِيْءُ وَ اَنْتَ مَوْلٰى مُحْسِنٌ		هَا قَدْ اَسَأْتُ وَ اَطْلُبُ الْاِحْسَانَا

حلِّ الفاظ: **گوشِ رغبت:** نصیحت کو قبول کرنے والا کان۔ **رسولاں:** جمع رسول کی، پیغام پہنچانے والے۔ **یاناظرا فیه:** اے اس کتاب کو دیکھنے والے۔ **والطلب لنفسک من خیر تریدبها من بعد ذلک غفرانا لکاتبه:** اپنے نفس کے لیے بہتری طلب کر جو تو چاہے اس کے بعد کاتب کے لیے مغفرت طلب کر۔ **رؤف:** مہربان، اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ **انا المسیٔ:** میں گنہگار ہوں۔ **و انت مولی محسن:** اور تو مالک احسان کرنے والا ہے۔ **قد اسأت:** میں نے برے کام کئے ہیں۔ **و اطلب الاحسانا:** اور میں احسان اور فضل کا طالب ہوں۔

ترجمہ مع مطلب: ہم نے نصیحت بجائے خود کی اور اس میں ایک زمانہ گزرا۔ اگر ہماری نصیحتیں کسی نصیحت قبول کرنے والے کے کان میں نہ آئیں یعنی کوئی سننے والا ہماری نصیحتوں کو قبول نہ کرے تو ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ قاصدوں پر پہنچانا ہووے اور بس۔ اے اس کتاب کو پڑھنے والے اللہ تعالیٰ سے رحمت مانگ۔ مصنف کے لیے اور مغفرت طلب کر صاحب کتاب کے لیے۔ اپنے نفس کے لیے جو بھلائی چاہتا ہے اللہ تعالیٰ سے مانگ لے۔ اس کے بعد اس کتاب کے لکھنے والے کے لیے مغفرت کی دعا کر۔ اگر قیامت کے دن مجھے اللہ تعالیٰ کے پاس جو کہ مہربان ہے کوئی جگہ مل گئی تو البتہ میں کہوں گا کہ اے میرے آقا! میں برائیاں کرنے والا اور تو مالک احسان کرنے والا ہے۔ ہاں بیشک میں نے برائیاں کی ہیں اور میں تجھ سے تیرے احسان اور فضل کو طلب کرتا ہوں۔

تاریخ تصنیف گلستان

دراں مدت کہ مارا وقتِ خوش بود ‏ ‏ ‏ ‏ زھجرت شش صد و پنجاہ و شش بود

مرادِ ما نصیحت و گفتم ‏ ‏ ‏ ‏ حوالت باخدا کردیم و رفتیم

تمت